Kachy ghary complete novel by tania tahir

اج کسی نے بھی لیکچر نہیں لیا تھا۔۔۔وریشہ کی طبعیت کچھ ٹھیک نہیں تھی مگر پھر بھی اسنے لیکچر لینے تھے کلاس میں گنتی کے کچھ ہی بچے تھے۔۔اور وہ بھی وریشہ کو چھوڑ کر۔۔۔۔وہاں سے جانے کے لیے بے قرار تھے ایک وہ ہی تھی جو سکون سے بیٹھی تھی نوٹس بنا رہی تھی ہاں البتہ تھوڑی تھوڑی دیر بعد ٹشو سے اپنی ستواں ناک صاف کر کے۔۔اسے سرخ ضرور کرتی۔۔ثنا شاذ کے ساتھ تھی اور وہ اسکا منگیتر تھا اسے اسکے ساتھ ہی ہونا چاہیے تھا بٹ وہ اسکے لیے جو گفٹس لائی تھی بس جاتے ہوئے وہ دے دینا چاہتی تھی۔۔ابھی

تھرڈ لیکچر گزر رہا تھا کہ۔۔۔ سئیرن زور سے بجنے لگا مطلب۔۔۔ ریلی نکلنے کے لیے تیار تھی وہ سب پہلے اپنی اپنی ریلی کے ساتھ پوری یونیورسٹی میں چکر لگاتے اور اسکے بعد یونیورسٹی سے باہر۔۔

یہ سب کیا وقت کا ضائع نہیں۔ تھا۔۔ بس اسے ایسا لگتا تھا مگر ایسا تھا نہیں۔۔۔ یہ اغا شاذ کی ریلی تھی اور وہ لوگ بھی جن کی شاید اسے ضرورت نہ ہو وہ بھی اسکے ساتھ شامل ہو ہی جاتے۔۔۔ اسنے سائیرن۔ کو اگنور کیا۔۔۔ اور ایک لڑکی سے۔۔۔ نوٹس لے لیے وہ ہی انگلش کے وہ ویک تھی انگلش میں۔۔۔

اور۔۔ کلاسز تو ساری اب ختم ہو چکیں تھیں پروفیسر شانے آچکا کر چلے گئے تبھی وہ بھی باہر آگئی۔۔۔

اسنے ایک پر سکون جگہ کا تعین کیا اور۔۔۔ وہاں بیٹھ کر اپنا کام کرنے لگی مگر بہت جلد اسے احساس ہوا کہ ثنا کا گفٹ تو اسکے پاس رہ جائے گا اگر۔۔ وہ ریلی کے ساتھ چلی گئ تو

اسے کیا دے دینا چاہیے یہ کل دے دے۔۔

اور ویسے بھی ریلی کے بعد وہ لوگ ہفتہ ہفتہ نہیں دیکھتے تھے تو۔۔ کافی دیر ہو جاتی۔۔ تبھی اسنے اسے دینے کا فیصلہ کیا اور اسی ارادے سے اپنی جگہ سے اٹھی اپنا بیگ بند کر کے وہ۔۔ گفٹ ہاتھ میں لے کر۔۔۔ انکے کیمپ کیطرف بڑھنے لگی جس طرح وہ قریب جا رہی تھی لوگوں کے ہجوم اور رش سے گھبرانے لگی

اسے آگے جانے میں کافی دقت ہو رہی تھی۔۔

لوگوں نے

شاذ کے نام کے نعرے بلند کر دیے تھے۔۔۔

وریشہ نے کانوں پر ہاتھ دھر لیا۔۔۔۔

سب چیخ چلا رہے تھے اسے دور سے شنا دیکھائی دی جو نعرے لگوا رہی تھی۔۔

مگر شاذ نظر نہیں آیا اسکی ٹیم البتہ موجود تھی۔۔۔

ساری۔۔۔اور اسکا بیسٹ فرینڈ بھی۔۔۔۔جس کے بنا شاید ہی وہ کچھ کرتا ہو۔۔۔وہ کل ایپسینٹ تھا۔۔۔۔

بٹ آج آیا تھا اسکے دوست کی ریلی تھی۔۔فائز مالک کیسے نہیں آتا۔۔۔

اسنے۔۔شنا کو ہاتھ کے اشارے سے اپنے پاس بلانا چاہا۔۔ مگر شنا نہ سن رہی تھی نہ دیکھ۔۔

لیکن وریشہ کے لیے یہاں کھڑا ہونا کافی مشکل تھا لوگ دھکے جو دے رہے تھے۔۔وہ جلدی سے نیچے جھک

کر۔۔۔اس حد میں اگئ۔۔۔جو بانڈری لوگوں کو روکنے کے لیے بنائ ہوئ تھی۔۔

بٹ ثنا اب بھی۔۔دوسری طرف تھی اسنے ۔۔۔آہستگی سے۔۔۔اس حصے کیطرف چلنا شروع کر دیا جہاں قدرے امن تھا اور کچھ لوگ ہی دکھ رہے تھے شاذ کے گروپ کے لوگ بس۔۔۔وہ بھی ایک دو ۔۔۔۔وہ کسی سے کہہ کر ثنا کو بلا لے گی۔۔۔

اسنے۔۔دوبارہ جھک کر۔۔راستہ پار کیا اور۔وہ اب انکی بانڈری میں اینٹر ہو چکی تھی۔۔

ثنا۔۔۔کچھ فاصلے پر ہی تھی تو ان میں سے کسی کو کہنے کی کیا تک تھی ویسے بھی وہ سب ہی مصروف تھے وہ ثنا کی جانب چل دی۔۔۔۔

ثنا" اسنے پکارہ

ارے وریشہ تم شکر ہے تم اگئ یہ لو یہ لال سکارف باندھ لو یہ سپیشل ٹیم کے لیے ہے بینڈ باقی سب کے لیے ہے۔۔۔۔

اور وہاں وہ پینٹر بیٹھا ہے شاذ کا نام لکھوا لو۔۔ تا کہ تمھیں کوئ ڈسٹرب نہ کرے ریلی میں" ثنا نے مصروف سے انداز میں کہا۔۔

وریشہ نے ایک نظر تحفے کی جانب دیکھا جو وہ دینے لگی تھی پھر سکارف کی جانب۔۔ جو اسکے بازو پر باندھ چکی تھی

سوری ہم ریلی میں آنے نہیں آئے ہیں۔۔ ہم تمھارے لیے کل تحفہ لائے تھے بس وہ ہی دینے آئے ہیں" اسنے دوبارہ سے ٹشو سے ناک صاف کی اور اسکی جانب دیکھا

اوہ واؤ تھنکیو وریشہ" شنا نے جلدی سے پکڑا اور گفٹ کھول کر دیکھنے لگی یہ کافی مہنگی گھڑی تھی اور کتنی خوبصورت تھی اچھی بات تو یہ تھی۔۔۔

اسنے جلدی سے وہ اپنے ہاتھ میں ڈال لی

مگر تم ریلی میں کیوں نہیں آرہی" شنا نے پوچھا

ہم بھلہ کیا کریں گے۔۔اپ لوگ جائیں۔۔۔" وہ مسکرا کر بولی اور جانے لگی۔۔۔

شنا کچھ کہتی ہی کہ اسنے وریشہ کے پیچھے شاذ کو دیکھا آنکھوں میں نفرت لیے وہ اسکے بلیک کلر کے ڈریس کو دیکھ رہا تھا پیچھے سے اور اسے یقین تھا وہ مڑتی تو ایک پل کے لیے اسے چنکا دیتی جیسے اس وقت اسکے گروپ کے لوگ اپنی اپنی جگہ سے اسے ہی دیکھ رہے تھے۔۔۔

کسی کو فورس کرنے کی ضرورت نہیں۔جو آنا چاہتا ہے آئے اور جو نہیں آنا چاہتا۔۔۔نہ آئے" شاذ کی آواز پر وریشہ ایکدم جم گئ۔۔

اسکی نگاہیں جھک گئیں۔۔اسنے نگاہ اٹھا کر دیکھنا بھی گنوارا نہیں کیا اور بنا موڑے وہ وہاں سے نکلنے کے لیے بے قرار ہونے لگی

ثنا نے وریشہ کو کوفت سے دیکھا اور شاذ نے۔ضبط سے۔۔۔

ثنا نے سر جھٹکا اور شاذ۔۔۔دیکھنے لگا۔۔۔۔جو ریلی میں سے نکلنا چاہتی تھی

پپ۔۔۔پلیز ہمیں جگہ دیں ہم نے باہر جانا ہے" وہ کہنے لگی مگر وہ لوگ اسے جگہ دینے کو تیار نہیں تھے وہ چاروں طرف گھومتی رہی اور جیسے ہی انکی کمپین کے پیچھے والی سائیڈ پر وہ آئ

کسی نے سختی سے اسکا ہاتھ جکڑا اور اسے لے کر وہ

۔۔ کیمپ کے اندر آگیا۔۔۔۔

وریشہ کا دماغ سن ہو گیا تھا۔۔ شاذ کے ہاتھ میں

اپنا ہاتھ دیکھ کر۔۔ اسنے۔۔ ایک جھٹکے سے اسکے ہاتھ

سے ہاتھ چھڑا لیا۔۔۔۔

اور شاذ نے دوبارہ اس سے بھی زیادہ سخت گرفت

میں پکڑ لیا۔۔۔

وریشہ۔۔۔۔ کا ہاتھ سرخ ہونے لگا دودھیا رنگ

میں لالی سی گھل گئی اوپر سے فلو سے۔۔۔ سرخ

ڈوروں سے سجی آنکھیں اور بھاری ہوتے پردے شاذ

لمہوں کے لیے سوچنے لگا کہ اسکی طرف دیکھا ہی کیوں

۔۔۔

یہاں بیٹھو اور ریلی کے جانے کا انتظار کرو۔۔۔ہر کسی کے آگے ہاتھ جوڑو گی۔۔۔ تو اپنی عزت ہی گنواؤ گی۔۔۔" وہ نفرت سے پھنکارہ تھا۔۔۔

وریشہ نے سمیٹتے ہوئے۔۔۔۔پھر سے سر جھکالیا شاذ۔۔۔اسکی خاموشی اور خوف پر۔۔۔ مٹھیاں بھینچنے لگا۔۔

زبان ہے تمھارے منہ میں" وہ ایکدم دھاڑا۔۔سنہ جانے ضد سی ہو گئی تھی کہ آج تو اسے بلوا کر رہے گا۔۔ وریشہ کی ایک سسکی نکلی تھی مگر بولی اب بھی نہیں وہ ۔۔

ارے واہ بروسیہ کیا ہو رہا ہے۔۔" فائز کیمپ کے اندر آیا اور وریشہ اور اسے دیکھ کر۔۔۔بولا۔۔

کچھ نہیں۔۔۔کچھ لوگ ریلی میں شامل نہیں ہونا چاہتے مگر اتنا بھی نہیں جانتے خود کو بچانا کیسے ہے" وہ طنز کرتا وہاں سے باہر نکل گیا فائز نے مڑ کر ۔۔۔شاذ کو جاتے دیکھا پھر روتی ہوئی وریشہ ہو۔۔

وہ وریشہ کیطرف بڑھتا کہ۔۔۔شاذ کے بلاوے پر ایکدم ۔۔۔رک گیا اور نہ چاہتے ہوئے بھی باہر نکلنا پڑا انکی ریلی نکالنے کے لیے بے تاب تھی سب کچھ ریڈی تھا بس وہ نکلنے ہی لگے تھے۔۔وریشہ کے علاوہ ایسا معلوم ہو رہا تھا پوری یونیورسٹی ہی اسکے ساتھ ہو۔۔

وہ لوگ نعرے لگاتے۔۔۔گولیاں چلاتے۔۔چل پڑے تھے گولیوں کی آواز پر۔۔وریشہ نے اپنے کان ڈھک لیے۔۔۔اور ایک لمحے میں اپنی جگہ سے اٹھی۔۔کانپتے ہاتھوں سے باصم کا نمبر ملایا اور اسے فورا اسے لینے کو کہا

۔۔۔۔

باصم اسکی گھبرائی ہوئی آواز میں اگلے دس منٹ میں اسکے پاس تھا۔

وریشہ دوڑ کر اپنے بھائی کے۔۔ سینے سے جا لگی تھی۔۔

ریلی میں۔۔ کنٹینر پر۔۔ چڑھے شاذ نے یہ منظر دیکھا تھا اور نفرت میں دوگنا اضافہ ہی ہوا تھا اسکی

لیکن وہ اپنے راستے نکل گیا تھا اور وریشہ اپنے راستے۔۔۔۔

ہم ڈر گئے تھے ڈیڈی۔۔۔ وہاں اتنا شور ہنگامہ تھا۔۔" وہ باپ کے سینے سے لگی وجہ بتا رہی تھی

مگر بیٹے شناسا تھ تھی اسطرح ایکدم ہر جگہ گھبراؤ گی تو مشکل ہو جائے گی زندگی میں کبھی کبھی ڈر کو دبانا پڑتا ہے ۔۔۔۔تاکہ۔۔ اس ڈر کی وجہ سے کوئی دوسرا فائدہ نہ حاصل کرے" وہ بولے تو۔۔۔وریشہ چپ ہو گی۔۔

اوکے" انھوں نے کہا تو وہ سر ہلا گئ۔۔۔

یہ لال سکارف" وہ اسکے بازو پر بندھے سکارف کو دیکھنے لگی۔۔

اور وریشہ کو شاذ کا ہاتھ پکڑنا یاد آگیا۔۔

ڈ۔۔ڈیڈی ایک بات پوچھیں ہم آپ سے" وہ انکی جانب دیکھنے لگی۔لہجے میں جھجک تھی

پوچھیں"وہ اسکا سر دوبارہ سینے پر رکھتے بولے۔۔

وہ اگر۔۔اگر کوئی انسان آپ سے سخت نفرت کرتا ہو۔۔لیکن اسکی وجہ نہ ہو تو ہمیں کیا کرنا چاہیے " وہ انکیطرف دیکھنے لگی۔۔

۔۔کون نفرت کرتا ہے ہماری بیٹی سے " وہ وریشہ کو دیکھنے لگے۔۔

نہیں نہ۔۔۔ہم ویسے ہی پوچھ رہے ہیں بتائیں نہ " ۔۔۔وریشہ نے انکے سوالوں پر بند لگایا۔۔۔

ام کم از کم نفرت کی وجہ تو پتہ چلے اسکے بعد شاید آپ ایسا کچھ کریں کے۔۔انکی نفرت ختم ہو جائے " وہ بولے۔۔

بٹ ڈیڈی نفرت کی کوئی وجہ ہمیں معلوم نہیں ہے۔۔۔۔" وہ سر جھکا گئی۔۔

اور آپکو۔کیسے پتہ۔۔کوئ آپ سے نفرت کرتا ہے"

وہ مسکرائے اسکی اداسی پر۔۔

انکی آنکھیں کہتی ہیں" وہ آہستگی سے بولی مگر باپ تک

آواز نہ جا سکی۔۔

ہمم" وہ دوبارہ بولے۔۔۔

بس ہمیں لگتا ہے۔۔۔اچھا اگر کوئ آپ پر طنز

کرے بلوجہ باتیں سنائے" وہ دوبارہ بولی۔۔

تو ہم باصم کو بھیجیں گے تاکہ وہ پتہ کرے کون ہماری بیٹی کو

ڈسٹرب کر رہا ہے" انھوں نے حل نکالا۔۔

ڈ۔۔ڈیڈی نہیں نہ ایسا تو نہیں ہوتا ہم کوئ پی جی کے بچے

ہیں جو ہمارے لیے بھیا جائیں گے ہم تو ویسے ہی پوچھ رہے

ہیں۔۔"

تو دوسری طرف انکا کا قہقہ ابھرا۔۔

اوکے پھر آپ اگنور کر دو جو بھی پاگل ہے خود ہی ٹھیک ہو جائے گا" وہ بولے تو وریشہ۔ مسکرا دی۔۔۔

اب جاؤ فریش ہو جاؤ۔ " وہ اسکو پیار سے دیکھتے بولے تو وریشہ نے سر ہلا دیا۔۔ اور اٹھ کر چلی گئ۔۔

تانیہ طاہر ناولز

ڈیڈ" عادر روم میں آیا۔۔ اور زرا غصے سے بیٹھ گیا۔۔

کیا ہوا ہے" وہ اسکیطرف دیکھنے لگے۔۔

آپ نے بھیا سے کہا ہے مجھے۔۔ امریکہ بھیجوا دیں " وہ خفا لگا

ہاں کچھ عرصے کے لیے۔" وہ مسکرائے

مگر کیوں میں خوش ہوں یہاں" وہ بولا۔۔۔ تو وہ کتاب شیلف پر چھوڑ کر اسکے پاس آئے۔۔

جوانی میں غصہ عام بات ہے مگر۔اس غصے پر قابو کر لینا کمال ہوتا ہے۔۔۔

میں تمھارا نقصان نہیں چاہتا۔" وہ سنجیدگی سے بولے۔۔

ڈیڈ۔۔۔ ہم لوگ اس خاندان سے بہت دور ہیں اب ہمارا کیا تعلق ہے پھر ہم کیوں گھبرائیں۔۔۔" اسنے کہا تو صاف اسکا چہرہ بتا رہا تھا کتنا ضبط کر رہا ہے۔۔

ہاں ایسا ہی ہے مگر۔۔۔۔پھر بھی۔۔۔ ہم چاہتے ہیں کہ۔۔تم چلے جاؤ۔" وہ پھر سے بولے۔۔

کیا پھر سے وہ دھمکی بھرا خط ملا ہے آپکو" عادر کسی نتیجے پر پہنچا۔

میں ڈرتا ہوں اس دن سے جب ہماری غلطیوں کی سزا ہماری وریشہ کو ملے گی"

ڈیڈ پلیز کیسی باتیں کر رہے ہیں" عادر بھڑکا۔۔۔

میں ان لوگوں سے معافی مانگنا چاہتا ہوں مگر کبھی انھوں نے اپنی دہلیز پر چڑھنے نہیں دیا"

ڈیڈ وہاں سب اچھے نہیں ہیں۔۔ اور۔ایک واقعے سے دوسرا واقعی بھلایا نہیں جا سکتا۔ تو حساب تو برابر ہے پھر آپ کس فکر میں ہے۔" وہ غصے سے ٹیبل پر ہاتھ مارتا بولا۔۔۔

آرام سے بولو وریشہ گھر میں ہے

میں یہاں سے کہیں نہیں جا رہا۔۔۔اور بھیا سے کہیں مجھے فورس کرنا بند کرے" وہ بھڑک کر کہتا وہاں سے چلا گیا۔۔۔

کاش کاش عادر کے ساتھ وہ کچھ نہ ہوتا مگر کاش اس سے پہلے جو ہوا وہ بھی نہ ہوتا۔۔۔ تو شاید عادر اس چیز کا شکار نہ بنتا۔۔

وہ گھیرہ سانس لے کر بیٹھ گئے اور اس خط کو دوبارہ پڑھنے لگے۔۔۔

وقت پلٹے گا اور میں تیرے جسم کے سب سے نازک حصے پر وار کروں گا" ہمیشہ مختصر بات ہی درج ہوتی تھی مگر وہ مطلب خوب سمجھتے تھے وریشہ کے معاملے میں اب اور بھی الرٹ ہو گئے تھے اس خط بھیجنے والے کا پیچھا نہیں کیا تھا انھوں نے آج تک کیونکہ اندر۔۔۔ چور جو تھا انھوں نے۔۔ پھینک دیا وہ خط اور سر تھام لیا۔۔

یہ اللہ میری ناانصافی اور زیادتی کی سزا۔۔ میری بیٹی کو مت دیجیے گا" وہ بے بسی سے بولے تو۔۔۔

آنکھیں بھیگ گئیں۔۔۔

ریلی بہت اچھی گئی تھی وہ سب تھک چکے تھے شاذ نے ثنا کو گھر بھیجوا دیا تھا۔۔باقی سب بھی رفتہ رفتہ جانے لگے تھے۔۔۔

انکی ریلی چوہدریوں کی ریلی سے بہت بڑی تھی اور شاذ کو جیت اپنے نزدیک دکھ رہی تھی۔۔۔

وہ مسکرا دیا تھا۔۔۔بس ایک ہفتے بعد الیکشن تھے اور اسکے بعد کون کس پوزیشن ہر ہوتا اسب پتہ چل جاتا۔۔مگر چوہدریوں کی جو ناک کٹی تھی اسکا بدلا وہ لازمی

لیتے تبھی وہ اپنے گروپ کو تیار ہونے کے لیے آگاہ کر رہا تھا

ہم سب کے پاس اپنے ڈیفنس کے لیے ساری چیزیں موجود ہیں فلحال۔۔۔ آج رات ہم یہیں گزاریں گے تاکہ ہمیں الگ الگ دیکھ کر وہ کوئی حملہ نہ کریں۔۔۔

شاذ ہمیں چاہیے ہم ہفتہ یہیں رہیں تاکہ الیکشن میں کوئی گڑبڑ نہ ہو"

ایک لڑکے نے کہا تو وہ سر ہلا گیا

ایسا ہی ہے تو۔۔ اپنے اپنے کیمپ لگالو۔۔ اور آرام سے ۔۔ ریسٹ کرو۔۔۔

کل صبح پتہ چلے گا کون سکندر رہا" وہ مسرور سے لہجے میں بولا تو سب ہنس دیے اور سب نے پھر کیمپس لگا لیے چائے متواتر بن رہی تھی وہ سب پی رہے تھے کچھ

سوتے تو کچھ جاگتے وہ ایک دوسرے کی حفاظت کر رہے تھے

شاذ البتہ سکون سے بیٹھا چیئر پر سموک کر رہا تھا

فائز اسکے پاس اکر بیٹھ گیا۔۔

اور بھئ۔۔۔کس کو یاد کیا جا رہا ہے" وہ بولا۔۔

تو شاذ نے نفی میں سر ہلایا الیکشن کو سوچ رہا ہوں۔"

مجھے لگا دوپہر والی لڑکی کیا بھلا سا نام ہے وریشہ ہاں اسکو سوچا جا رہا ہے" فائز نے دانت نکالے

اور اسے میں کیوں سوچوں گا میرے پاس اپنی منگیتر ہے اگر سوچنا ہوا تو اسے سوچوں گا" شاذ چیڑ کر بولا۔۔

بات جو اس میں ہے برو

وہ یہاں کسی میں بھی نہیں ہے" فائز نے گھیرہ سانس بھرا

لڑکیوں ہر توجہ کم کرو اور۔۔۔اپنے کام ہر زیادہ تم نے پمفلیٹ بنوا لیے" وہ اچانک یاد آنے پر بولا۔۔۔

ہاں یار بنوا لیے ہیں کل بانٹ دیں گے" فائز نے کہا تو شاذ نے سر ہلا دیا

فکر مت کر تو ہی جیتے گا" فائز نے اسکے شانے ہر ہاتھ رکھ کر کہا

ہمم ہونا بھی یہ ہی چاہیے" شاذ نے سر ہلایا اور دوبارہ دھواں اندر کھینچ لیا۔۔۔

چائے" فائز نے پوچھا

نہیں مجھے پسند نہیں" کہہ کر وہ۔۔آنکھیں بند کر گیا۔۔

ہاں تجھے تو دھواں پسند ہے۔۔" فائز سر جھٹک کر۔۔۔

چائے اپنے لیے لیتے چلا گیا۔۔۔جبکہ شاذ کی

آنکھوں۔میں سیاہ لباس میں ملبوس وہ سنہ

چاہتے ہوئے بھی اتر آئی۔۔

اسنے نفرت سے سر جھٹک کر اس گھٹیا

خیال کو آنکھوں کے پردوں سے نوچ کر پھینکا تھا۔۔۔

تانیہ طاہر ناولز

بھیا ہم جا رہے ہیں آج" سنڈے تھا تبھی وہ

سب موجود تھے اسنے اشعر کیطرف دیکھ کر کہا

کہاں" وہ ناشتہ کرتا ہوا اسے دیکھنے لگا

آپکے لیے لڑکی دیکھنے ہم اور ڈیڈی دونوں جائیں گے" وہ

مسکرا رہی تھی۔۔۔

اوپس کوئی فائدہ نہیں ہے۔۔۔میری گڑیا کیونکہ تمھارا
بھیا تمھاری شادی سے پہلے شادی نہیں کرے گا"
بٹ لڑکی تو دیکھ سکتے ہیں" وہ منہ بسور گئ
بھئ اشعر ہماری بیٹی کی خواہش ہے تو پوری تو ہو گی تو اب
زیادہ مت بولو۔۔وہ جو چاہتی ہے کرنے دو" باپ کی
سپورٹ پر وہ۔۔مزے سے۔۔۔خوش ہونے لگی
یار ہمارے لیے بھی دیکھ لیا کرو لڑکیاں" باصم اور
ارسلان بیقوقت بولے
تو سب ہنسنے لگے۔۔
ایسا کرو سب سے پہلے عادر بھیا کے لیے ڈھونڈ لو"
باصم نے عادر کو چھیڑا عادر نے نہایت
سنجیدگی سے باصم کو دیکھا
سوری بھیا" باصم جان بچاتا ایکطرف

ہو گیا۔۔

یہ اچھا آئیڈیا ہے امریکہ تو یہ جا نہیں رہا

اسکا رشتہ کرا دیتے ہیں" اشعر نے بھی کہا

مجھے ڈسکس مت کریں آپ لوگ" وہ سنجیدگی سے بولا

عادر تم"

مجھے کسی بھی بارے میں کوئی بات نہیں کرنی بھیا"

اسنے اشعر کو بھی ٹوک دیا۔۔

ایکدم سنجیدگی چھا گئی۔۔

وریشہ بھی چپ ہو گئی آج تک یہ معملہ وہ جان

نہیں سکی تھی مگر۔۔ یہ پتہ تھا کہ وہ کسی لڑکی سے

محبت کرتے تھے اور اس لڑکی نے ان کے ساتھ بے

وفائی کی تھی۔۔۔ اور انھیں اور انکار شتہ ریجیکٹ کر کے بھاگ گئی تھی۔۔۔

اب آگے پیچھے کیا کہانی تھی وہ نہیں جانتی تھی سب خاموشی سے ناشتہ کرنے لگے

ڈیڈ میں سوچ رہا ہوں ہم۔۔ چھوٹی سی پیکنیک اریج کر لیتے ہیں" ارسلان نے کہا تو وہ مسکرائے

ہاں کیوں نہیں۔۔۔ "

وہ بولے تو وریشہ بھی مسکرا اٹھی

ہم آنسو جھیل دیکھنے جائیں گے آف ڈر جاؤ گی" باصم اور ارسلان بولے تو وریشہ انکی طرف دیکھنے لگی

ہم بہت بریو ہیں" اسنے جیتایا

چوڑیاں تو ہم پہنتے ہیں آپ تو۔۔ڈنڈے اور گنز رکھتی ہو اپنے ہاتھ میں" باصم نے کہا تو۔۔۔وہ منہ بسور کر باپ کو دیکھنے لگی۔۔۔

باصم" وہ ہمیشہ کیطرح اسے گھورنے لگے۔۔

تو وریشہ ہنس دی

اوکے میں فائنل کرتا ہوں سب بتا دیں کوئی رکے گا تو نہیں" ارسلان نے جان بوجھ کر عادر کو دیکھا

وہ نیپکین سے منہ صاف کر کے اٹھ گیا

مجھے چھوڑ کر پلین بنائیے گا" اسنے کہا اور باہر نکل گیا

سب چپ رہ گئے

یہ بندہ کیا ساری عمر یوں ہی رہنا چاہتا ہے" اشعر کو بھی غصہ آیا اور باپ کیطرف دیکھا

ریلکس ہو جاؤ۔۔۔ٹھیک وہ جائے گا"

ڈیڈ پیچھلے چھ سات ماہ سے یہ ہی کہہ رہے ہیں آپ" اشعر بولا

محبت بھلاتے بھلاتے چھ سات صدیاں بھی تھوڑی ہیں بیٹے" وہ بولے تو۔۔وریشہ باپ کیطرف دیکھنے لگی

وہ ہمیشہ سے سوئیٹ تھے اپنے چاروں بچوں کے ساتھ کبھی انکی ماں کی کمی ان میں سے کسی کو بھی محسوس نہیں ہونے دی وہ انھیں۔ہمیشہ کوئی نہ کوئی نصیحت کرتے رہتے تھے

اگلے دن ثنا نہیں آئی تھی وہ کافی مس کر رہی تھی ثنا کو

۔۔۔۔پھر اسے احساس ہوا ہو سکتا ہے وہ۔۔کیمپ والی

سائیڈ پر ہو اور اسے علم نہیں ہوا ہو تبھی وہ۔۔۔

براؤن کلر کے اپنے مخصوص لباس اور حلیے میں ویسے ہی

لمبے بالوں کی چٹیا بنائے۔۔وہ سر جھکائے

اسطرف چلنے لگی۔۔۔

تو اچانک ہی اسکے سامنے چوہدری مراد اکھڑا ہوا

۔۔۔۔

وہ ایک منٹ کے لیے پریشان ہو گئی۔۔۔۔

مگر مراد کی آنکھوں میں کوئی پریشانی نہیں تھی۔۔۔

وہ قدم پیچھے لینے لگی۔۔۔

کہیں جا رہی ہو" وہ پوچھنے لگا۔۔۔۔۔

نہ جانے کیوں بس شاذ کی ہی آنکھوں میں دیکھا نہیں جاتا تھا جبکہ اس وقت وہ مراد کو دیکھ رہی تھی ہاں گھبرا گئی تھی کہ۔۔وہ کیوں اس سے بات کر رہا ہے بٹ۔۔۔۔وہ ڈری نہیں تھی۔۔۔

وہ ہم دیکھنے جا رہے تھے ثنا کہاں ہے" وہ اپنے سلکی گولڈن بالوں کی لٹ کو۔۔کان کے پیچھے کرتی بولی۔

ام آئی تھینک تمھاری بیسٹ فرینڈ اپنے منگیتر کے ساتھ مصروف ہے" مراد نے کیمپ کیطرف دیکھتے ہوئے کہا تو وریشہ کے لب اوو کی شیپ میں بدل گئے۔۔۔

ہمیں لگا وہ نہیں آئی۔۔۔ چلیں ٹھیک ہے ہم چلے جاتے ہیں" اسنے کہا اور وہاں سے چلی گئی۔۔۔جبکہ دوسری طرف۔۔۔۔ مراد اسکے پیچھے چلنے لگا

۔۔۔۔۔

میں نے سنا ہے تمھیں انگلش میں کچھ پرو بلمز آتی ہیں

" وہ اسے گھیری نظروں سے دیکھتا بولا۔۔۔

وریشہ بے ساختہ مسکرا دی۔۔۔۔

نہیں۔۔ایسا نہیں ہے بس۔۔۔۔ویک ہے تھوڑی سی

بٹ ہم کور کر لیتے ہیں" نہ جانے کیوں وہ مراد کے

ساتھ نارمل بات کر رہی تھی حالانکہ یہ یونیورسٹی کا

پہلا شخص تھا جس سے وہ ثنا کے بعد بات کر رہی تھی

۔۔

مطلب پیپرز میں بھی۔۔پریشانی ہو سکتی

ہے تمھیں"

وہ بولا۔۔۔۔

تھوڑی بہت" اسنے پھر سے وہی حرکت کی تھی

بالوں کی لٹ کان کے پیچھے کی۔۔۔۔

شاذ۔۔کیمپ سے باہر نکلا تھا کسی کام کے لیے اور وہ یہ منظر۔۔۔کافی دیر سے دیکھ رہا تھا پہلے تو وہ حیران ہوا تھا اور اسکے بعد اسے سمجھ آنا شروع ہو گیا کہ اسکے گروپ کے لوگ لوگوں کے ساتھ تعلقات استوار کر کے۔۔۔ووٹ اپنے حق میں ڈلوانا چاہ رہے تھے۔۔۔

اور مراد نے۔۔۔وریشہ کو پکڑ لیا تھا اور وہ بیوقوف لڑکی۔۔۔۔بنا سوچے سمجھے یہ ڈرے۔۔۔اس سے باتیں کر رہی تھی۔۔ویسے اسکی زبان پر لقوا پڑ جاتا تھا جب شاذ بولتا تھا تو۔۔اسنے نفرت سے وریشہ کو دیکھا اور منہ موڑ لیا۔۔۔

اگر تم چاہو تو میں تمھاری ہیلپ کر سکتا ہوں" مراد نے۔۔۔اپنی پینٹس کی پاکٹس میں ہاتھ ڈالے اور مسکرایا۔۔

آپ سچ کہہ رہے ہیں" وہ حیرانگی بڑی بڑی آنکھوں میں سموئے بولی۔۔

ام م یس" مراد ہنس دیا اسکے انداز پر

بہت شکریا بٹ آئی نو ابھی آپ بیزی ہیں اپنے الیکشنز میں۔۔۔ہم بعد میں پڑھ لیں گے" اسنے کہا تو۔۔مراد جو۔۔اس سے بات چیت بڑھا کر۔۔ شاذ کی معلومات نکلوانے آیا تھا۔۔۔۔

اور اسے کم و بیش یقین بھی نہیں تھا کہ وہ اس سے بولے گی مگر وہ اس سے بات کر رہی تھی اور مراد نا چاہتے ہوئے بھی اپنے مقصد سے ہٹ کر اسکی باتوں کے انداز اور بار بار۔۔۔بالوں کی لٹ کو پیچھے کرنے پر ایمپریس ہونے لگا تھا۔۔اور اسنے اس سے اپنے الیکشن اور ووٹ کی کوئی بات نہیں کی اور سر ہلا دیا

تھنکیو سو مچ سر" وریشہ۔۔۔بولی تو مراد کا جاندار قہقہ

بلند ہوا۔۔

میں تمھارا سر نہیں ہوں"۔وہ یاد دھیانی کرانے لگا

ہمارے ڈیڈی کہتے ہیں اپکو کوئی ایک لفظ بھی سیکھائے آپکا

استاد ہوتا ہے۔۔۔۔

کیا ہم آپکو سر نہ کہیں" اسکی معصومیت پر

مراد کا دماغ جھنجھٹا اٹھا تھا۔۔

آپ ہمیں بس مراد کہیں" وہ اسکے ہی انداز میں

بولا۔۔۔

وریشہ۔۔۔۔کی مسکراہٹ سمیٹ گئی مراد کے بھی ماتھے

پر ایک بل نمودار ہوا۔۔۔

آپ ہمارا مزاق بنا رہے ہیں" وہ اداسی سے بولی

ارے نہیں یار کرنے کچھ ایا تھا ہو کچھ رہا ہے۔۔ اینی ویز۔۔ کل ا
جانا یہ جب تمھیں ایشو ہو" وہ گھیرہ سانس
بھر کر بولا۔۔

تھنکیو" وہ مسکرائی اور مراد پیچھے چلنے لگا۔۔۔

آف وہ ہزاروں لڑکیوں سے ملا تھا۔۔ مگر شاید پوری
یونیورسٹی وریشہ کے بارے میں بلکل درست تھی جو
اس میں بات تھی وہ یہاں کھڑی ہزاروں لڑکیوں
میں بھی نہیں تھی۔۔

وریشہ بہت خوش تھی اب۔۔۔ اسکا مسلہ جو حل ہو
گیا تھا۔۔۔

پھر اسے ثنا کا دوبارہ خیال آیا اور وہ۔۔۔ سامنے چلنے
لگی مگر۔ اسکی نگاہ شاذ پر نہیں گئی تھی دھوپ سے
اسکے چمکدار چہرے پر۔۔۔۔ سرخی پھیلی ہوئی تھی

وہ کیمپ میں آگئ۔۔

تم یہاں ہو ہم کب سے ڈھونڈ رہے تھے تمھیں" وریشہ بولی اور شکر کا سانس بھال کیا۔۔۔کہ شاذ یہاں نہیں تھا۔۔۔۔

ہاں یار بس۔۔۔یہ سٹیمپ لگا دوں۔۔۔۔الیکشن بس پانچ دن رہ گئے۔۔۔تو شاذ کی ہیلپ کرنا چاہتی ہوں میں" وہ مصروف سی بولی۔۔۔

اوکے پھر ہم چلتے ہیں" وریشہ کچھ اداسی سے بولی کہ وہ تو مصروف۔ تھی اور اس سے بات بھی نہیں کرنا چاہتی تھی

اوکے" ثنا نے کہا اور۔۔۔پیپرز اٹھا کر دیکھانے کے لیے فائز کے پاس لے گئ جو دوسرے کیمپ میں تھا وریشہ۔۔۔نے ایک مدھم سانس

بھال کیا اور۔۔۔ اس سے پہلے باہر نکلتی شاذ اندر ا گیا۔۔۔۔

وریشہ۔۔۔ کا چہرہ سفید پڑ گیا ہاں وہ اتنی ہی نفرت سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

وریشہ کا سر جھک گیا۔۔۔۔۔

اسکے پیچھے ایک لڑکا بھی تھا کچھ دیکھا رہا تھا شاید۔۔۔ جس پر شاذ نے سائین کیے اور وہ لڑکا بھی چلا گیا۔۔۔

وریشہ نے ہمت کر کے وہاں سے جانا چاہا۔۔۔ مگر شاذ وہیں اڑا کھڑا تھا۔۔۔

یہ۔۔۔ لمبے مشرکانہ لباس میں آوارہ چہرے چھپے ہوتے ہیں۔۔۔۔ ایسے لوگوں۔ سے۔۔۔ تو وہ لوگ بہتر ہیں جو۔۔۔۔۔ بے ہودہ لباس پہنتے ہیں کم از کم انکی اصلیت دوسروں سے چھپی تو نہیں ہوتی" اسکی

روعب دار آواز پر وریشہ۔۔۔کانپ سی اٹھی تھی اسنے پلٹ کر تھوک نگلتے شنا کو دیکھا جو۔۔کہ دوسرے کیمپ میں تھی۔۔

وہ اسکی ان باتوں کو سمجھ تو جاتی تھی مگر وہ ہر بار کیوں ایسے کہتا تھا اسے تکلیف ہوتی تھی ان باتوں سے۔۔۔۔

وریشہ پلٹنے لگی۔۔کہ شاذ پھر سے اسکے راستے میں حائل ہو گیا

اور کتنا ڈرامہ رچانے کا ارادہ ہے مس وریشہ۔۔۔۔

منہ سے۔۔۔مومنہ لگتی ہو اور کرتوت سیاہ ہیں تمھارے۔۔ مردوں کی آنکھوں میں آنکھ ڈال کر بات کرتی ہو اور ساری ڈرامے بازی میرے ساتھ کرتی ہو۔۔اینی ویز۔مجھے تمھاری جیسی عورتوں سے سخت نفرت ہے سخت۔۔۔۔۔۔

اور تم سے نفرت کا پیمانے کا اندازا تع شاید میں خود بھی نہ لگا سکوں آج کے بعد میرے کیمپ میں نظر مت آنا۔۔جسٹ گیٹ لاسٹ" وہ چلایا۔۔۔

وریشہ کی سسکی نکلی تھی۔۔۔۔

آئی سیڈ گیٹ لاسٹ" وہ پھر سے چیخا۔۔۔۔۔

اور وریشہ بھاگتی ہوئی وہاں سے نکل گئی۔۔۔۔۔

وہ خوب روئی تھی۔۔سب سے چھپ کر۔۔۔

شاذاس سے اتنی نفرت کیوں کرتا تھا وہ نہیں جانتی تھی عجیب حقیر نظروں سے دیکھتا تھا

۔۔۔۔۔

اسنے۔۔آنسو صاف کیے اب وہ کبھی اسکے سامنے نہیں جائے گی۔۔۔

اسنے فیصلہ کیا اور ابھی باصم کو کال کرتی کے۔۔۔بڑے حال میں سب کو بلانے کی اناوسمنٹ ہوئی تھی۔۔۔

سب لوگ وہاں جمع ہونے لگے۔۔

وریشہ بھی اسطرف چل پڑی۔۔۔۔

اور جب وہ پہنچی تو حال تقریباہی بھرا ہوا تھا۔۔وہ چپ چاپ سر جھکائے کھڑی تھی۔۔اسے رونا ارہا تھا شاذ کے الفاظ پر وہ ایسے کیوں سمجھتا تھا اسے۔۔

ہے وریشہ" ثنا کے پکارنے پر بھیگی بھیگی نظروں سے وہ پلٹی اور۔۔شاید دونوں گروپ تھم سے گئے۔۔۔

مراد تو اسکی آنکھوں۔کی نمی میں کھو گیا۔۔

ہاں ہمیشہ کیطرح نہ چاہتے ہوئے نظر بھر کر تو شاذ نے بھی دیکھا تھا اور اسے خود سے چیڑ تھی جب وہ بے اختیاری میں یہ کر جاتا تھا۔۔دوسری اور

سب لڑکوں نے بھی اسے دیکھا تھا شاذ کو اسکے ساتھ دیکھ کر وہ دوبارہ رخ موڑ گئ

اسکو کیا ہوا" ثنا نے سوچا اور۔۔وہ شاذ کا ہاتھ چھوڑ کر اسکے پاس آئ۔۔

روکیوں رہی ہو"

نہیں ہم رو نہیں رہے آنکھوں میں کچھ چلا گیا شاید " وہ پھیکا سا مسکرائی اور تبھی پرنسپل صاحب اگئے

انھوں نے مائیک بجا کر سب کو اپنی جانب متوجہ کیا۔۔

انھوں نے سٹوڈنٹس سے بہت ساری باتیں کیں اور مراد اور شاذ۔کو گڈ لک بھی کہا تھا۔۔۔اور اینڈ

میں الیکشن کے بعد ہونے والے میڈ ٹرمز کی

اناوسمنٹ بھی کر گئے۔۔۔۔

سب بچے ڈیٹ آگے کرنے کی بات کرنے لگے مگر

انھوں نے ٹھیک الیکشن سے ایک ہفتے بعد ہونے

والے میڈ ٹرمز کا اعلان کیا اور وہ چلے گئے۔۔۔

سب ہی حال سے نکلنے لگے تھے مراد شاذ کو گھورنے

لگا۔شاید اندر کہیں اسے بھی لگتا تھا وہ جیت جائے گا

۔۔۔

لیکن وہ اس بات کو قبول نہیں کرنا چاہتا تھا

شاذ نے توجہ نہیں دی۔اور شنا بھی شاذ کے پاس

چلی گئی۔۔۔

وریشہ نکلنے لگی اور۔۔نہ چاہتے ہوئے بھی اسکا گزر ان

دونوں کے بیچ سے ہوا تھا۔۔

شاذ نے نفرت سے اسے دیکھا جبکہ مراد

شاذ کو بھول کر اسکے پیچھے لپکا۔۔۔

اور شاذ خود بھی نہیں جانتا تھا اسکے وجود میں

یہ چنگاری کیوں لگا رہی تھی پہلی بار خود سے ثنا کا ہاتھ پکڑ کر وہ

وہاں سے نکلا تھا اور۔۔۔ثنا تو مدہوش ہی رہ گئ۔۔۔

تو اب آگے کیا پلین ہے" وہ بولا۔۔۔

وریشہ نے مراد کیطرف دیکھا۔۔

مطلب" وہ پوچھنے لگی

مطلب یہ کہ اب پیپرز بھی نزدیک ہیں تو" شاید

وہ چاہتا تھا وہ اسکے ساتھ رہے۔۔۔

ہم آپ سے ضرور ہیلپ لیں گے مراد بٹ اس

وقت ہماری طبعیت کچھ ٹھیک نہیں۔۔ہم گھر جانا

چاہتے ہیں" وہ بولی۔۔

اوکے میم ٹیک گڈ کیئر" وہ مسکرایا۔۔ تو وریشہ بھی مسکرادی۔۔۔۔

مراد اسکے پاس سے چلا گیا تو۔۔ شاذ اور اسکا گروپ۔۔۔ اسکے ارد گرد جمع ہو گئے

یار وریشہ تم ہمارے گروپ کی ہو۔۔ تم مراد سے کیسے بات کر سکتی ہو

مراد کیا بات کرتا ہے تم سے

کہیں اسنے ہمارے بارے میں تو کوئی سوال نہیں کیا

۔۔

تم مراد سے بات مت کرو وہ نہایت چالاک لڑکا ہے

وہ جانتا ہے تم ہمارے گروپ کی ہو وہ جان بوجھ کر بڑھا رہا ہے۔۔۔ تعلقات

کئ آوازیں تھیں جو اسے چاروں اور سے گھیر چکی۔

تھیں شاذ دور کھڑا تھا

تم مراد سے آئندہ بات نہیں کرو گی" ثنا نے بھی

غصے سے کہا۔۔۔

ہم بات نہیں کر رہے تھے نہ انھوں نے ہم سے ایسی

بات کی وہ تو ہماری ہیلپ کر رہے تھے ثنا" وہ ڈرے ڈرے

لہجے میں بولی۔

بکواس۔۔۔

کیپ سائیلنٹ" شاذ کی آواز پر سب رک گئے

۔۔۔

آج کے بعد کوئ اس ڈبل سٹنڈرڈ رکھنے والی لڑکی سے بات

نہیں کرے گا۔۔اور۔۔۔ میرے گروپ کا بیز اس

لڑکی پر سے ہٹا دو۔۔جہاں جس کے ساتھ رہنا

چاہتی ہے رہے۔۔ اور کسی کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں کچھ منافق لوگوں کی وجہ سے آغا شاذ ہارنے والا نہیں۔۔

آپ غلط سمجھتے ہیں ہمیں" وہ پہلی بار سب کے سامنے اس سے بولی تھی۔۔۔

سب حیران ہی رہ گئے تھے الٹا وہ رونے لگی۔۔۔۔۔

شاذ خود بھی چونکا

ہم آپکی نفرت کی وجہ نہیں جانتے مگر ہم ان سب میں پھنسنا نہیں چاہتے۔۔۔بہت اچھا ہے آپ لوگ ہمیں اکیلا چھوڑ دیں" وہ روتے ہوئے بولی اور ان سب کو چیرتی ہوئی وہاں سے بھاگ گئی۔۔

مراد نے یہ منظر دیکھا تھا۔۔

اسکے پیچھے وہ بھڑنے لگا مگر۔۔۔شاذ کو گھورنے میں

وریشہ وہاں سے نکل گئی اسنے باصم کو کال کر دی وہ چند

منٹوں میں وہاں پہنچا اور وریشہ سوار ہو گئی۔۔۔۔

کافی نازک تھی اپنے جزبات چھپا ہی نہیں پاتی تھی وہ

گاڑی میں بیٹھ کر رونے لگی۔۔

کیا ہوا ہے" باصم نے گاڑی روک دی۔۔

بھیا ہمیں گھر جانا ہے پلیز گھر چلیں" وہ بولی۔۔۔

مگر کس نے تمھیں تنگ کیا ہے رو کیوں رہی ہو" وہ

بھڑکا۔۔۔

کسی نے نہیں کیا ہماری ہماری طبعیت خراب ہو رہی

ہے" وہ بولی تو باصم نے گاڑی گھر کی جانب بڑھا لی

۔۔۔

اسے پریشانی ہو رہی تھی۔۔۔

وہ گھر چھوڑ کر خود آفس چلا گیا اور وہاں اسنے ان سب کو وریشہ کے بارے میں بتایا تھا۔۔ کہ وہ آج کل یونیورسٹی سے روتے ہوئے آتی ہے وہ سب ہی پریشان ہو گئے تھے

میں خود جاؤں گا کل" عادر نے کہا

میں بھی چلوں گا" اشعر بھی بولا تو فیصلہ یہ ہوا کہ وہ چاروں کل جائیں گے یونیورسٹی

دوسری طرف وریشہ باپ کے سینے سے لگی خوب رو رہی تھی۔۔۔۔

بیٹا ہوا کیا ہے بتاؤ گی۔۔۔۔

ڈیڈی ہم ہم یونیورسٹی نہیں جائیں گے سب ہمیں غلط سمجھتے ہیں ہمیں منافق کہتے ہیں" وہ پھر سے رو دی۔۔

وہ پریشان ہو گئے۔۔۔

اور عادر کو فون کیا۔۔

بہن ہلکان ہو رہی ہے تم سب بیٹھے رہو وہیں۔۔۔" وہ

بھڑکے۔۔

آپ فکر نہ کریں اب ٹائم ختم ہو گیا ہے میں

کل جاؤں گا" عادر نے تسلی دی۔۔۔۔

اور باپ کو وریشہ کو فون دینے کے لیے کہا۔۔۔

نام بتاو کون تنگ کرتا ہے تمھیں" وہ بولا۔۔

ش۔۔۔شاذ" وہ بتا ہی گئی نتائج کے بارے میں

سوچے بنا۔

عادر رک گیا۔۔۔۔۔

یہ نام تو اسنے کئی بار سنا تھا۔۔۔

شاذ پورے چار دن بعد گھر آیا تھا۔۔۔۔

اسنے گھر کا ویسا ہی ماحول دیکھا تو۔۔ دل کیا دوبارہ

بھاگ جائے۔۔ سب اپنی اپنی جگہ پر تھے ایک

دوسرے سے اسی طرح نگاہ چراتے ہوئے۔۔

مما آپ ٹھیک ہیں" وہ۔۔۔ماں سے پوچھنے لگا۔۔

ہاں ٹھیک ہو۔۔ " وہ ہلکا سا مسکرائی۔۔۔

جب جب میں یہاں آتا ہوں میرے اندر بدلے کی

آگ بھڑک اٹھتی ہے

وہ ضبط کرتا بولا۔۔

نہیں شاذ۔۔۔ نہیں۔۔۔ تم مت سوچو میں نے
اپنا جوان کھو دیا اب میں مزید نقصان نہیں
چاہتی۔۔" وہ اسکا چہرہ تھام کر بولی۔۔

وہ رونے لگیں

مما آپکو یہ گھر لگتا ہے یہ گھر نہیں یہ
جیل ہے یہ ایک قید ہے روز میرا مجرم
میری آنکھوں کے سامنے ہوتا ہے مگر میں کچھ نہیں
کر پاتا" وہ غصے سے چیخا۔۔

چھوڑ دو بمعاف کر دو میں نے معاف کر دیا تم بھی کر
ایسی بات دوبارہ مت کیجیے گا میں ایسی بات کو کبھی
قبول نہیں کروں گا۔۔۔" وہ چیخا۔۔۔ اور اٹھ گیا۔۔۔
جبکہ وہ خاموش رہ گئیں۔۔

اور اسکی ہدایت کے لئے دعا کرنے لگی شاذ اٹھ کر

باپ کے پاس۔ آگیا

کیسا ہے میرا بیٹا" وہ بولے۔۔

ٹھیک ہوں۔۔" اسنے نروٹھے لہجے میں کہا۔۔۔

اور الیکشن تو میرا بیٹا ہی جیتے گا" وہ اسکے شانے پر ہاتھ

رکھ کر بولے تو اسکا غصہ زرا کم ہوا۔۔۔

ہاں ایسا ہی ہے۔۔" وہ۔۔بولا تو وہ مسکرا دیے۔۔۔

اور شاذ بھی کچھ ہلکا فیل کرنے لگا تھا۔۔۔

آج دعوت ہے تمھارے چچا کے ہاں۔۔۔۔"

مجھے نہیں جانا یار کیا فضول کھیل ہے دعوتوں کا" وہ

چیڑا

بیٹا سسرال ہے تمھارا۔۔

وہ بولے تو وہ تنگ اگیا اور اٹھ کر کمرے میں چلا گیا

شاذ مجھے تم ریڈی چاہیے ہو" ۔۔۔

دیکھوں گا" اسنے کہا اور۔۔۔دروازہ بند کر دیا۔۔۔

بہت ضدی ہے" وہ نفی میں سر ہلانے لگے۔۔

وہ پہلی بار اس سے بولی تھی۔۔۔

بار بار انھیں لفظوں کی بازگشت اسکے کانوں میں پڑ رہی تھی وہ جب دل چاہتا اسکے کردار کی دھجیاں بکھیر دیتا سچ تو یہ تھا اسے نفرت تھی وریشہ سے۔۔۔

سخت نفرت۔۔

اور وہ اسے ایک انکھ نہیں بھاتی تھی جس طرح مراد سے ہنس ہنس کر باتیں کر رہی تھی۔۔۔

اسنے۔غصے سے سوچا اور۔۔۔۔

جسیم کے ارادے سے وہ۔۔روم سے نکلا۔۔۔

اور مما بابا کو بائے کہہ کر وہ چلا گیا وہ جانتے تھے وہ گھر میں نہی رکتا تھا بھائی کے حادثے نے اسے گھر سے ہی باغی کر دیا تھا۔۔۔

آغا عباس۔۔ ایک لڑکی کو پسند کرتا تھا۔۔۔ جس کا نام۔۔ تحمینہ تھا۔۔۔ وہ لڑکی بھی آغا عباس کو

پسند کرتی تھی عباس دو ہی بھائی تھے آغا شاذ

اس سے چھ سال چھوٹا تھا

وہ اپنے بھائی سے بہت محبت کرتا تھا اور بھائی بھی

جان چھڑکتا تھا۔۔۔

اسے معلوم تھا اسکا بھائی تحمینہ سے محبت کرتا ہے وہ

اکثر چھیڑ چھاڑ کرتا تھا۔۔۔

انکا گھر ایک خوش باش گھر تھا جہاں دونوں

بھائیوں کی ہنسی مزاق اور قہقہے بلند ہوتے تھے پھر چچا

کے ہاں سے۔۔۔انکی دو بیٹیاں اور ایک بیٹا احاتا تو۔۔۔

رونق ہی لگ جاتی۔

عباس نے ماں باپ سے تحمینہ کے ہاں رشتہ لے

جانے کی بات کی وہ لوگ تو کافی خوش ہوئے تحمینہ

اسے روکنا چاہتی تھی۔۔کہ انکے ہاں برداری کا اور کاسٹ کا

فرق کبھی ختم نہیں ہو سکتا۔۔۔کسی اور طریقے سے

دونوں کو ایک ہونا چاہیے۔ لیکن عباس نے جلدی کر دی اور تحمینہ کا رشتہ لینے بھیج دیا۔۔۔

اس دن۔۔۔۔

شجاع خانزادہ نے ان لوگ۔ کی بے عزتی کر کے گھر سے نکال دیا

شجاع کے چار بیٹے اور ایک بیٹی تھی۔۔۔۔

اور بہن کے لیے یہ رشتہ آیا تھا۔۔۔ماں باپ نہیں تھے اور شجاع اپنی روایت سے پیچھے ہٹنے والا انسان نہیں تھا۔۔۔۔

شجاع نے ہر بار انکار کیا اور انھیں بے عزت کر کے نکال دیا تو ایک روز عباس خود تحمینہ کو مانگنے آ گیا

تحمینہ نے بھی بھائی کے آگے ہاتھ جوڑے مگر شجاع اپنی بات سے نہیں ہٹا اور عباس کو۔۔اسکے بیٹوں نے اور اسکی سیکیورٹی نے مار مور کر گھر سے نکال دیا۔۔۔۔

عباس نے ہر ممکن کوشش کی مگر کوئی حل نہ نکل سکا مگر وہ تحمینہ کے بنا رہنے کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔

وہ ماں باپ کے آگے ضد لگائے ہوئے تھا جو غصے میں اسکی شادی کہیں اور کرا رہے تھے۔۔۔

عباس کی حالت شاذ کے دل پر گزرتی تھی وہ چاہتا تھا۔۔۔کہ تحمینہ مل جائے اسے اور دو محبت کرنے والے ایک ہو جائیں مگر ایسا ممکن نہیں ہوا عباس روز زلیل ہوتا روز پیٹتا پولیس نے اسے اریسٹ کر لیا شجاع نے اسے خوب پیٹوایا

اتنی حثیت نہیں تھی جتنا بڑا جرمانہ ان لوگوں نے بھرا

مگر بیٹا قابو میں نہیں ارہا تھا۔۔۔

شادی کی رات سے ایک رات پہلے عباس۔۔

بری طرح رویا تھا ہاں وہاں تحمینہ بھی اس جودائی پر تڑپ

رہی تھی سسک رہی تھی۔۔۔عباس نے شاذ کو اپنے

پاس بلایا اور سینے سے لگالیا۔۔۔۔

بھیا پلیز مت روئیں ہم کوئی اور حل نکال لیں گے۔۔

پیچھلے آٹھ ماہ سے کون سا حربہ ہے جو تمھارا بھائی

نہیں ازمارہا۔۔

تم کبھی کسی سے محبت مت کرنا شاذ۔۔۔خاص کر

خانزادیوں سے۔۔۔

وہ ظالم نہیں ہوتی انکے اگلے پیچھلے بہت ظالم ہوتے ہیں

ہماری اوقات انسے کم ہے۔مگر یہ تو نہیں میں

اپنی بیوی کو کھلا پیلا نہیں سکتا۔۔۔

تم کبھی اس محبت کے کھیل میں ہاتھ مت ڈالنا

۔۔۔۔۔

محبت انسان کا خون چوس لیتی ہے دل سے جینے کی

آس ختم ہو جاتی ہے۔یہ کیسی محبت ہے۔۔۔۔

جو روز مارتی ہے اس سے بہتر ایک بار مر جائے

انسان

بھیا ایسا کچھ نہیں ہو گا۔۔۔آپ بھول جائیں"۔

بھول" عباس شاذ کی بیوقوفی پر ہنسا

محبت میں بھول چوک نہیں ہوتی۔۔۔۔"

جاؤ تم میرے لیے پانی لے آو" اسنے انسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔

شاذ اسے چھوڑ کر جانا نہیں چاہتا تھا مگر اسے جانا ہی پڑا وہ اپنے بھائی کے لیے خود بھی رو رہا تھا

وہ اپنے بھائی کے لیے خود بھی رو رہا تھا تکلیف ہو رہی تھی اور اس دن وہ خود سے عہد بھی باندھ چکا تھا کہ کبھی زندگی میں کسی سے محبت نہیں کرے گا۔۔۔۔۔

الٹا بھائی کی حالت دیکھ کر محبت سے ہی چیڑ ہو گئی تھی۔۔

وہ پانی کا گلاس لے کر جیسے ہی بھائی کے کمرے میں آیا تو اسکے ہاتھ سے پانی کا گلاس چھوٹ کر زمین بوس ہو گیا۔۔۔

عباس نے۔۔۔خودکشی کرلی تھی۔۔

اسکی لاش چھت سے لٹکی ہوئی تھی اور۔۔دیوار پر

I Quite ,

لکھا تھا شاذ کی چیخیں نکل گئیں رفتہ رفتہ

سب جمع ہو گئے۔۔۔اس کے بعد انکے گھر میں

صف ماتم مچ گیا۔۔۔۔

اتنا ماتم تھا کہ۔۔۔کوئی اندازا نہیں لگا سکتا تھا ۔اور آغا

شاذ نے عہد کیا تھا وہ۔۔خانزدہ شجاع اسکے

بیٹوں اور اسکی بیٹی کو نہیں چھوڑے گا زندہ۔۔۔۔۔

اور کچھ عرصے بعد ہی تحمینہ کے مر جانے کی بھی

خبر ملی تو۔۔۔لوگوں نے بتایا کہ شجاع کا خانزہ زمین

بوس ہو گیا ہے۔۔

وہ اب وہ شجاع نہیں رہا مگر اس بات کو۔۔۔باقی سب نے بھولنے کی کوشش کی تھی مگر شاذ نے اس بات کو روز یاد رکھا تھا

وہ کبھی اس بات کو بھولنا نہیں چاہتا تھا ان لوگوں کے لیے اسکے وجود کے آنگ انگ میں سے نفرت پھوٹتی تھی۔۔۔

اور یہ ہی سچ تھا کہ وہ۔۔وریشہ خانزادہ کو بھی نیچ نظروں سے دیکھتا تھا حقیر سمجھتا تھا مگر آج تک بھی وہ ان خانزادوں کی ٹکر پر پہنچ نہیں پایا تھا۔۔۔۔

اور وہ پولٹکس میں آنا ہی اسی لیے چاہتا تھا کہ وہ اپنا معیار اتنا بڑھا لے کے وہ سب اسکے آگے جھک جائیں۔۔۔۔

اور اسی تگ ودو میں وہ تھا

دوسری طرف وریشہ کو یہ قصہ معلوم نہیں تھا وہ انجان تھی اس قصے سے بس یہ پتہ تھا اسکی پھوپھو نے خودکشی کرلی تھی۔۔۔

باقی وہ اپنے بھائیوں اور باپ کی محبت میں ناز سے رہ رہی تھی۔۔

عادر کے آفس میں ثنا کی بہن حرم جاب کرتی تھی۔۔۔

نہ عادر حرم کو جانتا تھا نہ ہی حرم عادر کو۔۔۔جاب کے لیے وہ نکلی اور عادر کے پاس لگ گئی

کچھ ہی وقت میں عادر کو اس سے محبت ہونے لگی جس کا وہ اظہار کر گیا۔۔۔

مگر حرم اس سے محبت کے باجود اس سے وفا نہیں کر پائی کیونکہ شاید وہ خود بھی نہیں جانتی تھی۔۔

عادر طبعیتا مختلف مزاج رکھتا تھا یہ شاید ہر مرد یا ہر عورت یہ چاہتی ہے کہ اسکی محبت اسکی قید میں رہے مگر عادر کی قید اسپر اتنی بھی سخت نہیں تھی کہ وہ راہ فرار تلاش کرتی۔۔۔

بس کچھ پابندیاں تھیں جیسے۔۔۔

کسی اور کے پاس حرم کا نمبر نہ ہو۔۔ سوائے اسکے حرم کسی اور سے بات کرے توحد میں رہ کر کرے

۔۔۔۔

وہ کسی اور کو نہ چاہے سوائے اسکے۔۔۔

وہ کسی اور کی بات نہ کرے سوائے اسکے۔۔

وہ دیکھے تو اسے دیکھے۔۔۔۔۔

وہ چاہے تو اسے چاہے۔۔

یہ ناجائز بھی نہیں تھا کیونکہ وہ اپنی محبت کے حصار میں رکھ کر آزادی دینا چاہتا تھا

۔۔اور اسے نہیں لگتا تھا حرم کا اسکی محبت میں دم گھٹتا ہے نہ ہی حرم مانتی تھی وہ خوش تھی پھر کیوں وہ بے وفائی کر گئی۔۔۔

وہ کسی اور سے باتیں کرنے لگی۔۔۔۔۔

عادر کو کبھی علم نہیں ہو سکا۔۔۔

مگر جب حرم نے اس سے۔۔۔باتیں چھپائیں اور اس بارے میں عادر کو پتہ چلا تو وہ۔۔۔ٹوٹ سا گیا اور مکمل ٹوٹ پھوٹ اس سب کے بعد ہوئی جب اسے پتہ چلا کہ وہ غیر مردوں سے باتیں کرتی تھی۔۔

ہزار بار پوچھنے کے بعد بھی حرم کے پاس رونے کے
علاوہ کوئی جواب نہیں تھا اور آخر کیل یہ تھی
کہ وہ عادر کو چھوڑ کر بھاگ گئی۔۔

عادر ٹوٹ گیا

۔

عادر کی حالات عباس جیسی ہو گئی۔۔۔جبکہ
شجاع نے ہاتھ جوڑ جوڑ کر۔۔۔اپنے رب سے
معافیاں مانگیں جب اپنی اولاد پر آئی تو وہ ٹوٹے۔۔۔
اور عادر کو۔۔ہر ممکن طرح سب بھائیوں نے
سمبھالا۔۔۔

وہ سمبھل گیا غصہ اور نفرت نے جگہ جو لے لی۔۔
مگر وہ پہلے جیسا نہیں رہا۔۔۔۔۔
وہ ہر غلط کام میں ملوث تھا۔۔۔۔۔

ہر بے ہودہ کام کرنا اسکے لئے عام بات تھی مگر گھر والوں کو اسکا علم نہیں تھا۔۔

شاید۔۔۔اسے لگتا تھا وہ اسی میں ملوث رہ کر خوش رہے گا۔۔یہاں اسکا ذہن بٹا رہے گا اور بار بار وہ نہیں سوچے گا

کچھ ہی عرصے بعد اسے پتہ چلا کہ حرم عباس کی کزن ہے اور۔۔اسی وجہ سے۔۔۔اسنے یہ بات سوچ لی کہ۔۔۔۔عباس کا بدلہ لینے کے لیے وہ اسکی زندگی میں آئی تھی۔۔۔ا

اور وہ مزید۔۔لاپرواہی اور زندگی سے بے زاریت پر ہو کر شراب شباب کا ہو کر رہ گیا تھا

۔

یہ اس سے بھی آگے کچھ۔۔۔

۔مگر کسی کو اسکی حقیقت نہیں پتہ تھی اور وہ

چاہتا ہی کب تھا۔۔کہ پتہ چلے۔۔۔

اگلے روز وریشہ یونیورسٹی نہیں آئی تھی

اسنے چھٹی کرلی تھی۔۔۔

سب اسکے ساتھ ویسے ہی تھے وہ چاروں اس سے ویسے

ہی بول رہے تھے

شاذ نے نوٹ ضرور کیا تھا مگر یہ اتنی بھی اہم

بات نہیں تھی کہ وہ۔۔۔اس فکر میں جاتا ہے

وہ کیوں نہیں آئی۔۔۔

وہ۔۔۔اگلے دو دن بھی۔۔۔یونیورسٹی میں کیمپ میں ہی رہا۔۔۔اور الیکشن میں ایک دن رہ گیا تھا بس پیچ میں سب کام ریڈی تھے وہ۔۔۔خود ریڈی تھا۔

ہار یہ جیت سامنے آنے والی تھی وہ جانتا تھا جیت اسکی ہے۔۔

وہ تھوڑی دیر ریسٹ کرنے بس گھر کو ایا تھا ابھی کھانا ہی کھا رہا تھا کہ۔۔۔۔

سامنے سے کوئی اندر اتا دیکھائی دیا۔۔۔اور۔۔۔۔بنا پوچھے وہ لوگ اسکے گھر پر چڑھتے چلے آئے تھے

شاذ تسلی سے ان سب کو دیکھ رہا تھا۔۔

اسکے اندر اب کسی بات کا کوئی ڈر یہ خوف پیدا نہیں ہوتا تھا۔۔

وہ چار لڑکے تھے انھوں نے۔۔ سیدھا شاذ کو دیکھا

۔۔۔

بابا بھی اگئے اور انھیں پہچان چکے تھے۔۔ شاذ نے چونکہ نہیں دیکھا تھا تبھی نہ سمجھی سے دیکھنے لگا۔۔

یہ یہ۔۔۔ تم لوگ کیوں آئے ہو یہاں" بابا جلدی سے بولے

شاذ یہ ہے" عادر نے شاذ کی جانب دیکھا

ہاں آغا شاذ" شاذ آگے ایا

شاذ نہیں۔۔۔ نہیں کیا کام ہے تم لوگوں کو" اسکا باپ ڈرتا ہوا بیچ میں آگیا

اور عادر نے اگے بڑھ کر شاذ کا گریبان جکڑ لیا۔۔۔

شاذ کے اطمینان میں۔ ایک پرسنٹ بھی کمی نہیں آئی تھی۔۔ وہ۔۔۔ اسے دیکھ رہا تھا

میری بہن کو تنگ کرنے سے پہلے اپنے بھائی کا۔۔۔۔

حال دماغ میں بیٹھا اپنے۔۔۔۔اور۔۔۔اگر بچے

تیرے دماغ میں۔۔۔۔بدلے کی آگ بھڑک

رہی ہے تو مرد بن کر میرے سینے سے ٹکرا میری

بہن کی راہ میں اب حائل ہوا تو تیرے ٹکڑے کر دوں

گا" عادر اسے جھنجھوڑتا ہوا بولا۔۔

شاذ نے سب سے پہلے اسکے دونوں ہاتھ جکڑ کر

اپنی گرفت میں سے دور دھکیلا کہ عادر لڑکھڑا

اٹھا

میرے بھائی کا نام اپنی نیچ زبان سے لینے کی کوشش بھی کی

تو گدی سے زبان کھینچ دوں گا" وہ دھاڑا اٹھا اور اسکی

دھاڑنے کی آواز پر وہ چاروں ایکدم۔۔چونکے تھے

میں پولیس کو کال کر دوں گا۔۔۔نکل جاؤ میرے گھر سے" اسکے بابا بھی آگے آئے وہ چاروں انکو دیکھنے لگے۔۔۔۔

میری وارنگ یاد رکھنا

تم بھی یاد رکھنا میں چھوڑوں گا نہیں اور آئندہ اپنی شکل دیکھائی تو۔۔۔۔۔۔اس شکل کا وہ حال کروں گا کہ دوبارہ دیکھنے قابل نہیں رہے گی" وہ شیر کیطرح انپر جھپٹنے کو تیار تھا۔۔

اشعر نے عادر کو تھاما۔۔۔ اور وہ چاروں چپ چاپ نکل گئے۔۔۔

شاذ نے سر جھٹکا اسکا غصہ سوا نیزے پر تھا۔۔ وریشہ نے اسکی شکایت اپنے بھائیوں کو لگائی تھی تو کیا لگتا تھا انھیں کے وہ انکے آگے جھک جائے گا وہ

عباس نہیں تھا جو انکا مقابلہ۔ نہیں کر سکتا تھا

اسنے کھانا وہیں چھوڑا اور اپنا موبائل اٹھا کر گھر سے ہی نکل گیا

شاذ" ماں باپ پیچھے لپکے

تم کچھ نہیں کروگے" وہ گاڑی میں بیٹھنے لگا تو وہ بولے

نہیں کر رہا یونیورسٹی جا رہا ہوں کل الیکشنز ہیں" وہ آرام سے بولا اپنی وجہ سے انھیں کیسے پریشان کرتا اسنے کہا اور

۔۔چلا گیا۔۔

لیکن گاڑی کی سپیڈ بتا رہی تھی اسکا دماغ بپھر چکا ہے

اور اتنا شدید کے وہ پاگل سا ہو رہا تھا

وہ تیز ڈرائیو کرتا۔۔۔یونیورسٹی پہنچا۔۔۔ تو

۔۔ اسکی گاڑی کے سامنے مراد آگیا۔۔۔

اسکا میٹر بری طرح گھوما ہوا تھا۔۔۔

تبھی وہ نکلا۔۔۔۔

کیا تکلیف ہے تمھیں" وہ چلایا

اپنا کیمپ ہٹاؤ یہاں سے یہ جگہ ہماری ہے"

نہیں ہٹاتا میں بتاؤ کیا کر لو گے" وہ اسے دور

دھکیلتا بولا اور مراد نے بھی اسے دھکیلا تو دونوں ایک

دوسرے میں گتھم گتھا ہو گئے۔۔۔۔

اور دونوں کے ہی گرو پس نے دونوں کو کھینچ کر دور کیا

زیادہ گرمی چڑھی ہے تجھے۔۔۔بتاتا ہوں میں"

مراد چلایا۔۔۔

میرے منہ لگنے کی ضرورت نہیں ہے" وہ بھی چیخا

۔۔اور فائزا سے زبردستی کھینچ کر لے گیا۔۔۔۔

پاگل ہو گئے ہو الیکشن سر پر کھڑے ہیں اور تم لڑائیاں

ڈال لو

بند کرو بکواس" وہ اسپر بھی چیخا

کس بات کی گرمی کھا رہے ہو" وہ بولا۔۔۔۔

شاذ نے اپنا سر تھام لیا۔۔۔

اسکا غصے سے برا حال تھا وہ وہاں سے بھی اٹھ گیا بیٹھا

رہتا تو یوں ہی الٹا چلتا وہ گاڑی لے کر انجانے راستوں

پر نکل گیا

آج بھائی کا نام۔اور ذکر اسکے قاتلوں کے منہ سے

سن کر۔۔وہ بے قابو ہو گیا تھا اور اسنے بلاوجہ

اسپر الزام لگا کر اپنے چار گنڈے بھیجے تھے تو کیا اسے

علم نہیں تھا آغا شاذ کیا ہے آغا شاذ کوئی بچہ نہیں ہے۔۔۔۔

اسنے سٹیرنگ پر غصے کی زیادتی کے سبب کئی مکے برسا دیے۔۔

اور آخری حل صرف سیگریٹ دیکھائی دی اسنے سیگریٹ کا کش لگایا اور۔۔ دماغ۔ کو پر سکون کرنے کی کوشش کی۔۔۔۔

وہ لوگ ڈیڈ کو ساری بات بتا رہے تھے جبکہ شجاع غصے سے۔۔۔ ان چاروں کو دیکھ رہے تھے

تم چاروں گلی کے گنڈے ہو جو بہن کی حمایت میں پہنچ گئے اسکے گھر اور انکی نظروں میں میری بیٹی کو لے آئے" وہ بھڑکے

دماغ ہے تم چاروں میں یہ نہیں"

وریشہ سن رہی تھی اسکے رنگ فق ہو گئے جب پتہ چلا وہ شاذ کے گھر پہنچ گئے تھے

بہت ہوا لگ گئی ہے اسکو۔۔۔وہ اتنا سا تیتر ہم پر اچھل کر آئے گا

عادر" شجاع بھڑکے

میں کوئی جنگ نہیں چاہتا۔۔" دوٹوک بات کی

اور اگر تم لوگ یہ سوچ رہے ہو تو نکل جاو میرے گھر سے میں اپنی بیٹی کے ساتھ رہ لوں گا"

ڈیڈ ہم یہ نہیں سوچ رہے بس اپنی بہن کی سیکیورٹی کر رہے تھے" اشعر بولا

تو یونیورسٹی جاتے نہ اسکے گھر کیوں گئے" وہ چیخے

--

میری بیٹی کو کچھ ہوا تو تم زمہدار ہو گے سب" وہ غصے سے کہہ کر اٹھ کر چلے گئے وہ چاروں سر تھام گئے

مجھے لگتا ہے ڈیڈ ٹھیک کہہ رہے ہیں وہ۔۔۔ جس طرح۔۔۔ رویہ دے رہا تھا واقعی وہ عباس نہیں ہے۔۔۔ اسنے کچھ غلط

بکواس بند کرو" عادر دھاڑا

شہر میں پانی نہیں بھر گیا جو۔۔۔ جس کا دل کرے گا کرے گا" وہ اٹھتے ہوئے چیخا تو۔۔۔

وہ چاروں ہی اٹھ گئے۔۔۔

لیکن آگے سے خیال سے چلنا ہوگا" اشعر نے کہا تو

وہ چاروں ہی سر ہلا گئے

وریشہ انکے نکلتے ہی کمرے میں بھاگ گئ

اور۔۔۔اسکے ہاتھ بری طرح کانپنے لگے۔۔۔

یہ جو کچھ بھی ہوا تھا۔۔۔اسکو اپنی شامت دیکھائی

دے رہی تھی

تانیہ طاہر ناولز

وہ چھوٹے بچوں کیطرح رو رہی تھی ان سب سے خفا تھی۔۔۔

ہم نہیں جائیں گے کہیں بھی اب شنا ہم سے بات

نہیں کرے گی کوئ بھی نہیں کرے گا۔۔ہم نے یہ تو

نہیں کہا تھا آپ لوگ یہ کریں" وہ دونوں ہاتھ منہ پر رکھتی رو دی۔۔۔

بیٹا آپکے لیے ہی تو کیا ہے اب دیکھنا آپکی طرف آنکھ بھی اٹھا کر نہیں دیکھے گا وہ" عادر نے کہا

بھیا وہ پہلے بھی نہیں اٹھاتا تھا بس بس شاید۔۔ ہم سے غلطی ہو گئی ہم نے غلط انکا نام لے دیا۔۔انھوں نے کچھ نہیں کیا کچھ بھی" وہ سر جھکا گئی سب اسے۔۔ حیرانگی سے دیکھنے لگے

مگر آپ لوگ کیوں گئے وہاں" وہ رونے لگی

سب نے سر تھام لیا اب واقعی غلطی کا احساس ہو رہا تھا باصم کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا تھا

وہ رو رہی تھی مجھے لگا معملہ سنجیدہ ہے"

باصم آہستگی سے بولا۔۔۔

تو وہ تینوں اسے گھورنے لگے۔۔۔

اوکے اب گھبراؤ نہیں جاؤ یونیورسٹی کچھ نہیں ہوتا

۔" اشعر نے کہا تو۔۔

وریشہ نے نفی میں سر ہلا دیا۔۔۔

شناہم سے بات نہیں کرے گی" وہ رو دی۔۔

باپ چپ تھا

اوکے مت رو ہم ایکسکیوز کر لیتے ہیں" وہ چاروں ہی اسکے

رونے پر بے چین ہو گئے تھے۔۔۔

آپ لوگ سچ کہہ رہے ہیں" وہ انکی جانب دیکھنے

لگی

ہاں" عادر نے کہا

اوکے

وہ آنسو صاف کرتی اٹھ گئی وہ چاروں ہی ہنس دیے

بہت اچھے لگے گئیں " اشعر ہنسا تو عادر بھی مسکرا دیا

اب اپنی بیوقوف بلی کے لیے تو یہ سب۔۔ کرنا پڑے گا

اور تم گدھے۔۔۔۔

آج کے بعد بنا تحقیق کے کچھ مت کرنا۔۔

باصم کو گھور کر کہا تو۔۔ وریشہ اور وہ چار و یونیورسٹی

پہنچا گئے۔۔

وریشہ کنفیوز تھی چھپ رہی تھی

کہاں پر ہے وہ لڑکا"

اشعر نے پوچھا۔۔۔۔

جبکہ دوسری طرف وریشہ نے انگلی کے

اشارے سے انکے کیمپ کیطرف اشارہ کر دیا وہاں

افراتفری پڑی ہوئی تھی

وہ چاروا اس طرف چل رہے۔۔۔۔

اور اس کیمپ میں داخل ہوئے تو۔۔۔۔ شاذ کسی

فائلز پر سائین کر رہا تھا

اسنے کچھ حیرانگی سے۔۔ انکو دیکھا۔۔۔

سوری یار کل کے لیے" اشعر نے اسکے شانے پر ہاتھ

رکھا اور شاذ کو وہ ہاتھ تیزاب کیطرح لگا تھا بہت

مشکلوں سے وہ کل نارمل ہوا تھا صرف اج کے دن کے

لیے اور آج وہ پھر اسکے سامنے تھے

شاذ نے دانت بھینچ لیے پیچھے سر جھکائے کھڑی

وریشہ دیکھائی دے رہی تھی

وہ کسی بھی دنگے فساد سے بچنے کے لیے

اٹس اوکے کہہ گیا

۔۔

سب۔دیکھ رہے تھے کوئی نہیں جانتا تھا کیا معملہ

ہے۔۔۔

اوکے مائینڈ مت کرنا۔برو" عادر نے بھی کہا اور اسی

طرح ارسلان اور باصم نے بھی۔۔شاذ کا ضبط جواب

دے رہا تھا۔۔۔۔

بری طرح۔۔۔۔

وہ کھڑا رہا۔۔

اوکے گڑیا اب تو کوئی ایشو نہیں"

یعنی بہن کے لیے دشمنوں کے آگے جھکنے میں بھی ان

سب کو کوئی دقت نہیں تھی

شاذ نے یہ بات نوٹ کی تھی۔۔۔

اور وہ سر ہلا گیا منہ سے کچھ نہیں بولا۔۔۔

جبکہ وہ چاروں باہر نکل گئے اور وریشہ بھی

تھنکیو بھیا" وہ سب کو دیکھنے لگی

اور وہ اسکا سر تھپتپا کر چار وہی آفس کے لیے نکل گئے

یہ تمھارے بھائی تھے" ثنا نے اسے جھنجھوڑ دیا

ہاں" وہ بولی

یار اتنے ڈیشینگ بٹ میرے شاذ سے کم شاذ زرا

اونچا ہے نہ ان سب سے" وہ دانت نکالنے لگی

وریشہ بس مسکرادی

تم ہم سے خفا تو نہیں وہ" وہ بیوقوفی کی انتہا پر تھی سب کو

اپنا سمجھ کر۔۔۔۔سب اگل دیتی تھی

میں کیوں ناراض ہوں گی" ثنا نہ سمجھی سے دیکھنے لگی

تبھی وہاں شاذ آگیا

وہ نہیں چاہتا تھا ثنا کو پتہ چلے وریشہ کا بیگراونڈ

کیا ہے

تبھی اسنے ثنا کو بلا لیا

--

ہمارے پاس ایک گھنٹہ ہے اور ایک گھنٹہ باتوں میں ضائع کرنے کی ضرورت نہیں۔۔

یہ سکارف سب کے ہاتھوں میں باندھ دو اور باقی سب کو بینڈ دے دو" وہ بولا تو ثنا نے مسکرا کر لے لیا

پلیز شاذ۔۔۔ وریشہ کو بھی باندھ دوں دیکھو تم اس سے خفا نہ وہ ایک نمبر کی بیوقوف ہے" ثنا بولی

وریشہ دور سے دھوپ میں کھڑی انھیں دیکھ رہی تھی شاذ کا خون پیتا تھا اسے دیکھ کر۔۔

مجھے نہ پہلے اس لڑکی سے غرض نہیں تھی اور نہ ہی اب۔۔۔" اسنے سر جھٹک کر کہا

اور ثنا ہنس پڑی اچھی بات تھی سارا کالج اسے حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتا تھا تو کم از کم شاذ کو تو اس سے نفرت ہی ہونی چاہیے تھے مگر پھر بھی اسے نیر بھر کر دیکھنا یہ کیا تھا

ثنا پیچھے ائی اور وریشہ کو وہ سکارف دیا

یہ کس لیے" وہ پوچھنے لگی

یار میں نے شاذ سے بات کر لی ہے تم یہ سکارف لے لو" وہ بولی

نہیں ثنا یہ الیکشنز وغیرہ کے چکر میں ہم نہیں پڑ سکتے۔۔اپ لوگ جائیں۔۔گاڈ بلس یو اور یہ سکارف۔۔۔بھی رکھ لیں" وہ ہلکا سا مسکرائی

تم گھر جا رہی ہو" ثنا نے پوچھا

نہیں تم لوگوں کو جیتا ہوا دیکھنا ہے ہمیں۔۔ ہم لائبریری میں ہیں۔۔۔" وہ کہہ کر چلی گئ۔۔

ثنا اشا نے آچکا کر اندر اگئ۔۔ اور شاذ نے وہ سکارف ویسے ہی دیکھا۔۔۔

تو اسکے نام کے سکارف کو لائٹر سے جلا دیا۔۔۔۔

ثنا اسے آنکھیں پھاڑے دیکھنے لگی

اسنے وہ سکارف باہر پھینکا

کم اون گائز بی ایکٹیو" اسنے ایک تالی بجا کر سب کو اپنی طرف متوجہ کیا

آج ضرورت سے زیادہ ہینڈسم لگ رہا تھا اور پھر اسپر سنجیدگی اور۔۔ سرد پن۔۔۔ غضب تھا۔۔

ثنا اسکے اس عمل کو سمجھ نہیں پائ تھی مگر وہ چپ تھی

شاذ نے سب کی میٹینگ لی وہاں شاید مراد بھی لے رہا تھا اور۔۔سب نے۔۔۔اللہ کا نام لے کر بلند کیا اور ۔۔وہ سب لوگ۔اپنی ریلی لے کر نکل گئے ووٹینگ کے لیے الگ جگہ مختص تھی۔۔۔

اور وہاں پر وٹینگ شروع ہو گئ

شاذ کی پیشانی پر اج سے پہلے اتنا پسینہ نہیں تھا

لوگ ارہے تھے وٹینگ ہو رہی۔۔تھی۔۔

یونیورسٹی میں وٹینگ ہونے کے بعد۔۔وہ سب لوگ علاقے کی وٹینگ دیکھنے کے لیے دوسری جگہ پر چلے گئے۔۔۔

تقریبا دو۔سے تین گھنٹے گرمی میں وہ سب ہلکان ہوتے رہے تھے۔۔۔

اور دوسری طرف مراد بھی اسی طرح پھیر رہا

تھا۔۔۔۔

اور۔۔۔۔۔ جس مقدار میں۔۔۔ شاذ کو ووٹ پڑ

رہے تھے۔۔ اسکا غصہ اور تپ اتنا ہی بڑھ رہا تھا اور

۔۔۔باہر بھی ووٹنگ چلتی رہی

یونیورسٹی کے پرنسپل سٹاف۔۔۔ اور باقی لوگ بھی ا

گئے اور جس کی طرف جس کا ووٹ تھا اسکو

ووٹ دے دیا

پرنسپل نے پرائیویٹ سٹاف سے ووٹ کی کاونٹینگ

کا کہا تھا اور اس کاونٹینگ کے وقت صرف مراد

اور شاذ انکے ساتھ ہوتے

ووٹنگ ختم ہو گئ تو۔۔۔ وہ دونوں وہاں چلے گئے

پیچھے انکے گروپس انکے امیدوار نعرے بازی کرتے رہے لوگوں میں جوش بڑھاتے رہے

قسط 5

تانیہ طاہر ناولز

وہ دونوں خاموش کھڑے تھے اب تک دونوں کے ووٹ سیم جا رہے تھے دونوں کی ہی پیشانیاں پسینے سے تر تھیں۔۔۔

www.BestUrduBook.com

اور تقریباً ڈیڈ گھنٹے بعد کی مشقت آمیز انتظار کے بعد۔۔۔۔

جب دونوں کیطرف دیکھا گیا تو وہ دونوں ہی جانتے تھے سامنے جو کھڑے تھے

دونوں کے ووٹ برابر ہیں۔۔

تم دونوں میں سے کوئی ایک۔۔۔ایک ووٹ

حاصل کرلے تو وہ جیت جائے گا۔۔

پرنسپل نے مسکرا کر انکیطرف دیکھا

یہ بلکل ویسی گیم چل رہی تھی جیسے میچ کا لاسٹ اور ایک

گیند اور چھ رنز۔۔۔۔

شاذ نے دانت پیس لیے۔۔مراد سر ہلا کر باہر نکلا

اور دونوں کے چہروں پر سنجیدگی دیکھ کر انکے گروپس زرا

مایوس ہوئے

سب نے ووٹ دیا ہے ہم کس کا ووٹ اکٹھا کریں

گے اب " ثناء پریشانی سے بولی تھی

وریشہ " فائز کے منہ سے نکلا تو سب اسکیطرف

دیکھنے لگے

یونیورسٹی میں چپڑاسی نے بھی ووٹ کیا ہے

مگر وریشہ نے نہیں کیا اگر ہم خاموشی سے اسکا

ووٹ شاذ کے حق میں ڈلوا دیتے ہیں تو۔۔جیت ہماری

ہو جائے گی" فائز مسکرایا

اور شناء ایکدم اچھلی

ہاں ایسا ہی ہے۔

تانیہ طاہر ناولز

وہ لائبریری کیطرف دوڑی تھی دوسری طرف

مراد جانتا تھا وریشہ نے کسی کو ووٹ نہیں دیا

تھا تو یہ آخری ووٹ شاید وہ اسکے حق میں

www.BestUrduBook.com

دے

وہ ایک کوشش کے تحت مراد بھی لائبریری کی

جانب بڑھا کیونکہ

اسے ایک لڑکے نے بتا دیا تھا وریشہ لائبریری میں ہے

مراد کی ہر ممکن کوشش تھی وہ جلد پہنچیں کیونکہ ثناء اسکی بسٹ فرینڈ تھی اور وہ ثناء کی بات مان سکتی تھی شاذ کو بھی تو ایک ہی ووٹ کی ضرورت تھی

وہ لائبریری کا ڈور اوپن کر کے اندر آیا وریشہ کتاب پر سر جھکائے ہڑھ رہی تھی وہ ٹھٹکا دینے والا حسن اور وہ سحر انگیز آنکھیں وہ مقابل کو۔۔خود میں ڈبونے کی صلاحیت رکھیں اور لمبے گھنے بالوں کی چوٹیاں جو اسے دیکھ کر ٹھرتا نہیں تھا وہ اسکے سامنے بیٹھ گیا وریشہ نے سر اٹھایا

ارے" وہ بولی۔۔۔

مراد مسکرا دیا

تم سے ایک ہیلپ چاہیے" اسنے کہا تو وریشہ نے نہ سمجھی سے دیکھتے ہوئے سر ہلایا اور کتاب بند کر دی

دیکھو آئی نو۔۔ تم۔۔ ووٹینگ اور الیکشنز ان سب سے دور رہنا چاہتی ہو

اور میں چاہتا بھی نہیں تمھاری جیسی تیری ٹیل ٹائیپ لڑکی اس۔۔۔ سیاسی۔۔۔ گیم کا حصہ بنے مگر اس وقت مجھے تمھارے ووٹ کی بہت ضرورت ہے"

وہ بولا تو وریشہ اسکیطرف دیکھنے لگی

ہمارے ووٹ کی بھلا کیا اہمیت ہے" وہ ہلکا سا مسکرا دی

میں جیت جاؤں گا" وہ بولا۔۔۔

وریشہ نے نفی میں سر ہلایا۔۔

شاید یہ جیت ہار اچھی نہیں۔۔۔۔ اور ہم اس جیت ہار کا حصہ نہیں بننا چاہتے۔۔ یہ چاہنے کے باوجود کے ہم بھی اسی کھلے دل سے کہیں جس دل سے آپ نے ہماری مدد کا کہا تھا"

وریشہ افسوس سے دیکھنے لگی۔۔

آہ" مراد نے گھیرہ سانس بھرا۔۔۔۔

مسکرا کر اسے دیکھنے لگا

پتہ نہیں کیا تھا اس میں۔۔۔ بس اسکا دل نہیں کیا یہاں سے اٹھے۔۔

شاذ جیت گیا" وہ مسکرایا۔۔

واقعی۔" وہ حیران ہوئی۔۔۔

ہاں" مراد نے اپنے دوست کو میسج اسکے سامنے کیا

انکی آنکھیں بتاتی تھیں وہ جیت جائیں گے" وہ سنجیدگی سے بولتی کتابیں بند کرنے لگی۔۔۔

وہ جانتا تھا میں تمھارے پاس آؤں گا تبھی اسنے ثناء کو تمہارے

پاس آنے سے روک دیا ہوگا کیونکہ ثناء تمھارے پاس ارہی تھی" مراد شاذ کے پلین پر قہقہہ لگا اٹھا۔۔۔۔۔

ہمیں دکھ ہے" وریشہ نرمی سے اسے دیکھنے لگی

مگر مجھے تو نہیں ہے" مراد بھی گھیرہ نگاہ کے حصار میں اسے رکھتا۔۔۔اٹھا۔۔

آپ بہت اچھی نیچر کے ہیں" وہ مسکرائی

اور اسکے پاس سے چلی گئی۔۔۔

جیت تمھاری شکل میں جو مجھے مل رہی ہے" وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا۔۔ کھل کر مسکرایا اور شانے آچکا گیا

شاذ شاتر انسان تھا۔۔۔وہ کبھی ہارتا نہیں

مراد نے۔۔۔بالوں میں ہاتھ پھیرہ اور وریشہ کے پیچھے لائبریری سے نکلا تو باہر ایک ہنگامہ تھا ایک جشن تھا جو منایا جارہا تھا۔۔۔۔

شاذ کا گروپ۔۔۔بہت خوش تھا وہ ووٹ باہر سے اکٹھا کر چکے تھے۔۔

اور شاذ نے خود سے ہی ثناء کو جانے سے روک دیا تھا۔۔۔

اور۔۔۔پہلے اپنا ووٹ دے کر۔۔وہ جیت چکا تھا۔۔۔

اسکے گو پس لوگ۔۔۔اسے کندھوں پر اٹھا چکے تھے

وریشہ اور مراد ایک ساتھ کھڑے تھے دور سے ہی مسکراتے ہوئے شاذ کے لب سکڑ گئے

حالانکہ وریشہ کے لبوں پر مسکراہٹ اور مراد کے لبوں پر سنجیدگی تھی مگر۔۔پھر بھی شاذ کو وہ دونوں سخت زہر لگے

اسنے منہ موڑ لیا

تانیہ طاہر ناولز

وریشہ کا سیل فون بجنے لگا باصم کی کال تھی شاید لینے آ گیا تھا

وہ ثناء کو مبارک باد دینا چاہتی تھی مگر اسے باصم کی وجہ سے وہ اسے جانا پڑا اور مراد۔۔۔نے آنکھ کا اشارہ کیا اور اسکے گروپ کے لوگ نے فائرنگ شروع کر دی وہ منتظر تھا وریشہ چلی جائے۔۔

وہ بہت نازک سی لڑکی تھی اور اسے اچھا انسان سمجھ رہی تھی تو وہ ایک پرسنٹ بھی اسکے سامنے برا نہیں بننا چاہتا تھا جبکہ شاذ حد میں اسے۔۔سب کچھ سوچنا سمجھنا بند کرا دیا اور ایک دنگل لگ گیا تھا۔۔۔

شاذ مراد کو اور مراد شاذ کو بری طرح پیٹ رہے تھے۔۔

تانیہ طاہر ناولز

پرنسپل نے پولیس کو کال کر دی تھی اور وہ دونوں اور انکے گروپس اریسٹ ہو چکے تھے

www.BestUrduBook.com

شاذ کو پولیس نے اریسٹ کر لیا ہے" وہ بولے اور اپنی بیوی کے سامنے سے گاڑی کی چابی لے کر چلے گئے

وہ فون تھام گئ۔۔

جبکہ اپنے شوہر کے منہ پر مسکراہٹ دیکھ کر حیران

بی ہوئ۔۔۔

آپ مسکرا رہے ہیں میرا دل بیٹھے جا رہا ہے" وہ بولیں

۔۔۔۔

مت دل بیٹھاو آج اس گھر میں خوشیوں کو

آنے دو۔۔۔ تمھارا بیٹا

الیکشن جیت گیا ہے وہ اب۔۔ ایک بڑی پارٹی کا

حصہ ہے۔۔۔۔

آسیہ اتنی سی عمر میں دیکھو اسنے اپنی محنت اور لگن

سے کیا حاصل کیا ہے" وہ انھیں جھنجھوڑ کر بولے تو

آسیہ۔۔۔۔

کے لب مسکرا اٹھا

میں اسے لے کر آتا ہوں تم۔۔بس گھر میں

مٹھائی منگالو" وہ بولتے ہوے پولیس اسٹیشن چلے گئے۔۔۔

وہاں۔۔۔مراد کے فادر بھی موجود تھے۔۔شاذ ایک

لفظ بھی نہیں بولا۔۔تھا۔۔۔

اور۔۔شاذ کے والد نے۔۔۔۔بیٹے کی جانب مسکرا کر

دیکھا۔۔جیسے انھیں فرق نہ پڑا ہو اسکے یہاں

ہونے کا وہ تو خوش تھے وہ جیت چکا تھا۔۔۔

وہ انسپیکٹر سے بات کرنے لگے

اور اچانک شاذ کی نگاہ عادر پر گئی بلیک پینٹ

شرٹ میں وہ لاپرواہی سا اندر داخل ہوا اسنے

کسی کو بھی نہیں دیکھا تھا۔۔اور انسپیکٹر خود اٹھ کر بغل

گیر وہا تھا اسکے

کیسے ہو یار" وہ انسپیکٹر شاید جان کاری والا تھا

فیٹ ہوں تم چل نہیں رہے میں ٹائم نکال کر سپیشلی آیا

ہوں" وہ

آنکھ دبا کر بولا تھا اور سیگریٹ سلگا لیا شاذ نے

منہ ہی موڑ لیا

بس میں تیار ہی ہوں بس یہ مسلہ سلجھا دوں" وہ

پھر سے بیٹھ گیا اور اب عادر نے ان یونیورسٹی

کے لڑکوں کو دیکھا۔۔ تو نظر شاذ پر گئی جس کا چہرہ

سرخ تھا جیسے۔۔ اسے اپنی بے عزتی کا احساس

اب ہو رہا ہو۔۔۔

عادر چند لمحے اسے دیکھتا رہا۔۔۔

اور جھک کر اسنے انسپیکٹر کے کان میں کچھ کہا اور

پھر وہ وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔

انسپیکٹر نے شاذ کیطرف دیکھا دیکھ تو شاذ کے والد بھی رہے تھے۔۔۔۔

تمھارا نام آغا شاذ ہے اور تم ہی جیتے ہو یہ الیکشن" وہ پوچھنے لگا

شاذ نے سر ہلا دیا

ٹھیک ہے تم جاؤ تمھاری بیل ہو گئ ہے۔۔اور تم آج کے بعد دنگا کرنے کا سوچنا بھی نہیں اور اسے ایک رات تھانے میں سلاو تا کہ۔۔۔دوبارہ کبھی دنگا کرنے کا سنہ سوچے" مراد کو آرڈرز دے کر وہ وہاں سے جانے لگا

مجھے یہ بھیک نہیں چاہیے میری بیل نہیں ہوئ ہے تو مجھے کسی کے کہنے پر چھوڑنے کی ضرورت نہیں ہے" شاذ تپ کر بولا

کیوں بھئی لڑکے ابھی تو۔۔پارٹی کا نام بس ساتھ جوڑا ہے ابھی تو انکا ہاتھ تیرے پیچھے میں پھر تجھ میں اتنا نکھرا ہے" انسپیکٹر نے کہا

مجھے بھیک نہیں چاہیے" وہ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا۔۔۔

چھوڑ رہا ہوں شکر منا" وہ اسکا گال تھپتھپا کر۔۔۔وہاں سے جانے لگا کہ غصے سے شاذ نے انسپیکٹر کو کھینچ کر تھپڑ مار دیا

تمھیں سمجھ نہیں آرہا مجھے بھیک نہیں چاہیے" وہ دھاڑا۔۔

اور سب حونک رہ گئے۔۔

انسپیکٹر نے اسکے بعد۔۔۔شاذ کا کچھ نہیں چھوڑا تھا

شاذ کو یہ بات بری نہیں لگی تھی نہ شاید اسے درد

ہوا تھا جتنا عادر کی بھیک سے درد ہوتا۔۔

وہ۔۔۔پیٹتا رہا

سب چھوڑ دو بہت ہوا ہے۔۔۔میں نکلتا ہوا اسکی ہوا

انسپیکٹر نے کہا اور سب۔۔۔شاذ کی اس بیوقوفی پر

۔۔۔۔ایک منٹ کے لیے حیران رہ گئے تھے۔۔۔۔

شاذ کو انسپیکٹر نے بری طرح دھن دیا تھا مراد کا ہاتھ

اسکے باپ نے تھاما

باباجائیں آپ" وہ بولا اور۔۔۔

شاذ کے ساتھ وہ بھی لاکپ میں بند ہو گیا

۔۔۔۔۔تھا۔۔

جبکہ اسکے والد رونے لگے تھے شاذ۔۔۔کے سر سے

خون نکل رہا تھا اسنے باپ کی جانب دیکھا اور۔۔۔

بے زاریت سے منہ موڑ لیا۔۔

آپ جائیں" وہ چلایا

اور انسپیکٹر باہر چلا گیا

چھوڑ دیا اسے" عادر نے پوچھا

تھپڑ مارا ہے اس خبیث نے میرے منہ پر"

وہ غصے سے بولا

کیوں عادر حیران نہیں ہوا

کیونکہ اسے تمھاری دی ہوئی بھیک نہیں چاہیے بہت

اوور ہو رہا ہے

چار دن بندر ہے گا پانچویں دن خود چیخے گا"

اسنے سر جھٹکا

عادر ہلکا سا مسکرا دیا

اور دونوں وہاں سے اپنی پسندیدہ جگہ کے لیے نکل گئے

شاذ اپنے ہاتھ کو جھٹک رہا تھا۔۔۔

اسے شدید درد ہو رہا تھا اسکے باپ کو یہاں سے بھیج دیا

تھا مراد اور شاذ کے علاوہ کوئی نہیں تھا اب

یہاں۔۔۔

کیا ضرورت تھی تمھیں۔۔۔۔۔ یہ ڈرامہ کرنے کی"

مراد نے اسکی جانب دیکھا

میں نے تم سے لڑائی نہیں کی یہ تمھارا ڈرامہ ہے جو

مجھے یہاں

تک لایا ہے" وہ پھاڑ کھانے کو دوڑا

مراد چپ رہ گیا۔۔۔پتہ نہیں کیوں۔۔۔

دونوں طرف خاموشی چھا گئی

سوری": مراد نے اچانک یہ کہا تو شاذ نے
۔۔حیرانگی سے اسکیطرف دیکھا۔۔ہاں حیرانگی کی
بات تھی وہ اسکا سب سے بڑا دشمن تھا۔۔۔اور
اس سے معذرت کر رہا تھا۔۔۔
شاذ نے گھیرہ سانس بھر کر چہرہ موڑ لیا کوئ
جواب نہیں دیا۔۔۔
چلو یار چھوڑو اب آپس کی اس جنگ کو۔۔۔۔
میں نے غلط کیا۔۔۔۔۔ تمھارے ساتھ۔۔" وہ
شاذ کے کندھے پر ہاتھ رکھ دوستانہ لہجے میں بولا
۔۔۔
اگر تم میرے ساتھ کوئ گیم کھیلنا چاہ رہے ہو تو یہ
بکواس۔۔۔
پلین ہے" شاذ نے اسکا ہاتھ جھٹک دیا۔۔۔۔۔

تمھیں ایک بات بتاتا ہوں۔۔۔ میری فیلڈ ویسے بھی یہ نہیں تھی

میری تم سے جنگ صرف ناک اور آنا کی تھی۔۔۔۔"

وہ ہنس پڑا

شاذ نے گھور کر اسکیطرف دیکھا

یہ الیکشن۔۔۔ میرے لیے۔۔۔بہت قیمتی تھے اور آگے بھی یہ فیلڈ میرے لیے۔۔۔سب سے پہلے رہے گی۔۔" شاذ نے جتایا کہ وہ اسکی طرح کھیل تماشہ نہیں کر رہا تھا۔۔

یس برو۔۔ آج یہ سب دیکھ کر مجھے احساس ہو گیا ہے میں تمھارے راستے میں اب کبھی نہیں آؤں گا " وہ مسکرایا۔۔۔۔

شاذ نے دیوار سے ٹیک لگالی

اتنے میٹھے سنہ بنو مجھے۔۔ چینی کی ضرورت نہیں ہے"

۔۔۔۔وہ بولا۔۔۔۔ تو مراد پھر سے ہنس دیا

مجھے تھوڑا عجیب لگ رہا ہے یہ کہتے ہوئے۔۔ بٹ

میں تمھاری طرف دوستی کا ہاتھ بڑھانا چاہتا

ہوں جہاں جب میری ضرورت ہو۔۔۔۔مجھے بلا لینا"

وہ اسکی جانب ہاتھ بڑھا کر بولا

شاذ۔۔۔بہت جلد بدگمان ہو جانے والا انسان

تھا اور نہ ہی اسے لوگوں پر بھروسہ تھا۔۔

مگر مراد کے بڑھے ہوئے ہاتھ کو وہ جھٹک نہیں سکا

اور خود بھی مسکرا کر تھام گیا۔۔۔۔

دونوں نے ہی دیوار سے ٹیک لگا لی۔۔

تم میرے ساتھ کیوں۔۔۔ آئے اندر" شاذ نے پوچھا

۔۔

یہ سب کہنے " مراد کا قہقہہ ابھرا۔۔ شاذ بھی ہنسنے لگا

اور تم اس انسپیکٹر کے چھوڑنے پر گئے کیوں نہیں "

مراد کو سمجھ نہیں آئی تھی شاذ کے چہرے پر سنجیدگی چاہ گئ۔۔۔۔

مجھے اپنی زندگی میں نہ کسی کا احسان برداشت اور نہ ہی بھیک۔۔۔۔" وہ سر جھٹک کر بولا۔۔۔

مگر تمھاری پوزیشن پر فرق پڑ سکتا ہے اس سے۔۔ تمھاری پارٹی کے لوگ بھی۔۔ خفا ہو سکتے ہیں "

جہاں میں ابھی گیا نہیں وہاں کے بارے میں سوچنا نہیں چاہتا مگر۔۔۔ جب۔۔ سزا مجھے ملنی تھی تو ملے۔۔ کسی کے کہنے پر مجھے چھوڑنے کی ضرورت نہیں "

تم چاہتے کیا ہو" مراد اسکے اتنے جنون پر حیران

تھا

انتقام" وہ بولا۔۔۔اور اپنے ہاتھ ہر لگی چوٹ کو دیکھنے لگا۔۔۔

مراد چپ ہو گیا۔۔۔

سیگریٹ پیو گے "مراد نے آفر کی

تم چاہ رہے ہو ساری زندگی یہاں سڑتا رہوں۔۔"

شاذ نے گھورا۔۔۔

آہ" مراد نے شانے آچکا کر اندر رکھ لی۔۔۔

دونوں ہی خاموش بیٹھے رہے تھے تا دیر۔۔۔

ایک سوال کروں تم سے" مراد کے دماغ میں پھر

اسے کھرک ہوئی تھی

کافی دیر سے کیے جا رہے ہو میں نے روکا نہیں" اسکے

جواب پر مراد کا قہقہہ ابھرا

بندے تم ٹھڑے ہو۔۔ مگر کچھ نہیں ہوتا۔۔۔"

شاذ کچھ نہیں بولا

اسکے سوال کا منتظر تھا۔۔۔

تمھیں یونیورسٹی میں سب سے خوبصورت لڑکی کون لگتی ہے"

مراد نے پوچھا تو شاذ کی نظروں میں ایک عکس آیا جسے نفرت سے جھٹکا۔۔

اور گھور کر مراد کو دیکھا۔۔

میری منگیتر میرے ساتھ ہوتی ہے۔۔۔۔ شاید"

اسنے جتایا تھا خود کو بھی۔۔۔

ہاں یار میں تو بھول ہی گیا۔۔۔۔۔۔ بٹ یو نو۔۔۔۔ مجھے کون لگتا ہے"

وہ بولا شاذ نے مٹھیاں بھینچ لیں تھیں جواب وہ جانتا تھا۔۔۔

وریشہ۔۔ خانزادہ" وہ بڑے پیار اور نرمی سے بولا۔۔ تھا شاذ۔۔۔ نے گھیرہ سانس بھرا ساری یونیورسٹی کو ایسا لگتا ہے تمھیں کچھ نیا نہیں لگا " وہ سر جھٹک کر بولا

ہاں بٹ۔۔۔ تم اسکے لیے کوئی ایک لفظ بولنا چاہو تو کیا لفظ ہو گا۔۔" مراد نے اسکیطرف رخ موڑا۔۔۔

شیٹ آپ مراد مجھے کسی لڑکی کا ذکر نہیں کرنا لڑکیوں کے بارے میں نہیں سوچتا میں میرا گول میرا ڈریم الگ ہے"

اوکے ایک منٹ کے لیے بھول جاؤ۔۔۔ کہ تمھاری کوئی منگیتر ہے یہ تمھارا کوئی گول یہ ڈریم ہے۔۔۔ پھر تم

وریشہ خانزادہ کی تعریف میں کس لفظ کو چنو
گے" وہ بولا شاذ نے اسکی آنکھوں میں وریشہ کے ذکر
پر لو سی چمکتی دیکھی پتہ نہیں کیوں اچھی نہیں لگی تھی
مگر وہ اسوقت اتنا تھکا ہوا تھا کہ اسکی بات میں
پھنس ہی گیا
چہرزاد" اسنے آہستگی سے کہا۔۔۔ آنکھوں میں
اسکا عکس زبردستی اگیا تھا۔۔۔
اور وہ چاہ کر بھی اس وقت ہٹا نہیں پایا
مطلب" مراد کو سمجھ نہیں آیا۔۔
چہرزاد کا مطلب۔۔(حسین ترین بے پناہ حسن والی
ان دیکھی)
اسنے تفصیلی بتایا۔۔۔ مراد کافی ایمپریس ہوا
تھا

واووو" وہ مسکرایا۔۔۔۔

شاذ ہوش میں آیا۔۔۔

اب بکواس بند کرلینا" اسنے زرا بھڑک کر

کہا۔۔۔۔

مراد شانے آچکا گیا۔۔۔

شاید تمھاری زندگی میں سے ایک لمہہ میں نے کسی کی

تعریف کے لیے لے کیا۔۔ویسے تم ثناء کی بھی انھی

لفظوں میں تعریف کرتے ہوگے ایمپریسیو

یار۔۔۔

تمھاری بیوی بہت خوش رہے گی" وہ اسکے شانے پر

ہاتھ مار کر۔۔لیٹ گیا۔۔۔ہاں وریشہ کے خیالوں

میں ہی مدہوش جبکہ شاذ کا کندھا دکھا تھا

مراد کو گھور کر وہ یہ سوچ رہا تھا

کہ واقعی اسکی زندگی میں سے یہاں ایک لمہہ کسی لڑکی کی تعریف کے لیے تھا۔اور۔۔۔وہ وریشہ خانزادہ تھی۔۔ثناء کی یہ کسی اور لڑکی کی تعریف اسنے آج سے پہلے نہیں کی تھی۔۔

اسے خود پر اور اپنی اس بلاوجہ کی بے اختیاری پر غصہ آنے لگا تھا۔۔۔

تانیہ طاہر ناولز

اگلی صبح وریشہ یونیورسٹی میں آئی تو کوئی دوست نہیں تھا اور نہ ہی دونوں پارٹیز میں سے کوئی تھا مگر اسکے لیے ہر بات سے اہم ایگزیمز تھے تبھی اسنے پورے دن اچھے سے پڑھائی کی تھی۔۔اور۔۔وہ اپنے وقت پر گھر آگئی۔۔۔

سنہ جانے کیوں آج دل کر رہا تھا کہ وہ۔۔۔کچھ بنائے

تبھی کچن کی راہ لی مگر ڈیڈی نے جا لیا۔۔

"یہ کیا ہو رہا ہے بھئی"

"ڈیڈی پلیز ہم آپ سے چھپ کر کچھ بنانے آئے تھے"

وہ منہ پھولا کر بولی۔۔

میری جان میری زندگی۔۔۔آپکو ضرورت ہی کیا

ہے کچن میں آنے کی یہاں ہزاروں نوکر ہیں وہ کریں گے

"یہ کام باہر آؤ" اسکا ہاتھ تھام کر وہ اسے زبردستی لے

آئے۔۔۔

جبکہ وریشہ کا منہ پھولا پھولا تھا

"اچھا یہ بتاؤ ایگز میز کب ہیں" وہ پوچھنے لگے

"بس ایک ہفتے بعد" وہ بولی۔۔۔

جبکہ نصیر ہنسنے لگے۔۔

میرا بچہ پیپرز کی تیاری کرو یہ فضول کاموں میں

وقت ضائع کر کے اپنے ڈیڈی سے کیوں خفا ہو رہے ہو" وہ

اسے پیار سے دیکھ رہے تھے

ہم آپ سے کبھی خفا نہیں ہو سکتے" وہ مسکرائی

تو نصیر بھی مسکرا اٹھے۔۔۔

شام ہو چکی تھی اشعر ارسلان اور باصم آگئے تھے

گھر جبکہ عادر کہاں تھا۔۔۔وہ لوگ نہیں

جانتے تھے۔۔

ناسب نے چائے اور سنیکس کے ساتھ خوب

انجوائے کیا اور وہ چاروں ہی اپنی بہن کے ناز نخرے

اٹھانے میں لگے ہوئے تھے۔۔

میں سوچ رہی وہ شاذ کی منگنی کرا دیتے ہیں" ماں نے

اسکا چہرہ دیکھا۔۔۔

وہ فریش لگ رہا تھا صبح کی نسبت

کیا" شاذ کو اچھو لگا۔۔۔

ہاں تاکہ۔۔۔کوی ہمارے گھر میں بھی خوشی کے

شادیانے بجیں"

مما پلیز میری منگنی کی بات ہو تو گئ ہے اس

چونچلے کی ضرورت نہیں

اور شادی کا ذکر بھی مت کیجیے گا جب تک میں اپنے

گول کو حاصل کر لوں گا کسی بھی عورت کو اپنی زندگی

میں جگہ نہیں دوں گا" وہ حتمی لہجے میں بولا

باپ بھی مسکرائے تھے۔۔۔

ہاں میرے بیٹے کو وک اسکے خواب تک پہنچنے دو"

وہ بولے تو اسکی ماں خفگی سے منہ موڑ گئ

میں نے شادی کی بات نہیں کی تھی بس منگنی کی

ایک باقائدہ رسم کی بات کی ہے" وہ خفگی سے بولیں

لیکن ٹھیک ہے ہو گا تو وہ ہی جو آپ دونوں چاہیں گے

میری

مرضی کبھی پوری ہوئ بھی نہیں" وہ بلیک میل کرنے

لگی شاذ نے ماں کیطرف دیکھا

ماں پلیز یار کیا ضرورت ہے ان سب چیزوں کی"

ضرورت مجھے اس گھر میں خوشیوں کی ہیں دور دور

تک ویرانہ ہے یہاں"

وہ افسوس سے بولیں تھی۔

ایسا کرنا شاذ۔۔۔ آٹھ نو بیٹے اپنی ماں کی گود میں رکھ دینا اپنے۔۔ تاکہ اس عورت کو اسکے پوتا پوتی پاگل کریں تو اسے گھر کا سناٹا نہ کھائے" بابا ہونے تو شاذ۔۔ بھی ہنس پڑا

آٹھ نو" وہ اس گنتی پر حیران ہوا۔۔

ہاں ٹھیک کہہ رہے ہیں تمھارے بابا۔۔۔ آٹھ نو بیٹے۔۔ اور دو بیٹیاں رونق ہوتی ہیں۔ بیٹیاں بھی"

شاباش ایک مستقبل کے پولٹیشن کے ہی دس بچے ہوں گے تو کر لیا ملک ترقی" وہ سر تھام گیا

ارے رہنے دو۔۔۔ بس ملک کا اچار ڈالنا ہے میں نے میرے گھر کی یہ ویرانی ختم کر دینا شاذ" وہ آہستگی سے بولی تو وہ اٹھ کر انکے پاس آ گیا۔۔۔

آپ کیوں فکر کرتی ہیں جلد ہی۔۔۔ان خانزادوں کا

۔۔۔حشر بگاڑ

کر انکے محل سے بڑا محل۔۔کھڑا کروں گا۔۔۔" وہ بولا

۔۔۔

تو دونوں ہی ماں باپ نے سر ہلایا تھا۔۔

میں دعا کروں گی" وہ بولیں

چلیں ٹھیک ہے منگنی کا انتظام کر لیں مگر بس آپکی

خوشی کے لیے" وہ مسکرایا۔۔

تو مانو واقعی سب سے بڑی خوشی اسنے اپنے ماں باپ کو دی

تھی

کچے گڑھے

تانیہ طاہر

اگلے کچھ دن شاذ مصروف رہا تھا وہ پارٹی کا حصہ جو بن گیا تھا پیپرز دینے تھے اور اس ڈگری کو حاصل کرنے کے بعد وہ۔۔۔ پوری طرح اس طرف متوجہ ہو جاتا۔۔ اسکی اچھی تنخواہ تھی اسکی پارٹی کی حکومت تھی اور۔۔۔ شاذ کو کیا چاہیے تھا۔۔۔ وہ بس اچھی کارکردگی دیکھا کر اوپر اور اوپر اور سب سے آگے نکل جانا چاہتا تھا یونیورسٹی میں پیپرز کی تیاریاں اب جوش میں تھیں

ساتھ ہی وہ اپنی پارٹی کے کام بھی سرانجام دے رہا تھا۔۔
بس اس بار اسی وجہ سے تیاری کچھ خاص نہیں ہو
پائی تھی۔۔۔

مراد اور اسکی دوستی کی خبر ساری یونیورسٹی
میں عام ہو چکی تھی اس بات سے فائز کو
سب سے زیادہ تکلیف تھی جبکہ مراد اور شاذ دونوں
کی ہی توجہ نہیں تھی اسپر۔۔

مراد مکمل طور پر وریشہ کی محبت میں ڈوبتا جا
رہا تھا اسکا بولنے کا انداز اسکی بات اسکی گفتگو اسکا
حسن۔۔وہ واقعی ان دیکھی تھی شاذ نے ٹھیک کہا تھا
۔۔۔

وہ شنا کے ساتھ ہی دیکھتی تھی شاذ نے کافی دنوں سے
نہیں دیکھا تھا اسے آج پہلا پیپر تھا۔۔۔اور

یونیورسٹی میں ایک پل چہل تھی سب اپنے اپنے رومز کی طرف بھاگ رہے تھے

وریشہ روم میں داخل ہوئی تو اسے دھچکا لگا کہ اس پوری کلاس میں اسکے علاوہ ایک بھی لڑکی نہیں تھی۔۔۔

یہاں سب لڑکے تھے۔۔۔اور اسکی جان پہچان میں مراد آغا شاذ اور فائز تھے

وریشہ کو شدید رونا آیا یہ کس طرح سیکشن ڈیوائیڈ ہوئے ہیں اسنے جلدی سے باہر کی راہ لی جبکہ اسکو دیکھ کر پوری کلاس ہی خاموش ہو گئی تھی

مراد البتہ بہت خوش تھا اسنے۔۔۔وریشہ کی خالی چیئر کے پیچھے والی چیئر سے لڑکے کو کھینچ کر۔۔اپنی جگہ پر بھیجا جو اینڈ میں تھی اور خود اسکے پیچھے بیٹھ گیا

شاذ دوسری رو میں تھا۔۔۔جو کہ وریشہ کی چیئر کے بلکل ساتھ تھی چیئر۔۔

شاذ نے ناگواری سے یہ منظر دیکھا تھا مگر۔۔بولا کچھ نہیں مگر یہ ڈیوین اچھی نہیں ہوئی تھی اسے اختلاف ہوا تھا بھلا ان سب لڑکوں میں ایک لڑکی کو کیوں رکھا اگر یہاں لڑکیاں بھی ہوتی تو کوئی معیوب نہیں تھا

اسنے سوچا تھا جا کر انتظامیہ سے بات کرے گا

۔۔

کلاس میں ٹیچر داخل ہوئے تو۔۔۔وریشہ بھی پیچھے تھی روئی روئی سی۔۔۔

ڈری سہمی سی۔۔

بیٹھیں مس وریشہ۔" ٹیچر نے کہا تو وہ بیٹھ گئی سر جھکتا جا رہا تھا اسنے کسی کو نہیں دیکھا تھا ساتھ شاذ تھا مراد پیچھے تھا۔

اسنے نوٹ نہیں کیا تھا اسکے ہاتھ کانپ رہے تھے اور سب بھول چکی تھی وہ سر نے اسے پیپر دیا اور ساری کلاس میں دے دیا۔۔۔

وہ سامنے جا کر بیٹھ گئے سب بچے پیپر لکھنے میں لگ گئے تھے یہاں تک کے مراد بھی شاذ بھی کام میں مگن ہو گیا مگر کچھ ہی دیر بعد اسے سو سو کی آواز آئی اسنے نگاہ گھما کر دیکھا تو وہ رونے میں مصروف تھی۔۔پیپر ہاتھ میں کانپ رہا تھا اور سارے پیپر پر آنسو گیر رہے تھے۔۔۔

وریشہ سب بھول چکی تھی اسے کچھ سمجھ نہیں ارہا تھا اسے ان لڑکوں کے بیچ گھبراہٹ ہو رہی تھی۔۔۔

اسکا سانس پھولنے لگا تھا

وریشہ" شاید پہلی بار اسکا نام لیا تھا اسنے۔۔۔

ورنہ اسکو دو کوڑی کی لڑکی کے علاوہ تو وہ کچھ نہیں کہتا

تھا

وریشہ نے دیکھا وہ شاذ ہی تھا۔۔۔

پیپر کرو" اسنے حکم دیا آواز آہستہ تھی

ہم۔۔ہم سب بھول گئے ہیں۔۔ہم۔۔ہمیں کچھ سمجھ نہیں ا

رہا۔۔۔ " وہ اپنے آنسو روکتی مدھم آواز میں بولی تھی۔۔۔۔

شاذ نے گھیرہ سانس بھرا۔۔

کوئی کچھ نہیں کہے گا تمھیں پیپر کرو اور۔۔آجائے گا جب

تم رونا بند کرو گی" اسنے ٹیچر کو دیکھتے اسے گھورا۔۔۔۔

ہم ہم رو نہیں رہے خود ارہا ہے" وہ بے چارگی سے بولی

شیٹ آپ" وہ دانت پیس کر بولا۔۔۔

وریشہ ڈری ڈری نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

پیپر کرو انسو صاف کرو" وہ بولا۔۔۔

وریشہ نے آنسو تو صاف کر لیے مگر بار بار آئے جا

رہے تھی وہ بے بسی سے شاذ کو دیکھنے لگی۔۔۔

میں ہوں یہاں تمھارے پاس" نہ جانے کیوں

وہ یہ کہہ گیا۔۔۔۔

پھر بے ساختہ سنبھلا اسکی حیران آنکھوں کو

دیکھ کر

میرا مطلب کلاس میں کوئی تمھیں تنگ نہیں کر

سکتا۔۔۔خیر میرا وقت ضائع نہ کرو یہ سوسو کر

کے مجھے اب ڈسٹرب کیا تو گردن دبا دوں گا بنا

لحاظ کے"

وہ بولا اور منہ ہی موڑ لیا

اسنے پین زور سے جکڑ لیا وہ یہ کسی بکواس کر رہا تھا

یہ سالے مراد کی وجہ سے ہوا تھا۔۔" اسے

سخت غصہ چڑھا تھا۔۔۔اسکے بعد اسنے

وریشہ کو نہیں دیکھا

اور پورے ڈیڈ گھنٹے بعد نگاہ اسپر بے ساختہ اٹھی تو وہ

آرام سے کام لکھ رہی تھی

کیا اسکی تسلی دینے کر اسے تسلی ہو گئی تھی۔۔۔۔

ہاں وہ۔۔ایک تنظیم کا لیڈر تھا اسکے ہوتے ہوئے کسی کو

کوئی تنگ نہیں کر سکتا تھا

شاید اس وجہ سے۔۔۔

اسنے خود ہی احنز کر لیا

آخری پوائیٹ اسے نہیں ارہا تھا اور وریشہ وہ ہی پوائنٹ لکھ رہی تھی۔۔۔

وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اسکی چیٹینگ کرنے لگا۔۔۔

وریشہ نے اسے دیکھ لیا وہ اسکا کاپی کر رہا تھا۔۔

اسنے کہا کچھ نہیں مگر شاذ۔۔ شرمندہ سا منہ موڑ گیا تھا۔۔

ی۔۔۔ یہ پورا نہیں ہے ابھی آپ فیل ہو جائیں گے" اسنے اہستگی سے کہا

شیٹ آپ" وہ اسے جھڑک گیا

وریشہ کا چہرہ اتر سا گیا۔۔

شاذ کو غصہ آیا تھا خود پر اسنے بنا کچھ دیکھے پیپر چھوڑ دیا اور اٹھ کر باہر نکلنے لگا کہ وریشہ بھی اسکے نکلتے ہی باہر بھاگ اٹھی کیونکہ پیپر تو اسکا ہو گیا تھا ۔۔

اسنے لمبے لمبے سانس لے کر خود کو نارمل کیا تھا

وہ ثنا کے روم کے باہر اگئ تا کہ وہ اس سے ڈسکس کرے

جبکہ اسکو کسی نے پکارہ۔۔

مراد تھا وہ اسے دیکھنے لگی۔۔۔

کیسی ہو" وہ پوچھنے لگا

وریشہ نے سر ہلایا

پیپر کیسا ہوا" وہ مسکرایا اور۔۔۔۔

مراد وریشہ سے باتیں کرنے لگا

ثنا بھی باہر آ گئ تھی شاذ نے ان دونوں کو نفرت سے

دیکھا اور ثنا کا ہاتھ تھام کر لے گیا۔۔۔۔

جبکہ مراد نے تو نہیں البتہ وریشہ نے ضرور دیکھا

تھا۔۔۔

پیپرز اچھے جا رہے تھے۔۔۔ شاذ نے اسکا روم بدلوا دیا

تھا وریشہ بھی سکون میں آگئی تھی۔۔۔

آرام سے اسنے پیپرز دیے۔۔۔ اور اب وہ ثنا کے

ساتھ ہی ہوتی تھی

"آج مراد سے تمھاری پینگیں بڑھ رہیں ہیں خیر ہے"

ثنا نے چھیڑہ تو۔۔۔ وریشہ اسکی شکل دیکھنے لگی

"وہ ہمارے استاد ہیں"

آف ہو وریشہ۔۔۔ہر کسی کو اپنا روحانی باپ بنانا ضروری ہے کسی کو تو شوہر ہی نظر سے دیکھو" ثنا کا قہقہہ ابھرا اور ریشہ منہ بسور گئ

کل آخری پیپر ہے اور تمھیں ایک خبر تو دینا بھول گئ میری اور شاذ کی منگنی ہو وہ رہی ہے اور تم میری بیسٹ فرینڈ ہو تو تم نے پیپر ختم ہوتے ہی آنا شروع کر دینا ہے میرے گھر۔۔اور میری منگنی میں لازمی۔۔۔" وہ انگلی اٹھا کر بولی

وریشہ مسکرا دی۔۔۔۔

اور سر ہلا دیا۔۔۔

یار شاپینگ کرنی ہے اور بھی بہت کچھ کرنا ہے"

ثنا بہت خوش تھی وریشہ۔۔۔بھی خوش تھی۔۔۔۔

پیپرز ختم ہو گئے تھے۔۔۔اور وریشہ نے رات میں ڈائینگ ٹیبل پر۔۔سب کے سامنے ثنا کی منگنی کا ذکر کیا۔۔۔

ڈیڈی میں چلی جاؤ" وہ پوچھنے لگی

کیا ضرورت ہے۔۔" عادر نے سوال کیا۔۔۔

وریشہ چپ ہو گئ

کوئ نہیں چاہتا تھا وہ جائے۔۔۔شاذ کے گھر والوں کو سب جانتے ہی تھے۔۔

ثنا کے گھر تک رہنا بس آگے جانے کی ضرورت نہیں" اشعر بھی بولا

وریشہ بھیگی بھیگی نظروں سے ڈیڈی کو دیکھنے لگی۔۔۔

انکے بیٹے ٹھیک کہہ رہے تھے۔۔۔

مگر وہ بیٹی کے آنسوں پر کچھ کہہ نہیں پائے۔۔

اوکے چلی جانا" انھوں نے مسکرا کر کہا

وہ چاروں باپ کو دیکھنے لگے

ڈیڈ یہ غلط ہے" ارسلان بھڑکا

تانیہ طاہر ناولز

وریشہ حیران ہوئی

چپ ہو جاؤ جاؤ بیٹا۔۔۔تیاریاں کرو کل چلی جانا

" انھوں نے کہا تو وریشہ تو خوش ہوتی اٹھ کر چلی گئی۔۔

جبکہ وہ چاروں باپ کو دیکھنے لگے جو سر جھکا گئے

اسکی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتا میں" وہ

مجبور ہوئے جیسے۔۔

ڈیڈ۔۔ہماری بہن کے ہے سب سے بڑے دشمن ہیں یہ لوگ آپ کیسے اسے وہاں بھیج سکتے ہیں" عادر ٹپ کر بولا

۔۔۔

ٹھیک ہے کوئ حل نکال لیں گے فکر مت کرو" اشعر بولا۔۔نہیں چاہتا تھا باپ کی اور عادر کی بحث ہو۔۔۔

جبکہ عادر آٹھ کر چلا گیا تھا وہاں سے۔۔۔

وہ گاڑی میں سوار ہوا۔۔۔اور اپنی پسندیدہ جگہ ہر جانے کے لیے آگے بڑھ گیا اسکی کار میں۔۔۔

بئیر کین موجود ہوتے تھے اسنے۔۔ایک کین کھول کر منہ سے لگالیا۔۔۔۔

اسے یاد ستانے لگی تھی حرم کی جب جب حرم کی یاد جوش پکڑتی تھی وہ غلط کاموں کیطرف مائل ہوتا تھا

اسکی گاڑی کوٹھے کے آگے رکی۔۔۔

اور۔۔۔وہ۔۔۔دندناتا ہوا اندر داخل ہوا

وہاں عادر کے آنے پر ہمیشہ حل چل مچ جاتی تھی۔۔

وہ۔۔۔اسی کمرے کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

اسنے دھاڑ سے دروازہ کھولا۔۔۔اور اندر گھس گیا۔۔۔

وہ اندر ہی تھی۔۔۔۔

عادر وہ دیکھ کر کھڑی ہو گئ۔۔۔

عادر نے ایکدم اسکو جکڑا تھا۔۔۔

اور۔۔۔۔اسکی گردن پر وحشیانہ طریقے سے جھپٹا

عادر صاحب۔۔۔۔آج لگتا ہے۔۔۔یاد حرم تازہ ہے جوش میں ہے" وہ ہنسی

عادر نے کھینچ کر اسکے منہ پر تھپڑ دے مارا

تجھے اتنی اجازت نہیں کے تو بولے"

وہ چیخا اور سر تھام گیا۔۔۔

اسکے بعد وہ اپنی من مانی کرتا رہا اور ساری رات

شراب پی تھی اسنے

جبکہ اکثر وہ اس لڑکی کو روتا ہوا چھوڑ کر آتا تھا ہاں

تکلیف ہی اتنی دیتا تھا۔۔

وہ صبح کا اجالا نکلتے ہی اسکے پاس سے اٹھ گیا۔۔۔

اگر حرم اسے دوبارہ مل جاتی تو ہاں وہ اسکا اس سے

بھی زیادہ برا حال کر دیتا۔۔۔

--

ثنا کے گھر منگنی کی تیاری بہت اچھی تھی وریشہ پہلی بار ثنا کے گھر آئی تھی مگر یہاں وریشہ کے ساتھ سب کا رویہ بہت برا تھا۔۔۔

اور اس حد تک برا کہ وہ سمجھ نہیں پائی اس برے رویے کی وجہ۔۔۔۔

وریشہ کا دل کیا یہاں سے لوٹ جائے۔۔۔

ہمارے گھر میں نوکر چاکر نہیں تو تم جب آئی ہی ہو تو کام کرو" ثنا کی بڑی بہن نے اسکے ہاتھ میں پوچا تھما دیا۔۔

وریشہ ہلکا سا مسکرائی۔۔

۔

اور۔۔ فرش پر بیٹھ کر وہ۔۔۔ کچھ کرنا چاہ رہی تھی اس پلی سے۔۔۔ مگر کیسے لگاتے ہیں اسے علم نہیں تھا

شاذ۔۔ مما کی ہیلپ کے لیے شمائلہ آپی کو لینے آیا تھا کیونکہ گھر میں ان لوگوں کے ملازم نہیں تھے تبھی گھر میں صفائی ستھرائی اور دیگر کاموں کے لیے ضرورت تھی۔۔۔

اور شمائلہ ہی۔۔ وریشہ کو وہ تھام کر گئی تھی شنا۔۔۔ صوفے پر بیٹھی تھی شاذیہ منظر دیکھ کر ایکدم چونک گیا

۔۔۔

وریشہ کی نگاہ اسکے جوتے پر گئی اسنے اوپر دیکھا جس کو نہ جانے۔۔ جیسے بھڑک سی لگ گئی تھی

۔۔۔

اسنے ثنا کو دیکھا وہ عجیب مسکراتی نظروں سے دیکھ رہی تھی وریشہ کو اور شاذ کے آتے ہی سیدھی ہو گئ۔۔۔

اور یہاں شاذ کو ثنا کی بدنیتی کا احساس ہوا تھا کہ اسے۔۔۔وریشہ کے بارے میں چونکہ سارا علم ہے ۔۔۔اور تبھی وہ وریشہ کے ساتھ ہمیشہ ایسا رویہ رکھتی ہے

وریشہ ٹھٹھک کر اٹھ گئ

ارے شاذ تم" ثنا بولی۔۔وریشہ پیچھے ہٹ گئ۔۔۔

شاذ کہنا چاہتا تھا کچھ وہیں کھڑا رہا۔۔۔

حرم آپی یہ شمائلہ آپی فری ہیں۔۔۔۔مما کو کام کے لیے ہیلپ چاہیے" وہ بولا۔۔

یار ہیلپ کرنے تو وریشہ بھی آئی ہے ایسا کرتے ہیں میں اور وریشہ چل لیتے ہیں" ثنا نے کہا

شیٹ آپ" وہ بھڑکا۔۔۔۔

گھر آئے مہمانوں سے کام نہیں لیتے۔۔شاید" وہ۔۔

اپنی بات اس تک پہنچا ہی گیا

ثنا نے اسکی آنکھوں میں گھور کر دیکھا

تم کیوں تپ رہے ہو اتنا" وہ جیسے اسے چیڑانے لگی

میں نہیں تپ رہا مینرز کی کمی ہے تم میں" وہ کہہ کر

اندر چلا گیا

وریشہ حیران اور حونک رہ گئی تھی

حرم فری تھی وہ اسے لے کر۔۔۔۔جانے لگا۔۔ثنا

اور شمائلہ ہم مزاج تھیں جبکہ حرم کا مزاج ان

سب سے الگ تھا۔۔۔

ارے وریشہ آپ کیوں یہ پکڑے کھڑی ہیں آپ اندر بیٹھو یہ کس نے کرنے کے لیے دیا ہے" حرم نے گھور کر شنا کو دیکھا

جاؤ پھر یہاں سے تم جب سب ہی تمھارا اتنے حمایتی بن گئے ہیں" وہ شاذ پر چوٹ کرتی وریشہ پر چیخی

وریشہ کے آنسو پٹ پٹ گرنے لگے ایک پر سنٹ ہاں ایک پر سنٹ بھی اسے اگر کچھ سمجھ ارہا ہوتا تو شاید۔۔وہ جان جاتی۔۔

مگر۔۔۔اسے یہاں کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا

میں نے کہا جاؤ۔۔میسنی گھنی" شنا پھر سے چیخی

وریشہ بے یقینی سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

اسے وریشہ سے سخت حد محسوس ہو رہی تھی کیونکہ

شاذ

جو اسکی حمایت لے چلا تھا۔۔

وریشہ۔۔۔

روتے ہوئے باہر نکل گئ۔۔

اسنے آج تک اکیلے سفر نہیں کیا تھا

اسے یقین نہیں ارہا تھا ثنا اسکی بیسٹ فرینڈ

اسکے ساتھ اتنے غصے سے بولی تھی

اسے کسی چیز کا مسلہ نہیں تھا مگر ان سب کے رویے

ایسے کیوں تھے

پاگل ہو تم ثنا" حرم کو افسوس ہوا

تم تو چپ ہی کرو" وہ غصے سے بول کر اندر چلی گئ

شاذ تمھاری یونیورسٹی فلو ہے جاؤ اسے چھوڑ آؤ ہمارا

گھر بہت دور ہے" حرم نے شاذ کو کہا

مگر آپی میں کسی کا ڈرائیور نہیں ہوں" وہ بھی اکڑ کر بولا

میرے بھائی یہ ڈرائیور ہونے کی بات نہیں ہے۔۔

جاؤ کسی کی مدد کرنا اچھی بات ہے" حرم مسکرای تو

شاذ پاؤں پٹخ کر باہر نکلا

اسے وہ سامنے چلتی ہوئی دیکھ گی تھی

وہ گاڑی میں بیٹھا اور۔۔ سیدھا اسکے سامنے گاڑی

روکی۔۔

بیٹھو" گھور کر دیکھتا وہ بولا

وریشہ پہلے ہی اکیلے چلتی ہوئی ڈر رہی تھی

بیٹھ گئ۔۔۔

شاذ کافی تیز ڈرائیونگ کر رہا تھا وہ رو رہی تھی شاذ نے

غصے سے گاڑی روک دی

کیا ضرورت تھی آنے کی" وہ اسے دیکھنے لگا

ہم" وہ آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر بری طرح رو دی۔۔۔۔

شاذ نے مٹھیاں بھینچ لیں

اسکا دل اسکی جانب کھینچ رہا تھا وہ جتنا اس سے دور

بھاگنا چاہتا تھا اتنا اسکے نزدیک ہو رہا تھا

ایک لمبا سانس لے کر اسنے ایک منٹ کے

لیا سب بھلایا تھا۔۔۔۔

اور وریشہ کیطرف انھیں نظروں سے دیکھا جن

نظروں سے اسکے دل نے دیکھنا چاہا۔۔۔۔

میری بات سنو" وہ نرمی سے بولا

وریشہ نے آنسوں سے تر آنکھیں اٹھائیں۔۔

شاید وہ اس وقت اسے اسی کی بھلائی کے لیے سمجھا

رہا تھا اور۔۔ اسنے۔۔۔ ایک اور لمہہ اپنی زندگی سے چرا

لیا تھا۔۔۔۔

شنا سے۔۔۔دور رہو۔۔۔۔مجھ سے دور رہو۔۔۔اٹ لیسٹ

۔۔سب سے دور رہو تمھاری بھلائی اسی میں ہے"

کیوں" وہ۔۔۔حیران ہوئی۔۔

ڈیڈی پہلی بار نہیں چاہتے تھے کہ ہماری بات مانیں۔۔

ہمارے بھائی پہلی بار ہمیں منع کر گئے غصے سے ہم۔۔ ہم

نہیں سمجھ پاتے کچھ" وہ دوا جنبی ہی تھے۔۔۔

مگر شاید اجنبی نہیں بھی تھے

بھائیوں اور باپ کے ذکر پر شاذ ایک بار پھر سے

اپنے کھول میں بند ہو گیا تھا

یہ رونا دھونا بند کرو۔۔۔۔اور۔۔۔۔آئندہ۔۔۔یہاں

مت آنا" کڑک لہجے میں حکم دے گیا۔۔۔

وریشہ کبھی سرد کبھی گرم مزاج پر چپ ہو گئ۔۔۔۔

وہ بیٹھی رہی خاموشی سے شاذ۔۔ اس گھر کی

شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتا تھا اسنے گھر سے

بہت پہلے گاڑی روک دی

جاؤ" دوبارہ سے آرڈر دے دیا۔۔۔

وریشہ۔۔۔ سر ہلا کر دروازے سے باہر نکلنے لگی۔۔۔۔

شاذ کچھ نہیں بولا۔۔۔

اور وہ۔۔ باہر کھڑی ہو گئ

وہ بے حد نازک تھی

شاید دنیا کو سمجھ نہیں پا رہی تھی

ثنا کا آج کا رویہ شاذ کو بہت برا لگا تھا

شاذ نے گاڑی گھمائے اور اس سے دور نکل گیا

وہ دوبارہ اسکی جانب دیکھنا بھی نہیں چاہتا تھا

وہ اپنے اندر کے چور سے واقف ہو گیا تھا۔۔۔

اور پھر وہ۔۔۔اس منگنی میں نہیں گئ۔۔

جبکہ پوری یونیورسٹی تھی سوائے۔۔وریشہ کے

یونیورسٹی پھر سے سٹارٹ ہو گئ تھی

وہ پڑھائی میں مصروف ہو چکی تھی۔۔اور مراد

سے بھی بات چیت بڑھ گئ تھی۔۔۔۔

اس دن کے بعد۔۔۔شاذ نے اس سے بات

نہیں کی۔۔

جبکہ ثنا نے اس سے بہت زیادہ ایکسکیوز کیا تھا

اور دل سے سوری کہا تھا۔۔۔

وریشہ نے اسے معاف کر دیا تھا۔۔۔۔

لیکن اکثر اسکے کان میں شاذ کے الفاظ گونجتے تھے

جنھیں اسنے اگنور کر دیا۔۔۔۔

اور وہ اسی طرح رہنے لگی تھی ثنا کے ساتھ۔۔۔۔۔

تمھیں میں کال کر رہا تھا فون ہی نہیں اٹھایا"

وہ بولا اور یشہ نے اسکی جانب دیکھا

جی وہ ہم مصروف تھے۔۔زرا آپ نے ہمیں جو کام دیا تھا بس اسی میں" وہ جلدی سے اپنے نوٹس دیکھانے لگی مراد کی ہیلپ سے اسکا انگلش سبجیکٹ کافی اچھا ہو گیا تھا اور وہ۔۔صرف اسے ایک استاد کی حیثیت دیتی تھی جبکہ مراد دل و جان سے اسپر فدا ہو چکا تھا۔۔۔مگر اسکی حاس طبعیت کے باعث۔۔۔وہ ۔۔۔اسے اس بات سے آگاہ نہیں کر پاتا تھا کہ وہ اس سے محبت کرنے لگا

ہے نہ جانے وہ گھبرا کر وہ پیچھے ہی نہ ہٹ جائے بس اسی خیال میں وہ خاموش ہی رہتا تھا۔۔۔

دوسری طرف شاذ کسی اہم کام سے اسطرف آیا تھا دونوں کو آمنے سامنے دیکھ کر۔۔اسنے۔۔ایک گھیرہ سانس بھرا تھا نہ جانے دونوں کو ساتھ دیکھ کر اسکے خون میں کیوں آگ لگتی تھی۔۔۔

اسے درحقیقت مراد سے ہی کام تھا۔۔۔۔

وہ مراد کے پاس آیا تو۔۔۔وریشہ نے اسے بہت دنوں بعد دیکھا تھا ایک نگاہ دیکھ کر سر جھکا گئ۔۔۔

مجھے۔۔تم سے بات کرنی ہے ایک منٹ او میرے ساتھ" وہ حکم دے کر مڑ گیا وریشہ نے اسکی پشت دیکھی تھی وہ دونوں تو ایک دوسرے کے بڑے دشمن تھے پھر کیسے دوستی ہوئ تھی یہ بات تو پوری یونیورسٹی کو پتہ چل گئ تھی سوائے اسکے مراد اس سے ایکسکیوز کر کے اٹھ گیا۔۔شاذ اور مراد اس سے فاصلے پر کھڑے تھے وریشہ نے ایک نگاہ

اٹھائی تو۔۔دونوں بات کر رہے تھے کسی موضوع پر

تقریبا منٹ بعد مراد آیا شاذاب بھی

پشت پھیرے کھڑا تھا

سوری وریشہ میں۔۔تم سے فون پر بات کر لوں گا۔۔اور

تب تک ریڈی کر لینا essay اسکے بس تم یہ

اوکے ہنی" مراد ہلکا سا مسکرا کر کہہ کر چلا گیا

وریشہ اسکے ایسے لفظوں پر غور نہیں کرتی تھی جبکہ شاذ

نے نہ جانے کیوں سلگ کر دیکھا تھا وریشہ اور

مراد کو۔۔

کچے گڑھے

تانیہ طاہر

شاذ کو مراد کی ایک کیمپینگ کے لیے ہیلپ چاہیے تھی۔۔۔

اور اب اسکے پیچھے پارٹی کا ہاتھ تھا تبھی اسے اس کیمپینگ میں کوئی ڈر نہیں تھا اور نہ ہی کوئی اسکے خلاف تھا یہ چھوٹی سی کیمپینگ تھی

شاذ اسے اپنے ساتھ لے گیا تھا وریشہ نے سر جھکا کر اپنا کام کرنا مناسب سمجھا تھا۔۔ کچھ ہی دیر گزری تھی ثنا اسکے پاس آئی۔۔۔۔

یہ آج کل تم اور مراد کافی زیادہ ساتھ ساتھ دیکھتے ہو ۔۔۔۔ بھئی خیر ہے کہیں پٹ وٹ تو نہیں گئی اس سے " ثنا نے قہقہہ لگایا۔۔۔

تمھارا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔ ہم دونوں کے بیچ صرف پڑھائی سے متعلق بات ہوتی ہے۔۔۔ زیادہ کچھ نہیں "

ارے ارے۔۔۔" شنا کا پھر سے قہقہہ نکلا۔۔۔

تو کیوں کرتی ہو پڑھائی کے متعلق کوئی اچھی بات بھی کر لیا کرو جیسے ڈیٹ پر جانا۔۔۔ یہ ڈنر کرنا" وہ منہ پر ہاتھ رکھے ہنس رہی تھی

تم پاگل ہو گئی ہو" وہ نفی میں سر ہلاتی اٹھنے لگی

خیر پاگل تو نہیں ہوئی پوری یونیورسٹی کی تمھارے بارے میں سینس بدلتی جا رہی ہے جب سے تم اور مراد ساتھ ساتھ دیکھی رہے ہو۔" اسنے شانے اچکائے

وریشہ ایکدم حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی۔۔

یہ سب فضولیات تمھیں کس نے بتائی ہیں۔۔۔

ہم ایسے نہیں ہیں" وریشہ بولی تو شنا لاپرواہی سے بال جھٹک گئی۔۔۔۔

خیر چھوڑو۔۔۔اب تم اتنی بھی بچی نہیں ہو۔۔جانتی ہو ۔۔ایک لڑکا لڑکی جب ملنے لگیں تو مقصد کیا ہوتا ہے اب تمھارا کوئی بھی مقصد ہے یہ نہیں بٹ۔۔۔ لوگ تو تمھیں اسی نظر سے دیکھ رہے ہیں" ثنا پھر سے ہنسی

وریشہ کی آنکھیں بھیگ گئیں۔۔۔۔

ہر بار اسی کے ساتھ کیوں ہوتا تھا ایسے۔۔۔۔

ثنا نے اسکے آنسوں پر توجہ نہیں دی

چلو کچھ کھانے چلتے ہیں" اسنے اسکا ہاتھ تھاما

نہیں ہمیں گھر جانا ہے" اسنے اپنے آنسو پونچھ کر کہا اور اس سے ہاتھ چھڑا لیا۔۔۔جبکہ باصم کو تو کال کر ہی چکی تھی تبھی دروازے کی جانب بڑھنے لگی شاید وہ آ گیا ہو ثنا البتہ سکون سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

پھر سر جھٹک کر پلٹ گئی

شاذ منگنی کے بعد بعد زیادہ ہی بیزی رہنے لگا تھا۔۔۔اسکی پارٹی میں جاب اور پوزیشن بھی دن با دن اچھی ہو رہی تھی۔۔۔

ثنا خوش تھی مگر چاہتی تھی کہ وہ اپنے قیمتی وقت میں سے اسے بھی کچھ وقت دے مگر شاذ کے پاس اپنے لیے بھی شاید وقت نہیں تھا۔۔۔۔

انکا دو تین دنوں میں ریزلٹ آنے والا تھا ثنا بس اسی ویٹ میں تھی پھر وہ۔۔اپنی اماں سے کہہ کر ضرور شادی کا ذکر چھیڑتی تا کہ اسپر پورا حق جتا پاتی۔۔اب تک مکمل اختیارات کہاں ملے تھے شاذ پر اسے۔۔۔

وہ انھیں سوچوں میں گم کنٹین کہ جانب چل دی۔۔

.....----------

وریشہ بہت پریشان تھی ثنا کی باتوں سے تبھی اسنے مراد کا فون بھی نہیں اٹھایا صرف ڈر کی وجہ سے ۔۔۔کے لوگ اسپر باتیں منا رہے ہیں اور اگر۔۔اسکے بھائیوں کو ایسا پتہ چلا تو کتنی بے شرمی کی بات ہو جائے گی۔۔۔

اسکا دل خوف زدہ ہی تھا۔۔۔۔

جبکہ مراد کے مسلسل میسجز اور کالز آرہیں تھیں۔۔۔

مراد نے غصے سے سیل ٹیبل پر پٹخ دیا۔۔

کیا ہوا" شاذ نے اسکی جانب دیکھا۔۔۔۔۔وہ لوگ اس وقت شاذ کے گھر تھے۔۔۔مراد اسکو کافی سپورٹ کرتا تھا اور اسکا ایک اچھا

دوست ثابت ہو رہا تھا جبکہ دونوں ہی کسی انسان سے انجان تھے۔۔۔ کہ ان دونوں کی بھارتی دوستی ۔۔ کسی پر لیا اثر ڈال رہی ہے اور آگے جا کر۔۔ وہ دونوں ہی کس مشکل کا شکار ہونے والے ہیں

تمھاری وجہ سے وریشہ میرا فون نہیں اٹھا رہی" وہ بھڑک کر شاذ کو دیکھنے لگا۔۔

شاذ نے۔۔۔ مراد کو ایک نظر دیکھا اور پھر سر جھٹکا

یہ سب اسے بکواس ہی لگی اور۔۔ وریشہ کا امیج اور بھی خراب ہونے لگا۔۔۔۔۔

میرا کیا عمل دخل ہے تمھاری پرائیویٹ زندگی میں" شاذ نے شانے اچکائے۔۔۔

یار تم مجھے اس کے پاس سے اٹھا کر لے ائے اب وہ مجھ سے خفا ہو گئ ہے اچھی بھلی بنی بنائی بات بگاڑ دی سالے" وہ۔۔۔اسکو بھڑک کر دیکھ رہا تھا۔۔۔

بکواس بند کرو اور کام کرو۔" شاذ نے اسے گھورا۔۔

ہاں تمھاری تو منگنی ہو گئ ہے۔۔اب تم میری نہیں چاہتے" مراد نے سر جھٹکا

تم اس سے شادی کرنا چاہتے ہو" بے ساختہ حیرانگی کے طور پر اسکے منہ سے نکلا۔۔۔

مراد مسکرا دیا

کیا تمھیں وہ ٹائم پاس لڑکی لگتی ہے۔۔کوئ بھی انسان اسکے ساتھ چند گھنٹے گزارنے کے بعد تسلی نہیں کر سکتا کہ دل بھر گیا۔۔۔

شاید ساری زندگی بھی اسے دیکھتا رہے تو کم لگے گا" وہ بولا

تو آنکھوں میں وریشہ کا عکس تھا۔۔۔۔

شاذ کی مٹھیاں بھینچ گئیں۔۔۔۔

کیا تمھیں نہیں لگتا جو عورت کسی بھی مرد سے

شادی سے پہلے تعلق رکھے وہ پاک باز ہے"

شاذ" مراد بھڑکا۔۔۔۔۔

شاذ نے اسکی جانب دیکھا

اسکا کردار شفاف ہے یہ تم بھی جانتے ہو"

وہ انگلی اٹھا کر آنکھیں نکال کر اسکی حمایت میں بولا

۔۔ تو شاذ نے۔۔۔ سر جھٹکا گویا اس عملے میں وہ کیوں

انولو ہو رہا تھا وہ جتنا دور رہتا اتنا بہتر تھا۔۔۔۔۔

مراد کا البتہ موڈ آف ہو چکا تھا۔۔ تبھی اسنے شاذ سے بات نہیں کی اور سارا دن ہی اسنے اسکے ساتھ گزار کر اپنی دوستی کا حق ادا کر دیا تھا وہ اپنا موبائل اٹھا کر وہاں سے باہر نکل گیا اور اسے نکلتے ہوئے فائز نے دیکھا تھا وہ اندر شاذ کے پاس آیا جو گھیری سوچ میں تھا

کیا بول کر گیا ہے" اسنے سوال کیا۔۔۔

کچھ نہیں" شاذ نے نفی کی

مگر غصے میں لگ رہا تھا

یار کچھ بھی نہیں چھوڑو اس ذکر کو۔۔ تم یہ بتاؤ تم نے ۔۔۔وہ نعرے تیار کر لیے۔۔۔۔"

شاذ اس سے کام کی باتوں میں لگ گیا شاید اپنے دماغ کو بھی وریشہ کے ارد گرد سے نکال لینا چاہتا تھا

۔۔۔۔

تقریبا دو دن بعد وریشہ یونیورسٹی آئی تھی اور آج

ریزلٹ تھا سب کا۔۔۔۔۔

سب نوٹس بورڈ کی جانب دوڑ لگا چکے تھے کون کس

نمبر پر آیا تھا سب یہ ہی دیکھ رہے تھے

ثنا نے اپنا دیکھا تو وہ دو سبجیکٹ میں رہ گئی تھی

وریشہ کی آنکھیں اسکے لیے بھیگ گئیں جبکہ

۔۔ثنا نے اسے۔۔بتانا مناسب نہیں سمجھا تھا

کہ اسنے ٹاپ کیا تھا اور وریشہ اپنا ریزلٹ بھول

کر ثنا کی دل جوئی میں لگی ہوئی تھی

شاذ بھی بہت دنوں بعد آیا تھا۔۔۔۔۔

صرف شاید رزلٹ دیکھنے کے لیے ہی آیا۔۔۔

اسنے اپنا نام تھرڈ نمبر پر دیکھا اس سے اوپر مراد تھا اور سب سے اوپر ہمیشہ کیطرح وریشہ خانزادہ۔۔

نہ جانے اسکے خون میں کیوں آگ لگتی تھی وریشہ کے نام کے ساتھ خانزادہ دیکھ کر اکثر اسکا دل کرتا تھا اسکے نام کے آگے سے خانزادہ نصف کر پھینک دے تو شاید اسکے بھی خیالات مراد سے مختلف نہ ہوتے مگر اسے نفرت تھی وریشہ خانزادہ سے اور اسے نفرت تھی خود سے تب تب جب جب اسکی نگاہ اسکو نظر بھر کر دیکھتی تھی جو اسکا دل اسکی جانب مائل ہوتا تھا جب جب وہ ثنا کا حتق آمیز رویہ دیکھ کر اس بیوقوف لڑکی کی بیوقوفیاں دیکھتا تھا مگر وہ کچھ بدل نہیں سکتا تھا اپنے اندر موجود بدلے کی آگ۔۔۔ یہ بھائی کی موت

یہ پھر اپنے گھر کے ویرانے کو تبدیل کر سکتا تھا وہ نہیں یہ وہ چیزیں تھیں جنھیں وہ کبھی تبدیل نہیں کر سکتا تھا اور یہ چیزیں ثبوت تھیں اس بات کے حالات کبھی نہیں بدلیں گے اور وہ یہ سب کیوں سوچ رہا تھا۔۔

اسنے خیالات کی بھونچار کو جھٹکا ثنا کا نام دیکھا جو۔۔ فیل ہونے والی لیسٹ میں تھا

اسنے ارد گرد دریکھا اسے ثنا دور بیٹھی نظر آئی ساتھ وریشہ بھی تھی اسنے اپنے گروپ کے لوگوں سے کچھ دیر کے لیے۔۔۔وقت لیا اور ثنا کے پاس اگیا

وریشہ نے اسکی جانب دیکھا۔۔ تو نگاہ اپنے آپ جھک سی گئی اسنے ثنا کو چھوڑ دیا

تم فیل ہو گئ ہو" سپاٹ انداز میں شاذ نے ثنا کو بتایا تھا۔۔ثنا نے پھاڑ کھانے والے انداز میں اسکی صورت دیکھی

صرف دو سبجیکٹ میں رہ گئ ہوں اس کا مطلب فیل ہونا نہیں ہوتا۔۔۔

خیر تم ہمیشہ سے ہی کہیں نہ کہیں رہ سکتی ہو ۔۔ائنی ویز۔۔۔۔حرم آپی کو امی نے گھر بلایا تھا اگر تم نے گھر جانا ہے تو چل لو میں تمھارے گھر ہی انھیں لینے جا رہا ہوں" وہ بولا اور ریشہ کو مکمل اگنور کیا تھا۔۔۔

ہاں جانا ہے مجھے اب تم تو ہٹ جاؤ کیا مجھ سے چپکے جا رہی ہو اگلی بار تم بھی ہو سکتی ہو فیل آئ سمجھ زیادہ دوسروں سے جھوٹی ہمدردیاں کرنے کی ضرورت نہیں ہے ڈرامے باز" ثنا و ریشہ کو عادت اور جلن حد

کے مطابق ہمیشہ کیطرح جھاڑ کر۔۔۔اسے دور دھکیل کر اٹھ گئ۔۔۔

وریشہ۔۔۔۔ بھی ہمیشہ کیطرح اسکے اکھڑے ہوئے لہجے اور گرے رویے پر بھیگی نظروں سے شنا کی پشت دیکھنے لگی پھر نہ جانے نگاہ کیوں شاذ سے مل گئ اور اسکے کانوں میں یہ الفاظ گونجنے لگے۔۔۔کہ شنا سے دور رہو۔۔۔۔۔۔

اسکی نگاہ جھک گئ۔۔۔

شاذ کچھ دیر اسے دیکھتا رہا اور اسکی نگاہ اسکے گال پر پھیلنے والے آنسو پر تھی۔۔۔۔

وہ بمشکل اس سے نگاہ چرا کر وہاں سے کچھ بھی کیے بنا ہٹ گیا۔۔۔۔

وریشہ ویسے ہی بیٹھی رہ گئ۔۔۔۔

اور اچانک اسکے پاس مراد آگیا۔۔۔

وہ اسے مبارک باد دے رہا تھا اور کچھ ہی دیر میں وہ

وریشہ کو ہنسانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔۔۔

شاذ نے یہ منظر آنکھوں سے دیکھا تھا۔۔۔

اور۔۔۔اسکے اندر اٹھنے والی جلن کی آگ۔۔۔نے بے

چین کر دیا تھا اسے۔۔۔جبکہ دوسری طرف

مراد نے وریشہ کو بتایا کے اسنے ٹاپ کیا ہے

۔۔۔وریشہ ایکدم بچوں کیطرح خوش ہو گئ اور مراد نے

بتایا کہ وہ سکینڈ آیا ہے تو۔۔وریشہ نے بھی اسے

مبارک باد دی۔۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں باصم اسے لینے آگیا تھا اور۔۔وہ گھر

بے حد خوش خوش آئی تھی۔۔۔

اور۔۔اسنے سب کو بتایا تو سب نے رات ڈنر کا پلین

فائنل کیا تھا

مجھے تو پتہ تھا۔۔۔ہماری وریشہ ہی ٹاپ کرے گی"

عادر نے پیار سے اسکی جانب دیکھا اسکی آنکھوں کی سرخی پر کسی کی توجہ نہیں گئی تھی۔۔۔۔۔

اگر کوئی توجہ دے دیتا تو۔۔۔شاید۔۔کسی کو اس سرخی کی اصل وجہ بھی پتہ لگ جاتی۔۔۔۔

جبکہ اشعر ارسلان اور باصم بھی وریشہ کی تعریفیں کر رہے تھے وہ سرخ ہو رہی تھی اپنے بھائیوں کی اس طرح تعریفوں پر بھی اور خوش بھی بے پناہ تھی۔۔

اور۔۔۔اسنے سب کو اپنی طرف سے یہ ٹریٹ دینے کا کہا تھا۔۔۔۔

اب دو مہینے بعد فائنل ٹرمز ہیں بھیا۔۔۔"

اسنے اشعر کو بتایا تو اسنے سر ہلایا

یہ تو اچھی بات ہے پھر

ہممممم پھر وریشہ کی شادی کریں گے"

یعنی بڑے بھیا کے اندر شادی کی خواہش نے جنم لے لیا۔۔۔

مبارک ہو ڈیڈ۔۔۔اپکا بڑا بیٹا لڑکا ہی ہے" باصم کے ساتھ ساتھ عادر اور ارسلان کا بھی قہقہہ نکلا جبکہ ۔۔۔۔

اشعر ایکدم شرمندہ ہو گیا اور۔۔۔۔

اسنے باصم کو کھینچ کر مکہ مارا سب ہی ہنسنے لگے تھے۔۔ جبکہ وریشہ منہ پر ہاتھ رکھے باپ کے بازو کے نیچے بیٹھی تھی۔۔۔۔

اور اس بازو کی گرفت اسپر سخت تھی گویا۔۔۔۔جیسے وہ اسے محفوظ کر رہے ہوں ہر بری گھڑی سے۔۔جیسے انھیں ڈر ہو کسی برائی کا۔۔۔۔۔

مگر اس خوشی کے موقعے پر کچھ بھی نہیں ایسا کہا تھا

جس سے انکے پانچوں بچوں کی خوشی چھینتی۔۔وہ بھی انکے

ساتھ خوش تھے اپنے اندر کے جزبات کو سمیٹ کر

خود میں ہی۔۔۔۔

شاذ کی دوسری کیمپینگ بھی بہت اچھی رہی تھی۔۔اور

مراد نے اس سے دعوت لینے کا کہا تھا۔۔۔

اسکی پوزیشن پارٹی میں ہر گزرتے دن کے ساتھ

سٹرانگ ہو رہی تھی اور اب پارٹی کے لیڈر کے

ساتھ اسکی کل پہلی میٹنگ تھی وہ بھی سلمان بٹ

نے خود سے آغا شاذ کو اپنے پاس بلوایا تھا۔۔۔۔

ورنہ انکے نیچے کارندوں نے ہی شاذ کو گائیڈ کیا تھا اور اب جس طرح اسکی کارکردگی دیکھی تو۔۔۔ سلمان بٹ نے اسے۔۔۔۔ خود لنچ پر انوائیٹ کیا تھا اور وہ اپنے فیورٹ لیڈر سے پہلی بار ملنے والا تھا وہ خوش بھی تھا اور ایکسائٹیڈ بھی۔۔

اور مراد نے اس سے دعوت کا کہا تو۔۔ مراد فائز اور شاذ ہوٹل میں اگئے۔۔۔۔

یہ اوپن ائیر تھا موسم کیونکہ اچھا تھا تبھی وہ لوگ باہر بیٹھ گئے

شاذ نے بلیک ٹی شرٹ اور بلیک ہی جینز پہنی ہوئی تھی جبکہ بلیک رنگ میں اسکی سفید مظبوط بازو اور اسکا رنگ دوسروں کو اسکی جانب

متوجہ کر رہے تھے اور سیاہ رنگ میں وہ اتنا ہی ہینڈسم لگ رہا تھا۔۔۔

جبکہ مراد بھی ہینڈسم لگ رہا تھا وائیٹ ڈریس شرٹ میں اور فائز۔۔۔نارمل سا ایک بندہ تھا۔۔جس نے بلیو کلر کی شرٹ پہنی تھی۔۔۔

وہ تینوں باتیں کر رہے تھے اچانک انکی ٹیبل سے آگے والی ٹیبل پر۔۔۔لوگ آکر بیٹھنا شروع ہوئے۔۔

شاذ کا سامنا تھا جبکہ مراد اور فائز کی انکیطرف سے پیٹھ تھی

شاذ نے عادر ارسلان باصم اور اشعر کے ساتھ مکمل سیاہ سوٹ میں وریشہ کو دیکھا۔۔

کسی ہتھیلی کے چھالے کیطرح وہ اپنی بہن کے ارد گرد تھے اسکی خوشبو شاذ کی ناک کے نتھنوں سے ٹکرائی۔۔اور

اسی کے ساتھ فائز اور مراد بھی دونوں پلٹے اور دیکھتے ہی رہ گئے اسکے لمبے بال کھلے تھے۔۔۔

اسکے بلیک ریشمی فراق پہنا تھا اور گردن میں بلیک دوپٹہ تھا۔۔جبکہ چہرے پر ہلکے براؤن رنگ کی لیپسٹک نے ان تینوں کے ہی اوسان خطا کر رہے تھے۔۔

وریشہ سمیت کسی کی بھی نگاہ اپر نہیں گئی جبکہ وہ تینوں سٹیل تھے۔۔۔

شاذ کو ہی سب سے پہلے ہوش آیا اور اسنے زور سے ٹیبل بجا دی۔۔۔

کھانا آرڈر کرو" وہ بولا۔

اب کیا آرڈر ہو گا یار۔۔۔یہ سارے۔۔وریشہ کے بھائی ہیں" مراد نے سوال کیا

ہاں چاروں بھائی ہیں" فائز بولا۔۔۔۔۔

اور آگے شاذ کیطرف دیکھنے لگا

اسکے بعد۔۔ وریشہ کی آتی کھنکھتی آواز پر سب کا

دھیان اسپر جاتا۔۔۔

مگر شاذ کے لیے ناقابل برداشت ساتھا

کیسے بھائی تھے بہن کو دنیا کے سامنے لے آئے۔۔۔

اور لوگ کن کن نظروں سے دیکھ رہے تھے اسے۔۔ خبر

بھی نہیں تھی ان لوگوں کو۔۔ وہ غصے میں لگا تھا کافی۔۔

کھانا اگیا تھا وہ تینوں ہی کھانا کھا رہے تھے

مراد کا دھیان وریشہ پر تھا۔۔ اور وہ ان لوگوں سے کوئی

بات نہیں کر رہا تھا۔۔۔ وہ۔۔ وریشہ کو ہی دیکھ رہا تھا

کتنا اچھا ہو اگر میں جاؤں تو" مراد بولا تو شاذ نے

گھور کر اسے دیکھا

تمھیں اسکے بھائی نہیں دکھ رہے تمھارا قیمہ بنا دیں

گے" شاذ نے بے ساختہ ٹوکا تھا

اور تمھیں کیسے پتہ لگا اسکے بھائیوں کو میرا نہیں پتہ

"

مراد نے اسکی جانب دیکھا۔۔۔

شیٹ آپ

۔۔تم میرے ساتھ آئے ہو چپ چاپ بیٹھو"

یار تم ایک لڑکی سے جیلس ہو رہے ہو"

مراد کا قہقہہ ابھرا اور اس قہقہہ پر وریشہ کی نگاہ

سیدھا شاذ کی نگاہ سے جا ملی

جو اسے بری طرح گھور چکا تھا جیسے ایک ہی لمحے میں

اسے باور کرا دیا ہو اپنی نفرت کا اظہار کر دیا ہو۔۔۔

وریشہ دوبارہ نگاہ نہیں اٹھا پائی تھی اور وہ جلد ہی وہاں سے اٹھ کر چلی گئی اسکے بھائی بھی چلے گئے تھے مراد جو کافی بے سکون ہوا تھا البتہ انکے جانے کے بعد شاذ نارمل ہو گیا تھا نہ چہرے پر سختی رہی تھی اور نہ کچھ اور۔۔۔۔

البتہ فائز کی ترچھی نگاہ نے وریشہ کو ایک جھلک دیکھا تھا۔۔۔۔

تانیہ طاہر ناولز

آج اسکے لیے بہت بڑا دن تھا۔۔۔ شاید اس بات کا کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا تھا وہ تیار تھا سلمان بٹ سے ملنے کے لیے اسکا فیورٹ لیڈر اسکی پارٹی کا لیڈر ۔۔۔وہ۔۔۔پورے وقت پر وہاں پہنچ گیا تھا یہ۔۔۔

سلمان بٹ کا پرسنل گھر تھا۔۔

وہ دو تین پارٹی کے مزید لوگوں کے ساتھ آیا تھا

سلمان بٹ کا گھر اتنا بڑا تھا اتنا بڑا تھا کہ وہ دیکھ کر

حیران ہی رہ گیا

کچھ دیر انتظار کے بعد سلمان بٹ آئے تو وہ۔۔۔انکے

احترام میں کھڑا ہو گیا۔۔۔۔

وہ مسکرا کر انکو گریٹ کرنے لگا جبکہ سلمان بٹ نے

اسے گلے سے لگا لیا۔۔

نوجوان تمھاری کارکردگی کے بہت کارنامے سنے تو سوچا

تمھیں سامنے دیکھ لیا جائے۔" وہ مسکرائے تو شاذ بھی

مسکرا دیا۔۔

سر آپ جیسے۔۔ایماندار۔۔۔اور وطن پر جان چھڑکنے والے لیڈر سے ملنے کا میرا خواب تھا اور وہ آج پورا ہوا ہے۔" وہ مسکرایا۔۔۔۔۔

تو سلمان بٹ بھی مسکرائے۔۔۔۔

ان سے ملو یہ میرے سالے صاحب ہیں" سلمان بٹ نے اسے ایک اور آدمی سے ملوایا جو کے کچھ دیر بعد آیا تھا شاذ اسکے لیے بھی اٹھا مگر اسکے چہرے پر بلا کی سختی تھی زیادہ تاثر نہیں دے سکا وہ۔۔۔۔

اسکے بعد تھوڑی بہت بات چیت کے بعد۔۔۔ کھانا لگ گیا۔۔۔

راشد مجھے لگتا ہے شاذ کی پوزیشن کو مزید بدل دینا چاہیے جوان خون ہے سمجھدار لگتا ہے اور اپنی زمہ داری بھی سمجھتا ہے" سلمان بٹ نے اپنے سالے کی طرف دیکھا۔۔۔

جس نے شاذ کو ایک نگاہ دیکھا۔۔۔

کیوں نہیں۔۔لڑکے کل تم میرے آفس میں احانا

میں تمھیں اچھے سے سمجھاؤ گا کہ اگلا تمھارا کام کیا ہے"

وہ مسکرایا اب اتنے عرصے میں تو سلمان بٹ بھی

مسکرائے تو۔۔۔

شاذ نے سر ہلایا نہ جانے کیوں وہ آدمی کچھ ٹھیک

نہیں لگا تھا اسے۔۔۔

البتہ سلمان بٹ شاذ سے کافی خوش محسوس ہو

رہے تھے۔۔۔

شاذ بھی خوش تھے اگر کوئی خوش نہیں تھا تو وہ راشد

تھا۔۔

وہاں سے اٹھنے کے بعد اسنے جہانزیب کی جانب

دیکھا

یہ راشد صاحب کے ساتھ کوئی خصوصی مسلہ ہے

یہ ایسے ہی ہیں"

کرپٹ آدمی ہے سالا۔۔۔لیکن سلمان سر کو آج تک یہ بات نہیں پتہ۔۔۔۔۔" جہانزیب نے بلکل آہستگی سے بتایا تو۔۔۔شاذ حیران رہ گیا

خیر تم چھوڑو ان باتوں کو۔۔اب تمھاری کل سے پوزیشن مزید چینج ہو جائے گی یار اتنی جلدی تو کسی کی پوزیشنز نہیں بدلیں" جہانزیب ہنسا البتہ شاذ نہیں مسکرایا تھا۔۔۔۔۔

اسے نہیں لگتا تھا سلمان بٹ جیسے ایماندار آدمی کی پارٹی میں بھی کوئی ایسا تھا اور اتنے قریب میں ۔۔۔اسے۔۔۔یہاں صرف کرپشن کی گڑبڑ نہیں لگی تھی گڑبڑ مزید بھی تھی اسکی سینس کہہ رہی تھی۔۔وہ۔۔۔

لوگ باہر آ گئے۔۔۔

اور شاذا نھیں سوچوں میں تا دیر گم رہا تھا۔۔۔ مگر پھر جہانزیب کے بولنے پر کچھ دیر میں اسکا ذہن دوسری طرف متوجہ ہو گیا

کچے گڑھے

تانیہ طاہر

قسط نمبر 8

تانیہ طاہر ناولز
www.BestUrduBook.com

اسکا ان کچھ دنوں میں سلمان بٹ کے ہاں آنا جانا زیادہ ہو گیا تھا۔۔۔ جبکہ یونیورسٹی تو بلکل ہی جانا بند کر دیا پچھلے دو ماہ سے اسکا دھیان صرف اپنے کام پر تھا۔۔ اور۔۔۔ فائنل پیپرز ہونے والے تھے اس سے پہلے بس یونیورسٹی جاتا۔۔ اسنے سلمان سر

کو کال کی۔۔۔وہ اسکے بہت قریب ہو گیا تھا اور ۔۔۔شاذ کو محسوس ہوا کہ سلمان کے قریب ہونے پر باقیوں پارٹی کے لوگ اس سے چھیڑنے لگے تھے مگر شاذ کو اسکی پرواہ نہیں تھی اسنے راشد کی آفر سے انکار کر دیا تھا کیونکہ اسنے کہا تھا کہ وہ بھی کرپشن کرے۔۔۔۔اس علاقے میں جہاں سلمان نے اسے پوزیشن دی تھی اور شاذ اس حق میں نہیں تھا ۔۔۔راشد اسکے مخالف ہو چکا تھا سلمان بٹ کو شاذ ان ساری کرپشن سے اگاہ کرنا چاہتا تھا مگر وہ چاہ کر بھی نہیں کر پایا کیونکہ سلمان بٹ اپنے نمائندوں پر پوری طرح بھروسہ کرتا تھا اور راشد اسکے بہت قریب تھا تو وہ کل آئے لڑکے پر یقین کرتا یہ راشد پر جو بہت شاطر آدمی تھا کرپشنز کے علاوہ وہ اور بھی فضولیات میں ملوث تھا

سمجھ نہیں آتا تھا کہ سلمان بٹ کیوں نہیں جانتا

یہ سب۔۔۔۔

وہ سلمان کے آنے کا انتظار کر رہا تھا اور۔۔ سلمان بٹ

آئے تو۔۔۔ وہ ان سے ملا ۔۔

میں بہت خوش ہوں شاذ تم بہت اچھا کام کر

رہے ہو۔" سلمان نے اسکا شانا تھپتھپایا

بہت شکریہ سر مگر بہت سے لوگ مجھے

پسند نہیں کرتے یہ شاید میرے کام کو بھی " وہ بولا

تو سلمان ہنس دیا۔۔۔۔

تم جانتے ہو پاکستان میں ایمانداری سے جینے والا۔۔

سب سے بڑا آدمی ہے اور یہاں ایمانداری سے جینا ہی

اصل بڑا کام ہے۔۔۔ تم اپنی ایمانداری پر ڈٹے رہو تمھیں

کامیابی اسی طرح ملتی رہے گی" وہ مسکرائے تو شاذ بھی

مسکرا دیا

خیر تم نے مجھ سے اس روڈ کی با۔۔۔۔۔"

ایکدم سلمان بٹ نے گلے پر ہاتھ رکھا اور درد کی کیفیت سے جھکتے چلے گئے

شاذ گھبرا کر اٹھا۔۔اور دوسری طرف سے انکی بیوی بھی دوڑتی ہوئی آئی تو شاذ نے پہلی بار انکی بیوی کو دیکھا تھا ایک پل کو وہ حیران ہی رہ گیا وہ ہو بہو وریشہ جیسی تھی اور شاید اتنی ہی عمر کی۔۔۔۔

وہ دوڑتی ہوئی سلمان کے پاس آئی

سلمان سلمان کیا ہوا ہے آپکو" وہ پریشانی سے اسکا گال تھپتھپاتے لگی۔۔

شاذ نے۔۔۔جلدی سے۔۔سلمان ہے گارڈز کو نادر بلایا۔ ۔اور۔۔۔اسے سلمان کی طبعیت بہتر ہوتی دیکھائی نہیں دی تو۔اسنے۔۔۔سلمان کو گاڑی میں ڈلوایا اور۔۔وہ۔۔

اس لڑکی کو وہیں ویران آنکھوں سے۔۔۔۔ کھڑا چھوڑ کر وہاں سے چلا گیا

پریشانی یہ تھی کہ یہ سیاست کا کھیل آگ پانی کا کھیل تھا۔۔اور اگر سلمان کو کچھ ہوتا تو ساری بات اسپر بھی اسکتی تھی

تبھی اسنے ڈرائیو کرتے ہوئے ہی سب کو کال کر دی اور ۔۔۔راشد کو خصوصی مگر راشد کا کوئی خاص ریسپونس نہیں تھا اور وہ اسے لے کر ہاسپیٹل آیا

اور اسے ایمرجنسی میں اڈمیٹ کرا دیا۔۔۔

اسے حیرانگی ہوئی تھی ڈیڈ گھنٹا گزرنے کے بعد بھی کوئی نمائندہ نہیں آیا تھا۔۔۔نہ ہی راشد جو کہ اسکی واحد فیملی تھی۔۔

شاذ نے ڈاکٹر سے سلمان بٹ کے بارے میں

بات کی۔۔۔۔

ہی از نارمل ناو" ڈاکٹر نے بتایا شاذ نہ سمجھی

سے انھیں دیکھنے لگا

لیکن انھیں ہوا کیا تھا" وہ بولا۔۔۔۔

میں نے کچھ ٹیسٹس لکھے ہیں۔۔ سلمان سر کے ساتھ

کیا ایشو ہوا ہے یہ ان ٹیسٹ میں نظر آئے گا

بظاہر کچھ بھی نہیں دیکھ رہا۔۔۔

فوری ٹریٹمنٹ دی ہے وہ ہوش میں ہیں۔۔

پلیز ٹیسٹ کے بارے میں کسی کو خبر نہ ہو جو بھی

ٹیسٹ آئیں آپ مجھے اطلاع دیجیے گا" اسکا شک

غلط نہیں تھا گڑبڑ چاروں طرف تھی تبھی اسنے

ڈاکٹر کو اپنا نمبر دیا ڈاکٹر نے سر ہلایا اور وہ سلمان کے پاس آگیا۔۔۔۔

سلمان نے اسکے پریشان چہرے کیطرف دیکھا۔۔

اور ہلکا سا مسکرایا۔۔۔

لڑکے تم زیادہ پریشان ہو گئے میری تو عمر کا تقاضا ہے یہ سب ہوتا رہتا ہے" وہ بولے آواز میں نقاہت تھی

میرے بابا آپ سے زیادہ عمر کے ہی مگر الحمد اللہ بہت صحت یاب ہیں اور انھیں احپانک اور بے ساختہ کچھ نہیں ہوتا" شاذ بولا اور

انکی جانب دیکھنے لگا

سلمان نے۔۔۔۔ مسکرا کر نفی میں سر ہلایا

اس کے اندر اسکی بیوی کو دیکھ کر کئی سوال ابھر رہے تھے مگر اسنے پوچھا نہیں نہ جانے وہ کیا سوچتے۔۔۔ البتہ سلمان نے دیکھا تھا وہ کسی گھیری سوچ میں تھا

خیریت تم کافی پر سوچ دیکھ رہے ہو۔۔"

وہ بولے تو لہجے میں اب بھی جسے تھکاوٹ تھی۔

میں نے سب کو فون کر کے اطلاع دی کے آپکو کچھ ہو گیا ہے اب تک تو سب کو آجانا چاہیے تھا مگر کوئی نہیں آیا کیوں آپ پارٹی کے لیڈر ہیں۔۔۔اور کوئی نہیں آیا اب تک" وہ بولا۔۔۔

تو سلمان ہنس دیا۔۔۔۔

نوجوان تم زیادہ سوچتے ہو" وہ ہنسا دیے۔۔اور اسکیطرف ہاتھ بڑھایا اب وہ بہتر محسوس کر رہے تھے اور اسکی مدد سے اٹھ بیٹھے۔۔۔۔۔

شاذ بھی بیٹھ گیا۔۔۔

اسکے گارڈز باہر کھڑے تھے۔۔۔

اس وقت سلمان اور شاذ ہی تھے روم میں وہ پرائیویٹ روم میں تھے

وہ لوگ کسی کام میں بیزی ہوں گے میرے علاوہ بھی بہت کام کیا اور۔۔ملک کے لیے تو۔۔اپنوں کی پرواہ نہیں کرنی چاہیے"

آپ غلط سمجھ رہے ہیں سر۔۔۔انسان سے بڑھ کر کسی کی قیمت نہیں ہے ایک انسان کے چلے جانے سے آپکی خوشیوں کے دروازے بند ہو جاتے ہیں آپکا ہنستا

بستا گھر سناٹے مارنے لگتا ہے گھر میں رہنے والے افراد ہی ایک دوسرے سے اجنبی ہو جاتے ہیں۔۔۔۔۔

ایک انسان کی اتنی ہی قیمت ہے یہ اس ملک کی ہے۔۔۔ کسی بھی انسان کی قدر و قیمت کا اندازا۔۔۔ کم یہ زیادہ نہیں کیا جا سکتا۔۔۔۔"

وہ جز باتی سا لگا سلمان نے۔۔۔ اسے غور سے دیکھا ۔۔۔

جبکہ شاذ کو اپنی عجلت پر ایکدم خود سے الجھن ہوئی

سوری سر" وہ بولا اور اٹھ گیا

کیا تمھیں کسی سے محبت ہوئی ہے کبھی" سلمان نے اسکی جانب دیکھا۔۔۔۔

شاذ نے حیرانگی سے اسکیطرف دیکھا۔۔۔

مگر وہ اسکے جواب کا منتظر تھا

اسنے گھیرہ سانس بھرا

نہیں" وہ بولا حتمی جیسے خود کو بھی باور کرایا ہو۔۔۔۔۔

کبھی نہیں کسی اپنے نے کہا تھا کبھی کسی سے محبت مت کرنا اور۔۔۔۔ میں اس اپنے کو اتنا اپنا مانتا ہوں کہ میں اسکی اس بات کے خلاف نہیں جاؤں گا" وہ بولا تو سلمان مسکرا دیا

شاذ باہر نکل گیا۔۔۔

پھر تم عشق میں ڈوبو گے لڑکے ہماری طرح" وہ ہنس دیے۔۔۔۔

اور۔۔۔ پیچھے لیٹ گئے آنکھیں بند کر لیں تھیں۔۔۔۔۔

شاذ کے لیے یہ سوال غیر متوقع تھا پھر بھی اکثر سب اس سے ہی یہ سوال کیا کرتے تھے اور وہ منگنی شدہ تھا پھر کیوں کسی کو یہ بات نہیں بتا پاتا تھا کہ اسکی منگنی ہوئی ہوئی ہے اور اسے اپنی منگیتر پر کوئی اختلاف نہیں تھا وہ شاید خوش ہی تھا اپنی منگنی پر۔

آج جب سلمان نے اس سے یہ سوال کیا تو وریشہ کا عکس کیوں اسکی آنکھوں پر اگیا اور کیوں اسکی زبان اسکا نام لینے کو بے چین ہوئی حالانکہ دو ماہ گزر چکے تھے اسنے۔۔۔نہ کسی کو سوچا تھا نہ کسی کو دیکھا تھا پھر کس لیے وہ اس سوال پر اسی کی جانب بڑھتا تھا۔۔۔۔

اسنے اپنا ذہن جھٹکا اور سامنے دیکھا تو راشد ارہا تھا۔۔

اسنے اسے سلام کیا وہ راشد سے دور ہی رہتا تھا

تبھی راشد کی آنکھوں میں کھٹکتا نہیں تھا راشد نے

سر ہلا کر جواب دیا اور اندر چلا گیا۔۔۔

شاذ کچھ دیر وہاں رکا اور پھر خود بھی جانے لگا تھا۔۔۔ کہ

راشد باہر نکل آیا

بھائی کے ٹیسٹ وغیرہ کروائے ہیں" راشد نے شاذ

سے پوچھا۔۔

جی" شاذ نے کہا

ٹھیک ہے اس ڈاکٹر سے ملاؤ مجھے" وہ زرا اکھڑے

اکھڑے لہجے میں بولا۔

اور شاذ اسے ڈاکٹر کے پاس لے گیا

مگر یہ وہ ڈاکٹر نہیں تھا جس سے اسنے بات

کی تھی

اس ڈاکٹر نے جتنی معلومات تھی اتنا بتا دیا اور ۔۔۔راشد نے شاذ کو وہاں سے جانے کے لیے کہا

۔۔

اور شاذ نے شکر ادا کیا کہ وہ ڈاکٹر ڈیوٹی پر نہیں تھا نہ جانے راشد نے کیا کیا ہو گا۔۔ یہ بس وہ اپنی شک کی بنیاد پر کر رہا تھا اسکے علاوہ اور کوئی وجہ نہیں تھی اور جب اسکا شک ختم ہو جاتا تو۔۔۔۔وہ اس بات کی کھوج کرنا بھی بند کر دیتا۔

مراد وریشہ کی محبت میں بری طرح گرفتار ہو چکا تھا وریشہ کو بھی اب کچھ کچھ لگنے لگا تھا۔۔۔اور

دوسری طرف ثنا نے بھی یہ سب کہہ کر پکی کر دی تھی بات اور۔۔ مراد برا نہیں تھا۔۔ وہ اچھا ہی تھا۔۔۔

وریشہ مگر پھر بھی اس بات سے گھبراتی تھی۔۔ وہ وریشہ کا بہت خیال رکھتا تھا اور وریشہ کو اچھا بھی لگتا تھا۔۔۔ مگر وہ پھر بھی گھبراتی تھی کہ کسی کو پتہ لگ گیا تو اسکے بارے میں کیا سوچے گا۔۔۔

مراد نے وریشہ کا ہاتھ تھاما اور اسے کنٹین لے جانے لگا۔۔۔

وریشہ گھبرا کر ہاتھ چھڑانے لگی

یہ کیا کر رہے ہیں آپ " اسنے۔۔۔ سٹپٹا کر

مراد کیطرف دیکھا

یار۔۔۔سب جانتے ہیں میں تم سے محبت کرتا ہوں ایک جانتی نہیں تو بس تم ہی نہیں جانتی" مراد آخر کار زچ ہو کر بولا وریشہ کی آنکھیں پھیل گئیں

مراد اسکی بڑی بڑی آنکھوں میں اپنی چاہت سے بھرپور نظریں گاڑتا بولا۔۔

آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں" وریشہ کا دل بڑی طرح دھڑکا تھا۔۔۔

سچ بول رہا ہوں" مراد مسکرا کر پھر سے اسکا ہاتھ تھام گیا

بٹ میں اس پیار کو اصل دیکھنا چاہتا ہوں تبھی میں نے اپنی مما سے بات کر لی ہے وہ آج شام تمھارے گھر آئیں گی کیا تمھیں کوئی ایشو ہے۔۔اگر کوئی ایشو ہے تو یقیناً میں بلکل تم کو فورس نہیں کروں گا" وہ بولا تو رویشہ نے اسکی جانب دیکھا

اسکے پاس کوئی بات نہیں تھی کوئی بات بن ہی نہ پڑی کہ کیا کہے کیا نہ کہے۔۔

م۔۔یرے بھائی اگئے ہیں مجھے جانا چاہتے" وہ بولی اور اس سے دور ہٹنے لگی

مراد مسکرادیا

وہ اپنے منہ سے کبھی نہ کہتی اتنے عرصے میں وہ یہ تو جان ہی گیا تھا اسنے بالوں میں ہاتھ پھیرہ

شام چھ بجے" وہ بلند آواز میں بولا تو۔۔۔وریشہ جلدی سے بھاگ گئ مراد ہنس دیا۔۔۔

اور خود بھی وہاں سے جانے کے لیے۔۔۔نکل گیا تھا۔۔

فائز سیگریٹ پیتے ہوئے ان دونوں کے بیچ سے گزرا تھا مگر۔۔اسکی نگاہ وریشہ کی پشت پر تھی بس۔۔۔وہ مسکرادیا۔۔۔

اور۔۔خود بھی چلا گیا کیونکہ آج کئ عرصے بعد اسکا یار آیا تھا یونیورسٹی اور وریشہ اپنے ٹھکانے جا چکی تھی مراد بھی تھوڑی دیر میں شاذ بھی چلا گیا تھا کیونکہ بس اسنے پیپرز کا شیڈیول جاننا تھا اور جب جان لیا تو فائز سے معذرت کرتا چلا گیا

یار تم بھی عجیب آدمی ہو جب سے سیاست میں شامل ہوئے ہو یاروں کو ہی بھول گئے بھولو مت کیسے ہم نے خون پسینہ ایک کر کے تمھیں یہاں تک پہنچایا ہے" فائز نے شکوہ کیا جبکہ شاذ ہنس دیا

ہاں تمھارا تو احسان ہے بھولوں گا نہیں یہ کس نے کہا کہ بھول جاؤں گا" وہ ہنستا ہوا گاڑی میں بیٹھ گیا

پھر تو میں اس احسان کا بدلا تم سے جلد لوں گا"

فائز گاڑی میں جھک کر بولا۔۔۔

شاذ نے اسکیطرف دیکھا اور ہنس دیا

ٹریٹ سے زیادہ سالے تجھے کچھ چاہیے بھی نہیں" وہ بولا اور گاڑی آگے بڑھا گیا

فائز نے سیگریٹ اچھال کر جوتے سے زمین میں مسل دی۔۔

خیر۔۔۔ تم بھول گئے شاذ۔۔ اس عمر میں صرف ٹریٹ سے بھوک پیاس نہیں مٹاتی" وہ قہقہہ لگا کر ہنسا اور شانے آچکا آکر دوبارہ اندر چلا گیا۔۔۔

وریشہ شام چھ بجے کا انتظار کرنے لگی تھی۔۔۔ مراد اچھا لڑکا تھا۔۔۔

اور۔۔۔ اب تو اسے اچھا لگ رہا تھا یہ سب ۔۔اسنے ڈیڈی کو چائے دی تو سارے بھائی بھی اگئے

وریشہ چندہ آپ نے کیوں چائے بنائی ہے نورین سے بولو وہ بنائے گی" ارسلان نے کہا

بھیو میرا دل تھا" وہ بولی تو ارسلان مسکرا دیا۔۔۔

باصم عادر اور اشعر بھی ابھی وہ لوگ بیٹھے ہی تھے کہ۔۔ ملازم نے اکر اطلاع دی کہ باہر کوئی آیا ہے

وریشہ کی دل کی دھڑکنیں ایک عام لڑکی کیطرح دھڑک اٹھیں وہ شرما سی گئی چہرہ سرخ سا ہونے لگا ان لوگوں نے انھیں آنے کے لیے کہا اور۔۔ سب ہی فریش تھے تبھی سب بیٹھ گئے مراد کے فادر اور مدر تھیں وریشہ وہاں سے چلی گئی کیونکہ ۔۔۔۔اسے تو پتہ تھا مگر ان سب نے محسوس نہیں کیا

وہ سب ایک دوسرے سے ملے وریشہ لاونج کے
دروازے کی اوٹ سے سب سن رہی تھی

پہلے تھوڑی جان پہچان ہوئی اور پھر مراد کی والدہ
نے ہی بات شروع کی تب تک وریشہ نے
چائے اندر نورین کے ہاتھ بھیجوادی تھی

چائے پینے سے پہلے ہی مراد کی والدہ نے ڈیڈی
کیطرف دیکھا اور جب وہ بولنے لگی تو۔۔۔ اسکا دل
دھڑک اٹھا

میرا بیٹا مراد۔۔۔ اکلوتا ہی بیٹا ہے۔۔۔ یعنی سمجھے جو
ہمارا ہے وہ اسکا ہے۔۔۔۔

وہ اسی یونیورسٹی میں پڑھتا ہے جہاں آپکی بیٹی پڑھتی
ہے۔۔۔۔

کلاس فیلو ہیں۔۔۔ویسے تو یہ بات کچھ مناسب نہیں لگتی کہ آپکو پسند آئے گی مگر شاید آج کل کا دور ایسا ہے اور۔۔ماں باپ یہاں تک کے بہن بھائیوں کو بھی چاہئیے کہ۔۔۔اپنے بچوں اور اپنے سے چھوٹے بہن بھائیوں کی خوشیوں کا خیال کریں

میں آپکی بیٹی کو انوالو نہیں کروں گی مگر میرا بیٹا آپکی بیٹی کو پسند کرتا ہے اور اسنے کوئی بھی ناجائز اور گرا قدم اٹھانے کے بجائے سیدھا مجھ سے بات کی اور میرے لیے میرے بیٹے کی خوشی سے زیادہ اور کیا ہو سکتا ہے میں تبھی آپکے آگے جھولی پھیلا کر آپکی بیٹی کو اپنے بیٹے کے لیے مانگنے آئی ہوں میں جانتی ہوں آپ لوگ پوچھ پڑتال کا پورا حق رکھتے ہیں مجھے بلکل کوئی مسلہ نہیں ہے آپ لوگ تسلی کر کے برائے مہربانی ہمیں مثبت جواب دیں" وہ بہت شائستگی سے بولی

نورین وریشہ کو مسکرا کر دیکھنے

لگی جس کا چہرہ بے حد سرخ ہو رہا تھا۔۔ کتنی

پیاری لگ رہی تھی وہ شرماتی ہوئی

وہ جلدی سے اپنے کمرے میں بھاگ گئی ڈیڈی

نے اپنے سارے بیٹوں کیطرف دیکھا وہ سب

خاموش بیٹھے تھے انھوں نے کپ نیچے رکھا۔۔

اور مسکرا دیے

جی میں۔۔۔ آپکو سوچ کر مشورہ کر کے۔۔ جواب دوں گا" وہ

بولے تو عادر نے انکیطرف دیکھا۔۔۔

آپ لوگ کچھ لیں" وہ بولے

نہیں در حقیقت جو ہمیں چاہیے ہم نے آپکو بتا دیا بس

جس دن آپ یہ خوشی ہمیں دیں گے ہم بھی کچھ نہ کچھ

ضرور کھائیں گے" وہ مسکرا کر اسکے والد اٹھے تو۔۔

اشعر کو انکا شائستہ انداز بہت بھایا تھا۔۔

وہ سب ایک دوسرے سے ملے اور چلے گئے۔۔

جبکہ۔۔۔ڈیڈی کی آنکھیں بھیگ گئیں

اتنی بڑی ہو گئی ہے آج کے رشتے آنے لگے ہیں" انکا دل

اداس سا ہو گیا

مجھے تو اچھے لوگ لگ رہے ہیں" ارسلان نے کہا

شکل سے تو ہماری گلی میں پھیرنے والا کتا بھی بہت

اچھا ہے تو کیا اسے گھر میں اٹھا کر لے ئیں"

عادر چیڑ کر بولا

دیکھو عادر کو نیگٹیوٹی پھیلانے کی ضرورت نہیں

وریشہ کو ہم ایسے ہی کسی کی گود میں نہیں پھینک دیں گے

پوچھ پڑتال کریں گے مناسب لگا تو کیا فرق پڑتا ہے

۔۔ہم ہاں کر دیں گے " اشعر بولا تو ارسلان اور باصم بھی اس حق میں تھے۔۔

جبکہ عادر وہاں سے چلا گیا اور ڈیڈی نے اشعر کو دیکھا

خود سے تم پتہ کراؤ پھر بات کریں گے اور ابھی وریشہ کو مت بتانا کچھ " وہ بولے تو۔۔ان سب نے سر ہلا دیا

اسکے بعد ارسلان اشعر اور باصم سب نے اپنی اپنی مرضی سے۔۔اپنے اپنے طریقے سے۔۔۔مراد کی پوچھ پڑتال کرائی تھی اور ایک جیل والی رات کے علاوہ جس کا ذکر عادر جانتا تھا کوئی ایشو نہیں نکلا تھا اور

عادر وہ ان سب کے سامنے بتا گیا۔۔ تو شاذ کے ذکر پر سب چپ ہو گئے تھے وریشہ کی اس دن کے بعد جانے کی یونیورسٹی ہمت نہ ہوئی اور نہ گھر میں کسی نے فورس کیا تھا

مراد کئی فون کالز آئی تھیں مگر وریشہ نے اٹھائی نہیں تھیں۔

مجھے لگتا ہے یہ رشتہ اچھا ہے دیکھیں اسکی والدہ کتنے مناسب طریقے سے چار پانچ دن بعد فون کر کے پوچھتی ہیں مجھے وہ لوگ اچھے لگ رہے ہیں"

ایک بار مراد سے بھی مل لو" عادر بولا۔۔

ہاں وہ تو تب ملیں گے جب ہم دیکھیں گے کہ ہم نے انھیں ہاں کرنی ہے یہ نہیں" ارسلان بولا تو اسنے سر ہلا دیا۔۔

اور۔۔۔اگلے دن مراد کے گھر جانے پر فائنل ہو گیا۔۔۔

وریشہ۔۔۔۔کو یہ رشتہ فائنل ہوتا دیکھائی دے رہا تھا

ایک دوبار شاذ کا خیال آیا تھا مگر اسنے وہ خیال جھٹک دیا۔۔

وہ کیوں سوچے زیادہ سوچنا اچھا نہیں لگا تبھی وہ مراد کو سوچنے لگی وہ۔۔اسکے ساتھ ہمیشہ پلائیٹ رہتا تھا۔۔۔۔

اور وریشہ کو اسکی یہ بات ہی پسند آئی تھی۔۔بلکل اسی طرح خیال رکھتا تھا جیسے اسکے بھائی اور باپ رکھتے تھے

وہ سب لوگ مل کر مراد کے گھر گئے تھے۔۔۔

اور وہاں رشتے کو ہاں ہو گئ۔۔ تو منگنی کی رسم کے لیے۔۔
تاریخ بھی فیکس ہو گئ تھی۔۔

یہ سب بہت عجلت میں ہونے لگا تھا۔۔

وریشہ۔۔۔

اپنی دھڑکنوں کو سنبھال ہی نہیں پا رہی تھی پہلی بار کسی کے بارے میں سوچ رہی تھی اور اچھا لگ رہا تھا اسکے بارے میں سوچنا اسکے میسیجز کا کوئ جواب نہیں دیا تھا اسنے۔۔ ثنا کو فون کر کے گھر بلایا تھا

۔۔

ثنا۔۔۔ کو جب یہ علم ہوا تو نہ جانے اسکے اندر ایک بار پھر سے حسد کا جزبہ جنم لے چکا تھا۔۔

وریشہ نے اسے اپنی منگنی کی شاپینگ کے لیے بلایا تھا اور یہ گھر نہیں محل تھا۔۔ثنا ایک لمحے کے لیے حیران ہی رہ گئی اس محل میں آکر اور اسنے۔۔۔ہر چیز دیکھی وریشہ کے بال سنوارنے کے لیے بھی الگ سے میڈ تھی

وہ تو اٹھ کر پانی بھی نہیں پیتی تھی اسکی خوش قسمتی پر رشک نہیں صرف حسد ہو رہی تھی اسے۔۔۔

وریشہ نے ثنا کا بہت خیال رکھا تھا وہ پہلی بار آئی تھی اسکے گھر وہ بہت خوش تھی۔۔۔۔

کچے گڑھے

تانیہ طاہر

قسط9

ثنا کو بھی اسنے شاپینگ کرائی تھی خود اور ثنا نے خوشی سے کی تھی۔۔بہت ساری شاپینگ کی تھی عجیب سی خوشی تھی جو اندر تک اتر رہی تھی مگر اس سب میں فائنل ایگزمز بھی ہونے والے تھے اور منگنی کے بعد وہ ان سب جھمیلوں سے نکل کر مکمل اپنی پڑھائی پر فوکس کرنے والی تھی۔۔۔۔

وہ دونوں شاپینگ کر کے گھر لوٹیں تو۔۔عادر بھی اسی وقت گھر میں داخل ہوا تھا بہن کی منگنی بہت عالیشان کرنے کا پلین تھا ان سب کا۔۔۔اور اچانک ہی ثنا کی نگاہ عادر پر گئی عادر فون پر بات کر رہا تھا

ثنا کچھ دیر عادر کو دیکھتی رہی۔۔وہ بہت امیر تھا۔۔۔

اور حرم نے۔۔۔۔سب کی باتوں میں اکر اپنے پاؤں پر کلہاڑی ماری تھی یہ ثنا کے بقول تھا

شاید اگر وہ حرم کی جگہ ہوتی تو عادر جیسے امیر کبیر اور۔۔خوبصورت انسان کو چھوڑ دیتی سب کی باتوں میں اکر کبھی نہیں وہ ایسا کبھی نہیں کرتی حرم والے قصے کا شاذ کو آج تک نہیں پتہ تھا کیونکہ یہ کام گھر کی خواتین کا تھا۔۔اور۔۔وہ لوگ ان خانزادوں سے اتنی نفرت کرتے تھے کہ اپنی ہر کوشش کرتے تھے انھیں تکلیف پہنچانے کی مگر

۔۔ان لوگوں کی عمارت اور۔۔۔۔ گھمنڈ کے آگے آج تک ٹکر نہیں لے سکے تھے اور اسی ٹکر کے لیے تو شاذ لڑ رہا تھا

مگر بنی بنائی چیز کو ٹھکرا کون تھا وریشہ کی قسمت اچھی تھی سونے کی چمچ لے کر پیدا ہوئی اور اتنی جان چھڑکنے والے بھائی اور باپ کی محبت میں پرورش پائی اور آگے بے پناہ محبت کرنے والے لڑکے

سے شادی ہو رہی تھی اور مراد اور خود بھی بہت سٹرونگ اور ماہر فیملی سے بیلونگ کرتے تھے ہاں اسکی اور شاذ کی نسبت دونوں کے خاندانوں میں بہت فرق تھا

وریشہ اور مراد کا خاندان اونچا اور اونچے طبقے سے تعلق رکھتا تھا شہر کے امیر اور عزت دار لوگ جبکہ وہ ان لوگوں میں سے ان میڈل کلاس لوگ میں شامل تھے جو۔۔ کہ ہر چیز کے لیے خود محنت کرتے تھے۔۔۔

شاذ بہت ہینڈسم تھا بے حد مگر۔۔۔ امارات کے آگے اسکی خوبصورتی کا کیا فائدہ۔۔ تھا

۔۔

ثنا یہ ہی سوچ رہی تھی کہ نورین نے انکے آگے کھانے پینے کا سامان لا کر رکھ دیا

وریشہ نے نورین کو بیگز دیے اور۔۔نورین وریشہ کے نڈھال ہونے پر اسپر اتنے اے سی کی کولینگ میں بھی پنکھا جھلنے لگی ثنا نے وریشہ کے نخرے پہلی بار دیکھے تھے

تم ٹھیک ہو" عادر بہن کو دیکھ کر پریشانی سے اسکے قریب آیا اور ثنا کے اندر جیسے جلن کا احساس اور بڑھ گیا۔۔۔

جی بھیا بس تھک گئے ہم شاپینگ کر کر" وہ ہلکا سا مسکرائی تو عادر بھی مسکرایا

تو کس نے کہا تھا گڑیا اتنا پھیرو شام کو میں لا دیتا ایسے ہی اپنے پاؤں کو بلاوجہ زحمت دی" ثنا کو مکمل اگنور کر کے جیسے وہ یہاں جڑ سے موجود ہی نہ ہو عادر بہن پر چاہت لٹا رہا تھا۔۔۔

وریشہ کھکھلا دی۔۔۔۔

لیکن آپکو کسے پتہ چلتا ہمیں کیا پسند ہے اور لڑکیوں کی شاپینگ آپ کیسے کرتے"۔وریشہ منہ پر ہاتھ رکھ کر بولی

ارے۔۔۔۔

ہماری وریشہ تو بہت سمجھدار ہو گئی ہے" وہ مسکرایا تو وریشہ بھی ہنس دی ثنا البتہ کڑھنے لگی وہ بچی نہیں تھی یونیورسٹی میں پڑھنے والی لڑکی تھی۔۔۔

اور اسے اسکے گھر والے ایک چھوٹے معصوم بچے کیطرح ٹریٹ کر رہے تھے۔۔۔۔

بھیا ڈیڈی کہاں ہیں" وریشہ ادھر ادھر دیکھنے لگی

وہ مراد کیطرف گئے ہیں۔۔۔۔ آتے ہوں گے تم کچھ سنیکس وغیرہ کھاؤ اگر کچھ اور کھانا ہے تو۔۔مجھے بتاؤ باہر سے آرڈر کر دیتا ہوں"

عادر نے جھک کر۔۔چائے کا کپ اٹھا لیا جو وریشہ کے آگے رکھا تھا ثنا نے توجہ سے عادر کو دیکھا ان لوگوں کو ایک پیزا آرڈر کرنے کے لیے ہزار بار سوچنا پڑتا تھا اور یہ اتنا سب کچھ تھا پھر بھی وہ باہر سے کھانے کی بات کر رہا تھا وریشہ نے سر نفی میں ہلا دیا عادر اسکے سر پر ہاتھ رکھ کر وہاں سے چلا گیا

وریشہ نے گہری سانس بھری

وریشہ تم بڑی ہو جاؤ یہ کیا بچوں کیطرح رویہ رکھتی ہو اپنے بھائیوں کے ساتھ " ثنا اپنے اندر کی جلن کو چھپا نہیں سکی۔۔

جبکہ وریشہ کھکھلا دی۔۔

وہ لوگ تو ایسے ہی ہمیں پیار کرتے ہیں" وہ ناز سے بولی تھی جیسے خود بھی ان سب کی محبت پر فخر کرتی ہو

ثنا نے سر جھٹکا اور ڈریسیز دیکھنے لگی

ابھی تو شاذ کو نہیں پتہ میں تمھارے ساتھ ہوں شاپینگ کے دوران بھی ہزار فون کر ڈالیں ہیں اسنے۔۔اگر اسے پتہ چل گیا تو غصہ کرے گا بہت" وریشہ ہے سیل پر مراد کی کال آتی دیکھ کر وہ خود سے بولی تھی حالانکہ شاذ کے پاس اتنی فرست میں تھی کہ وہ اسے کال کرتا۔۔۔

وریشہ نے بس سر ہلایا اور مراد کی کال کاٹ دی ۔۔۔کچھ ثنا کے سامنے شرمندگی بھی تو ہوئی تھی ثنا اسے دیکھتی رہی جو اب مراد کے میسیجز پڑھ کر سرخ ہو رہی تھی شاید حد ہوئی تھی وریشہ سے اس وقت اور سخت نفرت بھی محسوس ہوئی تھی۔۔

ثنا اپنا بھی موبائل اٹھا کر شاذ کو کئی میسیجز الٹا فون کالز کر ڈالیں

اور مسلسل کرنے پر جب کال اٹینڈ ہوئی تو شاذ میٹینگ میں تھا سلمان بٹ کے ساتھ ایکدم بھڑک کر چیخا۔۔۔

اور اپنی مصروفیت کے بارے میں بتا کر فون ہی بند کر گیا۔۔ وریشہ کی توجہ نہیں تھی ورنہ شاید اب اتنا جل چکی تھی کہ رونے لگتی۔۔۔۔

وریشہ نے بھی موبائل سائیڈ پر رکھا کیونکہ مراد کافی پھیل رہا تھا جب سے منگنی کی رسم ہونے والی تھی انکی ۔۔

وہ اس سے اب کھل کر جو بات کرتا تھا وریشہ ۔۔۔کا دل اسکی چھوٹی چھوٹی شرارت بھری باتوں پر ہی بہت زیادہ شرم سے دھڑک اٹھتا تھا

وریشہ نے اپنا منگنی کا جوڑا کھولا تو وہ بہت خوبصورت جوڑا تھا۔۔۔

اور اسکی قیمت لاکھوں میں تھی۔۔اتنے لاکھ میں شاید ثنا کے ہاں منگنی کی رسم ہی ہو جاتی تھی۔۔۔

اور وہ دونوں اس جوڑے پر ڈسکشن کرنے لگیں۔۔۔

ثنا نے اپنے اندر سے اپنی جلن چھپالی تھی اور وہ وریشہ کے ساتھ جوڑے پر بات کرنے لگی وریشہ نے اسے بھی جوڑا دلوایا تھا۔۔جو کہ بہت خوبصورت اور مہنگا تھا جس کی قیمت بھی لاکھ کے قریب تھی مگر اسے وریشہ کے جوڑے میں انٹرسٹ تھا۔۔۔

وریشہ کی منگنی میں بھی یونیورسٹی کے تمام لوگ تھے مراد کی وجہ سے۔۔۔اور مراد نے بے حد اسرار اور بہت فورس کے ساتھ شاذ کو بھی بلایا تھا

شاذ کے لیے یہ نیوز ایک منٹ کا دھچکا تھی۔۔کیونکہ مراد کے قدم زمین پر مہیں ٹک رہے تھے یہ بتاتے ہوئے کہ اسکی منگنی وریشہ سے ہو رہی ہے اور اسنے شاذ کو بھی اپنے ساتھ چلنے کے لیے کہا پہلے تو اسنے ٹکا سا جواب دے دیا مگر مراد نے اسے اپنی دوستی کے واسطے دیے جس پر وہ چار ناچار مان گیا وہ تو ان لوگوں کی شکل بھی دیکھنا نہیں چاہتا تھا مگر مراد کی وجہ سے کچھ کہہ نہیں س سکا کیونکہ مراد تو حقیقتوں سے واقف نہیں تھا

اور شاذ اپنے مسلے کسی کو وک بتانا نہیں چاہتا تھا یہاں

تک کے اپنے اندر کی نفرت بھی

البتہ وریشہ کا امیج بری طرح برباد ہو چکا تھا اسکی نظروں میں اور نفرت میں اپنے آپ دو

چند اضافے ہو چکا تھا کہ مراد کو واقعی گھائل کرنے والی لڑکی تھی وریشہ۔۔۔۔

مراد کی وجہ سے وہ کچھ دیر کے لیے فنکشن میں گیا تھا

۔ان سب سے نگاہیں ملیں تھیں۔۔۔وہ سب اس سے نارملی ملے تھے اکثر شاذ کو سمجھ نہیں آتا تھا یہ سب کیا تھا قدرت اسے ان لوگوں کے قریب کیوں بار بار لاتی تھی جن سے وہ سخت نفرت کرتا تھا وہ ان سب سے دور بھی تو رہا سکتا تھا۔۔ان سب کے۔۔نزدیک کسی نہ کسی بھانے سے جانا اور پھر ان سب کے نہ شرمندہ ہونے والے منہ دیکھنا اسکے لیے ناقابل بیان تھا۔۔۔

وہ پارٹی کا سٹرونگ حصہ ضرور تھا مگر پارٹی میں اب بھی اسکی حیثیت ایسی نہیں تھی کہ وہ ان لوگوں کو مالی اعتبار سے یہ اپنی پوزیشن سے ٹکر دے پاتا۔۔۔

وہ پورے فنکشن میں بور رہا تھا۔۔اور۔۔۔جب وہ اٹھنے لگا کہ اب مزید اس سے یہ فضولیات برداشت نہ ہو گی۔۔۔ تبھی وریشہ خانزادہ نے قدم رکھے تھے اور وہ جھکی جھکی نظروں سے مراد کے برابر ا بیٹھی۔

شاذ کو اپنے دل کی دھڑکن گویا بلکل ساکت ہوتی محسوس ہوئی تھی تو پہلو میں بیٹھے مراد کا بے ہوش ہو جانا جائز تھا۔۔۔

مراد نے بے ہوش ہونے کی ایکٹینگ کی تھی اور سب کے قہقہے اٹھ گئے تھے

وریشہ کی البتہ شرم سے جان جا رہی تھی اسنے

سر اٹھا کر کسی کو نہیں دیکھا تھا۔۔۔

ثنا بھی اسکے ساتھ تھی مگر۔۔چاند پوری محفل

میں ایک ہی تھا۔۔۔

اور۔۔۔اس بے داغ چاند پر۔۔کرنوں کی ترسیل نگاہیں

گئیں تھیں۔۔۔

وہ پیٹھ موڑ گیا

اور سیدھا باہر نکلتا چلا گیا۔۔۔

اسکے اندر ایک جلال سے اٹھ رہے تھے اور ان جلال کا

انداز اسے خود پتہ نہیں تھا کہ ایسا کیوں تھا

اور وہ وہاں سے نکلتا چلا گیا جبکہ ثنا نے پورے

حال میں اسے ڈھونڈا وہ اسے نہیں ملا۔۔وریشہ کے

کانوں میں یہ خبر ضرور پڑ ہیں تھی کہ شاذ بھی آیا ہے

دل ایک منٹ کے لیے کچھ عجیب سی کیفیت کا شکار بھی ہوا مگر اسکے بعد اسکی توجہ اپنے منگیتر پر چلی گئی ہاں اسکی نام کی انگوٹھی جو پہن لی تھی

اب سارے خالص جزبے بس اسی کے لیے ہونے چاہیے تھے اور کسی کا اب اس میں صلح عمل دخل نہیں تھا۔۔

وہ مسکرادی تھی مراد بھی بہت خوش تھا

تم دنیا کی سب سے حسین لڑکی وہ کسی نے کہا تھا

چھرزار ہو۔۔۔۔

تب علم نہیں تھا اسکا مطلب کیا ہے مگر۔۔۔

آج مجھے سمجھ ارہی ہے کہ اسنے بہت ڈھونڈ کے یہ ایک لفظ میں بند کر دیا تم واقعی ہی چھرزاد ہو

حسین ترین بے پناہ حسن والی ان دیکھی ان چھوئی ایک سمندر کی گھیری میں چھپے موتی کیطرح جونایاب ہو۔۔۔

بس تم ویسی ہی ہو اور میں خوش قسمت ہوں کہ مجھے یہ موتی ملا ہے میں اس موتی کی ہمیشہ حفاظت کروں گا" مراد نے سب کے سامنے اس سے محبت کا اظہار کیا تھا۔۔

وریشہ کے تو پسینے چھوٹ گئے تھے اسکے دوستوں کلاس فیلوز نے بہت ہوٹینگ کی تھی بہت تالیاں بجیں تھیں۔۔۔

وریشہ۔۔۔اسکی جانب دیکھ بھی نہ سطح مگر چونکہ ضرور تھی کس نے اسے اس خطاب سے نوازا تھا جس نے کاہ تھا وہ چیرزاد ہے کون تھا وہ۔۔۔۔

مگر تادیر وہ سوچ نہیں سکی موقع ہی نہیں دیا تھا مراد اسکے لیے گانا گنگنا رہا تھا آج سے پہلی اتنا نہیں

شرمائے تھی وہ جتنا مراد کی وجہ سے شرما رہی تھی

شاید وہ اپنے جزبوں کو بیان کرنے میں اتنا ہی بے

باک تھا۔۔

لیکن یہ دن اسکے لیے بہت بڑا تھا اور وہ خوش تھی

۔۔۔اور اسکی وجہ سے اسکی خوشی میں اسکے

بھائی اور باپ بھی بہت خوش تھے

تانیہ طاہر ناولز

دونوں کی منگنی کو ہفتہ بھی نہ گزرا تھا کہ۔۔ایگزمیز

ایک بار دوڑ کر سر پر آ پہنچے تھے

مراد آپ ہمیں تنگ کر رہے ہیں پڑھا نہیں رہے"
وریشہ برا مانا کر بولی مراد اسے فنکشن کی تصاویر دیکھا
کر چھیڑ رہا تھا

اف یہ تمھارا بولنے کا انداز کیا کہا کر تمھاری امی نے
تمھیں پیدا کیا ہے" مراد گھیری نظروں سے
اسے دیکھنے لگا

وریشہ۔۔۔کچھ کہتی کے پیچھے سے چبھتی ہوئی آواز آئی

مراد" لہجے میں اکڑ اور کڑک تھی۔۔

مردانے سر اٹھایا شاذ تھا۔۔ تھوڑے فاصلے پر
تھا وریشہ نے پورے چار ماہ بعد اسے روبارعب
دیکھا تھا اسنے اپنی بریڈز بڑھا لیں تھیں۔۔۔۔

اور شاید وہ پوری یونیورسٹی میں سب سے
خوبصورت لڑکا تھا

مگر اسکی آنکھیں خوبصورت نہیں تھیں وریشہ کو خوف آتا تھا ان آنکھوں سے کیونکہ ان آنکھوں میں وریشہ کے لیے بے پناہ نفرت تھی جو واضح تھی

لو ایک چاند ہماری منگیتر کی صورت ہمارے سامنے بیٹھا تھا کہ دوسرا چاند یونیورسٹی میں آ اترا ہے نواب زادے اتنے دنوں بعد کس لیے اگئے دوست کی منگنی کا کھانا تو نہ کھایا گیا تم سے" وہ شکوے کرتا اس سے بغل گیر ہوا۔۔

اور نہ جانے شاذ وریشہ کو اسکی پیٹھ کے پیچھے سے دیکھنے لگا

وریشہ۔۔ کو نہ جانے کیوں شرمندگی ہونے لگی حالانکہ اب تو اسکا جائز حق تھا

مراد کے ساتھ ہونا وہ اسکا منگیتر تھا مگر شاذ کی

نفرت بھری نگاہوں نے اسے زمین میں

گڑھنے والا کر دیا تھا

تم سے ایک کام کہا تھا وہ بھی نہیں کیا تم نے" شاذ

نے۔۔مراد کیطرف دیکھا

یار ہر وقت کا کام کام۔۔میں بھول گیا تھا

۔۔ویسے کر دوں گا۔۔بابا سے بات کی تھی میں نے۔۔۔" وہ

بولا۔۔

شاذ

اس کیطرف متوجہ تھا۔۔۔

دونوں بات کرنے لگے وریشہ سر جھکا گئی۔۔

وہ نفرت کیوں کرتا تھا اس سے۔۔اور ثنا سے دور

رہنے کے لیے بھی کہا تھا۔۔۔

وہ سمجھ نہیں پائی تھی آج تک یہ سب باتیں۔۔۔۔

یار۔۔ میرے سالا بھی تمھاری مدد کر سکتا ہے اس سب میں" مراد کو ایکدم عادر کا خیال آیا اور شاذ کو لگا کہ اگر اسنے کسی کا ان سب میں سے نام لیا تو وہ مراد سے دوستی بھلائے اسکا منہ توڑ دے گا

مجھے کسی کی بھی ہمدردی کی ضرورت نہیں۔۔۔ بس تمھیں جتنا کہا ہے اتنا کرو" وہ حکم صادر کرنے لگا

وریشہ نے اسکیطرف دیکھا اور شاذ کی بھی نگاہ بے ساختہ اس سے ملی تھی جا کر۔۔۔ مراد ہنس دی

ہاں برو مجھے یاد آگیا تمھیں غصے کی ضرورت نہیں مگر تمھارا کام نکلتا ہے۔۔۔ کام پورا کرو ہمدردی کا کیا ذکر ہے اس میں"

کہا نہ تم ہیلپ کر سکتے ہو تو کرو کسی ایرے غیرے کو میرے سامنے مت کھڑا کرنا" شاذ سخت برہمی سے بول تو مراد نے ہاتھ بلند کیے

اچھا یار۔۔ٹھیک ہے میں کرتا ہوں کچھ" وہ بولا تو شاذ آنے سر ہلایا اور پلٹ گیا

ویسے شرم کرو یوں نہیں منگنی کی خوشی میں دوست کو ایک دعوت ہی دے دو" مراد نے اسے روکا

تم نے کون سا میری منگنی پر دعوتیں دیں تھیں" شاذ نے سرد مہری سے کہا

مراد کا قہقہہ بلند ہوا

دفع ہو جاؤ کمینے دوستوں سے واسطہ پڑ گیا میرا" وہ اچانک سنجیدہ ہو کر بولا شاذ اسے تو یو کہہ کر چلا گیا

جبکہ مراد پھر سے اسکے پاس آگیا

وریشہ خاموش تھی۔۔۔

ایک بات پوچھوں آپ سے" اسکے دماغ میں ویسے ہی خیال آیا

سوپوچھو" مراد بولا تووریشہ خفا ہوئی وہ سنجیدہ ہی نہیں تھا

تانیہ طاہر ناولز

اچھا پوچھو بھی" مراد نے کہا

آپ دونوں کی دوستی کیسے ہوئی" وہ بولی تو مراد نے گہرا سانس بھرا اور اسے بتانے لگا

وریشہ نے۔اب سن کر سر ہلا دیا

وہ بہت گھمنڈی ہیں" وہ آہستگی سے بولی تو مراد کا قہقہہ نکلا۔۔

تم ٹھیک پہنچی ہو" اسنے کہا اور پین اسکے سر پر مار کر کھول کر وہ اسے پڑھانے لگا تھا وریشہ بھی کچھ دیر میں شاذ کو بھلا کر پڑھائی میں لگ گئ۔۔

دوسری طرف شاذ کے دل میں وریشہ کے لیے بڑھاتی نفرت۔۔۔بہت آگے نکلتی جا رہی تھی نہ جانے اسے وریشہ اور مراد ساتھ برداشت نہیں تھے یہ وجہ اسکا انتقام تھا۔۔جو کہ پورا نہیں ہو پا رہا تھا دیکھتی تھی وہ لڑکی اسکی آنکھوں میں کہ کتنی نفرت کرتا تھا شاذ اس سے۔۔۔۔

وہ ابھی مزید کچھ سوچتا کہ سلمان بٹ کی کال آنے لگی وہ جلدی سے اسکی کال پر اسکے پاس پہنچنے کی کوشش کرنے لگا اسکی ٹیسٹ رپورٹس بھی آج آنی تھیں

تبھی وہ وریشہ وک بھال کر تا اپنے کام کیطرف متوجہ ہوا

وہ سلمان بٹ کے پاس آیا تو۔۔وہ اپنے لاونج میں تھے طبعیت کی خرابی کی وجہ سے اپنے گھر میں ہی کام کو سنبھالے ہوئے تھے۔۔۔

شاذ آیا تو اس سے کھڑے ہو کر ملے۔۔

کافی اچھے لگ رہے ہیں آپ یوں ایکٹیو ہو کر" وہ بولا تو وہ مسکرا دیا

ان سے ملو۔۔۔منظور صاحب انھوں نے ہی وہ روڈ تعمیر کروائے ہیں۔۔۔۔"

شاذ نے اسکیطرف دیکھا۔۔۔

واقعی" وہ دانت پیس کر بولا۔۔۔

میں بھی کہو آپکی شکل کیوں مل رہی ہے اس روڈ سے

" وہ بولا تو سلمان بٹ سمیت منظور صاحب کو بھی دھچکا

لگا

شاذ" سلمان نے تنبیہہ کے انداز میں ٹوکا۔۔۔

معافی چاہتا ہوں سر بجٹ پورا لینے کے بعد

انکے روڈ پر مٹیریل اتنا کم ہے کہ۔۔۔وہ روڈز تین مہینے سے

زیادہ چل نہیں پائیں گے اور ان روڈز میں سے ایک ہائی

وے کا روڈ ہے جس پر کوئی بھی نقصان ہوتا ہے تو ہزاروں

جانیں جا سکتی ہیں۔۔۔" شاذ چیڑ کر بولا گویا اسے

اپنی بات ہر ہر گیز بھی شرمندگی نہ ہو

سلمان نے منظور کیطرف دیکھا۔۔۔

ہم کل خود دیکھنے آئیں گے اب تم جا سکتے ہو" وہ سختی سے

بول کر۔۔۔

بیٹھ گئے جبکہ منظور نے نفرت سے شاذ کو دیکھا

تھا۔۔۔

اسکے جانے کے بعد سلمان ہنسنے لگے۔۔۔

شاذ انھیں حیرانگی سے دیکھنے لگا

غصے میں جگت تو درست مارا کرو یار" وہ کھل کر ہنسے

آپکو ہنسی آرہی ہے مجھے ان لوگوں سے صرف غداری کی بو

آرہی ہے"

جزباتی ہو تم کچھ جگاہوں پر جزبات کا اظہار ضروری

نہیں ہوتا"

وہ بولے

مگر میرے دماغ میں جو چل رہا ہے میں اسے

چھپا نہیں سکتا" شاذ نے انکیطرف دیکھا

لیکن تم اسے کچھ عرصے دبا تو سکتے ہو اپنے اندر

۔۔۔۔ درست وقت آنے پر اظہار کا فائدہ ہو گا

ورنہ تم اپنے کئی دشمن بنا لو گے" وہ ہلکا سا مسکرائے

۔۔۔

شاذ چپ ہو گیا شاید اسکے الٹے دماغ میں انکی

سیدھی بات سمجھ آگئی تھی

میں یہ سوچتا ہوں جس دن تمھیں کسی۔۔۔سے

پیار ہو گیا اس دن۔۔۔۔ اس لڑکی کی قسمت

پھوٹ جائے گی۔۔۔۔ اس قدر۔۔۔ جزباتی۔۔۔

انسان۔۔۔ چین سے جینے نہیں دے گا اسے" سلمان

بٹ نے سگار سلگایا

میری منگنی ہوئی ہوئی ہے"

شاذ بولا زبردڈتی ہی سہی

مگر آنکھیں تو کسی اور کی طلب میں ہیں"" وہ بولے تو

شاذ نے سنجیدگی سے انھیں دیکھ

ایسا کچھ نہیں ہے مجھے اپنی منگیتر سے ہی"

یہ محبت منہ اٹھا کر نہیں ہو جاتی جو ہر

دوسرے شخص سے اظہار ہو جائے

۔اور ضروری نہیں نوجوان جس سے منگنی ہو اس سے

محبت ہو۔۔۔

خیر مجھے دیکھا وفائلیں۔۔۔اب اور وکیل

صاحب سے بات ہوئی تمھاری"

وہ بات پلٹ کر بولے شاذ نے گھیرہ سانس

بھرا

ہو گئی تھی بات میری کل آجائیں گے اسنے وہ فائل

کھولی اور بولا۔۔۔

سلمان فائلز دیکھنے لگے وہ البتہ انکی بات پر غور کر رہا

تھا۔۔

کچے گڑھے

تانیہ طاہر

قسط10

تانیہ طاہر ناولز

کل فائنل ٹرمز کا پہلا پیپر تھا اسکے بعد

سب اپنی اپنی جگہ پر چلے جاتے ایک دوسرے

سے الگ۔۔۔

اور شاید دوبارہ کوئی کبھی کبھی ہی کسی سے ملتا۔۔۔

مراد نے فائنل ایگزمیز کے بعد ہی شادی کا

شوشہ اٹھایا ہوا تھا

وریشہ تو خیر اس معاملے میں کچھ نہیں بولتی تھی گھر والوں کو بھی کوئی اختلاف نہیں تھا تو سب ہی تیاریوں میں لگے ہوئے تھے مراد کی والدہ بھی اکثر آتی رہتی تھی بہت اچھی خاتون تھیں اور ان سے مل کر وریشہ کو وک بہت اچھا لگتا تھا اور وہ بھی اسے بلکل ویسے ہی ٹریٹ کرتی تھیں جس طرح انکا بیٹا اسے ہتھیلی کا اچھالا سمجھتا تھا۔۔

اسکی تیاری مکمل تھی اسنے بکس رکھ دی سر میں درد بھی تھا تبھی سیل فون پر میسیج کی بیل ہوئی وہ جانتی تھی کون ہوگا مسکرا کر میسج دیکھا

پلیز میرے ساتھ ڈنر کرو گی سنڈریلا۔۔۔" اسکا میسیج پڑھ کر وہ ہنس دی۔۔۔

ڈیڈی سے پوچھ لیں" اسنے بس اتنا ہی ٹائیپ کیا اور سیل فون رکھ دیا وہ مراد سے کبھی بھی گھنٹوں بات نہیں

کرتی تھی بس دو چار میسج کے بعد اسے شرم آنے لگتی تھی تبھی وہ زیادہ بات نہیں کرتی تھی

اور مراد کو بھی علم تھا تبھی اسے زیادہ چھیڑ چھاڑ نہیں کرتا تھا

اسنے اوکے لکھ کر ڈائریکٹ انکل کو کال کی اور ان سے اجازت لینی چاہیے تو۔۔قسمتا بھی تھی مل گئ۔۔ وہ منگنی کے بعد پہلی بار اسے اکیلا لے کر جا رہا تھا

۔۔

وریشہ اپنے روم سے باہر آئ تو۔۔ڈیڈی نے اسے تیار ہونے کا کہا

ہم اکیلے جائیں گے آپ ہمارے ساتھ نہیں جائیں گے" وہ زرا حیرانگی سے پوچھنے لگی۔۔۔

جبکہ ڈیڈی ہنس دیے۔۔

تم دونوں کے بیچ میرا کیا کام ہے۔۔۔"

بٹ ڈیڈی ہم اکیلے نہیں جائیں گے نہ ہی ہم کمفرٹیبل ہوں گے" وہ منہ بسور کر بولی۔۔۔۔

کچھ نہیں ہوتا بیٹا وہ تمھارا منگیتر ہے اور کتنا خیال رکھتا ہے اور بہت سینسیبل بھی ہے الٹی سیدھی حرکتیں نہیں کرتا میں نے دیکھا ہے اسے بچے کو شریف بچہ ہے" وہ اسے سمجھانے لگے وریشہ چپ ہو گئ

عادر بھیا کو پتہ چلا تو خفا ہوں گے" وہ لاڈ سے انکے گلے میں بازو ڈال کر بولی

تمھارا باپ ابھی زندہ ہے میری جان۔۔۔ جلدی لوٹ آنا اوکے" وہ اسکا گال تھپتھپا کر پھر سے دیکھنے لگے

اوکے ڈیڈی وہ بس ایسے ہی کہہ کر روم میں اگئ سچ تو یہ تھا اکیلے وہ کبھی مراد کے ساتھ نہیں گئ تھی اسے اچھا بھی نہیں لگ رہا تھا تبھی اسنے نورین کو کہا کہ وہ اسکے ساتھ چلے۔۔۔

اور ڈیڈی نے مسکرا کر یہ بھی اجازت دے دی اب وہ کمفرٹیبل تھی کہ اسکے ساتھ کوئ اور بھی تھا۔۔۔

رات ڈھلی تو سب کو ہی پتہ چل گیا اسے اپنے بھائیوں کے سامنے بہت شرم ارہی تھی تبھی وہ زیادہ تیار بھی نہیں ہوئ بس اسنے بلیک کلر کی لونگ قمیص اور پجامہ ڈال کر بالوں کو ہمیشہ کیطرح لمبی سنہری چٹیاں میں قید کر کے۔۔۔ ہلکی سی لیپ سٹک لگائ تھی۔۔ بس اتنا کرنے کے بعد بھی اسکا دو آتشہ حسن کہاں چھپ رہا تھا گویا نایاب کی طرح سب کی توجہ کھینچنے کے قابل تھا

مراد آیا تو۔۔عادر اسے باہر خود چھوڑنے آیا پیچھے باصم اشعر اور ارسلان تینوں کھڑے تھے

خیال سے لے کر جانا اور ایک ڈیڈ گھنٹے میں واپس لوٹ آنا اسکو نظر جلدی لگتی ہے" وہ سنجیدگی سے بولا ۔۔۔تو مراد نے اپنی ہنسی روکی

اوکے" کہہ کر اسنے وریشہ کے لیے فرنٹ دور کھولا تو پیچھے اسکی ملازمہ بیٹھ گئ مراد کو پھر سے ہنسی آئی تھی۔۔۔

مگر وہ شانے آچکا گیا۔۔۔اتنے عرصے میں وہ ان سب کی وریشہ کے لیے کیئر سمجھ گیا تھا۔۔

وہ وریشہ کو لے کر۔۔اپنے فیورٹ ریسٹورنٹ میں اگیا۔۔

اوپن ائیر تھا۔۔۔وریشہ اکثر اپنے بھائیوں کے ساتھ یہاں آتی تھی اس سے کچھ بھی بولا تو نہیں گیا ۔۔۔بس سر جھکا کر بیٹھ گئ۔۔۔۔

مراد نے البتہ نورین کو دوسری ٹیبل پر بیٹھا دیا

وریشہ نے نہ سمجھی سے دیکھا

پلیز سنڈریلا فرسٹ ڈیٹ کیطرح ہی مجھے انجوائے کرنے دو" وہ نکھ دبا کر بولا تو۔۔وریشہ نفی میں سر ہلاتی۔۔ گھیرہ سانس بھر گئ

وہ کمفرٹیبل ہونے کی کوشش کرتی ادھر ادھر دیکھنے لگی ۔۔

جبکہ مراد مینیو دیکھ رہا تھا

تم کیا کھانا پسند کرو گی" وہ اسکیطرف دیکھ کر بولا۔۔

چائنیز" اسنے بتا دیا

نائیس بٹ مجھے نہیں پسند چائینیز پتا نہیں کیوں ۔۔۔" مراد نے شانے اچکائے تو وریشہ مسکرا دیا۔۔۔

پہلی بار خود سے بولی تھی

آپکو کیا پسند ہے" اور مراد کو لگا اسنے یہ سوال نہیں کیا بلکہ اسکے ہاتھ میں کوئی خزانہ تھما دیا ہے اسنے مینیو کارڈ رکھ دیا اور دل پر ہاتھ رکھ کر۔۔۔ کھڑا ہو گیا

وریشہ حیران ہوئی۔۔۔۔

مجھے لگ رہا ہے اس سوال پر میرا دل بند ہو جائے گا" اسکی ایکٹینگ پر وریشہ منہ پر ہاتھ رکھے ہنسنے لگی

مجھے بس فقت تم پسند ہو سنڈریلا"

ابھی وہ کوئی جواب دیتی کہ۔۔۔ سامنے سے آتے شاذ پر مراد کی نگاہ گئی وہ اکیلا تھا۔۔۔ اور نہ ہی اسنے ان دونوں کو دیکھا تھا

ارے شاذ" مراد بلند آواز میں بولا شاذ نے پلٹ کر دیکھا

وہ تھکا ہارا یہاں کھانا کھانے آیا تھا۔۔۔اور اسے۔۔ آدھے گھنٹے میں واپس۔۔ سلمان بٹ کے گھر لوٹنا تھا۔۔۔۔

آٹیسٹ رپورٹس آگئیں تھیں۔۔۔ جنھیں دیکھ کر وہ مزید تھک گیا تھا۔۔یعنی اسکے شک وشبہے بلکل درست تھے کوئی انھیں سلوپوائیزن دے رہا تھا اور اتنے عرصے میں سلمان بٹ کے دلی طور پر وہ اور بھی نزدیک آگیا تھا۔۔۔

اسنے دیکھا مراد تھا ساتھ وریشہ تھا اسکا چہرہ ہی اتنا حسین تھا کہ کسی کی بھی تھکاوٹ اتر جاتی اسے دیکھ کر۔۔۔۔ لیکن شاذ نے نگاہ پھیر لی اور

۔۔۔۔

اشتعال ہمیشہ کیطرح عجیب ہی اٹھا۔۔۔۔

شاذ نے منہ موڑ لیا وہ اس وقت کچھ نہیں

چاہتا تھا۔۔۔

دوسری طرف وریشہ ایک منٹ میں

اسکی نفرت کی انتہا دیکھ کر سر جھکا گئ۔

ارے یار تم یہاں اکیلے کیا کر رہے ہو" مراد خود سے

اٹھ کر اسکے پاس چلا گیا

مراد تم یہاں کیا کرنے آئے ہو" شاذ نے ضبط سے

پوچھا۔۔

افکورس ڈنر کرنے" مراد ہنسا

تو میں یہاں ناچنے نہیں آیا ڈنر ہی کرنے آیا ہوں" وہ

تنک کر بولا۔۔۔

آف ہو۔۔۔عجیب ٹھرے آدمی ہو میرا مطلب

تھا اکیلے آئے وہ تو آؤ ہمیں جوائن کر لو

نو تھینکس" اسنے صاف جواب دیا

فضول حرکتیں نہ کرو اجاؤ" زبردستی مراد

اسے لے کر اس ٹیبل پر لے گیا وریشہ کا سر ہمیشہ

کیطرح جھک گیا۔۔۔

اور اسکے ہاتھوں میں واضح کپکپاہٹ اتر آیا تھی شاذ

نہ چاہتے ہوئے بھی مراد کے بیٹھنے پر وریشہ کی

سائیڈ پر بیٹھ گیا تھا جس سے صاف وہ دونوں

لگ رہے تھے اور مراد ایک طرف۔۔۔

شاذ نے کچھ نہیں کہا اور وریشہ کچھ کہہ نہیں سکتی

تھی

اوکے تو یہ ڈنر میری طرف سے ہے۔۔۔" وہ بولا

۔۔۔اور شاذ نے مینیو اٹھا لیا۔۔۔

میرے طرف سے لے لو ویسے بھی تمھیں ٹریٹ کا

کافی۔۔۔دورہ پڑا ہوا تھا" وہ سنجیدگی سے بولا

وریشہ تو سر جھکائے ہی بیٹھی تھی

مراد ہنس دیا

تانیہ طاہر ناولز

ویسے یہ بھی ٹھیک ہے" وہ بولا اور دونوں مینیو دیکھنے لگے

میں چائنیز لوں گا" شاذ نے مینیو کارڈ دور اچھال

دیا

www.BestUrduBook.com

واہ سنڈریلا کو بھی چائنیز پسند ہے چلو آج تم دونوں کے

لیے میں بھی چائنیز ٹرائے کر لیتا ہوں" مراد بولا اور

خود سے آرڈر دینے لگا شاذ اور وریشہ خاموش تھے۔۔۔

البتہ وریشہ کا دل۔۔۔۔عجیب سا ہو رہا تھا۔۔وہ یہ نہیں سوچ رہی تھی کہ مراد نے ان دونوں کے ڈنر میں اسے کیوں بلایا وہ ایسی کوئی بات نہیں سوچتی تھی۔۔۔

بس جب جب شاذ سامنے آتا تھا اسکی آنکھوں کی نفرت سمجھ نہیں پاتی تھی کوئی وجہ نظر ہی نہیں آتی تھی جس کی بنا پر وہ اس سے نفرت کرتا

--

اور مراد ایک سادہ دل انسان تھا اسکے لیے کوئی معنی نہیں رکھتی تھی یہ باتیں کہ شاذ انھیں جو ائن کر چکا تھا اسے بھی سب ہے ساتھ گھل مل کر رہنا ہی پسند تھا۔۔۔۔

شاذ اور مراد باتیں کرنے لگے تھے جتنی دیر میں انکا آرڈر آیا دونوں باتیں کرتے رہے وریشہ سانس روکے یوں ہی بیٹھی رہی۔۔۔۔

جب آرڈر آیا تو ان سب کے آگے کھانا لگا دیا گیا۔۔

مراد کو چائنیز دیکھ کر ہی کچھ ہونے لگا مجھے لگ رہا ہے

میں نہیں کھاپاؤں گا" وہ بولا تو شاذ نے لاپرواہی سے

شانے آچکا ہے

اپنی پسند کے خلاف جانا بھی نہیں چاہیے کبھی" وہ

بولا اور اپنی پلیٹ میں ڈالنے لگا

کتنے بداخلاق ہو یار تم" مراد نے سر نفی میں ہلایا

پلیز میرے لیے چکن پیس لے آئیں" مراد بولا

تو اگلے دس منٹ میں اسکا آرڈر بھی آگیا تھا

اور مراد نے خود وریشہ کی پلیٹ ریڈی کی جس میں

چکن پیس تھا۔۔۔ چائنیز نہیں

کھاؤ تم بھی" وہ بولا۔۔۔

تو وریشہ نے سر ہلایا مگر پانی کا گلاس اٹھا لیا

وہ بلکل اسکے ساتھ بیٹھا تھا وہ کیسے کھا سکتی تھی

بکری کو شیر کے آگے باندھ کر اسے دودھ پلایا جا رہا تھا

کہاں لگنا تھا اسے شاذ نے توجہ نہیں دی

وہ کھا رہا تھا ساتھ بات بھی کر رہا تھا وریشہ نے

بس ہلکا سا نوٹ کیا وہ الٹے ہاتھ سے کھاتا ہے کتنی

غلط بات تھی بس ایک منٹ کے لیے خیال آیا

تھا۔۔۔

مراد نے کوک کا گلاس اٹھایا اور اسکا ہاتھ لگتے ہی

گلاس اسکے اوپر الٹ گیا

اوہ شیٹ میں" مراد بدمزاہ ہوا

تمھارا ہی تھا آرام سے اٹھا لیتے" شاذ بولا تو مراد

شیٹ آپ کہہ کر اٹھ گیا

میں آتا ہوں" وہ ایکسکیوز کر کے چلا گیا۔۔۔۔

وریشہ کو لگا اب وہ رونے لگے گی۔۔ اسکا دل

پھڑ پھڑانے لگا۔۔۔

شاذ نے پلیٹ چھوڑی اور اسکیطرف دیکھنے لگا

کافی دیر وہ اسکے کانپتے ہوئے ہاتھوں کو دیکھتا رہا اور اسکے

پاس سے شاذ نے خود ہی وہ پلیٹ جو مراد نے تیار

کر کے رکھی تھی اٹھا کر ایکطرف کی اور اسکے لیے۔۔

فرائڈ رائیس اور منچورین نکال کر۔۔۔ اسکے آگے رکھ دیا

وریشہ نے حیرانگی سے دیکھا

شاید وہ خود بھی نہیں جانتا تھا اسنے ایسا کیوں کیا

۔۔۔۔

وریشہ نے تھنکیو کہا تھا ہلکی آواز میں۔۔۔۔

شاذ نے سر جھٹکا۔۔۔۔۔

یہ بات تم اپنے منگیتر سے بھی کہہ سکتی تھی ہر وقت ڈرامے بازی کی حالت میں رہنا ضروری بھی نہیں"

وہ بولا لہجے میں کڑواہٹ تھی

ہم۔۔۔ہم نے ڈرامے بازی کب کی ہے" وہ آہستگی سے بولی۔۔

یہ ڈرامے بازی نہیں تو اور کیا ہے۔۔۔۔وہ تمھارا منگیتر ہے مس وریشہ میں نہیں"

وہ گھور کر بولا۔۔۔

ہم۔۔۔ہم جانتے ہیں" وہ ایکدم سٹپٹا کر بولی۔۔۔۔

شاذ نفرت سے ہنسنے لگا۔۔۔

وریشہ کو اچھا نہیں لگا۔۔۔۔

اور وہ شاذ کے پاس سے اٹھ کر مراد کے ساتھ والی سیٹ پر جا کر بیٹھ گئی۔۔۔

وہ پلیٹ بھی وہیں چھوڑ دی جو شاذ نے ریڈی کی تھی اور دوسری طرف وہ مراد کی تیار کی ہوئی پلیٹ سے کھانے لگی نگاہیں جھکی ہوئیں تھیں مگر شاذ اسکے جیتاتے انداز پر آگ بگولا ہو گیا۔۔۔

مگر دوسری طرف مراد اگیا۔۔۔

شاذ کے اندر عجیب آگ لگی ہوئی تھی۔۔اسنے دو چار لقمے لیے اور فون بجنے لگا اسکا اور۔۔وہ مراد سے ایکسکیوز کر کے چلا گیا

اسکے بعد ہی وریشہ نے سکون سے اپنا چائنیز کھایا اور پھر دونوں جلد ہی گھر لوٹ آئے۔۔۔

مگر وہ گھر اکر بھی سوچتی رہی اسے ہمیشہ ایسا کیوں لگتا تھا وہ ڈرامے کرتی ہے۔۔۔

آج اسنے بہت ہمت سے بنا کچھ کہے یہ سب کیا تھا۔۔۔اور دل میں خوف بیٹھ گیا تھا کہ اسنے ایسا کیوں کیا۔۔۔۔

وہ تو ہمیشہ سے اسے ایسے ہی باتیں سنتا ارہا تھا۔۔۔

وہ شرمندہ سی ہو گئ تھی جائز پر ہونے کے باوجود بھی شرمندہ ہو چکی تھی۔۔۔

تانیہ طاہر ناولز

پیپر حال میں وہ داخل ہوئ اور شکر ادا کیا اب وہاں سب تھے اسکی سیٹ قسمت سے پھر سے شاذ کے بلکل ساتھ تھی جبکہ ثنا بھی آگے بیٹھی تھی اور مراد کے پیچھے شاذ نے اسکے بیٹھتے ہی۔۔۔تیری

رومیں سے لڑکے کو اٹھا کر اپنی جگہ پر بیٹھا دیا اور خود اس جگہ پر بیٹھ گیا

یہ نفرت کا احساس تھا۔۔جو وریشہ تک پہنچانا تھا وہ سر جھکائے شرمندہ سی بیٹھی تھی کیونکہ یہ منظر پوری کلاس نے دیکھا تھا اور ثنا نے سکون سے۔۔۔

اچھا احساس ہوا تھا یہ دیکھ کر پیپر سٹارٹ ہوا تو وریشہ سب بھول کر پیپر پر فوکس کر چکی تھی

وہ مسکرا آکر باہر نکلی پیپر اچھا ہوا تھا اسنے ثنا سے بات کرنی چاہی مگر ثنا تو شاذ کے پیچھے سے اگنور کر کے بھاگ گئی وہ ویسے ہی کھڑی رہی۔

پھر مراد آگیا اور اس سے پیپر ڈسکس کرنے لگا

وریشہ کو مراد اس وقت بہت اچھا لگا تھا۔۔۔وہ

بہت کیئرنگ

انسان تھا۔۔۔

پیچھلے دو ہفتوں سے فائنل ٹرم کے ایگزمیز میں

بیزی رہی تھی وہ۔۔۔۔

اور ایگزمیز کے فورا بعد دو ہفتے بعد اسکی شادی تھی

ایگزمیز کے بعد ثنا اسکے گھر آنے لگی تھی۔

اور دوسری طرف شاذ کو اس دن کے بعد نہ

دیکھا نہ وہ ملی نہ خود دیکھنے کی کوشش کی

اسکی شادی ہو رہی تھی وہ خوش تھی۔۔

اسی بیچ انکی انیول پارٹی بھی تھی۔۔۔۔

جس کے لیے ثنا بہت خوش تھی اور اسنے وریشہ سے کہا تھا کہ وہ پارٹی کے لیے ڈریس دلوائے تو وریشہ اور وہ پارٹی کے لیے ڈریس لینے گئی ہوئیں تھیں وہ واپس آئے ۔۔۔اور۔۔رات ہونے والی پارٹی کے لیے۔۔۔دونوں ہی تیار رہنے لگی

یار آج اپنے بال کھول لو"

ثنا نے کہا

عادر بھیا غصہ کریں گے" وہ ہلکے ہلکے بل بالوں میں ڈالتی بولی

اب وہ تمھاری اماں تو نہیں ہے" ثنا چیڑ کر بولی

مگر ہم اپنے بھائیوں کی پسند نہ پسند کی قدر کرتے ہیں اہمیت دیتے ہیں" وہ بولی اور بال باندھ لیے اسنے

ڈارک گرین کلر کا ڈریس پہنا تھا اور۔۔۔ثنا نے زبردستی ریڈ لیپسٹک لگوادی تھی

اور اسکے بعد خود ہی گھبرا گئی اسکے ہونٹوں پر لیپسٹک سجتے ہی وہ اپسرا لگ رہی تھی۔۔۔

سمجھ نہیں آئی وہ خود بھی سن سی رہ گئی البتہ وریشہ کنفیوز سی تھی

"یہ زیادہ نہیں ہو گیا"

اسنے ثنا کو دیکھا

آہاں" وہ بولی

تانیہ طاہر ناولز
www.BestUrduBook.com

مگر تبھی ڈرائیور آگیا اور انھیں ہٹانے کا وقت نہیں مل سکا

ریزلٹ اینول پارٹی کے بعد انا تھا

وہ نیچے آئی تو ڈیڈی بھی ایک جھلک دیکھ کر پریشان ہو گئے

مگر اسکی مسکراہٹ کے آگے کچھ بول نہ سکے انکا

دل عجیب سا ہو گیا تھا بیٹی کا روپ دیکھ کر

انھوں نے نظر اتاری اور ہزاروں کے کئی نوٹ وار ڈالے

ثنا یہ سب دیکھ رہی تھی

اور حد سے دھری ہو رہی تھی

اسکے بھائی بھی گھر پر موجود تھے ثنا کو تو ایسے اگنور کرتے

تھے جیسے اسکا وجود ہے ہی نہیں کہیں بھی۔

اور نہ ہی کوئی ایک بھی اسکی طرف متوجہ ہوتا

تھا نہ دیکھتا تھا خیر اسکیطرف متوجہ تو وہ بھی

نہیں ہوتا تھا جو اسکا منگیتر تھا اور یہ ہی بات

اسکے اندر آگ لگاتی تھی اور وریشہ سے حسد اور بڑھ

جاتی تھی۔۔۔

اسکے سارے بھائی بھی اسکے اوپر سے پیسے وار کر نورین کو دے چکے تھے

بہت خیال سے جانا میں ایک گھنٹے بعد باصم کو بھیج دوں گا بس گھر لوٹ انکا"

عادر اشعر ارسلان بیقوقت بولے تو اسنے سر ہلا دیا

نہ جانے کیوں آج اسکا جانا ان سب کو ہی اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

وہ پارٹی میں داخل ہوا وہ شنا اسکی بار بار آنے والی فون کالز پر چیڑ کر آیا تھا فائز سے کافی دنوں بعد ملا تھا۔۔۔وہ

بلیک ڈریس سوٹ میں تھا۔۔اور پوری یونیورسٹی میں سب سے زیادہ ہینڈسم لگ رہا تھا

اسکی نگاہ مراد پر گئی اسکے ساتھ وریشہ بھی تھی اور وہ ایک پل کے لیے دیکھ کر آنکھیں بھینچ گیا نہ جانے مراد کیا انسان تھا اور اس لڑکی کو اتنا بنے سنوارنے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔

بلاوجہ وہ تپ ہی گیا پھر ثنا کو دیکھا۔۔۔جو میکپ سے لدی ہوئی تھی اور کافی ہیوی اور مہنگا سوٹ پہن رکھا تھا

کسی لگ رہی ہوں" وہ پوچھنے لگی

ٹھیک لگ رہی ہو" وہ ارد گرد دیکھتا بولا۔۔

فائز البتہ ہنس دیا

شیٹ آپ" ثنا فائز پر غصہ کرنے لگی اور شاذ نے فائز کو گھورا ثنا کلس کر اسکے پاس سے ہی ہٹ

گئ اور مراد تو وریشہ کی تعریفوں میں زمین

آسمان ایک کر دینا چاہتا تھا

البتہ سب ہی اسے دیکھ رہے تھے اور اسکے منگیتر سے

زیادہ شاذ کو کوفت ہو رہی تھی اس لڑکی سے۔۔۔

وہ لڑکی دنیا کو دیکھنے لائق نہیں تھی

دنیا کی نظروں میں کون کس نظر سے دیکھتا

یہ بات مراد کو سمجھ نہیں آ رہی تھی

دوسری طرف فائز سیگریٹ لبوں میں دبائے

اسکے پاس سے کئ بار گزرا تھا اور یہ کام تو وہاں موجود

سارے لڑکے ہی کر رہے تھے مگر وہ مراد کے بلکل

ساتھ کھڑی تھی

ثنا نے ایک عجیب سی بات نوٹ کی تھی

فائز کے اندر اسوقت جست فائز کا بار بار وریشہ کی

جانب بڑھنا

کچھ درست نیت سے نہیں تھا وہ اسکے پاس آ گئ

یہ آج تمھیں ہوا کیا ہے۔۔۔۔عجیب حرکتیں

کیوں کر رہے ہو" ثنا بولی تو فائز قہقہہ لگا اٹھا

اور تم دن رات وریشہ سے جل جل کر بھسم کیوں

نہیں ہو جاتی اور کہنے کو اسکی دوست ہو اور اسکی

بھیک پہنے کھڑی ہو" فائز نے اسے اوپر سے نیچے

تک دیکھا

ثنا اسکے اندر اشتعال اٹھے

میں شاذ کو بتا دوں گی تمھاری یہ بکواس

ارے یار میں تو مزاق کر رہا تھا" فائز ہسنے لگا

تمھیں وریشہ سے نفرت ہے" فائز نے سوال کیا

حد سے زیادہ۔۔۔۔۔بے حد" ثنا آج اپنی اصلیت

چھپا پائے سکی۔۔۔۔

کیونکہ تمھارا اشاذ بھی تمھارے علاوہ اسے ہی دیکھتا ہے

خیر اسنے کبھی تمھیں دیکھا بھی نہیں" وہ بولا۔۔۔۔

میرا بس چلے تو اسکے منہ پر سے یہ معصومیت

اور یہ خوبصورتی نوچ لوں" ثنا نے نفرت سے کہا

تو فائز مسکرا دیا

میرے پاس حل ہے تمھارے ان جزبات کی

مجھے بھی قدر ہے" وہ بولا۔۔

کیا مطلب" ثنا سمجھی نہیں

اور فائز اسکے کان کے نزدیک جھک کر اسے بتانے

لگا

تم پاگل ہو گئے ہو" فائز کی بات پر ایکدم ثنا کے رنگ اڑ گئے

سوچ لو۔۔۔ ممکن ہے تمھارا شاذ تمھیں چھوڑ نہ دے اس لاجواب بے داغ حسن کی وجہ سے"

ایسا میں کبھی نہیں ہونے دوں گی"

تو اس حسن کو داغ دار کر دو" فائز بولا۔۔۔ تو ثنا نے سر ہلایا۔۔۔

وہ گھوم پھر کر وریشہ کے پاس آگئ

مراد اسے کئی لوگوں سے ملوا رہا تھا اور بتا رہا تھا کیسے ان دونوں کی بہت جلد شادی ہونے والی ہے

وریشہ تھوڑی دیر کے لیے میرے پاس بھی احباؤیار شاذاپنی مصروفیت میں ہے میں تو۔۔۔بور ہو گئ" اسنے کہا تووریشہ مسکرائ اور مراد سے۔۔ تھوڑی دیر کا کہہ کر وہ اسکے ساتھ چلی گئ۔۔

ثنا اس سے باتیں کرتی رہی تھوڑی دیر۔۔۔۔

اور اسکے بعد اسنے وریشہ کے ڈریس پر جان بوجھ کر کالڈرنک پھینک دی

فائز اور اسکا پلین ہی یہ ہی تھا کہ وہ اسپر کالڈرنک یہ کھانے کی چیز گیرہ کر اسکو اس فنکشن میں ہی احباڑ دیں گے کہ وہ جتنی خوبصورت دکھ رہی ہے سنہ رہے۔۔۔

ثنا ایکدم سوری سوری یار کہنے لگی

لیکن اسکا ڈریس خراب ہوا تھا مگر چہرہ تو

اسی طرح چودویں کے چاند کیطرح چمک رہا تھا

ثنا کو یہ پلین ہی فلاپ لگا

تم جا کر واشروم میں صاف کر لو وہ منہ بنا کر

بولی اور دوسری طرف منہ کر لیا۔۔

وریشہ نے سر ہلایا اور دوسری طرف چلنے لگی

فائز مسکرا دیا۔۔ثنا اسکے جال میں پھنس چکی

تھی۔۔۔۔

وہ وریشہ کے پیچھے پیچھے چلنے لگا وریشہ کو بلکل احساس

نہیں ہوا تھا یونیورسٹی کے اس حصے میں کوئی

سٹوڈنٹ نہیں تھا وہ تھوڑا گھبرا بھی رہی تھی اسے

ثنا کو بلا لینا چاہیے تھا وہ پلٹ گئی۔۔۔

فائز ایکدم چھپ گیا۔۔۔۔

جبکہ اسنے ثنا کو پکارہ

ثنا پلیز ہمارے ساتھ احاؤ ہمیں ڈر سا لگ رہا ہے

" وہ بولی تو ثنا نے ناگواری سے دیکھا

مراد کو لے جاؤ میں شاذ کے پاس جا رہی ہوں

" وہ بولی اور سر جھٹک کر چلی گئ وریشہ نے مراد کو دیکھا وہ اپنے دوستوں کے ساتھ تھا۔۔اب وہ اسے بلاتی وہ آتو جاتا مگر سب اسکی مزاق بناتے کے وہ ایک کمزور لڑکی ہے مگر حقیقت تو یہ ہی تھی کہ وہ کمزور تھی۔

مگر تھوڑی سی ہمت مجتمع کر کے وہ دوبارہ چلی گئ۔۔ایک نظر جاتے ہوئے شاذ کو بھی دیکھا تھا وہ سیگریٹ پی رہا تھا اور ثنا کی کسی بات کو سن رہا تھا

اور۔۔۔فائز نے سیگریٹ کا شعلہ جلایا اور اسکے

پیچھے تیز قدم اٹھائے۔۔۔

وہ واشروم میں آئی لائٹس اون کی اور ڈریس

صاف کرنے لگی

ڈریس صاف کر کے وہ پلٹی اور باہر آتی کہ کسی نے اسکے

پیٹ پر سخت گرفت سے اسے پکڑا اور منہ پر ہاتھ رکھ

کر کھینچتا ہوا اسے۔۔اندر کلاسوں کی جانب لے گیا۔۔

وریشہ کا دل گویا رک گیا

یہ یہ کیا تھا۔۔۔کون تھا یہ مگر سیگریٹ

کا شعلہ سیگریٹ وہاں پوری محفل میں صرف

شاذ پی رہا تھا۔۔

وہ جونک تھی۔۔

وہ اسے گھسیٹ کر ایک روم میں لے آیا۔۔۔

اور وریشہ۔۔کو چھوڑا۔۔۔

کون کون۔۔۔۔۔کیا ہمیں ہمیں یہاں۔۔کوئی ہے" وہ اس سے پہلے اس اندھیرے میں باہر بھاگتی کے اسکا دوپٹہ کھینچ لیا گیا تھا اور یہاں وریشہ کا وجود سن سارہ گیا

یعنی۔۔۔اس وقت اسکی عزت خطرے میں تھی

ایکدم وہ زور سے چیخی تھی

مراد" اسکی چیخ یہاں سے۔۔۔اس شور ہنگامے تک کبھی بھی نہ جاتی۔فائز مسکرادیا صرف سیگریٹ کا شعلہ تھا جو دیکھائی دے رہا تھا اور اس میں وہ چہرہ بھی نہیں دیکھ پا رہی تھی

فائز کچھ نہیں بولا بولتا تو وہ آواز پہچان لیتی۔۔۔۔۔

تبھی اسنے سیگریٹ کو بجھا کر جوتے کے نیچے بھسم کر دیا

وریشہ اس سے دور ہٹنے لگی کہ ہٹتے ہٹتے اسکا پاؤں چیئر سے

لگا اور وہ زمین بوس ہو گئ۔۔

آہ" روتے ہوئے وہ دیکھنا چاہ رہی تھی کچھ یہ یہ

خوشبو بھی جانی پہچانی تھی اسکا دماغ ماوف ہو رہا تھا

اور۔اسکی ٹانگ پکڑ لی گئ تھی۔۔

کون ہیں آپ چھوڑیں ہمیں مراد" وہ پھر سے چیخی کے

فائز نے اس چیخ وپکار سے جھنجھلا کر اسکے کئ تھپڑ

مار دیے کے وہ۔۔آواز نہ نکال سکے اور اسکا دوپٹہ ہی

اسکے منہ پر باندھ دیا وریشہ نے زندگی میں پہلی بار۔۔

تھپڑ کھائے تھے اور۔۔اسکی عزت اس وقت

جا رہی تھی اسکے ہاتھ پاؤں کسی لائق نہیں رہے تھے۔۔

فائز مسکرادیا اسے تھپڑوں سے بے دم ہوتا دیکھ کر۔اور اسنے وریشہ کی گردن پر وار کیا اسے چھونا در حقیقت فائز کی پہلی اور اولین خواہش تھی۔۔

اور یہ آج کی نہیں تھی یہ تو شاید اس وقت سے تھی جس سے سے اسنے وریشہ کو دیکھا تھا۔۔اسے کئی بار چھونا چاہا مگر کبھی ایسا موقع نہ بن سکا اور کیسے بنتا۔۔ وہ جلدی چلی جاتی تھی۔۔۔

مگر اسنے سوچ لیا تھا وہ آج اسے چھو کر رہے گا وریشہ کو چھونے کی حوس نے اسے۔۔۔ چین نہیں لینے دیا تھا۔۔۔۔

اور آج وہ اسے چھو کر شاید ہاں مراد سے پہلے اسے چھو کر ۔۔آج وہ۔۔۔ فاتح ہونے والا تھا۔۔۔۔

اسنے وریشہ کی گردن کو نشانہ بنایا اور اسکی گردن پر کئی جگہ دانت گاڑ دیے جبکہ وریشہ مچل سی اٹھی

فائز نے اسکے ریشمی بازو پھاڑ دیے اسکی گرفت میں سختی حوس تھی جس سے وریشہ تڑپنے لگی وہ چلا رہی تھی چلا رہی تھی وہ چلاتی رہی۔ مگر اسکی آواز کسی کو نہیں پہنچی تھی اسکے ہاتھ فائز کی گرفت میں تھے۔۔

فائز نے اسکا گریبان بھی پھاڑ دیا سارا۔۔۔

وریشہ مچل ہی گئ۔۔۔۔

اور اس سے پہلے وہ۔۔۔۔اسکی خوبصورتی کو زبردستی چھوتا۔۔۔ تبھی اسے کسی کے قدموں کی آہٹ سی آنے لگی

۔۔۔

شیٹ " بے ساختہ اسکے منہ سے نکلا مگر وریشہ کی حالت ایسی نہیں تھی کہ وہ اس آواز کو سمجھ پاتی۔۔۔۔

فائز نے اپنی شرٹ کھول چکا تھا اسنے اٹھ کے بٹن لگائے اور جلدی سے وہ۔۔ دوسری کلاس میں گھس گیا۔۔۔

دروازہ بجا اور اسکے بعد لات مار کے دروازہ کھل گیا۔۔۔۔

وریشہ کی۔۔۔ آواز تھی چاروطرف مگر۔۔۔ اندر آنے والے شاذ کو کچھ سمجھ نہیں آئی

پرفیوم کی تیز خوشبو وریشہ کی ناک سے ٹکرائی اور ۔۔۔اسنے جیسے ہی سر اٹھایا سامنے شاذ کھڑا تھا حیران حونک جبکہ وریشہ اسے دیکھ رہی تھی اسی حیرانگی سے دونوں کے چہرے آمنے سامنے تھے۔۔۔۔۔

یہ یہ کیا ہوا ہے" وہ ایکدم چلایا اور اسکے منہ پر سے دوپٹہ کھولا

جبکہ وریشہ۔ایکدم اس سے دور ہوئی۔۔۔

شاذ نے ارد گرد دیکھا۔۔۔۔۔

وریشہ۔۔۔۔چلانے لگی۔۔۔

اور اس قدر چلائی تھی وہ کہ۔۔۔۔شاید ہی کبھی اس میں اتنی ہمت تھی اس شخص نے اسکا کچھ نہیں چھوڑا تھا۔۔۔وریشہ کو یقین ہو گیا تھا شاذ نے یہ سب اسکے ساتھ کیا ہے کیونکہ شاذ کے ہاتھ میں ہی پوری محفل میں اس وقت سیگریٹ تھی اور یہ پرفیوم اور وہ پرفیوم سیم سمل تھی۔۔۔

شاذ نے وریشہ کی حالت اور پھر اپنی سچویشن کو سوچا اور باہر بھاگا۔۔۔کیونکہ اسے سمجھ آگئی تھی خطرہ اسکے ارد گرد ہی ناچ رہا ہے اسکے چلانے اور۔۔شور ہنگامے اور شاذ کے بھاگنے۔۔پر۔۔۔۔سٹوڈنٹس

اسطرف متوجہ ہوئے دوسری طرف مراد بھی اگیا کیونکہ وریشہ کافی دیر سے غائب تھی

اور۔۔وہ شاذ کو دیکھ کر اس کمرے کیطرف دوڑا

وریشہ زمین پر پڑی تھی اسکی حالت بلکل بھی دیکھنے لائق نہیں تھی۔۔۔

وہ سب اکھٹے ہونے لگے وریشہ چیخ چیخ کر بے ہوش ہو گئ تھی

فائز بھی انھیں یونیورسٹی کے سٹوڈنٹس کے ساتھ اگیا تھا۔۔

کیا ہوا ہے" وہ بولا۔۔۔۔

جب میں یہاں آیا تو وہ اسی طرح تھی" شاذ اپنے گم ہوئے حواس کو ہوش میں لایا۔۔۔تھا خود ہی

۔۔۔۔۔

کس کس نے کیا ہے یہ سب" مراد کی دھاڑ پر ایکدم وہاں کھڑے سب لوگوں کے رنگ فق ہوئے۔ مگر بے حسی ایسی تھی کہ سب وریشہ کو دیکھ ضرور رہے تھے کوئی اسکیطرف بڑھا نہیں اسے چھپایا نہیں اسے ڈھکا نہیں سب دور سے کھڑے تماشے دیکھ رہے تھے۔۔۔

تم کھڑی کیا منہ دیکھ رہی ہو اسکو ڈھانپوں" مراد اسکے بعد وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔ شاذ ایکدم شناہر چیخا۔۔

میں کیوں کروں۔۔" شنا نے نفی میں سر ہلایا

میں نہیں کروں گی۔۔۔" وہ بولی اور۔۔۔ خود بھی پیچھے ہٹتی چلی گئی۔۔۔

شاذ حیرانگی سے شنا کو دیکھنے لگا

یہ سب کس نے کیا ہوگا" یونیورسٹی کے ایچ اوڈی کو بلایا گیا سٹاف اور ٹیچرز آئیں تو انھوں نے وریشہ کو ڈھانپ دیا

وہ۔۔۔جو چھپ کر زندگی گزار رہی تھی ایکدم سب کے سامنے بے پردہ ہو گئی تھی اور جو اسکی حالت تھی سب کو دیکھائی دے رہا تھا اسکی عزت لٹ چکی ہے اور یہ حقیقت تو فائز اور وریشہ ہی جانتے تھے کہ ہوا کیا تھا

اس برے وقت میں جہاں بے حس لوگ بھی آگے بڑھ آتے وہاں ثنا نے اسکا ساتھ چھوڑ دیا تھا

اس وجہ سے جو کہ اسکے ساتھ ہوا تھا۔۔۔

مراد جا چکا تھا ثنا بھی دور کھڑی تھی

شاذ حیران تھا سب کو یہ صفائی دینا چاہ رہا تھا کہ کہیں اسپر یہ نام نہ آجائے۔۔۔۔

مگر وریشہ۔۔۔کا بے پردہ ہونا۔۔اسکے قدم جکڑ چکے تھے جو کچھ بھی ہوا تھا صاف دیکھائی دے رہا تھا ۔۔اسکا دل ڈوب گیا تھا۔۔۔

وہ وہیں کھڑا رہا تھا۔۔شناجا کر گاڑی میں بیٹھ گئ سب کو وہاں سے بھیج دیا گیا۔۔۔

اور۔۔۔پھر شاذ جب خود بھی بہت دیر ہونے کے بعد وہاں سے ہٹا تو اسنے ان چاروں کو۔۔جنگلی بھڑیوں کیطرح بھاگتے آتے دیکھا تھا۔۔اور انکے پیچھے انکا بوڑھا باپ۔۔۔۔

تو یہ ہوتی ہے اولاد کی تکلیف۔۔کوئ اولاد کو بری نظر سے تکلیف پہنچائے یہ پھر۔۔اولاد اس تکلیف کو نہ سہتے ہوئے۔۔خود کو مار دے بات تو ایک ہی ہے اسکے ماں باپ بھی۔۔ زندہ لاشیں بن گئیں تھیں اور

آج۔۔اسنے اس گھمنڈی مغرور انسان کو وریشہ

کے پاس بیٹھے روتے دیکھا تھا چلا چلا کر۔

اسنے عادر کو دیکھا جو پاگل ہو رہا تھا۔۔۔

بہن کو بانہوں میں چھپا لیا تھا۔۔اشعر کو دیکھا جو

پولیس کو بلا رہا تھا ایک بھی سٹوڈنٹ یہاں سے باہر

نہیں نکلے گا چلا کر بولا تھا

باصم کو دیکھا تھا جس نے بڑی ساری چادر اپنی بہن

کے اوپر ڈالی تھی۔۔۔

ارسلان کو دیکھا تھا۔۔جو۔۔۔دیوانہ وار سٹوڈس

کو مارنے کے لیے بڑھا تھا

یہ تکلیف انھیں قدرت نے خود دی تھی

اسنے وریشہ سے ہمیشہ نفرت کی تھی مگر اسکے ساتھ ایسا ہو یہ نہیں چاہا تھا۔۔جو ہوا۔۔اسپر اس وقت اسکا دل بلکل پتھر کا ہو چکا تھا

آج ان سب کو دیکھ کر شاذ کو کوئی دلی سکون اور اطمینان نہیں ہوا۔۔۔

سب ہی حیران حونک تھے۔۔

اصل حیرانگی اسے مراد پر تھی

وہ وہ شخص تھا جو وریشہ پر جان لٹا رہا تھا۔۔اور اسے چھوئے بنا ہی وہاں سے چلا گیا

اور شنا جو اسکی بہترین دوست بنتی تھی عورت ہونے کے ناتے بھی اسکو چھوا نہیں۔۔۔یہ نفرت تھی اسکی۔۔جو دیکھائی دی تھی۔۔

وریشہ کا وجود ٹھنڈا پڑا تھا۔۔

سب سٹوڈنٹس کو وہیں قید کر لیا گیا تھا۔۔۔

کوئی وہاں سے نہیں نکل سکتا تھا

پولیس آگئی تھی۔۔

سب سہمے کھڑے تھے۔۔ شاذ بلکل چپ تھا جیسے وہ

بھی دماغی جھٹکے میں ہو آخر کس نے کیا یہ

سب۔۔ کچھ سمجھ نہیں لگی تھی بس ایک بار شانے

فائز کیطرف دیکھا تھا۔۔ اور فائز کا کنفیڈینس

بتا رہا تھا اسنے کچھ نہیں کیا

اور جو بھی ہوا اسکے ساتھ اچھا ہی ہوا۔۔۔

اسنے شانے اچکا کر مسکرا کر سوچا اسکے بھائی اسپر

دیوانے ہو رہے تھے باپ ہار ہار کر رو رہا تھا

انویسٹیگیشن ہو رہی تھی عادر اسے وہاں سے لے گیا تھا

باصم اور عادر اسے ہسپتال لے گئے تھے۔۔

بہت انوسٹیگیٹ کے بعد بھی وہاں سے جب کچھ نہ ملا تو سٹوڈنٹس کو چھوڑ دیا گیا وہ ثنا کو لے کر گاڑی میں بیٹھا گھر لوٹ رہا تھا

یہ جانے بنا کہ آنے والا کل اسکے لیے کیا تحفہ لا رہا تھا۔۔۔۔

پیچھے اس روم سے جہاں وریشہ ملی تھی وہاں ایک آدھ پیا سیگریٹ ملا تھا۔۔۔

اور۔۔پیچھے ہی پیچھے انوسٹیگیشن شروع ہو۔گئ تھی

تم نے اسکی مدد کیوں نہیں کی" شاذ نے ثنا سے پوچھا

وہ گندی لڑکی جو ہو چکی تھی میری طرح پاک نہیں رہی وہ" ثنا نے کہا اور باہر دیکھنے لگی

شاذ نے ایک نظر اسے دیکھا

تم اس کے ساتھ پھر کس حق سے پھیرتی تھی۔"

اسے غصہ چڑھا شنا خود کو سمجھ کیا رہی تھی

تمھارے بھائی کے قاتلوں کے ساتھ اج قدرت

نے خود بدلا لے لیا تو تمھارے اندر وریشہ کے نام کی

حمایت جاگ گئی۔۔کہنا کیا چاہتے ہو تم مجھ

سے میں ایک گندی لڑکی کو چھو کر خود بھی گندی

نہیں رہنا چاہتی تھی اور تمھیں تو خوش ہونا چاہیے"

شنا اسپر بگڑی

تو شاذ کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔۔۔

اب مجھے لگتا ہے مراد چھوڑ دے گا اسکو" وہ بولی تو لہجے

میں سکون تھا۔۔۔

شاذ کو شنا کی سوچ اور ذہنیت سے گھن محسوس ہوئی وہ کچھ

نہیں بولا۔۔۔

دیکھا اسکے بھائیوں کو کس طرح مر رہے تھے

ایک ایک کی آنکھ میں آنسو تھا اور ہوتا بھی کیوں

نہیں جب کسی کے گھر کی رونق اور خوشیوں کو ناگ

بن کر ڈسو گے تو تمھاری جھولی میں کوئلہ کیوں نہیں

گیرے گا۔۔ دیکھو شاذ تمھارے ہاتھ گندے نہیں

کروائے قدرت نے اس سے خود بدلا لے لیا اسکے

گھر والوں سے بدلا لے لیا۔۔ ہمیں جشن منانا

چاہیے" وہ بولی تو شاذ نے اسکیطرف دیکھا

میں کم ظرف نہیں ہوں اور میرا تعلق وریشہ

سے کبھی نہیں تھا مجھے اپنے دشمنوں سے انکے مقام

پر جا کر جنگ کرنی تھی شنا۔۔۔ میری سوچ تمھارے

جیسی نہیں ایک لڑکی۔۔۔ کی عزت کھو گئ میں

اس بات پر کبھی خوش نہیں ہو سکتا" گاڑی اسکے گھر

کے آگے روک کر وہ حتمی لہجے میں بولا۔۔۔۔

ثنا اسے دیکھتی رہی

تم آج اچھے لگ رہے تھے سب سے زیادہ ہینڈسم"

ثنا نے اہستگی سے اسکا ہاتھ تھام لیا شاذ نے

چونک کر دیکھا مگر دل تو۔۔۔ویرانگی کا شکار تھا جیسے

وریشہ نہیں وہ خود بھی لٹ گیا ہو۔۔۔

وہ سرد نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا

کیا ہم ایک تصویر کھینچیں" اسنے کہا

شاذ کچھ نہیں بولا ثنا نے شاذ کے مظبوط شانے پر

سر ڈال دیا اور۔۔۔ایک تصویر کھینچی

میں تم سے لڑنا نہیں چاہتی میں چاہتی ہوں تمھاری

تکلیف کم ہو جائے تم وہ سب بھول جاؤ جو ہو چکا ہے"

بھیا کی موت بھول جاؤں" شاذ نے پھاڑ کھانے

والے انداز میں اسے دیکھا

۔۔نہیں میں نے ایسا نہیں کہا" ثنا ایکدم سٹپٹا گئ

پلیز ثنا اس وقت مجھے اکیلا چھوڑ دو" وہ بولا اور ثنا

کے لیے دروازہ کھول دیا

ثنا نے۔۔سر ہلایا

میں رات میں میسج کروں گی پلیز جواب ضرور

دینا" وہ بولی اور باہر نکل گئ اور اسکے نکلتے ہی اسکے جانے کا

انتظار کیے بنا وہ زن سے گاڑی آگے بڑھا لے گیا

آج جس طرح وریشہ کو اسنے دیکھا تھا۔۔۔اسکو

لگ رہا تھا اسکے جسم کو کئ ٹکڑوں میں کسی نے تقسیم

کر دیا ہو۔۔۔

کون کس نے کیوں۔کب۔۔۔ ایسے کیا بہت سوال تھے

اسکے پاس۔۔۔۔

اسکی آنکھوں میں مگر اپنے لیے حیرانگی دیکھ کر وہ خود بھی شاکڈ تھا۔۔

ایسا کیوں۔۔۔۔۔

وہ کافی تیز ڈرائیو کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

اور پھر ایکدم گاڑی روک کر اسنے گھیرے گھیرے سانس بھرے تھے

سیٹ پر ٹیک لگا کر تھک کر سر ڈال دیا ہاں ثنا ٹھیک کہہ رہی تھی آج اسکے باپ کو روتے دیکھ کر اسے خوش رہنا چاہیے تھا قدرت نے خود ہی۔ بدلا لے لیا تھا مگر وہ خوش نہیں۔ تھا کیوں۔۔

اسکے بھائیوں کی بے چینی اور بے تابیاں دیکھ کر اسکے اندر سکون ہونا چاہیے تھا مگر نہیں تھا کیوں" وہ چیخا

۔۔۔

کیوں کیوں کیوں" وہ پھر سے چیخا۔۔۔

مگر جواب کی جگہ گھیری خاموشی تھی۔۔۔شاذ

خوش نہیں تھا۔۔۔ہاں نہیں تھا وہ خوش

تانیہ طاہر ناولز

مراد نے گھبرا کر ماں کو بتایا اور کمرے میں

بند ہو گیا

پہلے تو اسکی ماں حیران رہ گئ۔۔۔اور اسکے ماں باپ

کچھ نہیں بولے۔۔۔مگر صبح کا سورج نکلتے ہی وہ لوگ

اسکے پاس۔آئے تھے۔۔

کہ اسنے گزشتہ شب میں کیا فیصلہ کیا تھا۔۔۔

جبکہ مراد خاموش تھا

کیا بیٹا تم اس لڑکی کو اپناؤ گے جو عزت گنوا

چکی ہے" اسکی ماں آہستگی سے بولی۔۔

ن۔۔ نہیں" مراد کے منہ سے نکلا

کیسے کیسے میں ایک ریپ وکٹم گرل سے شادی کر

لوں" وہ بولا تو اسکے ماں باپ کو سکون سا ملا۔۔۔

کبھی نہیں" اسنے حتمی بات کی

اچھا فیصلہ کیا ہے تم نے" وہ بولے تو۔ مراد نے

سر ہلایا۔۔۔

تانیہ طاہر ناولز
www.BestUrduBook.com

وریشہ کو ہوش نہیں آیا تھا۔۔ وہ پانچوں رات سے

یہاں موجود تھے اور صبح ہو چکی تھی صبح بھی گھیری ہو

چکی تھی اور۔۔۔وہ پانچوں ایک دوسرے سے نگاہ چرائے کھڑے تھے

یار میری بات سنو" عادر کو اسکے دوست نے بلایا اور۔۔۔ اسے وہ سیگریٹ دیکھایا

ہمیں یہ ملا ہے اس جگہ سے۔۔جس سے اس شخص تک پہنچنا کوئ خاص مشکل نہیں ہے مگر۔۔ وریشہ کا بیان بھی ضروری ہے کیا وہ ہوش میں آئ" اسنے پوچھا تو عادر کمزور سا سر نفی میں ہلانے لگا جیسے سب ہار گیا ہو اسکے دوست نے اسکے شانے پر ہاتھ رکھا۔۔۔

سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔اچھی بات یہ ہے کہ وریشہ ہماری بہن کی عزت محفوظ ہے۔۔۔" انسپیکٹر نے کہا۔۔۔وریشہ کے رات سے اب تک کئ

ٹیسٹس ہو چکے تھے جن سے یہ ثابت ہوا تھا کہ وہ بچ گئ تھی درست وقت پر۔۔

اور اسکی عزت محفوظ تھی مگر اسکے ذہن پر اس حادثے نے برا اثر چھوڑا تھا۔۔۔

لیکن جس نے بھی یہ کیا اسے کڑی سے کڑی سزا ملنی چاہیے" عادر بولا۔۔۔

تو۔۔۔انسپیکٹر نے سر ہلایا۔۔۔

لیکن سزا سے بہتر صرف یہ اوپشن ہے کہ تم جلد از جلد اپنی بہن کی شادی کر دو"

کیا بکواس کر رہے ہو۔اسکا رشتہ ہوا ہوا ہے" وہ چیخا

۔۔۔۔

جبکہ اس وقت اسکی ذہنی حالت کے سبب وہ اسے یہ نہیں بتا سکا کہ کوئ بھی مرد اسے اب

قبول نہیں کرے گا سوائے اس مرد کے جس نے اسکے ساتھ اس زبردستی کی کوشش کی ہے۔۔وہ چپ ہو گیا اور۔باصم دوڑ کر آیا کہ وریشہ کو ہوش ا گیا ہے۔۔۔

عادر نے پھر کچھ نہیں دیکھا وہ اپنے دوست کو وہیں چھوڑ کر۔۔اندر روم میں بھاگا تھا جبکہ پیچھے سے وہ انسپیکٹر۔۔۔اس سیگریٹ کو دیکھنے لگا

جو جو اس فنکشن میں سیگریٹ پی رہا تھا اسنے تو ساری انو سٹیگیشن نکلوالی تھی چونکہ رات کی وجہ سے یونیورسٹی والوں کی کوتاہی تھی کیمرے اون نہیں تھے اس وجہ سے انھیں کوئ مظبوط سراغ نہیں مل سکا تھا

کچے گڑھے

تانیہ طاہر

قسط12

عادر روم میں آیا تو وریشہ سسک سسک کر باپ کے گلے لگی رو رہی تھی کچھ نہیں ہوا میرے چاند میرے بچے کچھ بھی نہیں ہوا۔۔ تمھارے ساتھ۔۔۔ تم بلکل ٹھیک ہو۔۔ میرا بیٹا بلکل ٹھیک ہے بلکل پہلے کیطرح"

۔۔ نہیں نہیں ڈیڈی۔۔ ڈیڈی ہماری عزت۔۔۔ ہم" وہ تڑپ تڑپ کر رو دی۔۔ باقی بھائی بھی دور کھڑے بہن کے غم پر مٹھیاں بھینچے سرخ آنکھوں سے کھڑے تھے جبکہ عادر وریشہ تک پہنچا وریشہ کو عادر سے۔۔ جھجھک سی آئی عادر کے اندر گویا آگ لگ گئی گڑیا" اسنے بہن کا چہرہ تھاما

بھیا ہم ہم داغ دار ہیں آپ ہمیں مت چھوئیں" وہ سسک اٹھی

کیسی باتیں کر رہی ہو۔۔کچھ نہیں ہوا ہے تمھیں تم بلکل ٹھیک ہو۔۔۔" اشعر نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا

جبکہ عادر نے اسے سینے سے لگالیا بچوں کیطرح تھی وہ ان سب کے لیے۔۔۔اور۔عادر اسکے روتے بلکتے وجود کو سنبھلتا رہا۔۔

تم اسے پہچانتی ہو کون تھا وہ کس نے کیا ہے یہ سب" عادر نے مدعے کی بات پوچھی وریشہ کے دماغ میں شاذ کا عکس اتر آیا

وہ۔۔۔ایک لمحے کے لیے خاموش ہو گئ

یاد کرو وریشے۔۔۔کون تھا وہ۔۔کس نے کیا ہے یہ سب۔۔اگر اس شخص کو بیچ میں سے نہ چیر دیا تو

کہنا بھائی نہیں تھا تمھارا وہ جزبات میں

مٹھیاں بھینچتا بولا

آغا شاذ" وریشہ کے منہ سے نکلا اور وہاں سب

ساکت رہ گئے

شاذ" اسکے باپ نے لبوں میں شاذ کا نام لیا تھا

شاذ" باصم اور ارسلان غصے سے بھڑک اٹھے۔۔۔

وریشہ خود کو چھپا کر رونے لگی۔۔۔۔

جبکہ عادر نے باپ کیطرف دیکھا۔۔۔

یہ دوسرا وار ہے ڈیڈ انکا میں بخشوں گا نہیں انھوں نے

میری بہن پر ہاتھ ڈالا ہے اس آغا شاذ کو کتے کیطرح

۔۔سڑک پر گھسیٹوا دیا تو نام عادر خانزادہ نہیں" وہ

دھاڑ تا وہاں سے اٹھ گیا جبکہ وریشہ کو بانہوں میں

اسکے باپ کے کمزور بازوؤں نے چھپا لیا

وریشہ روتی رہی تھی۔۔ تا دیر اسے یقین نہیں آیا کہ اسکی

عزت ناموس محفوظ ہے اور جب اسے سب کچھ

ٹیسٹس وغیرہ دیکھائے گئے تب جا کر وہ۔۔۔ کچھ۔۔

تسلی میں آئی تھی مگر اپنے جسم پر پڑے نشان سے گھن

سی ارہی تھی وریشہ ایک سانس رو رہی تھی اور انکا

باپ وریشہ کے ساتھ ایک سانس رو رہا تھا۔۔

جبکہ وہ چاروں سمجھ نہیں پا رہے تھے کہ کیا کرنا

چاہیے۔۔۔۔

مگر شاذ کا نام۔۔۔۔ شاید وہ صفحہ ہستی سے مٹا دیتے

عادر نے ایس ایچ او کو بتایا۔۔۔۔

پہلے اس سیگریٹ کی انوسٹیگیٹ کرنے دو کہ وہاں صرف ایک ہی لڑکا سیگریٹ پی رہا تھا اور وہ شاذ ہی تھا لیکن اگر کوئی اور بھی پی رہا تھا تو ہمارے لیے مشکل ہے ہم ڈائریکٹ شاذ کو نہیں اٹھا سکتے

وریشہ نے خود شاذ کا لیا ہے اسکے علاوہ بھی تمھیں کوئی ثبوت چاہیے" عادر چیخا

تم نہایت جزباتی انسان ہو۔۔وہ ایک سٹرونگ پارٹی سے بلونگ کرتا ہے کوئی عام لڑکا نہیں ہے بغیر کسی ثبوت کے اٹھائیں گے تو کوئی بھی ایشو بن سکتا ہے

پورے مکمل ثبوت سے اٹھائیں گے تاکہ۔۔سنہ ہی کوئی اوپشن رہے پیچھے"

اسنے عادر سے ایک دن مانگا تھا کہ صرف ایک دن اسے اپنی کاروائی مکمل کر دینے دو تاکہ بعد میں کچھ بھی ۔۔۔ایشوز نہ آئیں۔۔۔

عادر کے لیے یہ ایک دن گزارنا سب سے مشکل تھا۔

وہ گھر لوٹ آیا تھا وریشہ بھی گھر آگئی تھی مگر اسے سخت بخار تھا اور سب جاننے کے باوجود بھی۔۔وہ کچھ نہیں کر پا رہا تھا اس بے بسی سے زیادہ مشکل یہ تھی وہ اشعر سے خوب لڑا تھا۔۔۔

روکتا تھا میں کے اس یونیورسٹی مت بھیجو یہ ٹھیک نہیں سب نے وہ سب کرنا ہے جو میں کہوں گا

اسکے ہی خلاف جانا ہے سب کو یہ سب آپ لوگوں۔ کی لاپرواہی کا نتیجہ ہے" وہ چیخا

اس وقت ڈیڈ کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں ہے عادر پلیز تم تو چپ ہو جاؤ" اشعر غصے سے بولا

پلیز عادر بھیا ڈیڈ کی بھی طبیعت ٹھیک نہیں ہے ہم لوگ تو نہیں جانتے تھے کہ یہ سب ہو گا مگر اچھی بات یہ ہے ہماری بہن محفوظ ہے"

تم لوگ یہ نوٹ کر رہے ہو۔۔ کہ مراد اب تک نہیں آیا اس کا مطلب ہے کہ وہ کمینا شخص کوئی رشتہ نہیں رکھے گا مگر سن لو تم سب لوگ میں وریشہ کے ٹیٹس کبھی بھی کسی کو نہیں دیکھاوں گا جس نے میری بہن سے شادی کرنی ہو گی یوں ہی کرے گا"

وہ بولا بھڑک کر

تو تم ساری زندگی اپنی بہن پر یہ الزام برداشت کرو گے

اشعر نے کہا

نہیں۔۔۔ مگر اس طرح کوئی سچا پیار کرنے والا

اسکی زندگی میں شامل ضرور ہو جائے گا " وہ

کہہ کر اٹھ۔ کر چلا گیا یہاں اسنے روکا تھا کہ اسے

اس یونیورسٹی میں نہ بھیجا جائے مگر کسی

نے اس بات پر توجہ نہیں دی تھی اور اب جو بھی

کچھ ہوا تھا اس پر سب ہی ایک دوسرے سے

شرمندہ تھے اور

مانتے تھے یہ سب کچھ ان لوگوں کی لاپرواہی کی وجہ سے

ہو رہا تھا

--

وریشہ تیز بخار میں پھونک رہی تھی گھر کا

ایک ایک نوکر اسکے جلد صحت یاب ہونے کے

لیے دعا گو تھا۔۔۔سب پریشان تھے اور وریشہ کی خوشی سے کھکھلاہٹ جو کہ گھر میں گونجتی تھی۔۔۔پورے دو دن سے وہ نہیں گونجی تھی بس اسکے رونے کی آوازیں آ رہیں تھیں

اور اسکا باپ بھی رو رہا تھا مسلسل۔۔۔۔

پورے تین سے چار دن بعد مکمل ثبوت کے ساتھ اس بات کا یقین ہو چلا تھا کہ یہ سب کچھ شاذ نے کیا ہے۔۔۔

اور جیسے ہی اسپر فرد جرم لگا باقی سب اس کیس سے بری ہو گئے

دوسری طرف فائز جو۔۔یہاں سے پہلے بھی جا رہا تھا وہ مسکرا دیا۔۔۔کتنا مناسب ہوا تھا اس دن کہ شاذ کے ساتھ تیار ہوا تھا اور اسکی ہی

چیزیں استعمال کیں تھیں۔۔۔اور جس کی وجہ سے وریشہ دھوکے میں رہی اور الزام شاذ پر آگیا۔۔۔

اب شاذ جانے یہ اسکا کام مگر زندگی۔ میں دوبارہ وہ ریشہ کو ایک بار پھر چھوئے گا۔جب جہاں اسے موقع ملے گا۔۔فلحال وہ یہاں سے جا رہا تھا۔۔کب تک کے لیے وہ نہیں جانتا تھا۔مگر وہ ہر الزام سے بری تھا نہ کسی الزام میں تھا وہ۔۔ہاں ثنا نے جس انداز میں اسکیطرف دیکھا تھا تو اسے لگا تھا کہ شاید وہ۔۔۔سمجھ جائے مگر اسنے نگاہ پھیر لی جس سے واضح تھا یہ تو وہ سمجھ نہیں سکی اور اگر سمجھ بھی گئ تو وہ اگنور کر گئ کیونکہ اسکے اندر وریشہ کے لیے اتنی جلن اور حسد تھی کہ وہ اسکے تن پر لگے داغوں سے مطمئین تھی اور اسے کوئ غرض نہیں تھی کہ وریشہ زندہ رہتی یہ مرتی فائز

کی کل کی ٹکٹس تھیں اور وہ تو چاہتا تھا کہ جلد از جلد

یہاں سے چلا جائے

اسنے پیکینگ کر لی۔ اور اپنا فون اون ہی رکھا تھا جو بھی

اس سے رابطہ کرتا وہ خور بھی افسوس کا اظہار کرتا

مگر یہ وہ نہیں جانتا تھا اسکو چھونے کے بعد

اگر مصلحت کے طور پر وہ خاموش نہ ہوتا تو شاید وہ

اسکی عزت آبرو چھوڑتا بھی نہ ہاں اتنا ہی دیوانہ

وار لمس تھا اسکا۔۔ جسے چاہنے کی خواہش میں وہ

ہر حد پار کر دینا چاہتا تھا اور واپس اسی

چاہت کے ساتھ آنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔

اسے فرق نہیں پڑتا تھا کہ الزام کسی پر بھی لگے وہ شاذ ہو

یہ زید بکر اسکی جان چھوٹ رہی تھی اس سے بہتر

اور کچھ نہیں تھا

وہ شانے آچکا کر۔۔۔ آرام سے لیٹ گیا اور۔۔ وہ اس لمس کو یاد کرنے لگا۔۔۔

الزام کے تحت شاذ نے یہ سب کیا تھا اور ویکٹم خود یہ کہہ رہا تھا پوری یونیورسٹی میں یہ بات آگ کیطرح پھیل گئی تھی

شاذ اپنی جوب میں مصروف ہو چکا تھا مگر جب پولیس ریڈ اسکے گھر پر پڑی اور اسے طلب کیا گیا تو۔۔۔ اسے احساس ہوا کہ گھیرہ تو پیچھے ہی پیچھے اسکے تنگ ہو رہا تھا

اسکی پوزیشن پارٹی میں بھی خراب ہونے کا خدشہ تھا تبھی وہ خود ہی پیش ہو گیا اور اسکے وکیل نے بتایا کہ وہ اس سب میں ملوث نہیں تھا۔

آپ کس طرح مجھ پر الزام لگا سکتے ہیں کیا ثبوت ہے اپکے پاس" وہ بھڑک کر بولا۔۔۔

ایس ایچ او مسکرایا۔۔۔

ثبوت وہ ہنسا

ویکٹم نے خود تمھارا نام لیا ہے۔۔۔"

تو کیا ویکٹم کوئی بھی بکواس کرے گی اور میں مان لوں گا۔"

وہ بمشکل خود کو قابو میں کر کے بولا اسکے وکیل نے اسے اس جراح سے روکا

فلحال انکی بیل کے کاغذات پکڑیں ہم کوٹ میں ملیں گے ءاسکے وکیل نے کہا تو۔۔ایس ایچ او کو چار

نچپار اسکے بیل کے کاغذات ایکسیپٹ کرنے پڑے

اور۔۔شاذ وہاں سے اٹھ گیا

کیا یہ واقعی تم نے کیا ہے" شاہزیب نے ا

سکیطرف دیکھا

کیا بکواس ہے یار میں نے کچھ نہیں کیا" شاذ

ایکدم چیخا۔۔۔

تمھارا مسلہ ہی یہ ہے تم چیختے بہت ہو" شاہ زیب نے

ناگواری سے کہا

شیٹ آپ" وہ کہتا آگے نکل گیا اسکے وکیل نے

۔۔۔اسے کل اپنے آفس بلایا تھا اور شاہ زیب جو اسکے

ساتھ آیا تھا دوبارہ پلٹ گیا

وہ گھر نہیں گیا تھا۔۔کیوں جاتا وہ چور نہیں تھا جو چھپتا۔۔۔اور یہ وریشہ نے کس لیے اسکا نام لیا تھا کیا ریزن تھی۔۔

دوسری بار اس لڑکی نے بلوجہ اسے ٹارگیٹ کیا تھا اور وہ ہی ملا تھا کیا اسے۔۔جتنا وہ اس لڑکی سے دور بھاگتا تھا وہ لڑکی ہاتھ دھو کر اسکے پیچھے پڑ گئی تھی

مگر شاذ کو شدید نفرت ہو رہی تھی اس بات سے اسکی بنی بنائی پوزیشن برباد کر رہی تھی وریشہ اسے سلمان بٹ نے طلب کر لیا تھا۔اس الزام کے ساتھ اسکے ساتھ رہنا بھی یہ ہی تھا ساری پارٹی میں یہ چیما گویاں پھیل گئیں تھیں کے سلمان کا خاص آدمی۔۔۔ایک لڑکی کا ریپ کر چکا ہے

یہ الفاظ اسے چبھ رہے تھے اور کہنے ولا تو کہہ جاتا ہے سہنے والا کس تکلیف سے گزرتا ہے۔۔۔ اس بات کا انداز کوئی نہیں لگا سکتا

وہ سلمان بٹ کے سامنے کھڑا تھا چہرہ سرخ تھا بال بکھرے ہوئے تھے اپنی صفائی اب تک کسی کو نہیں دی تھی اس نے۔۔۔۔

سلمان اسے خاموشی سے دیکھ رہے تھے

راشید بھی وہیں اگیا

اس لڑکے کو۔پارٹی سے نکال دو۔کیونکہ یہ ہمارا نام خراب کر رہا ہے دوسری پارٹی کو اس طرح شے ملے گی اور وہ ہم پر حاوی ہو گی" راشد نے گھور کر شاذ کو دیکھا شاذ نے سر نہیں جھکایا تھا خاموشی سے راشد کو دیکھا اور۔پھر سلمان کو

میں اپنے کردار کی صفائی کسی کو نہیں دوں گا۔۔اگر مجھے ا
پ نے نکالنا ہے تو۔۔۔یہ اپکی مرضی ہے" وہ
سیدھا سیدھا بولا تھا

راشد ایکدم اپنی جگہ سے اٹھا

اتنے بڑے الزام کے بوجھ تلے ہونے کے باوجود تم آنکھے
دیکھاوگے ہمیں" وہ ایکدم اسپر ہاتھ اٹھاتا کہ سلمان کی
آواز پر رکا۔۔شاذا سے خونی نظروں سے گھور رہا تھا۔۔۔
کہ اگر وہ اسپر ہاتھ اٹھاتا صرف اس الزام کی بنیاد پر تو
۔۔۔اسکی جان نکال لیتا۔۔وہ عباس نہیں تھا جو
لوگوں کی باتوں کے بوجھ تلے خودکشی کر لیتا۔۔۔

جاؤ راشد یہاں سے مجھے اس سے اکیلے میں
بات کرنی ہے" سلمان نے دوٹوک کہا تو۔۔راشد
دانت پیستا وہاں سے چلا گیا۔۔

اب وہ دونوں اکیلے تھے شاذ کا سانس غصے سے تیز تر ہوتا جا رہا تھا

ریلکس ہو جاؤ۔۔۔کافی جزباتی ہو تم" سلمان نے اسکے آگے پانی کی بوتل کی۔۔۔۔

شاذ نے چونک کر دیکھا

تو اپکو مجھ پر الزام نہیں لگانے میں ان الزام کا منتظر ہوں"

وہ بدگمانی سے بولا۔

اور اگر مجھے نکالنا

شیٹ آپ" سلمان نے ہاتھ اٹھا کر اسے مزید بولنے سے بعض رکھا۔۔۔۔

شاذ اسے دیکھنے لگا

مجھے تم پر بھروسہ ہے۔۔تم نے ایسا کچھ نہیں کیا ہو گا مگر۔۔یہ بھی حقیقت ہے تم پر لگا یہ الزام ہمیں

نقصان پہنچائے گا۔۔۔اور میں کسی نقصان کو افوڈ نہیں کر سکتا فلحال طبعیت بھی ناساز رہتی ہے کچھ اج کل تو۔۔۔ بہتر ہے تم۔اس معاملے کو سمیٹ لو۔" اسنے کہا

تو۔۔شاذ۔۔۔

کے دل کو کچھ سکون ملا تھا۔۔۔

آپکو مجھ پر کیسے یقین ہے" وہ جاننا چاہتا تھا

سلمان مسکرا دیے

پتہ نہیں کیوں مگر پھر بھی لگتا نہیں تم ایسے لڑکے ہو چلو جوان جزباتی ہونے کے بجائے خود کو ثابت کرو اور لوگوں کے منہ بند کر دو" اٹھ کر اسکا ہاتھ تھپتھپا کر وہ بولے تو شاذ نے مسکرا کر سر ہلایا

تم اسکی بیل کیسے کر سکتے ہو۔۔جب اسپر الزام ہے تو بیل کیسے ہو سکتی ہے" عادر چیخا تھا۔۔۔اسپر

۔۔۔۔

بیل ہو سکتی ہے۔۔۔۔ فلحال اور۔۔۔ سچ بتاؤ تو وہ اتنا کانفیڈینٹ ہے کہ ایک منٹ کے لیے میں بھی سوچ میں پڑ"

مسکرم" عادر کے چیخنے پر وہ چپ ہو گیا

تمھیں لگتا ہے میری معصوم بہن کسی پر الزام لگا سکتی ہے"

وہ اسے جھنجھوڑ کر بولا

نہیں مجھے یقین ہے ہماری بہن پر میں نے بھی وریشہ کو اپنی بہن ہی سمجھا ہے۔۔ تم وکیل کراؤ۔۔۔وہ پکڑا جائے گا"

نہیں اب کسی وکیل کی ضرورت نہیں ہے۔۔ میں
یہ مسلہ خود حل کروں گا اگر وہ میدان جنگ میں اترنا
چاہتا ہے تو ایسے ہی سہی"

کیا کرو گے تم" اشعر نے بھی اسکیطرف دیکھا
بھیا بہت حساب کتاب ہے انکیطرف میرے
۔۔۔۔کہانی وہیں سے اب شروع ہو گی جہاں سے
۔۔۔۔اسنے شروع کی" وہ۔۔انتقامی لہجے میں بولا۔۔

کیا کرنا چاہ رہے ہو تم"

اشعر کچھ سمجھا نہیں اور نہ ہی ارسلان باصم اور
مکرم

۔۔

شاذ نے میری بہن کے ساتھ زیادتی کی ہے تو وہ ہی اسے
قبول کرے گا"

واٹ " یہ دھچکا تھا سب کے لیے

پاگلو وا گل تو نہیں ہو گئے تم

کچھ ہی دنوں میں مراد سے اسکی شادی ہے اور تم کسی

فضول بات کر رہے ہو" اشعر کو غصہ چڑھا

تو مرتا کیوں نہیں وہ مراد یہاں" عادر غصے سے بولا

تانیہ طاہر ناولز

اس کا جواب کسی کے پاس نہیں تھا

ابھی وہ سب لوگ اسی بات پر بحث کر رہے تھے کے

www.BestUrduBook.com

مراد کا ملازم آگیا

اسکے ہاتھ میں سامان تھا سارا جو ان لوگوں نے

مراد کو دیا تھا

اور منگنی کی انگوٹھی

اشعر ارسلان اور باصم کو اپنے اپ ہی جواب مل گیا تھا

اشعر نے انگوٹھی اپنی مٹھی میں بند کر لی

ڈیڈ کو ابھی مت بتانا" وہ بولا

عادر نے اس ملازم کو۔۔البتہ گھر سے نکلوا دیا تھا

دل تو کر رہا ہے اس مراد کے ٹکڑے کر دوں" باصم تپ کر بولا۔۔۔۔

یہ سب آپ کروا رہے ہیں اگر ہم یہ بات واضح کر دیں کہ وریشہ"

وہ ایکدم رک گیا

کچھ جھجھکا بھی تھا

پہلے جیسی ہے تو شاید اسکا رشتہ نہیں ٹوٹے گا"

ان باتوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا اب تو میں بھی نہیں چاہتا وریشہ کی شادی کہیں اور ہو۔۔۔ شادی تو اس سے صرف شاذ ہی کرے گا اور میں اسے باخوبی بتاؤ گا۔۔۔ کہ۔۔۔۔ عزت پر ہاتھ مارنا کسے کہتے ہیں"

عادر غصے سے کہہ کر چلا گیا جبکہ وہ سب ایک دوسرے کو دیکھتے رہ گئے۔

دوسری طرف وریشہ کا بخار اترنے کا نام نہیں لے رہا تھا۔۔۔ اور ڈیڈ اسکے پاس ہی تھے تب سے سب ملازم الرٹ تھے۔۔۔

ابھی بھی کچھ دیر پہلے ڈاکٹر اسکو چیک کر کے گیا تھا ۔۔۔ اور۔۔ اسکو میڈیسن بھی لکھ کر دی تھی۔۔۔۔

ڈیڈ اسے چھوڑ کر باہر آگئے تھے ان سب نے اپنے باپ کو اتنا ہارا ہو کبھی نہیں دیکھا تھا

شاذ کے گھر والوں کو کچھ نہیں پتہ تھا نہ اسکے بابا کو نہ ہی ماں کو۔۔۔ریڈ۔۔ گھر پر پہنچنے سے پہلے ہی۔۔وہ پیش ہو گیا تھا۔۔

وہ گھر لوٹا تو شنا کی کال آنے لگی

"شاذ یہ سب میں کیا سن رہی ہوں تم

شنا اس وقت مجھے کوئی بات نہیں کرنی"

"سب تم پر الزام لگا رہے ہیں" وہ بولی

"تو تم بھی مانتی ہو یہ مجھ پر الزام ہے" شاذ کو پہلی بار شنا کی کوئی بات اچھی لگی تھی

افکورس یار۔۔۔ میں کویں تم پر شک کروں گی مجھے تم پر یقین ہے اور میں جانتی ہوں تم نے ایسا کچھ نہیں کیا" شنا مان سے بولی۔۔

شاذ نے سر ہلایا

مگر۔۔ مجھے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا شاذ۔۔" تم نے کسی کو گھر پر تو کچھ نہیں بتایا" وہ دونوں پہلی بار نارمل بات کر رہے تھے

نہیں بس حرم آپی سے تھوڑی سی بات ہوئی تھی بٹ وہ تو اسی غم میں ہیں کہ یہ وریشہ کے ساتھ کیا ہو گیا۔۔۔"

شنا نے سر جھٹکا

اوکے میں گھر پر ہوں فریش ہو جاؤں پھر بات کروں گا" پہلی ہی بار اسنے یہ کہا تھا شنا کو

بہت خوشی ہوئی تھی اسپر اعتبار کر کے آج وہ اسکی نظروں میں بہت اچھی بن گئی تھی اسنے خدا حافظ کہہ کر خوشی سے فون بند کر دیا جبکہ شاذ نے سیل فون بیڈ پر پھینک دیا

بار بار سوچ سوچ کر یہ بات اسکا خون سلگا رہی تھی کہ وریشہ نے اسپر الزام لگایا تھا۔۔۔

اگر اسکے بس میں ہوتا تو وریشہ کے ٹکڑے کر دیتا

۔۔۔۔

وہ جانتا تھا سب اسی پر الزام لگا رہے تھے۔۔۔۔ مگر۔ شنا کا پر یقین لہجہ سن کر مزید کچھ ڈھارس ملی تھی

۔۔

مگر پولیس نے اسے ہی کیوں۔۔۔۔ انوسٹیگیٹ کیا۔۔

وہ ایک منٹ کے لیے سوچنے لگا تھا

تبھی کمرے میں اسکی ماں آگئ

شاذ بیٹا حرم کو تو لے آؤ سوچ رہی ہوں گھر میں ذکر

یہ قرآن خانی کرالوں اللہ تعالیٰ نے تمھیں

کامیابیاں دی ہیں۔ تو ہمیں خدا کا شکر ادا کرنا چاہیے"

وہ مسکرا کر بولیں

مما جس دن آپکا بیٹا پارٹی میں کسی سٹرونگ

پوزیشن پر۔ آجائے گا اصل کامیابی اس دن ہو گی

۔۔۔۔۔" وہ بیٹھ گیا۔۔

ایسے نہیں کہتے شاذ بہت مشکلوں سے ہمارے گھر

میں امن ہوا ہے۔۔۔ تم بس۔ حرم کو لے آنا"

وہ بولیں تو شاذ نے ہلکا سا مسکرا کر سر ہلا دیا۔

جبکہ وہ اسکا شانا تھپتھپا کر اٹھ گئیں تھیں

شاذ انکو جاتے ہوئے دیکھنے لگا

ان دونوں کو کتنا دکھ ہو گا جب وہ جان جائیں گے کہ

اسپر کیا الزام لگا ہے۔۔۔

اور اس نے سوچ لیا تھا ہر ممکن کوشش کر کے وہ ان

سب سے یہ بات چھپا کر رکھے گا۔۔۔

لیکن وہ خود بھی آنے والے وقت سے انجان تھا کہ

کیا ہونے والا ہے

کچے گڑھے

تانیہ طاہر

قسط 13

شاذ صبح صبح ہی حرم کو گھر لے آیا تھا۔۔۔

حرم نے اس سے وریشہ کے بارے میں کوئی بات نہیں کی تھی آج ثنا بھی ساتھ تھی اگر وہ اکیلی ہوتی تو شاید اس سے ذکر کر ہی لیتی شاذ اور وہ دونوں اندر آ گئے

شاذ کی ابھی کچھ ہی دیر میں میٹینگ تھی اسے اس جھمیلے میں پڑنے کے بعد یہ بھی یاد نہیں رہا تھا کہ سلمان بٹ کے ٹیسٹس جو آئے تھے انکی اطلاع بھی اسے دینی تھی وہ ناشتہ اسکی ماں نے بنایا ہوا تھا۔۔وہ ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھ گیا۔۔۔

www.BestUrduBook.com

ناشتہ کرنے لگا تھا اسکے وکیل کا اسکے پاس میسج ایا کہ ان لوگوں نے کیس واپس لے لیا ہے تبھی وہ بری ہے تو فکر کی کوئی بات نہیں

وہ مسکرادیا واقعی۔۔دن اچھا تھا آج اسنے گھیرہ سانس لیا اور سیل فون بند کر کے وہ رغبت سے پراٹھا انڈا کھا رہا تھا

حرم بیٹا۔۔۔تم یہاں کی صفائی کر دو۔" انھوں نے حرم سے کہا تو وہ سر ہلا کر۔۔۔گھر صاف کرنے لگی

ثنا سے زیادہ حرم اسکی ماں کے زیادہ قریب تھی ثنا دوسری طرف کی صفائی کرنے لگی تھی۔۔صفائی کرنے کے بعد وہ لوگ کھانا پکانے لگے اور ثنا اسکے پاس۔آگئی وہ نیوز دیکھ رہا تھا

آج تم گئے نہیں" وہ مسکرا کر بولی شاذ کو اسکا اسکے ساتھ بیٹھنا اچھا نہیں لگا وہ صرف اسکی منگیتر تھی بیوی نہیں جو منہ اٹھا کر ا۔گئ تھی

تم مما کے پاس جاؤ" شاذ بولا تو۔۔ثنا نے منہ بنایا

کیا ہو گیا وہ لوگ تو

کچن میں مصروف ہیں"

تمھارے پاس زمیر تو ہے" شاذ غصے سے بولا

چھوڑو شاذ کیا ہو گیا ہے۔۔۔اچھا مجھے یہ بتاؤ۔ تم آج عدالت جاؤ گے" وہ بولی تو شاذ نے نفی میں۔ سر ہلایا۔۔

اس کیس سے میں نکل گیا ہو۔ان بیوقوفوں کو ہوش اگیا ہے کہ کسی پر بھی منہ اٹھا کر الزام نہیں لگایا جاتا۔۔ تبھی وہ الزام واپس لے چکے ہیں" وہ سنجیدگی سے بولا تو۔۔ثنا نے بے ساختہ اسکا ہاتھ تھام لیا

واقعی"

شاذ نے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ پر دیکھا اور ایکدم ہی ہاتھ کھینچ لیا

شاذ تم ایسے کیوں بیہیو کرتے ہو تم نے مراد اور وریشہ کو دیکھا تھا مراد وریشہ کا ہر وقت ہاتھ تھام کر رکھتا تھا اور وریشہ اسکے پیچھے پیچھے رہتی تھی

تم کیوں پھر اریٹیٹ ہوتے ہو

منگیتر تو آپس میں ایک دوسرے کا ہاتھ تھام ہی لیتے ہیں" ثنا افسوس سے بولی

شیٹ آپ ثنا" شاذ اس بے وجہ مثال پر بھڑک اٹھا

مجھے عورت کا کسی بھی مرد سے محرم بنے بغیر کھلنا سخت نفرت زدہ لگتا ہے اور میں ایسی کسی عورت کو قبول نہیں کر سکتا جو مردوں کی بانہوں

میں بانہیں ڈالے بھلے وہ تم کیوں ہی نہ ہو۔۔اور تمھارے سامنے میں تمھارا منگیتر ہی کیوں نہ ہوں میں تمھارا منگیتر ہوں اور نہ محرم ہوں جس دن تم میری محرم بن جاؤ گی اس دن یہ سب عام باتیں ہو گی"

وہ بولا اور لہجہ کڑک تھا۔۔۔۔

محبت میں سب جائز ہے" ثنا نے احتجاج کیا

۔۔۔

تو کیا نکاح سے پہلے تم میری خواہشات کو پورا کر سکتی ہو" وہ بے حد سختی سے بول اٹھا یہ سمجھ کر کہ کسی بھی لڑکی کے لیے یہ بات بہت سخت ہوتی ہے۔۔

ثنا مسکرا اٹھی

اگر تم ایسی خواہش کرو گے تو

شنا" وہ ایک عجیب زلزلے سے غرایا کہ شنا کے رنگ فق ہو گئے ا

کہ اسکی ماں اور حرم بھی باہر آگئ وہ کھڑا ہو چکا تھا

یہ تو تم یہاں سے چلی جاؤ ورنہ میں کچھ بہت برا کر دوں گا" اسنے دانت پیس لیے تھے۔۔۔

جبکہ شنا نے غور سے اسے دیکھا شرمندگی ہوئی تھی سب کے سامنے

ایک بار شادی ہو جانے دو شاذ تمھارے یہ سارے نخرے تو میں ختم کر ہی دوں گی" وہ اسے دیکھتے ہوئے سوچتی وہاں سے کچن میں آگئ

کیا ہوا ہے بیٹا" اسکی ماں نے پوچھا

ثنا نے انکیطرف دیکھا کچھ نہیں آنٹی اب کیا

ساری باتیں اپکو بتاؤ" وہ زرا سر جھٹک کر بولی تو

حرم نے بہن کیطرف دیکھا

کیسے بات کر رہی ہو یہ تم"

تم تو چپ رہو" وہ اسپر بھی بھڑک کر بولی اور۔رخ موڑ

لیا اپنے موبائل کو دیکھنے لگی

دوسری طرف شاذ کی پیشانی پر پسینہ پھیل

گیا تھا اسکے وہم و گمان میں بھی نہیں۔تھا ثنا

اس قسم کی سوچ رکھتی ہے

اسے نہیں لگتا تھا کہ وہ ایسی سوچ رکھتی ہو گی۔۔

مگر اسکے سامنے تھی اور آج پہلی بار ہی اسنے یہ

سوچا تھا کہ کیا اسکے جیسا ذہن رکھنے والا شخص ثنا کے

ساتھ گزارا کر پائے گا

وہ ابھی انھیں سوچوں میں گم تھا کہ سامنے سے آتے

عادر کو دیکھا۔۔

اور حیرانگی سے وہ اپنی جگہ سے اٹھ گیا۔

عادر کے پیچھے اشعر ارسلان اور باصم کے ساتھ

انکے والد بھی تھے وہ سب۔۔ اندر آگئے

شاذ ان سب کو دیکھ رہا تھا وہ جانتا تھا اب

یہاں کیا ہونے والا ہے ۔۔ مگر اسنے چہرے پر کوئی

تاثر نہیں دیا

وہ چاروں شاذ کو بری طرح گھور رہے تھے جبکہ شاذ

سپاٹ نظروں سے دیکھ رہا تھا ان سب کو۔

والد کہاں ہیں تمھارے" ان کے باپ نے پوچھا۔۔۔

شاذ نے ایک لمبا سانس کھینچا تھا کچن سے۔۔۔

اسکی ماں اور ثنا بھی باہر آگئے

انھوں نے ان سب کو اپنے گھر پر دیکھا تو شاذ کو دیکھنے لگی

یہ یہ لوگ یہاں کیوں آئے ہیں شاذ" وہ اسکے پاس آئی

جبکہ ثنا بھی انکے ساتھ اکر کھڑی ہو

گئی حرم نے بھی ہاتھ دھوئے اور وہ بھی باہر اگئی مگر وہ نہیں جانتی تھی باہر اسکا کس سے سامنا ہوجائے گا

عادر

کی نگاہ اسپر نہیں اٹھی تھی جبکہ حرم پورے دو سال بعد اسے آنکھوں کے سامنے دیکھ کر وہیں تھم گئی۔۔۔

اسے لگا اسکی سانسیں ابھی نکل جائیں گی وہ پہلے سے کئ گناہ خوب صورت ہو چکا تھا بہت ہینڈسم

وہ تھم گئ تھی۔۔۔جبکہ شاذ۔ کی آواز پر ایکدم وہ ہوش میں آئ

تانیہ طاہر ناولز

کیوں ملنا ہے تم لوگوں نے ان سے" وہ بولا لہجہ سرد ہی تھا۔۔

اسکی اتنی زبان میں اسکی زبان نکال لوں گا" عادر جنونی سا ہوتا اسکی طرف بڑھا۔۔۔

شاذ ویسے ہی کھڑا تھا اسے معملہ سمجھ آگیا۔تھا۔۔۔

تمھارے والد جہاں بھی ہیں انھیں بلاؤ ہمیں ان سے بات کرنی ہے" انکے والد سنجیدگی سے بولے۔۔۔

وہ تم لوگوں سے نہیں ملیں گے" شاذ ڈٹا کھڑا تھا۔

دیکھو شاذ جو کہا جا رہا ہے وہ کرو" اشعر جس نے ہی عادر کو روکا تھا آگے بڑھ کر بولا

میرے گھر میں کھڑے ہو خانزادوں" شاذ کی بلند آواز پر وہ اسکیطرف دیکھنے لگے

تم لوگ اونچی آواز میں مجھ سے بات نہیں کر سکتے اور اگر ایسا سوچا بھی پولیس کو بلوا کر۔۔۔ جیل میں بند کرا دوں گا" وہ بولا۔۔۔ اور یہ آوازیں سن کر باہر سے آتے نصیر صاحب دوڑ کر گھر میں داخل ہوئے تھے اور ان سب کو دیکھنے لگے۔۔۔

شاذ نے گھیرہ سانس بھرا ضروری تھا انکا اس وقت یہاں آنا۔۔۔

نصیر صاحب کو دیکھ کر ان سب نے شاذ کو اگنور کر دیا تھا

ہمیں آپ سے بات کرنی ہے" اشعر نے کہا۔۔۔ جبکہ۔۔باقی سب خاموش کھڑے تھے

بابا آپ ان سے بات نہیں کریں گے" شاذ نہیں چاہتا تھا انھیں یہ بات پتہ چلے۔۔۔ مگر۔۔۔ایسا آج ممکن نہیں تھا۔۔۔

نصیر صاحب نے شاذ کو روکا۔۔۔

اور شاذ چپ ہو گیا اسکی ماں اور شنا خاموش تھی۔۔۔۔ حرم پیچھے کھڑی تھی ان سب کی نظر حرم پر نہیں گئی تھی

شاذ دانت پیس رہا تھا ایک بے وجہ الزام کی بنیاد پر وہ ایک بار پھر اسکے ماں باپ کو تکلیف دینے پہنچ گئے تھے

وریشہ کے والد نے نصرت صاحب کی جانب دیکھا اور انکھوں میں پانی سا بھر آیا

نصیر صاحب نے ایک نظر شاذ کو دیکھا پھر حیرانگی سے انھیں دیکھنے لگے

تمھارے بیٹے نے میری بیٹی کے ساتھ زیادتی کی ہے ۔۔۔ تنہائی میں اسکا فائدہ اٹھایا ہے" وہ بولے تو نصیر صاحب کی آنکھیں پھیل گئیں اور انکے ساتھ ساتھ اسکی ماں اور حرم کی بھی جبکہ شنا کے ساتھ ایسا کچھ نہیں تھا وہ جانتی تھی شاذ نے کچھ نہیں کیا۔

شاذ ایکدم باپ کے نزدیک آیا

یہ بکواس کر رہے ہیں ڈیڈ میں نے کچھ نہیں کیا میرا انکی بیٹی سے کوئی واسطہ نہیں تھا بلوا جب اپنی بیٹی کا گند میرے گلے میں ڈالنا چاہ رہے ہیں" وہ بھڑکا جبکہ عادر اور ارسلان نے اسکے منہ پر کھینچ کر مکے مارے

دوسری طرف شاذ کون سا۔۔روکنے والا تھا وہ ان دونوں پر بھاری پڑنے لگا تھا اسنے۔۔۔ارسلان کا سر کھینچ کر ٹیبل پر مارا جبکہ عادر کی ناک پر مکہ مار کر وہ اسکا گریبان جکڑے اسکا منہ توڑ دیتا آج۔۔اور ساری بھڑاس نکال دیتا اسکو۔۔۔پیچھے سے نصیر صاحب نہ پکڑتے اور دوسری طرف باصم اور اشعر اگر نہ ان دونوں کو روکتے

اسکی جان نکال لوں گا اگر اسنے میری بہن کے متعلق کچھ کہا

اور میں تمھارے ٹکڑے کر دوں گا اگر تم نے زرا بھی کوشش کی میرے کردار کو داغدار کرنے کی" شاذ بھی اکھڑا

میں یہاں جنگ کرنے نہیں ایا ہوں میری بیٹی کا سوال ہے میری بیٹی بن موت مر رہی ہے تمھارے بیٹے کی وجہ سے"

وہ بولے اور عادر اور شاذ کے بیچ میں اگئے۔۔۔

جبکہ نصیر صاحب نے سر نفی میں ہلایا

میرا بیٹا ایسا نہیں کر سکتا کیا ثبوت ہے اپکے پاس جو آپ الزام لگا رہے ہیں"

وہ بولے۔۔۔ تو شاذ کے دل پر کچھ ٹھنڈک سی پڑی۔۔۔

اور وہ جو بپھر رہا تھا رک گیا دوسری طرف

عادر بھی تھم گیا تھا

میرے پاس سارے ثبوت ہیں" عادر بولا

شاذ نے چونک کر اسے دیکھا

یہ سیگریٹ۔۔۔ اور میری بہن خود"

اس پورے فنکشن میں اس کمینے کے علاوہ کوئی

سیگریٹ نہیں پی رہا تھا۔۔۔

اور وریشہ نے خود اسکا نام لیا ہے۔۔ کوئی لڑکی خود پر ایسے

الزام برداشت نہیں کرتی۔۔۔" عادر دانت پیس کر

بولا

نصیر صاحب نے سیگریٹ پر شاذ کو دیکھا۔۔۔

کیونکہ وہ جانتے نہیں تھے وہ سموک کرتا ہے اور شاذ کو کچھ شرمندگی ہوئی تھی اس بات کے باپ پر کھلنے پر۔۔۔۔۔۔

وہ چپ ہو گئے۔۔۔

مگر اس صرف ایک سیگریٹ سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ میں نے آپکی بیٹی کے ساتھ کچھ کیا ہے۔۔۔ یہ سراسر الزام ہے مجھ پر" وہ بھڑکا

۔۔۔۔۔

چپ ہو جاؤ" نصیر صاحب ایکدم غصے سے بولے۔۔۔۔

شاذ بے یقینی سے باپ کو دیکھنے لگا اور وہ لوگ بھی نصیر صاحب کا ری ایکشن دیکھ کر کچھ ڈھیلے ہوئے تھے۔

بابا آپ ایسا نہیں سوچ سکتے میں نے کچھ نہیں کیا میں قسم کھاتا ہوں۔۔۔۔ سیریسلی" وہ باپ کو یقین دلانے لگا۔۔۔۔

مگر نصیر صاحب کی آنکھوں میں کوئی اعتبار نہیں تھا

شاذ کا دم گھٹنے لگا باپ کی بے یقینی دیکھ کر۔۔

جبکہ نصیر صاحب سر تھام کر بیٹھ گئے۔۔

شاذ نے ان سب کو۔۔۔۔ عقابی نظروں سے دیکھا تھا جیسے انکو کئی ٹکڑوں میں تقسیم کر دے گا۔۔۔۔ مگر ۔۔۔۔وہ سب اب نارمل تھے۔۔۔

دوسری طرف اسکی ماں بھی نیچے بیٹھتی چلی گئی صرف ایک سیگریٹ سے وہ لوگ اس بات پر اکتفا کر چکے تھے یہ بکواس شاذ کی سمجھ سے باہر تھی

یہ جھوٹ ہے میں گواہی دیتی ہوں شاذ نے وریشہ کے ساتھ کچھ نہیں کیا وریشہ کا تعلق تو مراد سے بھی بہت نجی تھا ہو سکتا ہے دونوں نے ہی کچھ کر لیا ہو اور پھر ڈر کر ڈرامے بازی کر رہے ہوں" ثنا بیچ میں ایکدم بولی۔۔۔۔۔

اور ان سب کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

وہ چاروں لڑکی کی وجہ سے خاموش کھڑے رہے تھے اور حقیقت تو یہ تھی مردوں کے بیچ میں ثنا کا بولنا شاذ کو بھی ناگوار گزرا تھا بھلے وہ اسکے حق میں ہی کیوں نہ بول رہی تھی جبکہ۔۔۔۔۔ان چاروں کو ثنا سے تو نفرت محسوس ہوئی تھی انکی بہن ہی بیوقوف تھی جو سانپ کو دودھ پلا رہی تھی۔۔

تمھارا مسلہ نہیں ہے تو بیچ میں مت بولو اور مزید تم نے میری بہن پر کوئی بات کہی تو زبان گدی سے کھینچ لوں گا

تمھاری" باصم نے ثنا کو بھڑک کر کہا۔۔ثنا نے چیڑ کر اسکیطرف دیکھا

شاذ ایسا کچھ نہیں کر سکتا انکل آپ یقین کریں اسپر" ثنا نے کہا تو۔۔۔نصیر صاحب نے سر اٹھایا

۔۔۔۔۔

تم نے اتنا گنھونا بدلہ لیا۔۔ میں خوش تھا میرا بیٹا۔۔۔انکی ٹکر پر جا کر انکو جھکائے گا میرے بیٹے کا بدلا لے گا مگر۔۔۔مگر شاذ تم نے میرا امان توڑ دیا۔۔۔تم نے ایک لڑکی سے بدلا لیا

یہ سب قصوروار تھے شاذ" نصیر صاحب نے اسکا گریبان جکڑا

یہ جھوٹ ہے بابا سب جھوٹ میں نے خدا کی قسم کچھ نہیں کیا" وہ دھاڑا مگر کوئی فرق نہیں پڑا

میری بیٹی کا رشتہ ٹوٹ گیا ہے۔اسے کوئی قبول نہیں کرے گا میں چاہتا ہوں تمھارا بیٹا اسے اپنائے" وہ بولے تو شاذ نے ان لوگوں کیطرف دیکھا۔ اسے لگا کہ اسکے دماغ کی رگیں پھٹ جائیں گی شنا بھی انکی بات پر۔۔۔۔جم سی گئی حیرانگی سے انکیطرف دیکھنے لگی۔۔

وہ بولے۔۔ جبکہ۔۔۔نصیر صاحب نے بنا شاذ کی جانب دیکھے سر ہلا دیا

شاذ حیرانگی سے باپ کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

دوسری طرف وہ سب لوگ جیسے مطمئین سے ہو گئے تھے۔۔۔۔۔

یہ سب بکواس ہے اور میں ایسا کچھ نہیں کروں گا بھلے میرے ماں باپ بھی میرے ساتھ نہ ہوں" وہ جھٹکا کھا کر اٹھا اور۔۔۔بلند آواز میں دھاڑا تھا۔۔۔

جبکہ۔۔ثنا بھی اٹھی

میں اسکی منگیتر ہوں اور مجھے شاذ پر پورا یقین ہے اور ۔۔۔میں کسی اور سے شاذ کی شادی نہیں ہونے دوں گی" وہ غصے سے بھڑکی

ہم کل دوبارہ آئیں گے اپنے بیٹے کو قائل کر لو ورنہ۔۔۔۔ پولیس شاید تم سے تمھارا دوسرا بیٹا بھی چھین لے" عادر نے سر جھٹک کر کہا اور وہاں سے پلٹا جبکہ پلٹتے ہی اسکے قدم زمین نے جکڑ لیے تھے سامنے ہی وہ

کھڑی تھی۔۔۔دونوں کی نگاہیں ملیں تھیں اسکی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسوں تھے اور چہرہ سرخ ہو رہا تھا عادر۔۔ مٹھیاں بھینچ کر باہر قدم نکال گیا جبکہ وہ سب بھی وہاں سے نکل گئے تھے۔۔

حرم نے صوفے کی بیک تھام لی تھی۔۔جبکہ۔۔

شاذ نے دوسری طرف اپنے باپ کو دیکھا

آپ کیسے کسی بھی بات کا یقین کر سکتے ہیں

تو یہ سیگریٹ کیا ہے اور۔۔یہ سب کیا ہے

شاذ۔۔۔ "

بابا صرف سیگریٹ سے میں ہی مجرم کیوں ہوں"

وہ لڑکی جھوٹ بول رہی ہے"

وہ چیخے

ہاں جھوٹ بول رہی ہے میں اسکے ٹکڑے کر دوں گا وہ جھوٹی ہے"

وہ پاگل ہو رہا تھا۔۔

کوئی لڑکی اپنی عزت پر یہ سب نہیں بولتی۔"

انھیں یقین نہیں آیا

آپکو اپنی اولاد پر یقین نہیں ہے" وہ بھڑکا

یقین تھا۔۔۔ مگر میں تمھیں موت کے منہ میں کیسے دھکیل دوں یہ لوگ تمھیں پولیس کے حوالے کر دیں گے"

یعنی آپ ان لوگوں سے ڈر گئے ہیں"

ہاں ہاں میں سر گیا ہوں میرے ایک بیٹے پر اس طرح زندگی تنگ کر دی تھی ان لوگوں نے کہ اسنے خودکشی کر لی میرا دوسرا بیٹا بھی مجھ سے چھین لیں گے تو

میں کہاں جاؤں گا تمھاری ماں کو کہاں لے کر جاؤں

گا"

وہ اسکے بازو جھنجھوڑ کر بولے

چاچا آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں شاذ کی میں

منگیتر ہوں اور میں اسے کسی اور کا ہونے نہیں دوں گی"

ثنا کو لگا نصیر کا دماغ خراب ہو گیا ہے

کل تمھارا نکاح ہے وریشہ خانزادہ سے اگر تمھیں باپ

سے محبت ہے تو اس نکاح کو کر لو"

کبھی نہیں مجھے ان خانزادوں سے اتنی نفرت ہے کہ

میں۔۔۔۔اگر اس سے شادی کر لوں گا تو۔۔۔اسے

جان سے مار دوں گا" وہ غرایا اور وہاں سے نکل گیا۔۔

جبکہ ثنا کو لگا شاذ اسکے ہاتھوں۔۔سے نکل رہا ہے

وریشہ وریشہ داغدار ہو کر بھی دنیا کی سب سے قیمتی چیز کیسے لے سکتی تھی اس سے۔۔وریشہ خانزادہ ایک ریپیسٹ لڑکی کیسے۔اسکے شاذ کو چھین سکتی تھی وہ گندی تھی ناپاک تھی۔۔جبکہ شنا ناپاک نہیں تھی پھر شاذ وریشہ کا کیسے ہو سکتا تھا

نہیں نہیں ہو سکتا یہ۔۔ " وہ چیخی اور۔۔وہ خود بھی روتے ہوئے وہاں سے بھاگتی چلی گئ۔

حرم اپنے ہی غم میں زمین پر بیٹھتی چلی گئ تھی شرمندگی کے آج نئے سرے سے اسکے منہ پر کئ طمانچے مارے تھے کے سب کی باتوں میں آکر اسنے اپنی مثبت کا گلا کیسے گھونٹا جبکہ دوسری طرف اسکی ماں بے دم ہو چکی تھی۔۔۔۔

مگر اسکا دماغ چل رہا تھا۔۔اور اسکے دماغ میں یہ ہی چل رہا تھا کہ وریشہ۔سے وہ اب انتقام لے گی۔۔وہ ایکدم اٹھیں اور۔۔۔اپنے شوہر کے پاس آئیں ہاں شاذ کرے گا اس لڑکی سے شادی اور میں کھلے عام کہہ رہی ہوں کہ میرے بیٹے نے اسکے ساتھ کچھ نہیں کیا تو وہ اس کے اوپر الزام لگا رہی ہے تو میرا بیٹا بھی اس سے بدلا لے گا اور میں بھی اپنے بیٹے کی موت کا بدلا اسی سے لوں گی اور جس دن ہمارا بدلا پورا ہو جائے گا اپنے بیٹے کی اس سے طلاق کرا دوں گی۔۔تاجہ اولاد کے غم سے یہ خانزادہ بھی گزریں۔۔۔۔" وہ روتی ہوئی بولیں

تم پاگل ہو گئ ہو" نصیر صاحب کو انکا دماغ درست نہیں لگا

اس لڑکی کا کوئی قصور نہیں ہے اول تو تمھارے بیٹے نے اسکے ساتھ زیادتی کے ہے اور بدلہ ہمارا اور یشہ سے نہیں اسکے گھر والوں سے ہے اسکے باپ اسکے بھائیوں سے ہے سمجھ کیوں نہیں آتی تم لوگن کو یہ بات کہ جس کا قصور ہے بدلا اس سے لوگے یہ دنیا کے ہر شخص سے لو گے "

نصیر صاحب اولاد ماں باپ کا جسم وجود ہوتی ہے اور جسم کے کسی بھی ٹکڑے کو تکلیف ہو تو ماں باپ تڑپ اٹھتے ہیں جسے میں پیچھلے دس سالوں سے تڑپتی ارہی ہوں اور ۔۔۔۔جب۔۔۔وریشہ کو تکلیف ہو گی تو خان زادوں کی راتیں کوئلوں پر کٹیں گیں۔۔اور یہ میرا انتقام ہے آپ مجھے روک نہیں سکتے بیٹا کھو دیا میں نے اپنا میرا جوان جہان بیٹا لاش بن کر میرے ہاتھون میں پڑا تھا اس دن آپ یہ ہمدردی کا بخار

چڑھاتے اور کہتے اس کا قصور ہے اس سے بدلا لو

اسکا نہیں تو اس سے سہ لو"

وہ بولیں نہیں چیخیں تھیں۔اور وہ انتقامی نظروں

سے مسکرائی

جیسے آج وہ بہت خوش تھی۔

تانیہ طاہر ناولز

کچے گڑھے

تانیہ طاہر

قسط14

وریشہ بلکل اس بات سے آگاہ نہیں تھی کہ اسکے باپ بھائی کر کیا رہے ہیں۔۔۔وہ ہر وقت چپ چاپ رہتی اسکے نشان ہٹ ہی نہیں رہے تھے ان نشانوں کو ختم کرنے کے لیے بار بار اپنے ہاتھ رگڑ رگڑ کر۔۔۔ ان نشانوں کو مزید زخمی کر دیا تھا جبکہ بار بار نہاتی تھی آج سے پہلے کسی نہ محرم نے اسے نہیں چھوا تھا یہاں تک کہ مراد سے بھی وہ فاصلہ بنا کر رکھتی تھی۔۔اور اب اس طرح اسکو چھوا کہ اسکا دماغ عجیب نفسیاتی کیفیت کا شکار ہو گیا تھا اسے لگ رہا تھا وہ ناپاک ہے تبھی وہ بار بار نہاتی تھی اور اسکی یہ کیفیت۔۔۔باپ سے برداشت نہیں ہو رہی تھی چونکہ اسکی ماں نہیں تھی تبھی انکے رشتے میں زرا جھجک تھی انکا سارا زلزلہ بیٹوں پر نکل رہا تھا وہ۔۔۔سر

تھا مے آج باقائدہ رو رہے تھے جب اسے تیسری بار شاور لے کر باہر نکلتے دیکھا وہ خود ہی پیچھے ہٹ گئے۔۔۔

باصم سے باپ نہیں ں سمبھلا تو تینوں بھائیوں کو کال کر کے گھر بلالیا۔۔

وہ تینوں باپ کے سامنے بیٹھ گئے وہ پاگل ہو رہی ہے ۔۔۔وہ پاگل ہو جائے گی میری وریشہ۔۔۔۔پاگل ہو جائے گی" وہ روئے تو وہ چاروں لب دبا گئے آج سے پہلے باپ کو کبھی روتے ہوئے نہیں دیکھا تھا

میں اسے کیسے سمجھاوو وہ ناپاک نہیں ہوئی۔۔۔کاش کاش اسکی ماں ہوتی یہ کوئی بہن" وہ۔۔۔افسوس کے عالم۔میں تھے۔۔۔۔

مجھے لگتا ہے اسکی شادی شاذ سے ہو جائے گی تو شاید اسکے دماغ سے یہ بات اتر جائے۔۔۔۔

شاذ اسے ٹارچر کرے گا نہ جانے کیوں مجھے شاذ میں انتقام کی بو آتی ہے" اشعر۔۔بے چین تھا

شاذ کے علاوہ اسے کوئی اپنائے گا نہیں اور۔۔اپکو کیا لگ رہا ہے میں ایسے ہی منہ اٹھا کر شاذ کی شادی اپنی بہن سے کرا دوں گا۔۔۔

انکے گھر کی لڑکی جب تک ہمارے گھر نہیں آئے گی وریشہ اور شاذ کی شادی نہیں ہو گی۔۔"

وہ بولا تو سب اسے دیکھنے لگے

تو آپ حرم کی بات کر رہے ہو" ارسلان نے اسکی جانب دیکھا

ہاں" عادر نے مٹھیاں بھینچ لیں

سب پاگل ہو گئے ہو۔۔۔اپنے آپسی انتقاموں میں معصوم جانوں کو گھسیٹ رہے ہو"

تو آپ نے بھی تو یہ ہی کیا تھا۔۔۔یوں ہی مار دیا تھا اپنی بہن کو" عادر ایکدم دھاڑا تو۔۔۔ سب اسے دیکھتے رہ گئے۔۔وہ چپ ہو گئے جیسے بیٹے سے ہی نگاہ چرا لی اسے اپنی غلطی کا بے ساختہ احساس ہوا کیونکہ ۔۔اسکا باپ اس گلٹ میں تھا یہ بات تو وہ سب ہی جانتے تھے۔۔۔

م۔میرا مطلب اس سے وریشہ کی سیکیورٹی ہو گئ۔۔۔ اور اسطرح وریشہ کو وہ ٹھیک سے رکھے گا" عادر بولا

۔۔۔۔

جبکہ سب چپ ہی رہے تھے

دو دن گزر گئے ہیں ہم لوگوں نے اب تک ان سے پلٹ کر بات نہیں کی

کیا خیال ہے پھر کب ان لوگوں سے بات چیت کرنی ہے" ارسلان نے بات کا رخ پلٹا باپ کچھ نہیں بولا تھا۔۔

وہ تینوں ہی عادر پر غصہ تھے جبکہ عادر شرمندہ سا تھا۔۔۔

کل چل لیں گے۔" وہ بس اتنا ہی بولے اور چاروں کے درمیان سے اٹھ کر چلے گئے۔۔۔

ان تینوں نے عادر کیطرف دیکھا جو کہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا۔۔۔رخ ہی موڑ گیا

میرے منہ سے نکلا ہے۔۔بے ساختہ جان بوجھ کر انھیں تکلیف نہیں دی میں نے"

تم جانتے ہو ڈیڈ کا ان پرانی باتوں سے بیپی شوٹ کرتا ہے

پھر بھی تم نے بکواس نکالنی ہوتی ہے" اشعر

بھڑک کر بولا جبکہ عادر چپ ہو گیا

اور وہ چاروں ہی پھر کچھ بولے بنا وہاں سے اٹھ اٹھ کر

چلے گئے

تانیہ طاہر ناولز

میں تمھیں بتا رہی ہوں شاذ میں تمھاری شادی

وریشہ سے نہیں ہونے دوں گی" ثنا نے اسکے

کمرے میں اسکے ساتھ ہی قدم رکھا تھا شاذ

خود بھی دو دن بعد گھر آیا تھا۔۔

گھر کے نجی معملات کو دیکھتا یہ اپنی ترقی کو جس کی راہ میں وریشہ رکاوٹ بنی تھی۔۔

اسنے ثنا کو اندر داخل ہوتے دیکھا تو۔۔اسکی جانب مڑا

تم باہر جاؤ مجھے چینج کرنا ہے" شاذ نے تھکے تھکے لہجے میں کہا

پہلے تمھیں میری بات کو جواب دینا ہوگا" وہ اچانک اسکا گریبان جکڑ گئ

نفرت ہے مجھے اس لڑکی سے اسکی خوبصورتی سے اور اسکی ہر چیز سے۔۔اور میری چیز وہ مجھ سے کیسے چھین سکتی ہے شاذ یہ نہیں ہونے دوں گی میں تم میرے ساتھ اتنا بڑا دھوکہ نہیں کر سکتے تم نے منگنی مجھ سے کی اور اب میرے ارمانوں پر تم اسکو لا کر نہیں بیٹھا سکتے" وہ مسلسل روتی ہوئی بول رہی تھی شاذ

نے سب سے پہلے اپنے گریبان پر سے اسکے ہاتھ جھٹکے اور اسکو غور سے دیکھا۔۔۔۔

اسوقت جاؤ یہاں سے" وہ بس اتنا ہی بولا تھا

شاذ" وہ ٹس مس نہ ہوئ تو شاذ ہی واشروم میں چلا گیا

آغا شاذ تم مجھے دھوکہ نہیں دے سکتے" وہ چلائ تھی اپنے آنسو صاف کر کے وہ۔۔نیچے آئ اسکا دل کٹ رہا تھا کیسے ممکن تھا وریشہ اسکی جگہ لے لیتی وہ اسے نوچ لے گی۔۔۔ ختم کر دے گی مار دے گی لیکن شاذ اور وریشہ کو ایک نہیں ہونے دے گی۔۔وہ نیچے آئ تو آنٹی کو پر سکون بیٹھے دیکھا وہ کسی بات کو سوچ کر مسکرا رہیں تھیں وہ انکے پاس۔ آ گئ۔۔۔۔

آپ یہ کیسے ہونے دے سکتی ہیں آنٹی۔۔مجھے آپکی بہو بننا تھا" ثنا کو انپر بھی جی بھر کر غصہ آیا۔۔

میری بہو تو تم ہی بنو گی شنا" وہ مسکرا کر اسکے سر پر ہاتھ رکھ گئیں

شنا نہ سمجھی سے دیکھنے لگی۔۔

مگر کچھ وقت انتظار کر لو۔۔۔۔کیونکہ وریشہ خانزادہ سے تو مجھے انتقام لینا ہے ان خانزادوں سے مجھے انتقام لینا ہے اور اسکے لیے وریشہ کا یہاں آنا ضروری ہے فلحال جو ہو رہا ہے تم خاموشی سے ہونے دو_ وہ بولیں۔۔ تو۔۔شنا کا دل کیا انکی عقل پر ماتم کرے

آپ جانتی ہیں شادی کا مطلب کیا ہے۔۔۔آنٹی شادی میں وہ بندھ جائیں گے اور مجھ سے ایک دن بھی وہ ایک دوسرے کے ساتھ برداشت نہیں ہوں گے" وہ چیخ اٹھی۔۔۔میں اپنے بیٹے کی اولاد اس ناپاک عورت سے ہونے دوں گی یہ بات تم نے سوچی بھی کیسے" وہ خود بھی غصے سے بھڑکیں۔۔۔

کبھی نہیں میں نہیں ہونے دوں گی ایسا میں نے صرف انتقام کی بات کی ہے اس لاڈو رانی کو اپنے دل اور خواہش سے نہیں لا رہی میں" وہ سر جھٹک کر بولیں تو۔۔۔۔

ثنا کو کچھ کچھ بات سمجھ آئی

مگر" ثنا نے پھر سے احتجاج کرنا چاہا تو۔۔۔انھوں نے اسکے شانے پر ہاتھ رکھا اور اسکے بعد اسے سمجھانے لگیں

ثنا چپ چاپ انکی بات سن رہی تھی

مگر مگر یہ سب۔۔ میری برداشت سے پھر بھی باہر ہو گا یہ سب آپ جلد ختم کریں گی تا کہ میری اور شاذ کی شادی ہو" وہ پھر بھی سب جان کر بھی بے چینی سے بولی۔۔

ہاں تمھاری اور شاذ کی ہی شادی ہو گی شاذ کی دلہن تمھارے علاوہ اور کوئ نہیں بنے گی۔۔۔

مگر تمھیں صبر کرنا ہو گا" وہ بولیں تو شنا چپ ہو گئ آپ کے اندر اٹھتی بے چینی سے۔۔۔اور حد سے خود کو روک نہیں ہار رہی تھی

شاذ فریش ہو کر نیچے آیا تو ماں اسکے پاس آئ اور۔۔اسکے سر پر ہاتھ پھیرہ شاذ نے کوئ بات نہیں کی مجھے بھوک لگ رہی ہے کھانا دے دیں پلیز" وہ بولا تو اسکی ماں سر ہلا کر اسکے لیے ٹیبل پر کھانا لگانے لگی

ابھی دو لقمے بھی سکون کے حلق سے نہیں اترے تھے کہ نصیر صاحب اسکے سامنے آ بیٹھے

یہ تم دو دن سے کہاں غائب تھے" انھوں نے سنجیدگی سے پوچھا تو۔۔ شاذ نے جواب نہیں دیا

شاذ میں تم سے بات کر رہا ہوں" وہ غصے سے بولے

جب میرے باپ کو مجھ پر یقین ہی نہیں ہے تو مجھ سے بات کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے" وہ بگڑ کر بولا

تو تم یقین دلا دوں کے تم نے یہ کام نہیں کیا"

میں کہہ رہا ہوں میں نے نہیں کیا میری زبان کا اعتبار نہیں رہا اور خانزادوں کی زبان سچی لگ رہی ہے

عورت کا معملہ ہے شاذ

پہلے بھی عورت کا معملہ تھا اور میں کسی کا گند سمیٹنے کے لیے پیدا نہیں ہوا یہ میری زندگی ہے بابا مجھے اپنی مرضی سے جینا ہے مجھے اپنے خوابوں کو پورا ہوتے ہوئے دیکھنا ہے اس میں کسی وریشہ کا کوئی ذکر نہیں۔ ہے

کہ آپ مجھے کوئلوں کی سلگنی پر دن رات کے لیے پھینک دیں میں اسے گھر میں لا کر خود ہی جھلستا رہوں اسکا وجود دیکھ کر اور میں کیوں کروں اس سے شادی ۔۔۔وہ دار غدار لڑکی ہے" وہ ٹیبل پر ہاتھ مارتا دو دن کی بھڑاس نکال رہا تھا۔۔۔

سب چپ ہو گئے جبکہ ثنا اور شاذ کی والدہ کے چہروں پر مسکراہٹ تھی ہاں یہ ہی انتقامی انداز چاہیے تھا انھیں اس کا۔۔۔

میں انھیں زبان دے چکا ہوں اور تم نے ایسا کچھ ثابت نہیں کیا جس سے تم بے گناہ ثابت ہو جاؤ۔۔۔ تو بہتر ہے تم گھر پر رہو شاید وہ لوگ کل آجائے"

بابا اپکو میری بات سمجھ کیوں نہیں ارہی میں یہ نکاح نہیں کروں گا" وہ حلق کے بل چیخا مگر کوئی فرق نہیں پڑا۔۔۔

ٹھیک ہے تم یہ نکاح نہ کرو مجھے اور تمھاری ماں کو ایک اور بیٹے کا غم دے دو ہم ایک اور بیٹے کو ساری زندگی روتے رہیں گے وہ امیر کبیر لوگ ہیں تمھیں پولیس میں پکڑوا دیں سالوں جیل کی سلاخوں کے پیچھے رہو مگر کسی کو پتہ نہ چلے تمھیں میرے بوڑھے۔ وجود کا کوئی خیال نہیں ہے کیا" وہ بے بسی سے بولے اپنی ماں کے بالوں میں اتری چاندی کا احساس نہیں ہے کیا۔

شاذ کر لو شادی۔۔۔" اسکی ماں بولی

ماں آپ بھی" وہ سر تھام گیا۔۔

ہاں میں بھی۔۔۔" وہ چپ رہ گئیں

میں تمھیں کھونا نہیں چاہتی شاذ کچھ دن بعد طلاق دے دینا مگر فلحال اس بلا کو سر سے اتارو" وہ بولیں

شاذ پر یہ واضح جو نہیں کرنا تھا کہ انتقامی جذبے انکے اندر اصل پل رہے ہیں۔کیونکہ شاذ کے مزاج سے سب واقف تھے کہ وہ خود بھی اپنے باپ کیطرح بلکل اصول پسند انسان ہے جس کا معملہ ہوتا ہے بات صرف اسی کی حد تک رکھتا ہے

شاذ نے پلٹ کر ثنا کیطرف دیکھا

اور اسکا۔۔۔اسکا کیا کروں جسے میرے نام پر بیٹھایا ہوا ہے" وہ ثنا کیطرف ہاتھ کا اشارہ کرتا ماں باپ کو دیکھنے لگا

اسکے ماں باپ کو کیا جواب دوں" شاذ کے کہنے کی دیر تھی ثنا کی نظروں میں اسکی قدر و قیمت اور بھی بڑھ گئ۔۔۔

وہ جان بوجھ کر اپنے آنسو نکالنے لگی۔۔

میں نے کہا نہ اسے طلاق دے دینا تو شادی تو

شنا سے ہی کرنی ہے تم نے"

تو کیا میں پاگل ہوں۔ یہ شادی شادی کا کھیل

کھیلتا رہوں" وہ غصے سے بھنا رہا تھا۔۔۔

جبکہ۔۔۔ نصیر صاحب نے اچانک ہاتھ بلند

کیا۔۔ اور بیٹے کیطرف دیکھا جس دن تم نے یہ

ثابت کر دیا اس لڑکی کے ساتھ ہوئی زیادتی پر تم بے

گناہ ہو۔۔۔ تو اسی دن میں تمھیں اس سے طلاق دینے

کا کہہ دوں گا اور اس سے پہلے کچھ مت بولنا۔۔۔ مجھے

اور اگر تم ہی گناہگار ثابت ہوئے تو لعنت ہے میری

تربیت پر" وہ کہہ کر وہاں سے اٹھ کر چلے گئے شاذ

باپ کو دیکھنے لگا۔۔۔

ٹھیک ہے وریشہ خانزادہ ایسے تو ایسے ہی سہی اگر تم نے خود میرا نام لے کر اپنی موت کو پکار ہی لیا ہے تو ایسے ہی سہی۔۔۔

میرے ماں باپ کو میرے خلاف کر دیا میری عزت کی دھجیاں بکھیر دیں تو ایسے تو ایسے ہی سہی۔۔ میں تمھارے اوپر اختیارات رکھ کر تمھیں بہت اچھے سے اس الزام کا۔۔۔۔انجام بتاؤ گا" وہ۔ مٹھیاں بھینچتا سوچتا۔۔ کھانا چھوڑ کر اٹھ گیا

شاذ کھانا کھا کر جاؤ"

نہیں کھانا مجھے " وہ چیخا اور کمرے میں بند ہو گیا شانے انکی طرف دیکھا۔۔

تم مت پریشان ہو بہت جلد یہ کھیل ختم ہو جائے گا" وہ اسکا شانا سہلاتی وہاں سے خود بھی چلی گئ

نہیں آنٹی کھیل تو اب شروع ہوا ہے میرے جزبات اور احساسات کی پرواہ نہیں کی۔۔۔نہ تمھارے شوہر نے نہ تم نے۔۔ البتہ اس شخص کو میرا احساس تھا جس کو میں نے قیمتی سمجھا تو کھیل تو اب شروع ہو گیا ہے شاذ۔۔۔صرف اور صرف شنا کا ہے اور کوئی وریشہ اسے شنا سے چھین نہیں سکتی۔۔۔

تانیہ طاہر ناولز

---

www.BestUrduBook.com

وریشہ۔۔۔میری جان اٹھو" اسکے باپ نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا

وریشہ نے سوجی سوجی آنکھیں کھولیں۔۔۔اور باپ کو دیکھ کر جھجھکتی ہوئی اٹھ گئی

اٹھو ناشتہ کرو جلدی سے" وہ بولے

ڈیڈی ہمیں بھوک نہیں ہے" وہ بولی آواز میں مدھم پن تھا

کیوں نہیں ہے۔۔۔ میری بیٹی کو بھوک بھوک لگ رہی ہے تمھارا چہرہ بتا رہا ہے کہ تمھیں بھوک ہے۔۔ چلو اٹھو" وہ مسکرا کر اسے بچوں کیطرح ٹریٹ کرنے لگے

وریشہ اٹھ کر بیٹھ گئ

بیٹا کمرے سے نکلا کرو ایسے کب تک یہیں بند رہو گی" وہ پریشانی سے اسے اپنے ہاتھوں سے کھلاتے ہوئے بولے

وریشہ چپ ہی رہی۔۔۔ کچھ تھا ہی نہیں بولنے کے لیے

۔۔

مراد نے تم سے شادی کے لیے انکار کر دیا ہے" وہ آہستگی سے بولے اب اسے بھی تو ان ساری باتوں سے آگاہی دینی تھی۔

وریشہ نے کوئی رد عمل نہیں دیا جو اسکے ساتھ ہوا تھا کوئی مرد اسے اب قبول نہ کرتا۔۔اور اسنے خود بھی تو قبول نہیں کیا تھا خود کو۔۔۔۔

انھوں نے اس اسکا سرد رویہ دیکھا تو۔۔۔ آگے بات بڑھائی

ہم گئے تھے ان لوگوں کے گھر۔۔" وہ بولے تو وریشہ نے انکیطرف دیکھا۔۔۔

یعنی وہ اس بات پر چونکی تھی

آغا شاذ کے گھر۔۔۔اسکی ایک ہی بات ہے کہ اسنے یہ سب نہیں۔کیا مگر سارے ثبوت

مسل گئے ہیں وہ پھر بھی ان ثبوتوں کو جھٹلا رہا ہے وہ آہستہ

آہستہ اسے بتاتے گئے

وریشہ کی آنکھیں بھیگ گئیں وہ تو کچھ بھی سمجھنے اور

سوچنے کے قابل نہیں تھی۔۔۔

وریشہ میں نے اور" وہ کچھ کہتے ہوئے جھجکے۔۔۔۔

ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ تمھارا شاذ سے نکاح ہو جائے

۔۔۔زیادہ بہتر اور زیادہ مناسب ہے۔۔"

وہ باپ کو حیرانگی سے دیکھنے لگی۔۔۔

انکا لقمہ وہیں رہ گیا وریشہ نے منہ نہیں کھولا۔۔۔۔

وہ گھیرہ سانس بھر کر اسکو دیکھنے لگے ابھی وہ کچھ

کہتے کے پیچھے سے وہ چاروں بھی اگئے۔۔

یہ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں ڈیڈی۔ہم ہم نہیں

کریں گے ان سے شادی ہم کیوں کریں وہ مجرم ہیں ہمارے"

وہ بے ساختہ رو دی جبکہ۔۔۔عادر نے اسے۔۔۔

سمیٹ لیا

پریشانی کی بات نہیں ہے۔۔۔وریشہ۔۔شادی تمھاری ہونی ہی تھی اور اس کمینے کی کمینی حرکت کے بعد یہ فیصلہ ہی مناسب تھا۔۔۔" عادر نے اسے کھلے لفظوں میں سمجھایا

م۔۔مگر بھیا ہمیں ان سے ڈر لگتا ہے ہم انکے ساتھ نہیں رہیں گے" وہ نفی کرنے لگی

عادر نے اسکے آنسو صاف کرے

اسکی آنکھیں نوچ لوں گا اگر میری بہن کو اسنے ڈرایا دھمکایا

لیکن فلحال یہ شادی ضروری ہے وریشہ لوگوں کے منہ کھل گئے ہیں اپنی مرضی سے نہ جانے

تمھارے بارے میں کیا کیا بکواس کر رہے ہیں

اسکے لیے اس وقت یہ قدم ضروری ہے اور۔۔

گھبرانے والی بات نہیں ہے۔۔ تمھارے چار بھائی

ہیں۔۔اور۔۔کوئی تمھیں اب تکلیف نہیں پہنچا سکتا

یہ جو کچھ بھی ہوا ہے یہ فقت ہماری لاپرواہی سے ہوا ہے

۔۔۔

مگر آگے کوئی لاپرواہی تمھارے معاملے میں ہم میں

سے کوئی برداشت نہیں کرے گا" وہ اسے سمجھا رہا تھا

وریشہ انکے آگے کیا اختلاف کرتی اور کب تک

اختلاف کرتی اسنے آج سے پہلے کبھی اختلاف کیا

ہی نہیں تھا انکی کسی بھی بات کا

اوکے بیٹا گھبرانا نہیں ہے فلحال یہ زندگی کا فیصلہ

ضروری ہے" اشعر نے بھی اسکے سر پر ہاتھ رکھا وہ

اپنے انسو دبا گئی اپنے خوف دبا گئی۔۔۔۔

اور وہ سب اس سے باتیں کر رہے تھے وہ سن بیٹھی تھی

اسکی آنکھوں میں ایک ہی منظر گونج رہا تھا اور وہ

---تھا شاذ کا اسکے سامنے ہونا شاذ کے پرفیوم کی

سمیل----

اور ایک چیز جو سب سے اہم تھی---

جو اسکے پاس تھی----

جو اسنے کسی کو نہیں دیکھائی تھی نہ ہی بتائی تھی----

وہ شرٹ کا بہت چھوٹا سا ایک ٹکڑا تھا---جو

اسنے خود سے چھپا دیا تھا--نہ جانے کیا خوف

تھا--جو اسکی مٹھی میں بند تھا سب اسکی مٹھی

میں بند اس شرٹ کے ٹکڑے کو دیکھ نہیں

سکے تھے---

وہ نہیں جانتی تھی کیوں مگر جب اسے ہوش آیا تھا تو اسکے ہاتھ میں وہ شرٹ کا ٹکڑا تھا۔۔

وہ کافی دیر تک سب اسکے پاس بیٹھے رہے۔۔۔اور وریشہ سر جھکائے سنتی گئ۔۔

تھوڑی دیر بعد سب اٹھ اٹھ کر چلے گئے۔۔جبکہ اسکے والد اسکو گلے سے لگا گئے وریشہ میری بیٹی۔۔۔تمھاری عزت بہت پیاری ہے مجھے۔۔۔اور تمھاری عزت کا محافظ وہ ہی بن سکتا ہے جس نے یہ حرکت کی ہے۔۔" وہ اسے سمجھانے لگے تھے وریشہ انکے بازوؤں میں بری طرح رو دی تھی۔۔۔

اسکے لیے وہ رات بھاری تھی ثنا کے لیے یہ رات عذاب کیطرح گزری تھی۔۔۔۔

اسنے سوچا کاش صبح ہی نہ ہو۔۔۔

اور اگر ہو بھی تو۔۔ کم از کم شاذ اور وریشہ کا نکاح نہ ہو وریشہ مر جائے کیا فرق پڑے گا اگر وہ مر جائے تو۔۔۔وہ تو اب ناپاک ہو چکی تھی پھر شاذ کی دولہن کیسے بن سکتی تھی شاذ کے لیے تو ثنا تھی اسکی منگیتر۔۔

اسنے۔۔۔ بھڑک کر۔۔۔جیسے خود۔۔ کی بے چینی کو نہ چھپاتے ہوئے گلاس زمین میں دے مارا۔۔

حرم نے اسے افسردگی سے دیکھا

تم پریشان نہ ہو۔۔

۔ثنا کیوں نہ ہوں" وہ دھاڑی

میں مار دوں گی وریشہ کو تم دیکھنا میں اسے اتنا ٹارچر کروں گی حرم اتنا ٹارچر کروں گی کہ وہ مر جائے گی اور جب وہ مر جائے گی تو میں شاذ کی دولہن بنوں گی" وہ جنونی کیفیت میں بولی

حرم اسے بس دیکھتی رہ گئ۔۔

دوسری طرف حرم عجیب سے خوف کا شکار تھی۔۔

گھر میں سب کو شاذ اور وریشہ کے نکاح کا پتہ چل گیا تھا آج ان دونوں کا نکاح تھا سب نے ہی شاذ کے گھر جانا تھا۔۔

اور۔۔اس نے سوچا تھا وہ نہیں جائے گی

وہ بھی تو آئے گا تو وہ کیسے جائے گی۔۔کیا سوچے گا وہ کہ اسکے اندر اتنی ڈھٹائی ہے۔۔۔

کچے گڑھے

تانیہ طاہر

قسط15

وریشہ کے انکار کی کوئی اہمیت نہیں تھی اگر وہ انکار کرتی بھی رہتی تب بھی وہ ہی ہونا تھا جو ان سب نے سوچ لیا تھا اور وہ جانتی تھی کہ وہ سب اس سے اتنی محبت کرتے ہیں کہ شاید اسے دنیا میں کوئی اتنی محبت نہ کرے اور اسکے لیے جو بھی فیصلہ لے رہے ہیں وہ اسکے لیے بہترین ہو گا مگر وہ بہترین فیصلہ اسے کیوں نہیں لگ رہا تھا اس بار کیوں اسے خود ارہا تھا اور یہ آج کا نہیں تھا وہ شاذ سے ہمیشہ سے ڈرتی تھی شاذ شنا کا منگیتر تھا پھر اس سے کیسے نکاح کر سکتا تھا اور پوچھا

جاتا تو اسنے وریشہ کے ساتھ کون سی دشمنی نکالی کیوں

کیا ایسا

ایسا کیوں۔وہ تو کبھی اسکے راستے میں حائل نہیں ہوئی

۔کبھی اسکو ایک غلط نگاہ سے نہیں دیکھا پھر کیوں

اسنے اسکی عزت کو پامال کرنے کی کوشش کی۔۔اور

شاید کچھ رحم اگیا تھا اسکے سینے میں جو اسنے

اسے چھوڑ کر اسکی آبرو کو بخش دیا۔۔۔

وہ۔۔شرٹ کا ٹکڑا پکڑے اسے دیکھتی سوچ رہی تھی۔۔

آج صبح ہی ڈیڈی نے بتایا تھا کہ اسکا نکاح ہے اور وہ خود کو

تیار کر لے وہ۔۔تب سے ہی اپنے زخموں کو کبھی خود کو تو کبھی

۔۔۔اس شرٹ کے ٹکڑے کو گھورے جا رہی تھی

۔۔اور رو رو کر اسنے اپنی آنکھوں کو سجا لیا تھا۔۔۔۔

ایک پل کے لیے مراد کا خیال بھی ایا

ایک بار بھی اسنے پوچھا ہی نہیں بس سوچ لیا کہ وہ پامال ہو گئ تو اب اس گندی لڑکی سے کسی کا تعلق نہیں۔۔اسنے سارے تعلقات ختم کر دیے کیسے

وہ جو اسے اتنے میسیجز دن اور رات میں کرتا تھا اچانک سب ختم۔۔۔اسے کوئ شکواہ نہیں تھا کسی سے۔شاید مرد۔۔۔گنجائش نہیں نکالتا مگر ۔۔ایک دل میں آس تھی کہ ایک بار پتہ تو کرتا کہ ہوا کیا تھا۔۔وہ تو پاک تھی اسی روز کیطرح جب وہ پیدا ہوئ اسنے۔۔صرف اپنے شوہر کے لیے اپنے جزبات کو سمبھال کر رکھا جتنا ممکن ہو سکا خود کو بچانے کی کوشش کی۔۔اور۔۔۔

مرد عورت کو قبول کیوں نہیں کر پاتا۔۔۔جس کو اسکے جیسے ہی مرد نے زبردستی کا نشان بنایا۔۔۔

پھر کیوں وہ اپنی ہی خصلت والے انسان کی دی گئ تکلیف کو۔۔۔۔۔کر پالتا الٹا۔۔ایک تکلیف کے پیچھے لاکھوں تکلیفیں منہ کھولے کھڑی ہوتی ہیں۔۔۔جو آج اسے محسوس ہو رہیں تھیں۔۔۔یہ کیسی محبت تھی اسکی جب اسکے بدن پر داغ نہیں تھا وہ اسکی تعریفوں میں زمین آسمان ایک کر رہا تھا اور جب داغ ڈل گیا تو وہ اسے چھوڑ گیا اسنے اپنے آنسو صاف کیے کانپتے ہاتھوں سے وہ شرٹ کا ٹکڑا چھپا دیا وہ چاہتی تو عادر کو بھی دے سکتی تھی۔۔مگر۔۔۔نہ جانے کیوں شرم جھجک نے اسکے پاؤں میں زنجیر ڈال دی تھی اور شاید ہر مشرقی اور حیا شرم کا پاس رکھنے والی لڑکی کے سینے میں اتنی جرت نہیں ہوتی کہ اپنے باپ بھائ کے سامنے یوں کھل جائے۔۔۔کاش اسکی ماں ہوتی تو اپنے زخموں پر کھل کر روتی دیکھ تو وہ رہی تھی مگر

اس میں کچھ کرنے کی ہمت نہیں تھی۔۔اسنے دیکھا تھا شنا بھی نہیں آئی تھی جسے اسنے بہنوں کیطرح سمجھا۔۔۔۔

بات تو نکاح کی اب نکلی ہے وہ تو پہلے بھی نہیں آئی اور اب تو شاید سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔۔۔۔

ہاں وہ ایک کمزور۔۔اور بلکل عام سی لڑکی تھی جو اپنے بے مثال حسن کی وجہ سے پھنس گئی تھی دنیا میں موجود ایک بھیڑیے کا شکار ہوئی تھی اور آج اسی بھیڑیے سے شادی کرنے جا رہی تھی۔۔کیسے انصاف تھے یہ۔۔۔جو اسکے باپ بھائی نے لیے وہ کیسے اسکے ساتھ رہے گی ایک بار بھی نہیں سوچا دل میں بہت۔ تکلیف تھی۔۔اور اسنے زور سے آنکھیں بند کر لیں

وریشہ" اچانک آواز پر اسنے پلٹ کر دیکھا عادر تھا۔۔

جیسے اچانک آیا ہوا

اسنے آنسو صاف کیے اور۔۔۔بھائی کو دیکھنے لگی

عادر کے تن بدن میں آگ سی لگ گئ۔۔۔پہلے اسی خاندان کی لڑکی نے اسے یہ آنسوں دیے تھے اور آج اسی نیچ خاندان کے لڑکے نے اسکی بہن کو وہ کبھی بخشنے والا نہیں تھا ان لوگوں کو وہ اسکے پاس آیا اور وریشہ کی آنکھیں صاف کیں وہ سر جھکائے کھڑی تھی۔۔۔

تم یہ نکاح نہیں کرنا چاہتی" وہ بولا۔۔۔تو وریشہ نے بنا چھپائے نفی میں سر ہلا دیا مگر منہ سے اب بھی نہیں بولی تھی آنکھیں بول رہیں تھیں ان آنکھوں سے بہنے والے قیمتی آنسو بول رہے تھے۔۔۔

عادر نے گھیرہ سانس بھرا۔۔۔

سب ٹھیک ہو جائے گا وریشہ یہ میرا وعدہ ہے تم سے۔۔۔۔اور وہی شخص تمھیں عزت دے سکتا ہے جس نے تمھاری عزت پر حملہ کیا ہے"

سخت نفرت کرتے ہیں وہ ہم سے" وہ بھائی کو جیسے آگاہ کرنے لگی۔۔۔۔

وہ مجبور ہو گا میری بہن سے محبت کرنے پر میں اسے اتنا مجبور کر دوں گا اور۔۔وہ تمھیں خوش رکھے گا وہ بلکل اسی طرح تمھیں خوش رکھے گا جیسے ہم لوگوں نے تمھیں رکھا کیونکہ وہ تمھارا مجرم ہے اور اسکے کیے کی سزا یہ ہی ہے وہ ساری زندگی تمھارے اس احسان تلے رہے جو اسے جیل میں بھیجوا کر ہم اس پر کر رہے ہیں ۔۔دب کر رہے گا تم سے۔۔اور اگر کبھی چونچ کھولنے کی کوشش کرے گا بھی تو۔۔۔۔انکے خاندان کی ایک گردن

میرے ہاتھ کے نیچے بھی ہے جب تمھیں تکلیف دے گا

تو دوہری تکلیف کا شکار ہو گا۔۔۔

تمھیں میں نے اپنے بچوں کیطرح پالا ہے۔۔اور محبت کی

ہے اتنی بس اتنی سی تھی تم۔۔۔۔۔اور آج اتنی بڑی ہو گئ ہو۔۔۔

کہ نکاح ہو رہا ہے تمھارا ہاں میں مانتا ہوں کہ نہ اس

میں تمھاری خوشی ہے نہ ہی ہم میں سے کسی کی مگر

یہ وقت اور۔حالات کا تقاضا ہے آج اگر

یہاں ہم چوک گئے تو میں ساری عمر کے لیے

تمھارے ساتھ یہ جوگ نہیں چیپکا سکتا۔۔۔ سمجھ رہی

ہو نہ" وہ اسکے گال تھپتھپا کر بولا اور وریشہ سر جھکائے

ساری باتیں سنتی رہی تھی بس سر ہلا دیا اسنے جھک

کر اسکی پیشانی پر پیار کیا۔۔۔

مولوی صاحب ارہے ہیں۔میں نے تم دونوں کا نکاح کا

انتظام الگ کرایا ہے تمھیں وہاں جانے کی ضرورت

نہیں ہے نکاح کے بعد اگر تم یہاں رہنا چاہتی ہو تو یہاں رہو ورنہ۔۔۔وہ خود تمھیں لینے آئے گا۔ اور جتنے دن چاہو یہاں رہو۔۔وہ بولا تو وریشہ اب بھی چپ رہی۔۔۔

میں پانچ منٹ تک لاتا ہوں" اسنے کہا اور نیچے چلا گیا وریشہ اسکے جاتے ہوئے قدموں کو دیکھنے لگی۔۔۔ کیا شادیاں ایسے ہوتی ہیں۔کیا رشتے ایسے بنتے ہیں کیا رشتوں میں اسطرح بندھا جاتا ہے۔۔۔یہ سب اسطرح ہوتا ہے۔۔وہ ہمارے احسان طلے دبیں گے ۔۔وہ ہم سے زبردستی محبت کریں گے۔۔۔۔

یہ سب عورت کو ہی کیوں سہنا پڑتا ہے۔۔۔کاش عورت بھی مرد کی عزت لوٹ لیتی اور وہ معاشرے میں کسی کو منہ دیکھانے لائق نہ

رہتا مگر۔۔۔۔ عورت کا دل۔۔۔ پتھر نہیں موم ہے

یہ بات سمجھتا کوئی نہیں

ہر مرد عورت پر حاکم بننا چاہتا ہے۔۔

مردوں کی چاپ اپنے کمرے کے باہر سنائی دی تو

انھیں سوچوں میں گم صم اسنے سر پر دوپٹہ اوڑھ

لیا ڈیڈی کمرے میں آ رہے تھے وہ جانتی تھی وہ ضبط کر

رہے ہوں گے۔۔ اسنے سر اٹھا کر نہیں دیکھا ڈیڈی

اسکے ساتھ بیٹھ گئے اسکے بھائی اسکے پاس تھے اور

وہ ایسے شخص کے ساتھ بندھنے پر آمادگی صرف اپنے

باپ بھائیوں کی وجہ سے دے رہی تھی کہ وہ انکے لیے

مصیبت نہ بن جائے اگر۔۔ وقت اور حالات کا

تقاضا اسے۔۔ ازیت دینا تھا تو وہ۔۔ اپنے

رشتوں۔ کے لیے سہہ رہی تھی بلکل خاموشی سے۔۔ اسنے

سائین کر دیے ڈیڈی نے اسے پیار کیا اسکی آنکھوں

سے بے ساختہ آنسو گیر نا بند ہو گئے اسکے

چاروں بھائیوں نے اسے پیار کیا اور۔ پھر وہ

لوگ شاذ کے پاس نکاح کے لیے چلے گئے کمرہ

خالی ہو گیا۔۔ اور یہاں تک کے گھر بھی خالی ہو

گیا بس ملازموں کے ساتھ وہ رہ گئ۔۔ اسکے وجود میں

جنبش نہ ہوئ حرکت نہ ہوئ سوچنے کی

صلاحیت نہ رہی بس خاموشی سے اس رات

کے اندھیرے کمرے کا منظر آنکھوں میں تھا

اس تکلیف کو وہ اندر ہی اندر سہہ رہی تھی جو شاذ نے اسے

دی تھی کیوں دی تھی نہیں جانتی تھی مگر۔۔۔ آج وہ اسکی

محرم بن گئ تھی۔۔۔

وہ سب شاذ کے گھر میں داخل ہوئے تو ان سب کے چہروں پر بلا کی سختی تھی نصیر صاحب نے شاذ کو زبردستی بیٹھایا تھا جو کہ۔۔اب بی یہ ہی کہہ رہا تھا کہ یہ کیسی زبردستی ہے جب اسنے ایسا کچھ نہیں کیا تو کیوں اسے ہی زبردستی اس نکاح پر مجبور کیا جا رہا ہے عادر اور شاذ کی گرمی سردی بھی ہوئی تھی مگر دونوں کے والدین نے بیچ میں آ۔کر بچا لیا تھا۔۔۔

مولوی نے نکاح شروع کیا تو عادر نے ٹوک دیا۔۔۔

یہ نکاح اسطرح نہیں ہو گا مجھے سکیورٹی چاہیے اپنی بہن کی کہ یہ شخص کسی قسم کا انتقام نہیں لے گا۔۔۔اور۔ سب سے خاص بات حق مہر میں یہ گھر میری بہن کے نام ہو گا۔" عادر بولا تو تینوں بھائیوں

نے اسکیطرف دیکھا اور اسکے والد نے بھی وہ لوگ

اس بات سے ناواقف تھے کہ وہ یہ کہے گا حق مہر کا

شاذ ایکدم اٹھ کھڑا ہوا

نہیں کرنا نکاح اور نہ اپنا گھر۔۔ کسی کے نام کروں گا" وہ

بھڑک کر بولا۔۔۔

کرنا تو تجھے وہ ہی پڑے گا۔۔جو میں نے کہا ہے ورنہ

پولیس باہر تیرا ہی انتظار کر رہی ہے" عادر نے کہا تو

ایکدم نصیر صاحب بیٹے کے آگے آگئے اس کے کچھ

بولنے سے پہلے ہی

ٹھیک ہے ہم کر دیں گے۔۔۔"

بابا" شاذ نے آنکھیں نکال کر باپ کو دیکھا

چپ ہو جاؤ یہ تمھارا ہی کیا دھرا ہے جو ہم بھگت رہے ہیں"

وہ اپنے گھر کی رجسٹری لے آئے جو کہ عادر نے اپنے پاس رکھ لی تھی کہ وہ خود اپنی بہن کے نام کرائے گا اسکی ماں بھی نفرت سے یہ منظر دیکھ رہی تھی جبکہ شاذ بھی نفرت سے دیکھ رہا تھا

ثنا کی تو حالت ہی غیر ہو رہی تھی یہ سب دیکھ کر شاذ اپنے اشتعال کو دباتا دوبارہ بیٹھ گیا۔۔۔

شاید تم لوگوں نے سنا نہیں تھا میں نے کہا میری بہن کی سکیورٹی چاہیے مجھے اور وہ یہ ہے کہ تمھارے خاندان کی کسی بھی لڑکی کی شادی مجھ سے ہو گی ابھی تب ہی ہی یہ نکاح ہو گا" عادر کی بات نے سب کو حیران کر دیا تھا۔۔ثنا

ایک پل کے لیے حیران رہ گئی تھی کہ کیا وہ اسکے بارے میں بات کر رہا ہے اور اگر ہاں جو کچھ یہاں ہو رہا تھا یہ سوچ کر کہ اسکا نام وہ لے سکتا ہے اسکے آگ میں جھلستے وجود پر کچھ ٹھنڈک سی پڑی۔۔

میں آپ سے کہہ رہا ہوں یہ زبردستی اپنی بہن کو مجھ پر تھوپنے کے ساتھ یہ سب بکواس کر رہا ہے اور اپ سب کچھ۔۔۔مان کر اس پر یہ ثابت کر رہے ہیں کہ میں کمزور ہوں" وہ دھاڑا۔۔

میں بلکل اس سکیورٹی کو منظور نہیں کرتا تمھیں جو کرنا ہے کرو"

وہ چلایا۔۔۔جبکہ۔۔۔۔عادر مسکرا دیا۔۔وہ تینوں بھائی اور انکے والد چپ بیٹھے تھے کیونکہ وہ سب یہ سوچ کر ہی آئے تھے۔

کہ یہ تو ہو گا ہی وریشہ کی سکیورٹی سب سے زیادہ اہم تھی

ٹھیک ہے کوئی مسلہ نہیں ہے۔۔۔پولیس میرے ایک اشارے کی منتظر ہے آغا شاذ مجھے کوئی تکلیف نہیں ہے تم جتنا بھی اچھلو"

عادر کا انداز لاپرواہ تھا جبکہ۔۔شاذ کو اسکی یہ دھمکی ایک منٹ میں سوچنے پر مجبور کر دیتی تھی کہ اگر وہ پھر سے پکڑ آگیا تو سلمان بٹ اس سے بدزن ہو کر اسے نکال بھی سکتا ہے اسکی پوزیشن ڈاؤن ہو جائے گیا اور۔۔افکورس وہ اپنی پارٹی کے لیے اسے باہر نکال دے گا یہ صلح بڑی بات نہیں تھی شاذ اس بے مقصد کی زنجیر پر۔۔۔خون کا گھونٹ پی رہا تھا۔۔۔

شنا منتظر تھی کہ۔۔وہ اب اسکا نام لے گا۔۔۔

عادر بیٹھ گیا

میرا نکاح پہلے ہو گا۔۔۔

حرم یہاں نہیں تھی۔۔۔

باقی سب تھے۔۔ شاذ کے چہرے پر اتنی سختی تھی کہ بدلے پر بدلے کی بھڑاس اسکے اندر کھولتے خون کا اثر اسکے منہ کو سرخ کر گیا تھا

مجھے حرم سے نکاح کرنا ہے" عادر بولا تو شنا کے ارمانوں پر شدید اوس گیری تھی جبکہ۔۔اسکے ماں باپ حیرانگی سے شکل دیکھتے رہ گئے۔۔۔

اسکی ماں تو جانتی تھی باپ البتہ نہ واقف تھا اور یہ سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا کہ وہ اسکی بیٹی کا نام کیسے جانتا ہے۔۔

وہ عادر کو حیرانگی سے دیکھ رہے تھے

سب چپ کھڑے تھے۔۔۔۔

حرم یہاں نہیں ہے" اچانک نصیر

صاحب بولے

تو بلائیں اسے۔۔۔" عادر نے آنکھیں گھمائیں۔۔۔ تو

۔۔ وہ سب چپ رہ گئے خانزادوں کا اثر ورسوخ بہت

تھا۔۔۔

شاذ کی جان نہ چھوٹتی اگر عادر اپنا کیس واپس

نہ لیتا۔۔۔ اور سب انکے اثر ورسوخ سے واقف تھے اور

انکے تعلقات سے بھی اور ابھی آغا شاذ اس مقام

پر نہیں پہنچا تھا کہ وہ۔۔ انکو نیچا دیکھا سکے۔۔۔

ابھی بار بار ملنے والی پولیس کی دھمکی سے سب چپ رہ گئے

اور اسکے بعد حرم کو لانے تک کا دورانیہ سب

نے۔۔ بلکل ایسی خاموشی اور اپنی اپنی سوچ میں گزارا گویا

قبر کی سی خاموشی ہو۔۔

عادر نے حرم کیطرف نہیں دیکھا تھا اور حرم حیرانگی سے یہ سب دیکھ رہی تھی۔

وہ لوگ پولیس کے خوف سے منہ دبائے ہوئے تھے جبکہ حرم نے ماں کو زخمی نظروں سے دیکھا کہ یہ سب اسنے اس سے کرایا تھا آنٹی کے ساتھ مل کر

--

عادر اور حرم کا نکاح اسی خاموشی میں شروع ہوا عادر نے قبول کر لیا تھا وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ اسکی زندگی میں ایسے شامل ہو گا حرم سر جھکائے۔۔۔ بیٹھی آنسو روک رہی تھی عادر صرف اسکے ہاتھوں کی جانب دیکھ رہا تھا کہ وہ سائین نہیں کر رہی نفرت میں دو گناہ اضافہ ہوا تھا۔۔۔

اور پھر حرم نے اپنی ہر غلطی اسکے ساتھ کی گئی ہر زیادتی کے ساتھ اسے قبول کر لیا سچے دل سے وہ نہیں

جانتی تھی یہ سب ہو گا وہ اسکی زندگی میں یوں اچانک شامل ہو جائے گا اسکا محرم بن جائے گا اسکے تمام حقوق کا مالک بن جائے گا۔۔وہ اسکی ہی قسمت تھا وہ اس سے بے پناہ محبت کرتی تھی مگر جو غلطیاں اس سے ہوئی وہ انھیں سب غلطیوں کو مانتی تھی قبول کر چکی تھی اور آج اسنے سوچ لیا تھا وہ اسکو بے پناہ محبت دے گی۔۔

اور اسکے اندر سے گزشتہ ماضی کی ہر تلخ یاد کو مٹا دے گی وہ نہیں جانتی تھی عادر نے اسے کس طرح قبول کیا تھا مگر اسنے عادر کو پورے دل سے قبول کیا تھا

عادر کے نکاح کے بعد شاذ کا ادھورا نکاح ہوا اور وہ لٹھ مار انداز میں سگنیچر کر کے وہاں سے اٹھ کر چلا گیا۔۔۔

جبکہ عادر نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا تھا۔۔ مگر بولا کچھ نہیں تھا۔۔۔

شاذ جا چکا تھا شنا کو سراسر صرف اپنی بے عزتی ہوتی محسوس ہوئی تھی اس وقت اور۔۔۔ وہ سوچ چکی تھی کہ اپنے دل میں چبھنے والے ہر خنجر کا بدلہ وہ ان سب لوگوں سے لے گی اور سب سے اہم وریشہ سے

وہ خود بھی شاذ کے جاتے ہی چلی گئی جبکہ پیچھے وہ سب رہ گئے۔۔۔۔

اور وہ چاروں بھی اٹھ گئے۔۔۔۔

حرم میرے ساتھ جائے گی" عادر نے اچانک ہی یہ فیصلہ کیا تھا

حرم نے بے ساختہ اسکیطرف دیکھا اسکی توجہ نہیں تھی

مگر۔۔ یہ یہ کیا طریقہ ہے بیٹا بھلے ہم لوگ آپکی جتنی حثیت نہیں رکھتے پولیس کی دھمکیاں دے کر آپ نے میری بیٹی سے زبردستی نکاح کیا آپکو جانتی تک نہیں وہ اور۔۔۔ آپ اسطرح اسے ہراساں نہیں کر سکتے۔۔۔۔

اب

۔ابھی ہم اس رخصتی پر تیار۔۔۔"

پہلی بات " اسنے انکی بات ہی بیچ میں کاٹ دی ہاتھ اٹھا کر

آپکی بیٹی جتنا مجھے جانتی ہے شاید ہی کوئی اور جانتا ہو ۔۔۔اور۔۔ دوسری بات کہ۔ شوہر بیوی کو ہراساں نہیں کرتا عزت دار خاندان کے مرد بیوی سے جائز حق وصول کرتے ہیں اپ لوگوں جیسے نہیں جو عورتوں کو پامال کریں اور سب سے اہم بات۔۔۔۔

میں اپنی مرضی کا مالک ہوں" وہ انکی آنکھوں میں دیکھتا باور کرا رہا تھا جیسے انکے اتنے اخلاق سے بولنے پر بھی رتی بھی اسے فرق نہیں پڑتا۔۔۔کیونکہ اسے ان لوگوں سے سخت نفرت تھی اور وہ۔۔باہر نکل گیا۔۔ساتھ بلند آواز میں حرم کو باہر آنے کا بھی کہہ دیا تھا۔۔

حرم تو حق ودق رہ گئی تھی اسکے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ یہ سب کرے گا وہ نفی کرنے لگی

نہیں مجھے

۔مجھے نہیں جانا امی ابھی نہیں جانا" وہ ڈر کر ماں باپ میں چھپنے لگی جبکہ۔۔۔۔

وہ سب باہر نکل گئے تھے عادر اس ڈرامے باز لڑکی کی ڈرامے بازی۔۔دروازے میں کھڑا دیکھ رہا تھا

جبکہ۔۔۔۔حرم واقعی خوف زدہ ہو گئی تھی اس میں اتنی جلدی عادر کی نفرت برداشت کرنے کی ہمت نہیں تھی

مجھے معاف کر دینا حرم" اسکی ماں نے آہستگی سے کہا

وہ ماں کو دیکھنے لگی جبکہ باپ نے اسکی پیشانی پر پیار کیا وہ کمزور لوگ آج ان امیروں کی دھمکیوں میں آ گئے تھے اور مجبور تھے حرم کو انکے ساتھ بھیجنے پر حرم۔۔روتی

عادر کھڑا رہا اسنے لاپروہی سے گاگلز لگا لیے تھے

اس قابل نہیں تم لوگوں کا بیٹا کہ دھوم دھام سے میری بہن کو بیہا کر لائے۔

خیر بہت جلد وریشہ کو پوری عزت کے ساتھ
اپنے بیٹے کے ساتھ لیتے احانا

اسنے کہا اور آگے بڑھ کر عادر نے۔اسکا ہاتھ تھاما اور
اسے لے کر وہاں سے نکلتا چلا گیا حرم اسکے ساتھ
جا رہی تھی

اپنے گھر والے پیچھے رہ گئے تھے کون جانتا تھا کہ وہ
اب کبھی ان سے ملے گی بھی یہ نہیں

دل میں بہت سارے خوف لیے اسکے ہاتھوں کی
جان لیوا سختی کو سہتے وہ اسکے ساتھ چلتی چلی گئی۔۔۔

جبکہ عادر نے اسے گاڑی میں دھکیل دیا بری طرح
کہ اسکا سر سیٹ پر لگا وہ۔۔ڈر کر خوف زدہ سانس
حلق میں اتار گئی اور دوسری طرف وہ سب
منہ میں جیسے ایلفی لگائے۔۔۔۔دوسری گاڑی میں
گھر پہنچے تھے جبکہ عادر۔۔۔حرم کو لے کر الگ

[8/6, 4:10 PM] Tania Tahir: کچے گڑھے

تانیہ طاہر

قسط16

تمام راستے ایک لفظ بھی نہیں بولا تھا اسنے اور

حرم اسکے چہرے

پر موجود بلا کی سختی دیکھ کر۔۔اندر ہی اندر کانپ اٹھی تھی

یہ سب بے ساختہ تھا اچانک تھا۔۔اتنی

جلدی اسکے ساتھ آنے پر ابھی وہ راضی نہیں تھی مینٹلی

پریپئیر نہیں تھی مگر وہ تو اسے

کھینچ لایا تھا بنا اسکے احساسات کی پرواہ کیے۔۔۔

جبکہ وہ کرتا

بھی کیوں اسنے کون سا اسکے ساتھ کچھ اچھا کیا تھا

اسکی سچی محبت کو خود ہی اسنے اس نفرت سرد مہری اور بے

حسی میں بدلہ تھا کہ۔۔وہ اسے یوں ہی ٹریٹ کرتا مگر ۔۔۔وہ

جانتی تھی۔۔اور یہ سچ بھی تھا اسکی زبان میں ایک لفظ بھی

ادا کرنے کی ہمت نہیں تھی

اپنی غلطی کا اعتراف تو دور کی بات تھی۔۔

اسکی آنکھ سے آنسو یوں ہی بہتے رہے اور اسطرح عادر کا گھر اگیا۔۔۔اور راستہ بے حسی کی نظر ہو گیا

حالانکہ دو سال بعد وہ ایک دوسرے کے روبرو تھے

۔۔

وہ شرمندہ تھی وہ شرمندہ ہو رہی تھی اسکے انداز کے سامنے وہ۔۔۔کچھ بھی کہنے قابل نہیں تھی وہ چپ ہی رہی جیسے ہی انکے محل نما گھر کے اندر گاڑی داخل ہوئی تو اسکے والد اور بھائی گاڑی سے اتر کر اندر جا رہے تھے حرم نے یہ گھر پہلی بار دیکھا تھا اور یہ کوئی گھر نہیں تھا اکثر ایسے گھر وہ۔۔موبائل پر دیکھتی تھی اتنے ہی روشن شاندار اور ایسے بنے ہوئے جیسے اس گھر کے مکینوں کیطرح اس گھر پر بھی حسن ٹوٹ ٹوٹ کر برسا ہو۔۔وہ ابھی انھیں سوچوں میں گم تھی پورچ میں گاڑی رک چکی تھی گاڑی کے جھٹکا لے کر روکنے پر اسکا سر ڈیشبورڈ پر لگتے لگتے بچا تھا۔۔اسنے عادر کی جانب دیکھا وہ دروازہ کھول کر باہر نکل گیا اس میں ہمت نہیں ہوئی کچھ بھی کہے مگر اگلے ہی لمحے

عادر نے اسکی جانب کا دروازہ ایک جھٹکے سے کھولا اور اسے باہر کھینچ لیا

یہ پروا کیے بنا اسکے پاؤں کی عام سی جوتیاں اس شاندار سے گھر کے پورچ میں ہی اتر گئیں ہیں پروا کیے بنا اسنے اسی خاموشی اور سرد مہری سے اسے گھسیٹا اور اندر لے کر بڑھنے لگا

ع۔۔۔عادر" اسکے منہ سے جیسے ہی نکلا۔۔ہاتھ پر گرفت ایسی ہو گئ کہ حرم کو لگا اسکا خون رک جائے گا۔۔۔اور اسکا ہاتھ دھڑ سے جدا کر دیے گا۔۔ ایک سسکی سی لے کر۔۔۔وہ اسکے ساتھ کھینچتی ہوئ اندر آ گئ۔۔اندر آ کر بھی اسکی آنکھیں چندھیا ہو گئیں وہ واقعی ہی بہت امیر تھے۔۔۔

اتنے امیر کے ان جیسے ہزاروں لوگوں کو تو خرید کر جیب میں لے کر پھیریں اوہ ادھر ادھر دیکھ نہیں پائ

کیونکہ عادر کے بھائی وغیرہ اسی لیونگ روم میں موجود تھے جہاں وہ اسے گھسیٹتا ہوا لایا تھا اس کھینچا تانی میں اسکا دوپٹہ سر سے چھلک گیا تھا۔۔۔اور وہ اسے لیتا ہوا سڑھیاں چڑھ گیا وہاں سب کھڑے اسے دیکھ رہے تھے اور عادر اسے سیدھا وریشہ کے روم میں لے گیا

دروازہ ایک جھٹکے سے جیسے ہی کھولا تو۔۔۔اندر ہلکا ہلکا اندھیرہ سا پایا جبکہ۔۔اے سی کی خنکی ہلکی ہلکی تھی وریشہ پیٹھ موڑے لیٹی ہوئی تھی کمفرٹر اوپر ڈالا ہوا تھا اور عادر نے حرم کا ہاتھ چھوڑ دیا وریشہ حرم کو جانتی تھی دیکھا بھی ہوا تھا اسے وہ۔۔۔ایک بہت معصوم لڑکی تھی ہاں اسکی جیسی چالاکی نہیں تھی اس لڑکی میں ایسے ہی اسکے باپ بھائی اسپر فدا نہیں تھے۔۔

وریشہ۔۔عادر بولا اور اسکے پاس اگیا حرم وہیں دور کھڑی دیکھنے لگی

وریشہ۔۔بیٹا۔۔۔" عادر نے بہت پیار سے ۔۔اسکا شانا چھوا تو ایکدم اسکی پیشانی پر ہاتھ رکھ گیا جو تپ رہی تھی۔۔۔۔

وریشہ" اسنے اسے جھنجھوڑ دیا مگر وریشہ شاید ہوش میں نہیں تھی

باصم۔۔" عادر کی دھار پر حرم اپنی جگہ اچھل ہی اٹھی اور نیچے موجود لوگ ایکدم اوپر کی جانب بھاگے تھے

ارسلان سب سے پہلے پہنچا تھا

ڈاکٹر کو فون کر کے گھر بلاؤ جلدی وریشہ بخار کی وجہ سے بے ہوش ہو گئی ہے" اسنے کہا تو بہت

پریشان لگا تھا۔۔۔دھڑ دھڑ اس کمرے میں

مرد بھر گئے تھے اور وریشہ۔۔۔کے آگے پیچھے۔۔

کھڑے ہو گئے جیسے۔۔۔اگر اسے کچھ ہو گیا تو۔۔وہ سب

بھی مر جائیں گے۔۔۔

تبھی عادر کے والد ہانپتے ہوئے آئے

کیا ہے میری بیٹی کو" پریشان حال بیٹوں کو

ہٹاتے وہ وریشہ تک آئے اسکا چہرہ تھپتھپایا اور

پھر جیسے ہار کر رو دیے

میرے گناہوں کی سزا ہے یہ میری سنگ دلی

کی سزا میری پھول جیسی بیٹی کو ملی ہے۔۔" وہ رو رہے

تھے وہ سب ہونٹ بھینچے کھڑے تھے۔۔۔

حرم سب کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

یہ باتیں مت کیا کریں ڈیڈ آپ نے یہ میں نے کسی کو خودکشی پر مجبور نہیں کیا تھا جو آپ کہہ دیتے ہیں آپ کے گناہوں کی سزا ہے۔۔۔ میں جان سے آغا شاذ کو نہ مار دوں تو عادر خانزادہ نہیں ہے" بہن کو سختی سے تھامے وہ بے چینی سے بول رہا تھا۔۔۔۔۔

حرم اور بھی دور ہو گئی۔۔۔۔ لمحوں میں وہاں ڈاکٹر پہنچا تھا اور

اسنے وریشہ کا چیک اپ کیا تو وہ سب جیسے الرٹ کھڑے تھے۔۔۔

سٹریس کی وجہ سے بار بار بخار چڑھ رہا ہے شاید کچھ کھایا پیا بھی نہیں ہوا۔۔۔

انھیں لائیٹس سی غذا کے ساتھ ہوش میں آتے ہی میڈیسنز دے

دیجیے گا اور کوکینگ پیڈ انکے سر پر رکھیں۔۔۔

وہ کہہ کر اٹھ گئے۔۔۔باصم ڈاکٹر کو چھوڑنے چلا

گیا جبکہ۔۔

کولینگ پیڈ اور دوائیاں ڈاکٹر دے کر ہی گیا تھا

تبھی۔۔۔جلدی

سے اشعر نے اسکی تپتی ہوئی پیشانی پر کولینگ پیڈ

رکھا۔۔۔

وریشہ تھوڑی تھوڑی غنودگی میں ہی بولنے لگی تھی

۔۔۔۔۔

اور وہ سب اور بھی تڑپ اٹھے

جیسے وریشہ پر اپنی جان بھی وار دیں گے

تقریبا دو گھنٹے حرم یوں ہی بے حس و حرکت

کھڑی رہی تھی جبکہ۔۔۔

رفتہ رفتہ وہ لوگ وہاں سے آرام سے جانے لگے

ایک آدھ نظر اسپر بھی ڈال دیتے اور جو نظر اسپر

اٹھتی وہ کوئی اچھی نہ ہوتی

غصیلی اور نفرت بھری ہوتی مگر بولتے کچھ نہیں

تھے۔۔

ڈیڈی جائیں آپ بھی" عادر نے باپ سے کہا۔۔۔

جو عادر کی جانب دیکھنے لگا

کب۔۔ آخر کب میری وریشہ دوبارہ زندگی

کیطرف لوٹے گی عادر

کتنی چاہ تھی اسے تم سب کی شادیوں کی۔۔" وہ افسردگی

سے

بولے تھے اسنے باپ کے شانے پر مظبوطی سے ہاتھ

رکھا اور نگاہ حرم پر ڈال دی۔۔

یہ نگاہ اب سرعام تھی جو وہ اس سے نگاہ چرا رہا تھا اب اسپر سخت نفرت بھری نگاہ گاڑ دی تھی حرم سمیٹنے لگی خود میں وہ اسکی جانب نہ ہی دیکھتا۔۔۔۔

جب دیکھتا تھا تو اپنے آپ سے ہی گھن سی آتی تھی اس بے وفائی کا سوچ کر جو اسنے کی تھی یہ سب جانتے ہوئے بھی کہ عادر کا مزاج کس نوعیت کا تھا۔۔۔

سب بہت جلد ٹھیک ہو جائے گا۔۔" اسنے بس اتنا ہی کہا اور انھیں

سہارا دے کر اٹھایا اور اسکے پاس سے گزر کر باہر چلا گیا

حرم وریشہ کی جانب دیکھنے لگی

وہ خوش قسمت تھی۔۔۔ہاں کافی خوش قسمت کہ اسے اتنی چاہتیں ملیں۔۔انکے جیسے میڈل کلاس لوگوں کے ماں باپ تو صرف پیسے کمانے اور ضروریات پوری کرنے میں اتنے مصروف ہوتے ہیں کہ بچوں کی زندگی میں کیا سے کیا ہو رہا ہے خبر ہی نہیں لگا پاتے

۔۔۔۔

اور یہاں وریشہ خانزادہ پر جان لٹانے کے لیے اسکے چار بھائی موجود تھے اسکا باپ موجود تھا۔۔ اسے یاد نہیں پڑتا اسنے اپنے باپ سے کھل کر کبھی بات کی ہو۔۔۔۔

ماں سے ہی سارے رشتے لگتے تھے اور اسکی ماں نے ہی اسکی زندگی میں کیا کروادیا تھا صرف اور صرف شاذ کی والدہ کے کہنے پر۔۔۔

وہ وریشہ کی خوش قسمتی وہ تھوڑی دیر ابھی مزید سوچتی کہ

عادر ایک بار پھر سے اندر آیا۔۔اور اسے وریشہ کو دیکھتے پایا۔۔۔۔

اسکی جانب دیکھ کر خون ہی کھول اٹھتا تھا جب اپنی گزشتہ دیوانگی یاد آجاتی تھی۔۔۔

جب اسے ٹوٹ کر چاہنا یاد آجاتا تھا اور پھر دل کرتا تھا اسکا وہ حشر کرے کہ کوئی کسی کے ساتھ بے وفائی کا سوچتے ہوئے بھی کانپ سا اٹھائے۔

عادر اسکے نزدیک جانے لگا حرم اسکی آہٹ محسوس کر کے وریشہ کی جانب سے نگاہ ہٹا کر اسکیطرف دیکھنے لگی اسکی سرخ ہوتی نظروں میں اپنی سہمی سہمی نظریوں سے دیکھا تو لگا جھلس جائے گی وہ اتنا ہی آگ بگولہ سا تھا۔۔۔

وہ پیچھے ہٹنے لگی پیچھے ہٹتے ہٹتے دیوار سے جا لگی۔۔۔

عادر جبکہ اسکے بلکل سامنے اکھڑا ہوا کیا کیا نہیں تھا جو گزشتہ یاد بن کر آنکھوں میں چل رہا تھا اور عادر وہ یہ صرف یہ بات ماننی پڑی تھی کہ وہ پہلے سے کئی گناہ خوبصورت اور حسین ہو چکی تھی۔۔۔ اور آج بھی آنکھوں میں وہ ہی معصومیت تھی جس سے۔۔ کوئی بھی شخص دھوکہ کھا لے وہ کچھ دیر یوں ہی کھڑا دیکھتا رہا

جا کر وریشہ کی۔۔۔خدمت کرو مگر اسے چھونے اسکے بستر پر بیٹھنے حتی کہ یہاں کے فرش پر بھی بیٹھنے کی تمھیں اجازت نہیں ہے۔۔اس کمرے میں سی سی ٹی وی لگے ہوئے ہیں۔۔۔تم نے چھپ کر کچھ بھی کرنے کی کوشش کی تو۔۔سب مجھ سمیت گھر کے ہر مرد کو دیکھائی دے گا اور بنا کسی

ہچکچاہٹ کے وہ تمھارے دھڑسے سے یہ گردن جدا کر کے دنیا کو بے وفاؤں سے آزاد کر دے گا۔۔۔۔۔" سخت ٹھنڈے لہجے میں وہ بولتا چلا گیا

حرم نے نگاہیں جھکا لیں۔۔عادر اب بھی اسی کی جانب دیکھ رہا تھا جیسے اسکی آنکھیں حرم کے چہرے پر دوڑ رہی ہوں دو سال جو بیچ میں حائل ہوئے تھے انکی پیاس بجھا رہی ہوں۔۔۔

حرم کچھ نہیں بولی تھی۔۔۔عادر نے اسکے یوں ہی کھڑے رہنے پر ہوش میں آتے ہی اسکا بازو جکڑ کر اسے آگے دھکیل دیا۔۔۔

جاؤ۔۔۔اور ہر کام احتیاط سے ہونا چاہیے تمھارے ہاتھ میری بہن کو نہ چھوئیں اسکے بات۔۔۔یہ اسکی کسی بھی چیز کو۔۔۔۔

وہ آہٹ بھی کرے تو کان کھول کر سننا زرا بھی کوتاہی کی صورت تم جانتی ہو میں آگاہ کر چکا ہوں" اسنے کہا اور وہاں سے باہر نکل گیا

حرم نے اسکو جاتے ہوئے دیکھا آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر۔۔۔گال پر بہہ نکال تو اسنے بے دردی سے رگڑ دیا

اگر اسے وہ یوں سزا دے کر خود کو تسلی دے رہا تھا تو پھر ایسے ہی ٹھیک ہے۔۔۔

وہ ہاتھ باندھ کر۔۔اسکی ریکائیرمینٹس کو پورا کرتی ہوئ۔۔۔۔ وہاں کھڑی ہو گئ

وریشہ کا چہرہ دیکھنے لگی جو حسن کی اعلیٰ مثال تھا شاذ خوش قسمت تھا ہاں ثنا پیاری تھی مگر وریشہ کی ٹھٹکا دینے والی خوبصورتی کے آگے

۔۔شاید کچھ بھی نہیں پھر شاذ نے جو بھی اسکے ساتھ کیا اسکا درد لیے چہرہ اور بھی حسین لگ رہی تھا

۔۔

حرم نے۔۔اسکے بعد وہ رات

صرف اپنی محبت جتانے اور راسکا کہا ماننے کی خاطر اسکے رولز کو فالو کرتے ہوئے گزار دی۔۔

رات آنکھوں میں گزری تھی سوچتے سوچتے گزری تھی وہ ساری رات سے کھڑی تھی کمرا کڑ گئ تھی یہاں کیمرے تھے واقعی انھوں نے اپنی بہن کے کمرے میں کیمرے لگائے ہوئے تھے

حالانکہ یہ سب عادر نے جھوٹ بولا تھا۔۔۔۔

وریشہ کے روم میں کوئی کیمرہ نہیں تھا۔۔۔فقت

اس لیے کہ وہ بھولے مت کہ اسی پر تھی عادر کی

نظریں۔۔۔

حرم اسی ڈر سے بیٹھنا تو دور کی بات حرکت بھی

نہ کر سکی۔۔۔

اور صبح کے سورج کے ساتھ اسکی بس ہو گئی۔۔

وہ فرش پر بیٹھتی چلی گئی۔۔۔۔

اپنے ہاتھ پاؤں جوڑ لیے ایک دوسرے کے ساتھ اسکی

آنکھیں بھی جلنے لگیں تھیں۔۔۔

اسنے دیوار سے ٹیک لگالی۔۔۔۔۔۔

اور یوں ہی بیٹھ گئی۔۔۔۔

اور جب اسکی آنکھ لگ گئی پتہ نہیں چلا۔۔۔

دوسری طرف وہ خود بھی تو ساری رات بے چین رہا تھا اب یہ اسکی محبت کا تقاضا ہی تھا کہ اسے۔۔۔ تکلیف دہ کر خود کہاں چین سے سو پایا تھا یہاں تک کہ ساری رات۔۔ سیگریٹ پیتے ہوئے۔۔۔ وہ ٹہلتا رہا تھا۔۔

اسنے کیمرے والی ات جھوٹ کہی تھی۔۔ نہ وہ اسے دیکھ سکتا تھا نہ کچھ اور۔۔۔۔

جب صبح نکلی تو وہ۔۔ وریشہ کے کمرے میں اگیا ایک نظر دیکھا دیوار سے ٹیک لگائے سکڑی سیمٹی بیٹی شاید سو گئی تھی وریشہ کو دیکھا وہ پر سکون کی نیند سو رہی تھی جبکہ حرم۔۔۔

نے اپنا چہرہ چھپا لیا تھا۔۔۔ گھٹنوں میں سر دیا ہوا تھا اوہ بنا شور کیے۔۔ وہاں سے اپنے کمرے میں اگیا۔۔۔۔

حرم کے بارے میں سوچنا بھی اپنی توہین سمجھ رہا تھا وہ تبھی بنا کچھ بھی سوچے وہ سو گیا تھا۔۔۔۔

۔۔۔وریشی کی آنکھ کھولی ماتھے پر کولینگ پیڈ تھا بخار اتر گیا تھا بس نقاہت سی محسوس ہو رہی تھی اسنے

۔۔۔ارد گرد دیکھا اور پانی پینے کے لیے ہاتھ بڑھایا تو کمرے میں ایک انجان لڑکی کو دیکھا وہ اٹھ کر بیٹھ گئ غور سے حرم کو دیکھنے لگی

حرم معمولی سی ہی اسکی حرکت پر ایکدم سٹپٹا کر اٹھ بیٹھی۔

اور وریشہ پر نگاہ گئ تو شرمندہ سی جلدی سے کھڑی ہو گئ

تمھیں کچھ چاہیے تھا میں دے دیتی ہوں" وہ سوال کرنے لگی۔۔وریشہ حیرانگی سے حرم کو دیکھ رہی تھی

آپ یہاں ایسے کیوں بیٹھیں ہیں" وریشہ کو کچھ سمجھی نہیں

آیا اور حرم اسکے سوال پر اسکی شکل دیکھنے لگی

تمھاری خدمت کے لیے مجھے ہائیر کیا گیا ہے" وہ ہلکا سا مسکرا کر بولی

م۔۔۔مطلب" وریشہ۔۔۔کی آنکھیں کھل گئیں ۔۔۔

تمھیں کچھ کھانا چاہیے" وہ بات پلٹ گئ۔۔

نہیں ہم۔۔جاننا چاہتے ہیں ان باتوں کا مطلب" وہ بضد ہوئ۔۔۔حالانکہ کبھی اسنے ضد نہیں کی تھی۔

اس سے پہلے حرم کچھ کہتی ایک بار پھر سے

۔۔ رات والا میلا لگ گیا کمرے میں اور

حرم پھر سے دیوار سے چپکتی چلی گئی وہ سب۔۔ اسکو

بیٹھا دیکھ مسکرا رہے تھے اس سے اسکی طبعیت حال

احوال پوچھ رہے تھے عادر بھی اگیا۔۔۔

بلیک جینز شرٹ میں کوٹ بازو پر ڈالے حرم

ہر ایک ناگوار حقارت بھری نگاہ ڈالتے وہ بہن کے

پاس آگیا۔۔۔

کیسی ہو گڑیا۔۔۔ اب بخار اتر گیا ہے۔۔۔ اسنے بڑے

بڑے نوٹ نکال کر بہن کا صدقہ دیا اور پلٹ کر

حرم کے پاس اگیا

۔۔۔

سب ہی یہ منظر دیکھنے لگے تھے حرم کے منہ پر

اسنے پیسے کھینچ مارے۔۔۔۔

اسکی سرخ بھیگی بھیگی نظریں سامنے والے سے نظریں ملانے لائق نہیں تھی۔۔۔

میری بہن کا صدقہ ہے رکھ لو" سرد لہجے میں بولا کر مسکرا کر وہ وریشہ کی طرف پلٹا

وریشہ یہ سب حیرانگی سے دیکھ رہی تھی اسے سمجھ نہیں ارہا تھا عادر یہاں کیا کر رہا ہے۔۔۔

اسنے باقی سب کیطرف دیکھا۔۔۔

اور۔۔۔ حرم کے سسکیاں بھرتے وجود کیطرف

یہ یہ کیا ہو رہا ہے۔۔۔ حرم آپی یہاں کیسے ہیں کیوں آئی ہیں اور آپ انھیں ایسے ٹریٹ کیوں کر رہے ہیں ہمیں کچھ سمجھ بھی نہیں ا

رہی" وریشہ خود ہی بے چینی سے بول اٹھی تو۔۔۔

عادر نے اسکا چہرہ تھام لیا۔۔۔

میری جان۔۔ میرے بچے۔۔۔ یہ تمھاری خدمت کے لئے ہے۔۔۔ تم گھبراؤ مت اوکے اپنی صحت پر توجہ دو اور اب بخار نہ چڑھانا۔۔۔

" وہ اسکا گال تھپتھپا کر بولا

مگر۔۔ مگر ہمیں کسی کی خدمت نہیں چاہیے" وہ آہستگی سے بولی

عادر نے بے ساختہ سنجیدگی سے دیکھا

ہم معافی چاہتے ہیں مگر "

وریشہ سمجھ گئی اسے اچھا نہیں لگا

اگر مگر کچھ نہیں ایزی ہو جاؤ فریش ہو جاؤ ناشتہ نیچے کریں گے" اشعر نے اسکے سر پر پیار دیا اور سب ہی اسکے پاس سے اٹھ گئے

-

جبکہ عادر بھی نکل گیا تھا

ایم ایم سوری حرم آپی۔۔۔بھائی میری وجہ سے

بہت سینسیٹیو ہو رہے ہیں آپ یہاں کیسے آئیں ہیں"

وریشہ اس سوال کا تو جواب چاہتی ہی تھی

حرم نے اسکی جانب دیکھا وہ کتنی اچھی تھی ان لوگوں

نے اسکی عزت پامال کر دی اور وہ حرم کی پرواہ کر رہی

تھی وہ بھی اسے ویسے ہی ٹریٹ کر سکتی تھی جس

حقارت سے عادر نے کیا تھا

مگر اسنے ایسا کچھ کہیں کیا الٹا ہمدردی کر رہی تھی

عادر کی بیوی کی حیثیت سے انھوں نے نکاح کیا ہے مجھ

سے۔۔۔"

حرم بولی۔۔۔تو وریشہ کی آنکھیں پھیل ہی گئیں

۔۔۔۔

ع۔۔عادر بھائی کے سس۔۔ساتھ۔۔۔د۔۔۔دھوکہ

ک۔۔۔کرنے والی لڑ۔۔لڑکی آپ تھیں" وہ حیرانگی

سے اس سے پوچھنے لگی۔۔۔

جبکہ حرم خود میں ہی سمیٹتی۔۔۔تو دی۔۔۔

شرمندگی سے۔۔جیسے ایک ایک لمہہ اس۔۔۔۔

تذلیل میں گزرا ہو۔۔۔

ہ۔۔۔ہاں" وہ بولی وریشہ دور ہو گئ

اسنے دیکھا تھا اپنے بھائ کو ٹوٹتے بکھرتے حرم

نے اسکی جانب دیکھا

یعنی۔۔وہ ب اسکی بھی ہمدردی کے قابل نہیں تھی

ہمارے بھائ نے ہماری وجہ سے اپنے لیے۔۔۔اتنی بڑی

تکلیف لے لی۔۔۔۔" وریشہ کی آنکھیں بھیگ گئیں

حرم۔۔۔سر جھکا گئ۔۔۔۔۔

وریشہ اسکے پاس سے پلٹ گئ

حرم کچھ نہ کہہ سکی وہ واشروم میں جا چکی تھی

جبکہ حرم پیچھے کھڑی اپنی غلطی اور کوتاہی پر آنسو بھانے لگی

اسے امید نہیں تھی ہمدردی کی مگر عادر کی تکلیف کا انداز اہو رہا تھا اور دل تڑپ تڑپ کر رو رہا تھا اسکی بہن کا صدیمقہ۔۔اسکے قدموں میں ڈھیر تھا جھک کر سنے ایک ایک نوٹ اٹھالیا یہ دو سال بعد پہلی چیز تھی جو اسکے منہ پر ہی سہی اسنے ماری تھی۔۔

اسنے۔۔وہ چھپا لیے۔۔۔۔

اور۔۔۔وریشہ کا انتظار کرنے لگی۔۔۔

وریشہ فریش ہو کر آئی تو بال گیلے تھے

کیا میں تمھاری کوئی ہیلپ کروں' حرم آگے بڑھے

نہیں حرم آپی ہم ٹھیک ہیں آپ نیچے چلیے ناشتہ کر

لیجیے" وہ خفا خفا سی بولی

حرم۔۔۔اپنے قدموں میں ہمت مجتمع کرتی اسکے

پاس آئی اور اسکے پاؤں میں بیٹھ گئی۔۔

وریشہ ایکدم سٹپٹائی اور حرم کی جانب دیکھ کر اٹھ

کھڑی ہوئی۔۔۔

یہ آپ کیا کر رہی ہیں

میں۔۔وہ ہی کر رہی ہوں جس چیز کی میں قابل

ہوں حرم مجھ مجھ میں ہمت نہیں ہے تمھارے

بھائی کا سامنا کرنے کی۔۔اور اس گھر کے کسی بھی

فرد سے بولنے کی۔۔

پلیز۔۔وریشہ مجھے تم ہی معاف کر دو" وہ ہاتھ جوڑتی بولی

جبکہ وریشہ نے اسکے ہاتھ تھام لیے

پلیز آپ ہم سے معافی مت مانگیے ہمارے بھیا بہت مشکل سے اس تکلیف سے باہر نکلے تھے وہ بہت مشکل سے اپنی زندگی کیطرف لوٹے تھے اور ہمیں تو یہ بات جینے نہیں دے گی ہماری خاطر انھوں نے یہ سب کیا۔۔

تانیہ طاہر ناولز

[8/7, 3:24 PM] Tania Tahir: کچے گڑھے

تانیہ طاہر

قسط17

وریشہ نے اسے اپنے پاؤں میں سے اٹھایا اور خود بھی اٹھ گئ وہ کافی دنوں بعد۔ نیچے آئ تھی۔ حرم اسکے پیچھے پیچھے تھی۔۔۔

عادر نے اسے اسکے پیچھے چلتے دیکھا نگاہ پھیر گیا اور ۔۔دوسری طرف باقی سب نے اٹھ کر وریشہ کا استقبال کیا تھا چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئ تھی وہ ان کے ساتھ کتنے دنوں بعد ناشتہ کر رہی تھی۔۔ لگتا تھا اپنی خوشیوں سے منہ ہی موڑ گئ ہے۔۔

وریشہ۔۔ڈیڈی سے ملی انھوں نے اسے بیٹھایا اور۔۔۔وہ سب ناشتہ کرنے لگے حرم تو وہیں رک گئ۔۔۔ اسکی ہمت نہیں ہوئ آگے بڑھنے کی اور کسی نے بھی اسپر

توجہ دینا مناسب بھی نہیں سمجھا۔۔۔

وہ سب خود غرض تھے یہ شاذ کا اس سے بدلا لے رہے تھے

نہیں شاید عادر کا بدلہ لے رہے تھے وہ یوں ہی سر جھکائے کھڑی رہی تبھی۔۔۔

ایک مظبوط آواز ابھری تھی۔۔

نورین" عادر نے ملازمہ کو بلایا تو وہ سنبھلتی ہوئی باہر آئی اور عادر کیطرف دیکھنے لگی۔۔

ناشتہ دے دو" نام بھی لینا مناسب نہیں سمجھا تھا اسکا بس اپنی ملازمہ کو حکم دے دیا کہ دے دے اسے بھی ناشتہ۔۔

نورین نے جلدی سے ہاں میں سر ہلایا اور جلدی سے واپس چلی گئی۔اور۔وہ سب پھر سے اس سے۔۔۔۔

لاتعلق ہو کر ناشتہ کرنے لگے سب پر سکون تھے وریشہ کے نخرے اٹھ آرہے تھے حرم نے نورین کے ہاتھ سے پلیٹ لی اور حیرت سے عادر کو دیکھا وہ اسکی جانب متوجہ نہیں تھا وہ وہیں۔۔ایک چیئر کھینچ کر بیٹھ گئ۔

اور بھوک بھی تو لگی تھی۔۔۔ تبھی اسنے۔جلدی جلدی کھانا کھانا شروع کر دیا ابھی وہ کچھ ہی لقمے لے سکی تھی کہ اپنے پیچھے قدموں کی چاپ پر اسکا لقمہ وہیں رک گیا اسنے سر اٹھا کر اوپر دیکھ عادر اسے ہی دیکھ رہا تھا دانت پر دانت چڑھائے ضبط سے۔۔جیسے ۔۔۔۔ اسکی برداشت سے بہت کچھ باہر ہو۔۔۔

اسنے۔۔۔ حرم کے بازو کو جکڑا اور اسے وہیں سے لے کر چلتا ہوا سامنے کی جانب چل گیا

حرم کی پلیٹ گیر گئ تھی۔۔۔۔

سب نے ان دونوں کی جانب دیکھا تھا عادر کی فیلنگز سے سب واقف تھے۔۔

اگر۔۔۔وہ اسکے ساتھ نارمل ہو جاتا۔۔ تو کوئی مسز ائقہ نہیں تھا وہ سب کچھ نہ کہتے اسے مگر ۔۔در حقیقت یہ عادر کا اپنا ذاتی مسلہ تھا۔۔کیونکہ ۔۔۔اشعر نے عادر سے بات کرنے کی کوشش کی تھی آج صبح ہی اس بارے میں۔۔۔

لیکن اسنے ہاتھ اٹھا کر بس اتنا ظی کہا حرم اس گھر میں اسکی وجہ سے موجود ہے اور حرم صرف عادر کا مسلہ ہے باقی گھر کا کوئی بھی فرد اسپر توجہ نہ دے

ارسلان اور اشعر چاہتے تھے وہ نارمل رہے جبکہ باصم کو تو خود ہی حرم پر تپ چڑھی ہوئی تھی۔۔۔

تبھی وہ کچھ نہیں بولا تھا

-

اور ڈیڈ کو آج کل صرف وریشہ کی فکر تھی اسکے علاوہ وہ کچھ بھی دیکھنے یہ سننے کو تیار نہیں تھا اور عادر چاہتا ہی کب تھا کہ ڈیڈ اسکی جانب فوکس کرتے۔۔۔۔

تبھی اسنے سب کو۔۔روک دیا تھا اور عادر کے معملات سے اکثر سب ہی دور رہتے تھے اسکا دماغ خراب سا تھا وہ گھر والوں سے بھی چیڑ جاتا تھا تبھی حرم اور عادر کے معملات میں بولنے سے سب ہی باز رہے۔۔۔دوسری طرف عادر اسے اپنے روم میں لے ایا اور اندر دھکیل کر اسنے دروازہ بند کیا۔۔اور۔اسکی طرف بڑھا۔۔۔

حرم ایکدم گھبرا کر اس سے دور ہوئی۔۔۔۔

بڑی بڑی سہمی سہمی نظروں سے اسے دیکھنے لگی جبکہ عادر کے چہرے پر صاف ظاہر تھا جیسے ضبط کر رہا ہو۔۔۔ اور ضبط سے اسکا چہرہ اللہ سرخ ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

حرم اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی۔۔

جو ابلنے کو بے تاب تھی اور عادر نے ضبط کھوتے ہوئے دیوار پر کئی مکے دے مارے۔۔

میں تمھیں برداشت نہیں کر سکتا ایک منٹ کے لیے بھی اپنے گھر میں اپنی نظروں کے سامنے ٹ تمھیں برداشت نہیں کر سکتا

مجھے تمھارے وجود سے گھن آرہی ہے تمھارے اس ڈرامے سے میں پاگل ہو رہا ہوں دفع ہو جاؤ دفع ہو جاؤ یہاں سے میں تمھیں نہیں رکھوں گا" اسکے دونوں بازو اپنی گرفت اپنی گرفت میں جکڑتے۔۔۔وہ چلایا

۔۔کہ حرم کا چہرہ پیلا پڑ گیا۔

ع۔۔۔عادر۔۔" حرم نے کچھ بولنا چاہا مگر عادر نے۔۔اسکا منہ جکڑ لیا

میرا نام مت لینا اپنی زبان سے۔۔۔کبھی بھی مت لینا ۔۔تم۔۔تمھاری اوقات تھی مجھ سے بدلا لینے کی" وہ دھاڑتا ہوا اسے۔۔دور پھینک گیا۔۔اور حرم بیڈ پر جا گیری جہازی سائز بیڈ تھا وہ سکڑ سی گئی۔ رونے لگی۔۔

مجھے معاف کر دیں" وہ اٹھی اسکی دیوانگی دیکھ کر اپنی غلطی پر۔۔مر جانے کا دل کیا تھا کہ ایک دن اسکے ساتھ برا رویہ وہ برداشت نہیں کر پا رہا اور وہ۔ اسے کتنا بڑا دکھ دے چکی تھی

پلیز مجھے معاف کر دیں میں نے کچھ بھی جان بوجھ کر نہیں کیا تھا مگر"

شیٹ آپ" وہ ہاتھ اسپر اٹھاتا اٹھاتا تھم گیا

حرم نے خوف سے اپنا چہرہ چھپا لیا۔۔

م۔۔ میں میں سچ کہہ رہی ہوں۔۔ میں میں نے

سب۔۔ مما اور آنٹی کے کہنے پر کہ۔۔۔ کیام۔۔ مجھے

نہیں پتا تھا کچھ ب۔۔۔ بھی"

گیٹ آؤٹ" گھسیٹ کر اسنے اسے کھڑا کیا اور

دروازے کی جانب پھینک دیا

جاؤ یہاں سے" وہ۔۔۔ رخ موڑ گیا۔۔۔۔

اس گھر سے ہی نکل جاو۔۔۔۔ کیونکہ میں چاہ کر

بھی تمھیں برداشت نہیں کر پا رہا" وہ بھڑک کر بولا۔۔

حرم۔۔۔ کے آنسو بہنے لگے۔۔

م۔۔ میری بات تو سمجھیں"

کیا سمجھوں" وہ اسکی گردن جکڑ گیا۔۔۔

حرم کی آنکھیں پھیل گئیں

میری محبت میں کوئی کمی نہیں تھی مجھ سے وہ سب

۔۔وہ سب زبردستی کرایا گیا تھا

کوئی کھوٹ تھا اس سینے میں تبھی تو تم نے وہ

سب کیا۔۔۔ورنہ محبت صرف چند لفظوں

سے مل کر بنا ہوا لفظ تو نہیں تھا۔۔" وہ اسے دیکھتا

رہ گیا

حرم اسکے قدموں میں۔بیٹھتی کہ۔عادر جیسے

اپنے خول میں بند ہو گیا ہو

اسے بالوں سے جکڑ کر اٹھایا۔۔۔اور دروازہ کھول کر باہر

دھکیل دیا

اس گھر سے دفع ہو جاؤ۔۔۔اور آغا شاذ کو کہو میری بہن کو اکر لے کر جائے۔۔اسی دن آنا یہاں تم بھی" وہ سختی سے بولا چہرے پر استہزیہ مسکراہٹ تھی

جبکہ سب کو ناشتہ ہی کر رہے تھے ایکدم حرم کے باہر گیرنے پر کھڑے ہو گئے

یہ کیا کر رہے ہو تم" ڈیڈ بولے

جو کس قابل ہے اسے۔۔اسی جگہ پر رکھ رہا ہوں ڈیڈ۔۔۔ اس سے شادی میں نے کون سے اپنی گلی خوشی سے کی ہے۔۔۔

اور تم۔۔۔نو دو گیارہ ہو جاؤ"

ب

۔۔بھیا ہمیں کہیں نہیں جانا" بے ساختہ کانپتے لہجے میں وریشہ بولی تھی

اسنے وریشہ کیطرف دیکھا اور حرم کے پاس سے ایسے گزر گیا جیسے وہ کوئی۔۔بے ضرر سی چیز ہو اور قیمتی اور حثیت رکھنے والی صرف اسکی بہن ہو۔۔۔۔

حرم۔

تانیہ طاہر ناولز

۔نے آنسو صاف کیے۔۔۔پلٹ کر دیکھا۔۔

وریشہ کا تو ایک ایک لفظ ہی قیمتی تھا۔۔۔۔وہ سب روتی ہوئی وریشہ کے لیے تڑپے تھے جبکہ وہ۔۔۔خود ہی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔

ان لوگن کو دیکھنے لگی

دل لیا اس سنگ دلی پر چیخیں مارے۔۔۔۔وہ وہ عادر وہ سمجھ انہیں سکتی تھی وہ بہت طاقت رکھتا تھا ہر چیز پر۔۔۔۔

اسنے وہاں سے نگاہ پھیر لی۔۔کچن کی جانب ایکدم نگاہ اٹھی تو ملازمہ اسے بلا رہی تھی

وہ ایک لمحے کے لیے چونک گئ۔۔۔

اور اس جانب چل دی۔۔۔

آپ نے ناشتہ نہیں کیا۔۔" نورین نے پھر سے ناشتہ اسکے سامنے رکھ دیا

ن نہیں بھوک نہیں ہے۔۔۔۔اور تم میری خدمت مت کرو۔۔۔" افسردگی سے سر جھکا گئ

جی ہمیں تو عادر صاحب نے حکم دیا تھا

کہ آپکو کھانا پینا خود سے بار بار دیتے رہیں" نورین نے بتایا

تو اسنے۔۔۔ جھٹکے سے سر اٹھایا

تم تم سچ کہہ رہی ہو" وہ بے ساختہ بس اتنی سی ہی

بات پر بہت خوش دیکھائی دینے لگی

جی بھابھی جی ہم تو سچ ہی کہہ رہے ہیں بس وریشہ بی بی کی

وجہ سے پریشان ہیں آپ نہیں جانتی کتنا خوش

رہتی تھیں اور اب اس حادثے کے بعد سے تو

مرجھا گئیں ہیں بہت دکھ ہوتا ہے دیکھ کر بھی" نورین

کی آنکھیں بھیگ گئیں۔

حرم ایک بار پھر سے شرمندہ ہو گئ۔۔

جیسے شاذ کے کیے دھرے میں اسکا ہی قصور ہو

نورین نے اسکے آگے کھانا لگا دیا۔۔۔

وہ کھانا کھانے لگی تھی دل میں خوشی سی دوڑ گئ

یعنی وہ اس سے اتنی بھی نفرت نہیں کرتا

وہ خوش فہمیوں کا شکار ہو رہی تھی۔۔اور اسی خوش فہمی

میں بہت خوش بھی تھی

۔

تانیہ طاہر ناولز

حرم کہیں نہیں گئی تھی گھر میں دوبارہ اس سے

کسی نے بات نہیں کی اور سب سے اہم بات عادر

نے اسکی جانب دیکھا بھی نہیں وہ ویسے ہی چاروں

بھائی گھر سے جا چکے تھے۔۔انکے اولاد کی طبعیت کچھ

ٹھیک نہیں تھی تو وہ آرام کر رہے تھے وریشہ نہیں جانا

چاہتی تھی اور شاید وریشہ کے توسط اسے بھی۔۔یہاں

سے نکلنے پر مجبور نہیں کیا تھا اسکی اس گھر میں کوئی جگہ کوئی مقام نہیں تھا۔۔۔

تبھی وہ کچھ دیر کچن میں کچھ دیر لیونگ روم میں۔۔ ادھر ادھر پھیرتی رہی اور پھر تھک کر۔۔۔وہ اسی کمرے میں آگئی جہاں عادر اسے لے کر آیا تھا یعنی وریشہ کا کمرہ۔۔ اسنے دروازہ بجایا اندر سے جواب نہیں آیا تھا مگر وہ پھر بھی اندر آگئی۔۔

وریشہ بیڈ پر کمفرٹر کے اندر تھی۔۔ تھکی تھکی سوجی سوجی آنکھیں۔۔۔۔اور۔۔۔اداس چہرہ۔۔۔۔

حرم کو دیکھ کر سیدھی ہو گئی شاید وہ کچھ سوچ رہی تھی

حرم کو درحقیقت اسپر ترس آیا وہ ایسی ویسی لڑکی نہیں تھی پھر بھی اسکے ساتھ شاذ نے کتنا غلط کیا تھا۔۔۔

حرم اسکے پاس اگئ مگر وہ بستر پر نہیں بیٹھی وہ کھڑی رہی

بیٹھ جائیں آپ " وریشہ آہستگی سے بولی دوسری طرف حرم کو عادر کی بات سے ڈر لگا کہ اس کمرے میں کیمرے ہیں اور اسنے دیکھ لیا تو۔۔

ن

نہیں تم بہت اچھی ہو وریشہ " حرم اسکا حسین چہرہ دیکھنے لگی

وریشہ نے۔۔ چونک کر دیکھا۔۔۔

شنا نے جب اس سے پہلی بار دوستی کی تھی یہ ہی کہا تھا۔۔

وریشہ۔۔ مسکرا دی۔۔۔

شنا نے بھی ہمیں یہ ہی کہا تھا۔۔۔" وہ مدھم لہجے میں بولی تھی۔۔

تم اداس اداس اچھی نہیں لگ رہی۔۔۔۔مجھے نورین نے بتایا تھا تمھاری ہنسی کی جلترنگ پورے گھر میں گونجتی تھی" وریشہ کے پاس ان باتوں کے جواب نہیں تھے وہ چپ ہی رہی۔۔۔۔

تم زندگی سے منہ مت موڑو" وہ بولی۔۔۔

ہم منہ نہیں موڑ رہے۔۔۔۔مگر مگر ہم یہ شادی نہیں کرنا چاہتے تھے۔۔۔ ہم نے نہیں جانا یہاں سے کہیں بھی" وہ اچانک ہی رونے لگی تھی اور حرم خود کو اسکے نزدیک آنے سے روک نہیں سکی اسنے اسے بازوں کے حصار میں۔لے لیا۔۔۔۔

تو تم یہاں سے کہیں مت جاؤ۔۔۔ تمھارے بھائی کتنا تمھارا خیال کرتے ہیں۔۔۔ وہ تمھیں خوش دیکھنا چاہتے ہیں۔"

لیکن ضروری تو نہیں تھا ہماری شادی کرادی جاتی ہمارے مجرم سے" اسنے اپنی آنکھیں رگڑی۔۔

حرم اسکا چہرہ دیکھنے لگی۔۔

شاذ نے بہت بڑی غلطی کی ہے وریشہ"

وہ کچھ نہیں بولی

اور غلطیاں کرنا ان لوگوں کا خاندانی فیل ہے دھوکہ دینے میں ماہر ہیں یہ لوگ۔۔ ان لوگوں کے مردوں کی غیرتیں تو۔۔۔ ختم ہوئی ہی ہیں عورتوں نے بھی بے غیرتی کا چولہ پہنا ہوا ہے۔۔۔" وہ دروازے میں کھڑا۔۔ اسپر طنز اچھالتا بولا۔۔۔

حرم جھٹکا کھا کر وریشہ سے دور ہوئی وریشہ نے۔۔۔۔

بھی حرم کو دیکھا۔

بھیا انکا وہ مطلب نہیں تھا" وریشہ بے ساختہ

حمایت لے گئ

عادر مسکرا دیا۔۔۔

جھک کر اسکے سر پر پیار دیا

میری جان تم ان جیسی لڑکیوں سے ناواقف ہو۔۔۔۔

مردوں سے لو لگاتی ہیں محبتیں کرتی ہیں اور محبت ہو

جائے اسی مرد کو تو نیا مرد مانگتی ہیں در حقیقت

حوس سے بھری ہوئی ہوتی ہیں۔۔۔۔۔ " وہ اسے سمجھا رہا

تھا جبکہ حرم کیطرف دیکھ رہا تھا وریشہ کا بھی

چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔۔ دونوں لڑکیاں سر جھکا

چکیں تھیں

تمھیں یہاں میری بہن کے نزدیک بھی بیٹھنے کی۔
اجازت نہیں تھی تم اگر میرے کسی بھی حکم کی
خلاف ورزی کرو گی۔ تو طلاق نامہ لے کر اپنے گھر
کی راہ لو گی" سختی سے۔۔وہ اسکی حیران آنکھوں میں
دیکھتا بولا۔۔۔

حرم کا وجود کانپ سا گیا

تانیہ طاہر ناولز

نہیں طلاق نہیں۔۔وہ اس سے دور نہیں جائے گی وہ
اپنی ہر غلطی مان کر اسکی تلافی کرے گی
حرم نے وریشہ کی جانب دیکھا

www.BestUrduBooks.com

وریشہ اگر کوئی اپنی غلطی مان رہا ہو"
تو وہ جھوٹا ہے" عادر چونک کر بولا۔۔
اور وہ شرمندہ ہو اور اسکی محبت جھوٹی نہ ہو۔۔"

تووہ ساری زندگی اس شرمندگی کا طوق گلے میں لٹکا کر پیٹتی رہے۔۔۔۔اسے صرف نفرت کا سامنا ہوگا" وہ سرد لہجے میں بولا تھا

وریشہ دونوں کی جانب دیکھنے لگی حرم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔۔۔

جبکہ وریشہ نے بھائی کو دیکھا جو سر جھٹک کر نگاہ پھیر چکا تھا

بخار تو نہیں اب" اسنے وریشہ کا فیور چیک کیا

وریشہ چپ ہی رہی

جبکہ عادر مسکرا دیا

رات ہم تمھارے فیورٹ ہوٹل میں ڈنر کریں گے اوکے۔۔ہنی اب اداس نہیں بیٹھنا۔۔۔ " وہ پیار سے بولا وریشہ نے سر ہلا دیا

کپڑے نکالو وریشہ کے۔۔۔۔انھیں آئرن کرو۔۔۔۔۔اور اسکا دل لگاؤ۔۔" وہ اچانک اسکے کان کے نزدیک جھکا

ویسے بھی تمھاری حثیت ایک جوکر سے زیادہ کی نہیں ہے جو صرف میری بہن کو خوش کرنے اور اسکا دل لگانے کے لیے یہاں موجود ہے تو تم اپنے مگرمچھ جیسے آنسو صاف کرو اور ہر ممکن طریقے سے اسے خوش رکھو" وہ حکم دینے لگا

اس سے آپ خوش رہیں گے" حرم نے اتنی ہی مدھم آواز میں سوال کیا تھا اسکے جھکنے پر دل کی جو حالت تھی وہ لفظوں میں بیان ہو ہی نہیں سکتی تھی

عادر نے دانت پیس کر اسے دیکھا۔۔۔

کافی ڈھٹائی اگئ ہے تم میں" دور ہوتے ہوئے اسنے اپنی

پینٹ کی پاکٹس میں ہاتھ ڈالے

حرم ہلکا سا مسکرائی

نہیں۔۔صرف واضح کرنا چاہتی ہوں کہ محبت جھوٹی

نہیں تھی اگر سب جھوٹا تھا تو۔۔

بکوا"... رک گیا۔۔۔ وریشہ جو دیکھ رہی تھی ورنہ ابھی

اسکی گردن دبا دیتا۔۔۔

وہ دور ہو گیا۔۔۔

وریشہ نے سر جھکا لیا۔۔۔۔

اپنا کام کرو" اسنے پھر سے کہا۔۔اور وریشہ کی

جانب متوجہ ہو گیا

بھیا ہم خود کر لیں گے نورین کی ہیلپ لے لیں گے"

وہ بولی اچھا نہیں لگا اب حرم۔اسکے کام یوں کرے تو یہ کس لیے ہے تمھاری خدمت کے لیے ہی آئی ہے۔۔۔جس کا جو کام ہے اسے وہ کرنے دو"

مگر" اسنے کچھ کہنا چاہا کہ عادر نے اسکیطرف دیکھا

میں فائلز بھول گیا تھا بس وہ ہی لینے آیا تھا ۔۔اب رونا نہیں ہے تم نے اور خاص کر کسی۔۔ بھی غیر کے سینے سے لگ کر نہیں رونا اوکے ہنی" وہ مسکرا کر بولا

۔

حرم کی آنکھیں پھر سے جلنے لگی یوں لگا نورین نے جھوٹ بولا ہو۔۔مگر امید چھوڑنا نہیں چاہتی تھی اگر

چھوڑ دیتی تو کتنا مشکل ہو جاتا تبھی اسنے حرم کی الماری کھولی عادر جا چکا تھا

عادر کے الفاظ کانوں میں گونجنے لگے۔۔۔۔

کہ وہ ایک جوکر کی حثیت رکھتی ہے جو وریشہ کو خوش کرنے کے لیے یہاں موجود ہے تو وہ اسکی محبت میں یہ بھی کرے گی ہاں یہ ثابت کرنے کے لئے وہ ایسا ہی کرے گی جیسا وہ کہے گا بس ویسا ہی کرے گی اسنے۔۔

وریشہ کے لیے کپڑے نکالے اور پلٹی تو چہرے پر سمائیل تھی وریشہ اسکی سمائیل دیکھنے لگی سمائیل کرتے ہی اسکے گالوں میں ڈیمپل نمایاں ہوتے تھے

حرم آپی آپکے ڈیمپل پیارے ہیں" وریشہ اس سے نارملی بولی شاید اپنے بھائی کے لفظوں کے اثر کو کچھ کم کرنا چاہ رہی تھی

اور وریشہ تو سب سے پیاری ہے۔۔۔ چلو اب جلدی سے اٹھ کر فریش ہو جاؤ پھر باہر چلیں گے ہم دونوں" وہ مسکرا کر بولی وریشہ۔۔۔نے سر ہلا دیا کچھ دیر وہ خود ان سوچوں اور تھکاوٹ سے نکلنے چاہتی تھی تبھی حرم کی بات مان کر اسنے شاور لیا اور لباس تبدیل کر لیا جس سے ایک اچھا اثر ہوا تھا۔۔

وہ دونوں لون میں اگئیں

گھر کا پیچھلا لون بہت خوبصورت تھا وہ تو کیا وریشہ کو خوش کرتی وریشہ اسے۔۔۔اس لون میں موجود۔۔ چیزوں اور۔یہاں کے بے پناہ خوبصورتی کا پتہ دینے لگی

یہ کمرہ عادر بھیا کا ہے" وریشہ نے بتایا

یہ" حرم حیران ہوئی

جی یہ گھر ہے اندر انھوں نے کمرہ نہیں لیا تھا

یہ تعمیر دو سال پہلے کی ہے۔۔۔

اور یہ سارا پورشن بھی انھیں کا ہے۔۔ ہمارے

علاوہ کوئ بھی بھیا یہاں نہیں آتے انھیں

اجازت نہیں ہے" وریشہ ہلکا سا مسکرائی حرم

کو اچھا لگا تھا۔۔۔۔۔

کہہ وہ مسکرائے تھی۔۔

ہم تم سب کے لیے سپیشل ہو" حرم بولی لہجہ

اداس ہو گیا تھا۔۔

وریشہ چپ ہو گئ۔۔۔ب

ایم سوری" وریشہ بولی تو حرم ایکدم تڑپ گئ

یہ یہ کیا کہہ رہی وہ تم تمھاری تو کوئی بھی غلطی نہیں ہے وریشہ تم بہت معصوم ہو بلکل ایک موتی کیطرح جو کسی سیپ میں چھپا ہوا تھا۔۔۔

تمھارا کہیں کوئی قصور نہیں ہے" اسنے اسکے ہاتھ تھام لیے

وریشہ چپ سی رہی۔۔

تانیہ طاہر ناولز

اور بھی بتاؤں نہ" اسنے اسکا ذہن بٹانے کو بولا

وریشہ اسے۔۔۔بتانے لگی کہ پلانٹس عادر کو کتن پسند ہیں یہ جگہ اسنے اپنے ہاتھوں سے سجائی تھی یہاں پر لگا فاؤنٹین اور بھی جتنا کچھ تھا وہ سب اسکا سجیا ہوا تھا

اور سب سے خاص کر بات۔۔۔

جب شام ڈھل جاتی ہے یہاں کا ماحول بہت پر سکون ہو جاتا ہے۔۔۔یہاں خود با خود ایک مدھم ترکش میوزک چلنے لگتا ہے۔۔اور اسکے ساتھ یہاں موجود ہر چیز رقص کرتی ہے" وہ مسکرائی تھی پھر سے حرم کو جیسے یقین نہیں ایا

وریشہ اب کے ہنس دی

آپ خود دیکھ لیجیے گا" اسنے کہا تو حرم سر ہلا گئ

کیا یہ روم لاک ہے"

وہ ویسے ہی کچھ جھجھکتے ہوئے بول تھی

جی اس کی چابی بھیا کے پاس ہی ہے روم میں ہمیں بھی انے کی اجازت جو نہیں ہے" وہ بولی تو حرم نے سر ہلایا

تمھیں بھوک لگی ہے" وہ پوچھنے لگی وریشہ نے نفی میں سر ہلایا

لیکن مجھے لگتا ہے تمھیں کچھ کھانا چاہیے' وہ مسکرائی تو وریشہ نے پھر سے نفی کی

ہمیں بھوک نہیں آپی" اسنے اتنا ہی کہا اور وہاں سے چلی گئ

تانیہ طاہر ناولز

[8/9, 5:11 PM] Tania Tahir: کچے گڑھے

تانیہ طاہر

قسط# 18

www.BestUrduBook.com

اسنے پلٹ کر بھی کوئ بات نہیں کی تھی کہ اسکا نکاح ہوا ہے اور اسے اب کسی کو اس گھر میں اپنا کہنا سنہ ہی اسنے اپنے باپ کی بات پر کان دھرا تھا اور

سنہ ہی چچا کی جو حرم کی وجہ سے کافی پریشان تھا

الٹا گھر میں آنا جانا ہی چھوڑا ہوا تھا دو تین روز سے

اگر وہ گھر کے ان جھمیلوں سے شاید ہاں زندگی کے

دوسرے رخ کیطرف ہی متوجہ رہتا تو شاید اپنے

خواب کبھی پورے سنہ کر پاتا

معملہ دب گیا تھا۔۔ تو سلمان بٹ سمیت ساری

پارٹی بھی خاموش ہو چکی تھی

جبکہ شاذ نے واضح کیا تھا اسپر جھوٹا الزام لگایا تھا اور

ان لوگوں نے معافی مانگ کر خود کیس واپس کر لیا

راشید کو یقین تو نہیں آیا تھا مگر وہ چپ رہا تھا

سلمان بٹ کی نظروں میں شاذ کی قدر دن بادن

بڑھتی جا رہی تھی مگر دن بادن اسکی صحت کو کیا ہو رہا

تھا یہ سمجھ نہیں پا رہا تھا وہ۔۔۔ ہر گزرتے دن کے

ساتھ چلنے پھیرنے کی صلاحیتیں بھی ختم ہوتی جا

رہی تھیں وہ۔۔۔اپنا کام کر کے سلمان کی طبعیت پوچھنے کے لیے جانے لگا کہ راشید سامنے آگیا شاذ نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

کہاں جا رہے ہو" وہ پوچھنے لگا

سر کی طبعیت پوچھنے" اسنے کہا اور پاس سے گزرنے لگا

کوئی ضرورت نہیں بھائی جان کو آرام کی ضرورت ہے تم گھر جا سکتے ہو ویسے بھی تم تب تک ہی اس پارٹی میں جب تک بھائی جان زندہ ہیں بالفرض انھیں کچھ ہو جاتا ہے سب سے پہلے اس پارٹی سے تم باہر ہو گے" راشد نے کہا اور مسکراتا اسکے پریشان چہرے کو دیکھتا وہاں سے چلا گیا

شاذ کافی محنت کر رہا تھا۔۔۔جہاں سلمان بٹ نے کہا وہ وہاں گیا۔۔وہاں کے لوگوں کو پارٹی پر قائل کیا جلسے کیں جلسوں کی تیاریاں کیں۔۔۔وہ تو سب کچھ کر رہا تھا

مگر اسکے خلاف بھی بہت لوگ ہو چکے تھے پارٹی میں اسے سب سے بڑا مخالف نظر ارہا تھا جو اسکی ترقی میں حائل تھا یعنی وہ وقت آن پہنچا تھا جس کا وہ منتظر تھا۔۔کچھ اپنے جھمیلوں کی وجہ سے بھی وہ سلمان سے مل نہیں سکا تھا

سلمان کی رپورٹس آل ٹائم اسکے بیگ میں ہوتی تھیں اسنے اپنا بیگ اٹھایا اور باہر چلا گیا راشد جانتا تھا وہ اب نہیں جائے گا ایسے قریب لڑکے ڈسہارٹ جلدی ہوتے ہیں مگر وہ جانتا تھا۔۔کہ اب شاذ کی زندگی میں کیا تبدیلی آنے والی ہے۔۔

شاذ وہ پیپرز لے کر سلمان بٹ کے گھر کے باہر پہنچا وہاں پر سب اسے پہچانتے تھے تبھی وہ بنا ہچکچاہٹ کے اندر چلا گیا

اور اسکے ملازم خناص سے کہا کہ بتا دے سلمان کو

شاذ آیا ہے

مگر ملازم ہی اسے عجیب ناگواری سے دیکھنے لگا تو شاذ کو

دھچکا سا لگا گویا

سلمان بٹ کے خلاف تو پوری فوج جمع تھی اسنے

گھیرہ سانس بھرا اور ملازم کے چہرے کو

زبردستی مسکرا کر پوچھا

دراصل میں کچھ پیسے ادھار لینے آیا ہوں" مفلسی

چہرے پر سجا کر وہ بولا تو۔۔۔ملازم نے سر ہلا دیا۔۔۔

کہ اسکا مقصد جو تھا اس مقصد کے لیے کئی لوگ

آتے تھے اور سلمان کی موت کے ساتھ یہ کام بھی

ختم ہو سکتا تھا ملازم کو یہ البتہ یاد نہ رہا کہ اسنے

راشید کو بتانا چاہیے کہ شاذ ملنے آیا ہے اسنے

سلمان کو بتایا تو اسنے آنکھیں کھول کر دیکھا۔۔۔

اور سر ہلایا

اسکی بیگم جو اسکے پاس ہی بیٹھی تھی۔۔۔

اس لڑکے کا نام کر کھڑی ہو گئ۔۔۔

چہرے پر اسکے بھی ناگواری اتر آئ تھی اب۔۔ دیکھنے والی نگاہ تو سب دیکھ سکتی تھی سلمان اسکی محبت میں پاگل تھا تو الگ بات تھی۔

اندر بھیجو اسکو"

اسنے کہا اور دوبارہ آنکھیں بند کر لیں مگر۔۔۔

اسکی بیگم کمرے سے باہر نہیں گئ تھی شاذ اسکا بلاوا سن کر جلدی سے اندر آیا تو اسکی بیوی بھی تھی جو اپنے بالوں میں برش چلا رہی تھی ہاں وہ ہو بہو وریشہ جیسی تھی مگر۔۔ اسکے بال لمبے نہیں تھے بال چھوٹے تھے جبکہ وریشہ کے لمبے لہراتے بال تھے۔۔

شاذ نے نگاہ ہی پھیر لی دروازہ ناک کیا اور سلمان اسے دیکھ کر مسکرایا۔۔

کتنے دنوں بعد آئے ہو برخوردار بس تمھارے بارے میں اطلاعات ہی ملتی رہی ہیں" وہ بولے چہرہ بلکل سر جھایا ہوا تھا شاذ انھیں اس حالت میں دیکھ کر۔۔ جم سا گیا

سر آپکی طبعیت نہیں ٹھیک لگ رہی" وہ اسکے قریب آیا اسکی بیوی نے دیکھا میڈیسن میں نے خود دی ہیں ابھی" وہ بیچ میں بولی

مگر انکا چہرہ نیلا پڑ رہا ہے" شاذ بولا

جب میں کہہ رہی ہوں دوائیاں دے دیں ہیں" وہ اپنے لفظوں پر زور دیتی بولی شاذ نے پھر اسکیطرف نہیں

دیکھا وہ وریشہ جیسی دیکھتی تھی مگر تھی نہیں وریشہ سے دو لفظ بمشکل بولے جاتے تھے۔

شاذ اسکی جانب دیکھتا رہا جو آنکھیں بھی بمشکل کھول رہا تھا۔۔۔اسکا دل کٹ سا گیا اسے شک تھا یہ راشد اسے زہر دیتا ہے۔۔پارٹی کا سربراہ بننے کے لیے۔۔۔

سلمان نے اپنی بیوی کیطرف دیکھا شاذ کچھ نہیں بولا تھا

کچھ دیر باہر چلی جائیں اپ" اسنے کہا تو وہ سلمان کی بات چاہ کر بھی ٹال نہیں سکتی تھی تبھی اٹھ کر چار نچار اسے باہر آنا پڑا۔۔۔

اور بد قسمتی سے انکا کمرہ ساؤنڈ پروف تھا تبھی اسے کچھ سنائی نہیں دینا تھا اسنے اپنے بھائی کو کال کر کے شاذ کے یہاں آنے کی اطلاع دی

اسکے نکلتے ہی شاذ نے دروازہ بند کر لیا سلمان مسکرا دیا

سر میرے پاس وقت نہیں ہے۔۔۔ آپکو یہ آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں کوئی آپکو سلو پوائزن دے رہا ہے" وہ بولا۔۔۔ عجلت میں سلمان کا رنگ اڑ گیا ۔۔۔وہ آنکھیں کھولے اسے دیکھنے لگا۔۔۔

کیا فضول بات کر رہے ہو شاذ

سر میرے پاس پروف ہے"

شاذ نے اسکی رپورٹس اسے دی

تو سلمان حیران رہ گیا رپورٹس دیکھ کر۔۔۔

مگر میری رپورٹس تو ٹھیک آئیں تھیں"

وہ راشد سر نے اپنی مرضی سے تبدیل کرائی ہیں اور

میں معافی چاہتا ہوں مجھے شک ہے کہ آپکو زہر

دے رہے ہیں" وہ بولا۔۔۔

کیونکہ جانتا تھا راشید کبھی بھی پہنچ جائے گا

سلمان نے گھیرہ سانس بھر کر پیپر پھینک

دے

اور پیچھے ٹیک لگالی

تو یہ وجہ تھی اسکی بیماری کی اسکے بستر پر پڑنے کی

۔۔۔

وہ کچھ دیر چھت کو گھورتا رہا

سر آپ فکر مت کریں۔۔۔ میں آپکا بہترین

علاج کراؤگا" شاذ بولا۔۔ سلمان مسکرا دیا

یہ جو لڑکی ابھی تم نے دیکھی ہے نہ اپنے حسین ہاتھوں سے زہر یہ ہی پلاتی رہی ہے ہمیں راشید نے تو بس گائیڈ کیا ہے اسکے محبت بھرے ہاتھ زہر دیتے رہے ہیں۔۔اب علاج کی ضرورت نہیں۔۔بے وفائی لاپرواز ہر۔۔جو پینے کے لیے ہے" وہ مسکرادیا

سر آپ کوئی بات کر رہے ہیں۔۔آپکی زندگی ہے تو یہ پارٹی کامیاب ہے ورنہ وہ۔۔شخص سب تباہ کر دے گا" شاذ اسے سمجھانا چاہتا تھا

جبکہ سلمان سر جھکائے بیٹھا تھا آج سلمان میں اسے اپنا بڑا بھائی نظر آرہا تھا اور شاذ کی تڑپ دیکھنے لائق تھی

تم جانتے ہو۔۔جس شخص سے ہم بے پناہ محبت کریں ۔۔جس کے عشق میں سانس لیں جب وہ دھوکا دے تو۔۔۔لگتا ہے۔۔۔آپ دنیا بے رنگین ہے شاذ بلکل

بے رنگین۔۔۔۔۔" سلمان کی بے بس آنکھوں کو دیکھ کر وہ بہت دور نکل گیا تھا۔۔۔ شاذ کی آنکھیں سرخ ہو گئیں

تمھیں کسی نے بہت خوب کہا تھا۔۔ محبت کبھی مت کرنا پھر ظلم یہ کہ اعتبار محبت پر کبھی مت کرنا" وہ اسکا شامہ تھپتھپا کر بولے شاذ۔۔ نے اسکا ہاتھ تھام لیا

آپ اٹھیں میں آپکو لے چلتا ہوں"

ہاہا تمھیں نکال دے گا وہ" وہ راشد کا بول رہے تھے مجھے انسانی جانوں کی زیادہ پرواہ ہے سر ہر چیز سے" اسنے کہا تو سلمان نے۔۔ سر ہلایا۔۔۔

آرام سے بیٹھو۔۔ گھبراؤ مت۔۔۔ جتنے دن لکھے ہیں جی لوگا۔۔۔ ورنہ اگلا سانس لینے کی بھی ہمت چھوڑی کہاں ہے تم نے" اسنے کہا اور۔۔ شاذ کچھ کہنا

چاہتا تھا کہ اسنے روک دیا اور بیٹھنے کو کہا تو

شاذ بیٹھ گیا اور تبھی راشد اندر آیا

تمھیں روکا تھا بھائی جان کے پاس مت آنا" وہ

غصہ ہوا

راشد" سلمان نے اپنی آواز کو ہر ممکن طریقے سے

مظبوط کرتے کہا

جی بھائی جان" وہ اسکے پاس آیا

پارٹی کے ایک ایک بندے کو رات دعوت

میں بلالو۔۔۔۔

آج ہم اپنے سر کا بوجھ اتار کر۔۔۔اپنے چھوٹے بھائی

۔۔۔ جیسے۔۔۔ شخص کے سر پر رکھنا چاہتے ہیں جو پارٹی کو

باخوبی سنبھال سکے" وہ بولے شاذ نے جھٹکا کھا کر دیکھا

اور راشد نے مسکرا کر جی بھائی جان کہا"

یعنی اسکا مقصد تو پورا ہو رہا تھا۔۔۔

وہ کافی خوش دیکھائی دے رہا تھا شاذ نے خائف نظروں سے اسکیطرف دیکھا جبکہ سلمان مسکرا دیا تھا اسکی جانب دیکھ کر۔۔

سلمان نے شاذ پر زیادہ توجہ دینے کے بجائے آنکھیں بند کر لیں جبکہ شاذ۔۔ کو اسکے اندر اپنا بھائی دیکھائی دے رہا تھا جس نے خود سے موت کو گلے لگایا تھا محبت کے آگے انسان ہار کیسے سکتا ہے اتنا اتنا ہار جائے کہ اپنی زندگی سے کوئی انسیت نہ رہے

۔۔۔

اگر راشد اس پارٹی کا سربراہ بنا تو میں یہ پارٹی آج ابھی اسی وقت چھوڑتا ہوں" وہ جزباتی ہوا

برخوردار رات دعوت میں آنا باقی باتیں بعد میں
ہوں گی" وہ آنکھیں بند کیے ہوئے ہی بولا۔۔اور شاذ غصے
سے بھڑکتا ہوا باہر نکل گیا۔۔

اسکی باہر نگاہ ان دونوں بہن بھائیوں پر گئ

وہ تپ ہی اٹھا۔۔۔

راشد نے اسکی جانب دیکھا اور مسکراتا ہوا اسکے
نزدیک آیا

تو لڑکے تم یہاں سے واپسی کا سفر باندھ لو کیونکہ میں تو
تمھیں قطعاً نہیں رکھنے والا۔۔

آج رات آخری رات ہو گی" وہ بولا اور مسکرا کر پیچھے
ہٹ گیا

شاذ غصے کی شدت سے دباتے ہوئے جلدی سے
وہاں سے نکل گیا

کہ کبھی غصے اور جزبات میں وہ کچھ اور ہی نہ کر دے

اسنے بمشکل تمام ہی یہ رات تک کا وقت کاٹا تھا

۔۔۔فائز دبئ جا چکا تھا۔۔اور مراد سے نہ وہ ملنا

چاہتا تھا نہ ہی مراد نے پلٹ کر کوئ بھی

بات کی۔

تبھی وہ چائے کے ایک ڈھابے پر بیٹھا سیگریٹ

سلگا رہا یہاں تک کے آنکھوں کے آگے سورج کی

روشنی کو رات کی تاریخی میں بدلتے دیکھا تھا۔۔

اسنے اپنا سیل فون بھی آف کر رکھا تھا۔۔اور اتنی

سیگریٹ پی تھی۔۔۔کہ اسکے ہونٹ بھی جیسے سلگے

ہوئے تھے۔۔۔

اسنے۔۔۔اپنی جلتی ہوئی آنکھوں کو ایک منٹ کے لیے بند کر کے سوچنا چاہا تو اپنی سوچ کا وزن ہی نہیں اٹھا سکتا

بعض اوقات انسان بے بس ہو جاتا ہے ہر چیز سے ہر سوچ سے الجھنے لگتا ہے۔۔نہ اسے کوئی راہ دیکھتی اور نہ ہی کوئی ہمدرد خیر اسے ہمدرد کی ضرورت نہیں تھی مگر اسکے اندر جلتی بھڑکتی آگ۔۔۔یوں نہیں روکنی تھی نہ ہی نہیں ٹھنڈی ہوتی محبت کے نام پر جو نفرت کا بیج اسکے اندر جنم لے رہا تھا۔۔۔

وہ اب اتنا طاقتور ہو چکا تھا کہ اسے کوئی نہیں گیرہ سکتا تھا۔۔۔

محبت کا نام سن کر بھی گھن محسوس ہوتی تھی۔۔۔

کہ محبت انسان کو صرف موت کے قریب لے جاتی ہے۔۔۔

آج سلمان نے جو فیصلہ کیا وہ موت ہی تو تھی۔۔راشد اس پارٹی کو تباہ و برباد کر دیتا۔۔۔۔

وہ چھوڑ دے گا اس پارٹی کو اگر سلمان کا فیصلہ آج ایسا ہوا تو اسے لباس تبدیل کرنے کے لیے گھر جانا ضروری تھا

وہ وہاں سے گاڑی گھما کر گھر لوٹا تو گھر میں پہلے سے بھی زیادہ سناٹا تھا۔۔اسے بھی پرواہ نہیں تھی تبھی وہ۔۔۔ سیدھا اپنے روم میں چلا گیا اور جب وہ روم سے نکلا تو شنا پر نگاہ گئی

تم کیوں آئی ہو" وہ اسکے روم کے باہر کھڑی تھی تبھی اسنے پوچھا لیا

اب تم میرے آنے جانے پر بھی سوال کرو گے بھولو مت شاذیہ نکاح کتنی زبردستی سے کرایا گیا ہے تمھارا

اور ایک سنہ ایک دن تمھیں میرا ہی ہونا ہے"

ثنا نے اسے یاد دلایا

دیکھو ثنا میری زندگی میں اتنے بکھیڑے ہیں کہ میں گھریلو بکھیڑوں میں نہیں پڑنا چاہتا تو ۔۔۔ تمھارا جو دل کرتا ہے تم وہ کرو۔۔۔ فلحال میرا راستہ چھوڑو مجھے جانا ہے"

وہ اسکے پاس سے گزرنے لگا

کیا اسکے آنے کے بعد بھی یوں ہی لاپرواہ رہو گے اس سے" ثنا نے کسی احساس کے تحت پوچھا

شاذ رک گیا

سنہ ہی اس میں سونا چاندی لگا ہے اور سنہ ہی کچھ بھی ایسا خاص کہ میں اسکی پرواہ کروں اور چلو مان بھی لیتے ہیں کہ وہ ہیروں میں لدھی میرے سامنے ا کھڑی ہو پھر بھی آغا شاذ کی نفرت کا سبب رہے گی اس سے زیادہ بھی کچھ سننا چاہتی ہو" وہ بھڑکا تھا اسپر بھی

شنا مسکرادی۔۔

نہیں اور کچھ نہیں سننا" وہ بولی تو شاذ سر جھٹک کر باہر نکل گیا۔۔

بلاوجہ اسنے یہ موضوع چھیڑا تھا جتنا وہ اس کہانی کو اگنور کر رہا تھا اتنا اسکے پیچھے پڑ چکی تھی یہ بات وہ۔۔ گاڑی میں بیٹھ کر سلمان کے گھر کی جانب چل دیا

اسنے بلیک تھری پیس سوٹ پہنا ہوا تھا جس کی قیمت زیادہ نہیں تھی مگر وہ شاذ پر خوب جچ رہا تھا اور اتنا کچھ رہا تھا کہ سوٹ کی قیمت اپنے آپ بڑھی ہوئی لگ رہی تھی

وہ آدھے گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد سلمان کے گھر پہنچا تو لون میں دعوت کا انتظام تھا بہت سارے لوگ تھے انکی پارٹی کے۔۔سب نے ایک سے بڑھ کر ایک لباس پہنا تھا اور سب سے ینگ مین جب پارٹی میں داخل ہوا اپنے لاپرواہی اور۔۔زرا۔۔۔ سرد سے انداز میں تو وہاں کی نظروں کا مرکز بن گیا

خواتین سمیت مرد بھی اسے دیکھ رہے تھے شاذ جن جن لوگوں کو جانتا تھا ان لوگوں سے ملنے لگا اور۔۔جن کو نہیں

جانتا تھا ان سے۔۔۔دوسرے لوگ اسے ملوانے لگے

رسمی سی گفتگو میں سب بات چیت کر رہے تھے کافی ینگ ہو لڑکے تم تو ایک سینیر بولا تو۔۔وہ بس سر ہلا گیا۔۔کہ جس عمر میں لڑکے اپنے باپ سے چونچلے اٹھاتے ہیں وہ۔۔۔۔

اپنے باپ کے لیے عزت معیار اور رتبے کی جنگ کر رہا تھا

تھوڑی دیر بعد سلمان پارٹی میں داخل ہوا۔۔ تو۔۔وہ خود چل کر نہیں آیا تھا شاذنے آنکھیں سختی سے بھینچ لی غصہ چڑھا تھا کہ وہ ڈاکٹر کے پاس کیوں نہیں گیا اور۔۔ان حالات وہ کیوں ایکسیپٹ کر رہا تھا

اسکے پیچھے راشد تھا اور آج پہلی بار اسکی بے پناہ حسین بیوی بھی تھی جو سلمان کی بیٹی ہی لگتی تھی مگر بیوی تھی اور سلمان کا ایک وکیل بھی ساتھ تھا اکثر اس لڑکی کو دیکھ کر وریشہ کا خیال آتا تھا جیسے اب اسنے سختی سے جھٹک دیا

سلمان سے سب خود جا جا کر ملنے لگے مگر وہ نہیں گیا اسنے ایک کوک کا کین لیا ایک گھونٹ بھرا اور۔۔۔دوسری طرف منہ کر لیا۔ سیگریٹ سلگایا پھر پینے لگا اب تو اتنی عادت ہو گئی تھی کھانے سے زیادہ سیگریٹ کی طلب رہنے لگی تھی

--

کچھ دیر گزری تھی کہ اچانک جہانزیب آگیا وہ مڑ کر دیکھنے لگا

یار تمھیں سلمان سر بولا رہے ہیں وہ اناوئسمنٹ کرنے والے ہیں تو کہہ رہے ہیں سب اکٹھے ہو جائیں"

شاذ نے۔۔ سیگریٹ کو وہیں اس ٹین کے کین میں بھری کوک سے بجھا کر۔۔ گھیرہ سانس بھرا اور وہ جہانزیب کے پاس سے گزرا تو اسکا لیا آخری کش اسکی ناک کے نتھنوں سے نکال رہا تھا جہانزیب کافی ایمپریس ہوا اور اسکے پیچھے پیچھے چلنے لگا

وہ سب سلمان کے گرد جمع ہو گئے تھے سلمان نے شاذ کو آتے دیکھا تو مسکرا دیا

ادھر آؤ" ہاتھ کے اشارے سے بلایا تو۔۔ شاذ نہ چاہتے ہوئے بھی اسکے پاس چلا گیا

سلمان اسکا سہارا لے کر اٹھا سب خاموش کھڑے تھے اسکی بیوی اور اسکا بھائی ایک طرف کھڑے تھے۔۔۔

سب دیکھ رہے تھے سلمان اٹھ کھڑے ہوئے اور شاذ کا بھی سہارا چھوڑ دیا شاذ پیچھے جا کر کھڑا ہو گیا

میری طبعیت سے تو آپ سب لوگ ہی واقف ہیں

نہ جانے اچانک کون سا زہر مجھ میں بھر دیا گیا کہ حال یہ ہو گیا" وہ طنزیہ لہجے میں بولے تو راشد بے چینی سے پہلو بدل گیا اور یہ ہی حال سکی بہن کا تھا۔۔۔سب چپ چاپ کھڑے تھے

مگر۔۔ میں اس پارٹی کی زمہ داری ایک مظبوط کندھوں کے سپرد کرنا چاہتا ہو اور میں جانتا

ہوں وہ میرے چھوٹے بھائیوں کیطرح ہے میرا کام وہ اچھے سے سنبھال لے گا

ہمیشہ میں نے ایمانداری کو اہمیت دی تو اللہ نے مجھے ترقی بھی دی اب میں چاہتا ہوں اتنا ہی ایماندار بندہ اس پارٹی کا سربراہ بنے اور میری پارٹی کو چاند تاروں کیطرح چمکا دے دشمن کی حدوں سے بچا کر عوام کی خدمت میں ہر دم تیار۔۔

آپ جیسی قابل ٹیم نہ ہوتی تو آج شاید سلمان بٹ کچھ نہ ہوتا۔۔۔۔

لیکن چونکہ اب میرے ہاتھ اس قابل نہیں رہے

۔۔۔۔

تو پھر میں اس وقت یہ سب سنبھالنے کا اہل نہیں ہوں تبھی میں نے یہ زمیداری کسی اور کے کندھوں پر ڈالنے کا سوچا

سر آپ پلیز اسکا نام بھی بتائیں" ایک آدمی بولا

تو سلمان مسکرا دیا تھا

راشد بھی مسکرایا کہ اسکے علاوہ اور کون ہو سکتا ہے۔۔۔

سلمان نے گھیرہ سانس بھرا اور۔۔راشد جو اپنے

نام کی پکار سننے کو اسکے کام بے چین تھے سلمان بولا تو

اسکے قدموں تلے زمین کھسک گئ

شاذ۔۔۔آغا شاذ آج سے اس پارٹی کا لیڈر اور

سلمان بٹ کی جگہ خود سلمان بٹ نے ہوش

میں حواس میں آغا شاذ کو منتخب کیا ہے

۔۔۔اور مجھے یقین ہے اپنی لیڈر شیپ میں یہ آپ

جیسی مظبوط پارٹی کے ساتھ ملک کو ترقی کی راہوں پر لے

چلے گا"

راشد دھک سے رہ گیا حیرانگی سے دیکھنے لگا

چاروں اطراف میں سناٹا چھا گیا اور شاذ

۔۔ آنکھیں پھاڑے سلمان کو دیکھنے لگا

بٹ ہی از ٹوینگ " ایک آدمی نے اختلاف کیا

شاذ تو خود اس اچانک حملے کو سمجھ نہیں پایا

سلمان کوئی عام انسان نہیں ہے جو اپنی جگہ کسی عام

کو دے دے۔۔۔"

وہ مسکرا کر بولا اور شاذ کو اپنے پاس بلایا

مگر وہ کیا ہے کہ محبت ہر خاص کو عام کر دیتی ہے اور

اتنا عام کر دیتی ہے کہ وہ سر عام ہو جاتا ہے

[8/9, 7:00 PM] Tania Tahir: کچے گڑھے

تانیہ طاہر ناول

قسط19

شاذ کے شانے پر ہاتھ رکھ کر وہ بولا۔۔

شاذ نے نفی میں سر ہلایا

آپ یہ غلط کر رہے ہیں کھڑے کھڑے

میرے ہزاروں کی تعداد میں دشمن بنا رہے

آپ نے" شاذ کو یہ بھی پسند نہیں آئی تھی بات

ارے یار تم چاہتے کیا ہو کسی بات کو لے کر تم خوش

نہیں ہو صبح تم نے مجھ سے کہا کہ میں راشد کے

ساتھ کام نہیں کروں گا اب کسی اپنے ساتھ بھی کام

نہیں کرنا چاہتے" وہ ہنسا شاید کافی دنوں بعد دل کھول کر

راشد اور اسکی بہن ابھی تک صدمے میں تھے۔۔۔

باقی سب بھی چپ سادھے کھڑے تھے

لیکن یہ بہت بڑی ذمیداری ہے" شاذ نے نفی کی

اور اس زمہ داری کو تمھارا جنون ہی سنبھال سکتا ہے"

سلمان نے دھیمے لہجے میں کہا۔۔۔

شاذ چپ ہو گیا

مجھے بہت اچھا لگے گا جب تم اسے قبول کر لو گے"

سلمان بولا۔۔۔

مگر راشد سر کو یہ بات پسند نہیں آئے گی کہ

میں آپکے لیے غیر ہوں اور آپ میرے نام یہ

سب کر دیں" وہ بولا

یہ میری پارٹی ہے اور جس شخص پر مجھے بھروسہ ہو گا

میں صرف اسے ہی اسکی ذمہ داری دوں گا" سلمان

نے مسکرا کر کہا

شاذ بھی زرا ڈھیلا ہوتا مسکرا دیا

تم اپنے خوابوں کی تعبیر میں داخل ہو گئے ہو شاذ"

سلمان نے اسکا شانا تھپتھپایا۔۔اور شاذ مسکرا اٹھا۔۔

پورے دن کے تناؤ کا اختتام ہو گیا تھا۔۔۔۔

یہ پارٹی اپکی امانت ہے میرے پاس۔۔۔" اسنے

سلمان کے گلے لگتے ہوئے کہا

اور تم امین اس دن کھلاؤ گے جب عوام کا ایک ہجوم

تمھارے حق میں ایک زبان ہو کر نعرہ لگائے گا" وہ بولا تو

شاذ شدت جزبات سے پھر سے ایک بار

اسکے گلے لگ گیا

مجھے آپکے اندر اپنے بڑے بھائی دیکھتے ہیں۔۔۔اور۔۔ میں

آپکو یوں خود کو تباہ ہونے نہیں دوں گا" یہ بات اسنے

قدرت آہستہ کہی تھی۔۔"

سلمان مسکرادیا

یہ محبت ہے شہزادے ابھی تم اس راہ کے غلام نہیں بنے۔۔۔۔

اس راہ میں غلامی ہی منظور ہوتی ہے" وہ مسکرا کر اب اپنی پارٹی کو دیکھنے لگا

مجھے یقین ہے میرے فیصلے پر کوئی اختلاف نہیں کرے گا" سلمان نے سب کو دیکھا

میں کروں گا" راشد بھنا کر آگے ایا

آپ یہ فیصلہ کیسے کر سکتے ہیں۔۔ میری جگہ ہونی چاہیے تھی یہ۔۔۔ میرا مقام ہے یہ جو کل کے آئے چھوکرے کے حوالے کر رہے ہیں آپ" وہ بدتمیزی سے اونچی آواز میں بولا۔۔

جبکہ سلمان نے سنجیدگی سے اسکی جانب دیکھا اسکے کچھ حامی بھی سر ہلاتا گے آئے باقی سب تماشہ دیکھ رہے تھے

جو جس قابل تھا راشد میں نے اسکو وہ ہی جگہ دی ہے تم۔۔ جس پوزیشن پر آج ہو اسی پر رہو گے شاذ اس بارے میں کبھی کچھ نہیں کیے گا

مگر فیصلوں کے اختیار تو اسکے ہاتھ میں دے چکے ہیں آپ ہم جو اتنے عرصے سے اس سیاست کو سمجھتے ارہے ہیں کھیلتے ارہے ہیں اس سیاست میں آج کل کے آئے لڑکے کے نیچے کام کریں گے تو یہ نامنظور ہے ہمیں" وہ بولا اور سب کیطرف دیکھا بس اسکے حمایتی ہی سر ہال رہے تھے

جسے اس بات اور میرے فیصلے سے اختلاف ہے وہ یہاں سے جا سکتا ہے میں اسے نہیں روکوں گا"

سلمان نے سنجیدگی سے کہا

بھائی جان" راشد کی آواز بلند ہوئی اور سلمان کی دھاڑ کے آگے دب گئی

راشد" وہ ایسے بولا تھا جیسے شیر دھاڑا ہو ابوڑھا ہی سہی مگر شیر شیر ہوتا ہے۔۔۔

مجھے ان چیزوں پر مت اکساؤ جو تمھیں نقصان دیں"

اسنے کہا۔۔

یہ آج میں نے فیصلہ کر دیا ہے کل سے پارٹی کا سر براہ بدل گیا ہے جو شاذ کہے گا وہ بات ماننی پڑے گی ورنہ چھوڑنے پر میں کسی کو روک نہیں سکتا۔

سلمان نے کہا اور راشد وہیں چپ ہو گیا

سلمان آپ یہ کیا بات کر رہے ہیں ہیں بھائی بہت ایکسپیرینس ہیں۔۔"

ہم نے کبھی آپکو ایسے معملات میں بولنے کی اجازت نہیں دی" وہ اپنی بیوی کو دیکھنے لگا۔۔۔

وکیل صاحب۔۔۔ یہ پیپرز شاذ سے سائین کرائیں"

سلمان نے کہا اور جیسے تھک کر وہ چیئر پر بیٹھ گیا

آپ ٹھیک ہیں" شاذ فورا متوجہ ہوا

فلحال جو وکیل صاحب کام کرا رہے ہیں اسپر توجہ دو " اسنے کہا۔۔

اور۔۔ شاذ سے وکیل نے سارے سگنیچرز کرائے

بہت سارے لوگ اس فیصلے پر اب خوش دیکھائی دینے لگے

سلمان ہی سانسیں اکھڑنے لگیں تھیں مگر وہ کسی پر یہ واضح کیے بنا بیٹھا رہا یہاں تک کے شاذ۔۔۔ کے نام یہ بنگلہ بھی کر دیا تھا۔۔۔۔

اور جیسے ہی پارٹی کا وہ لیڈر بنتا اسکے پاس سب کچھ سلمان کا ٹرانسفر ہو جاتا یہ سب ان پیپرز پر درج تھا سلمان راشد اور اپنی بیوی کو ایک روپیہ بھی دینا نہیں چاہتا تھا۔۔ ایک روپیہ بھی نہیں تبھی ایک اجنبی کے حوالے سب کر رہے۔۔ اور وہ اجنبی سلمان کے ان فیصلوں پر دنگ تھا جیسے جیسے وہ سائین کر رہا تھا ویسے ویسے اسکے نام سب اتر رہا تھا۔۔

اور آخری پیپرز سائین ہوئے۔۔ تو۔۔ شاذ نے سلمان کی جانب دیکھا وہ ایک آخری نظر دیکھ کر مسکرایا تھا

یہ سنتے" جیسے ہی شاذ بولا سلمان کا سر ایک طرف لڑھک گیا

شاذ کے دل و دماغ پر یہ دوسرا دھچکا لگا تھا

سر" وہ ایک دم چلایا تو سب سلمان کی جانب متوجہ ہوے۔۔۔

اور سب کو اندازا ہو گیا تھا سلمان اس دنیا سے رخصت ہو گیا تھا۔۔

شاذ نے جلدی سے۔۔ سلمان کو بازوؤں میں آچک لیا جب کہ وکیل جو سلمان کا وفادار تھا وہ سب سے پہلے۔۔ سارے کے سارے پیپرز لے کر وہاں سے چلا گیا کیونکہ سلمان کو ابھی کچھ دیر پہلے مزید پوائزن دی گئی تھی۔۔ اور وہ روز اسکی بیوی نے ہی دی تھی

جس کا اثر یہ ہوا کہ اسکا کمزور ہوتا وجود سہہ نہ سکتے ہوئے۔۔وفات پا گیا

البتہ شاذ بلکل اسی طرح دیوانہ ہو رہا تھا جس طرح وہ اپنے بھائی کے مرنے پر ہوا تھا اسے کسی کی پرواہ نہیں تھی گاڑی میں ڈال کر وہ۔۔۔

اسے لے کر۔۔۔ہاسپیٹل کی جانب بھاگا اور۔۔۔

جانتا تو وہ بھی تھا کہ سلمان اب نہیں رہا مگر ماننا نہیں چاہتا تھا اسکے ساتھ ہی جہانزیب اور باقی کئی لوگ بھی ہاسپیٹل کے لیے نکلے تھے جبکہ راشد اور اسکے چند چمچے رہ گئے مگر راشد کی اوقات گیرتے ہی کسی نے بھی راشد کو گھاس نہ ڈالی اور ۔۔۔وہ خود بھی شاذ کے پیچھے دوڑے ہی پوری پارٹی ایک طرح ہاسپیٹل میں تھی اور۔۔ڈاکٹر نے سلمان بٹ کی موت کی خبر دی تو شاذ نے سر تھام لیا

بس ابھی چند لمحے پہلے اسکی زندگی۔۔ فرش سے عرش پر پہنچی تھی یہ اللہ کا کرم تھا اور سلمان بٹ کی مہربانی وہ بہت خوش تھا اور اب۔۔ اسے لگ رہا تھا عباس ایک بار پھر سے اس سے جدا ہوا ہو۔۔۔

اسکی آنکھیں سرخ ہو گئیں جبکہ پانی آنکھوں سے نکلنے لگا جسے اسنے۔۔۔ مزید بہنے دینا مناسب نہ سمجھا ڈاکٹرز سے موت کی وجہ جانی تو اسنے بتایا ابھی کچھ دیر پہلے اسے اوور ڈوز دی گئی تھی۔۔۔

شاذ۔۔۔ مٹھیاں بھینچ چکا تھا اسی بیوی کو جان سے مار دینا چاہیے بلکہ ایسی عورت کو جو وفا نہ کر سکے اپنی محبت سے۔

اسنے سلمان کی تدفین کے انتظامات میں وہ آگے تھا میڈیا۔۔۔ جمع ہو گیا یہ بڑی نیوز تھی پھر سلمان

نے جو فیصلہ لیا تھا وہاں پر بھی کچھ خاص چینل پر
فیصلہ نشر کر چکے تھے

-

جبکہ اب پورا میڈیا چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا
(۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔) اس پارٹی کا سربراہ اب آغا
شاذ ہے وہ ایک نوجوان سربراہ ہے سلمان بٹ نے
یہ فیصلہ خود کیا ہے ان کی کلپ چلنے لگی تھی سلمان
بٹ کی موت کی خبر جنگل میں آگ کیطرح
پھیلی شاذ فیصلہ کر چکا تھا اس عورت اور اسکے
بھائی کو جیل پہنچا کر ہی رہے گا ابھی فلحال وہ چپ رہا
سلمان کے جنازے کی اطلاع سب میں پھیل
چکی تھی۔اور ساری ذمیداریاں خود شاذ نے اٹھائی
ہوئیں تھیں راشد شاید مصلحتاً ابھی خاموش تھا

عادر نے ٹی وی بند کر کے ریموٹ ایک طرف پھینک دیا

سب چپ تھے سب نے یہ خبر سنی تھی

کمینے کا خواب تو پورا ہو گیا ہم لوگوں سے اوپر جانے کا ۔۔اور دیکھیں ڈیڈ لوگوں کی قسمتیں یوں کھلتی ہیں اور ہماری بہن کی خوشبختی سے منحوس انسان کی زندگی سنور گئے" وہ اپنے اندر کی آگ نکالنے لگا

اسنے محنت کی تھی تو مقام بنایا تھا"

اشعر نے کہا

رہنے دیں بھیا دو دن بھی نہیں چلا پائے گا اور سب تباہ کر دے گا"

باصم غصے سے بولا

خیر اب ایسا تو نہیں ہو گا میں جانتا ہوں اس لڑکے میں الگ ہی جنون ہے مگر عجیب نیچر حرکت کی تھی اسنے" ارسلان بھی بولا۔۔۔

جبکہ وہ چاروں ہی بے چین تھے۔۔۔۔

تانیہ طاہر ناولز

مارے خوشی کے اسکے باپ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے

تم نے دیکھا

تم نے دیکھا میرے بیٹے نے کر دیکھایا۔۔وہ دیکھو وہ ستارے کی طرح چمکنے لگا ہے کیسے اسپر روشنیوں کی بھرمار ہے کیسے اس سے بات کرنے کے لیے لوگ تڑپ رہے ہیں میں اپنے اللہ کا اور کس طرح شکر ادا کروں دیکھو میرے بیٹے کو کیسے بہار لگا دی ہمارا

صبر کا پھل مل گیا" وہ شکر کے سجدے میں

گر پڑے رونے لگے تھے

یہ ہی حال اسکی ماں کا بھی تھا

بیٹے کی ترقی پر خوشی کے آنسو بہہ نکلے۔۔۔وہ بے حد

خوش تھیں۔۔۔

جبکہ ثنا۔۔۔ایک طرف کھڑی تھی یعنی اب

یہ سب وریشہ کا ہو جائے گ" اسنے دانت

پیسے

نہیں وریشہ تمھیں ہر طرح سے جیتنے نہیں دوں گی

میں تم ہر بار تم ہی کیوں جیتو گی پیدا بھی سونے کا چمچ لے

کر ہوئی اور اب شاذ کی زندگی میں داخل ہوتے ہی

اسکے دن پھیر گئے اچانک ایک غریب سا

لڑکا۔۔۔ارب پتی بن گیا اور وہ وریشہ کا شوہر ہے" غصے

سے اسنے شیلف پر مکہ مارا تھا کیسے برداشت کرے وہ

یہ سب اچھا ہے وریشہ یہاں آئے اور۔۔ان لوگوں کے بدلے پورے ہوں اور جلدی وہ آزاد ہو جائے اب تو یہ گھر کیا ایسے سو گھر بھی شاذ اسکے منہ پر مار کر اس سے جان چھڑا سکتا تھا

یہ سب ثنا کا ہے وریشہ کا نہیں وہ ان سب چیزوں کی مالک نہیں ہو سکتی وہ اسے بننے ہی نہیں دے گی

اسنے سوچا اور تلخی سے مسکرا دی وریشہ سے حد میں اضافی وہ گیا اور دکھ رہا تھا کہ شاذ کی زندگی میں وریشہ کے قدم کیسے تھے مگر ماننے کے لیے کوئی تیار نہیں تھا۔۔۔

سلمان کی تدفین ہو چکی تھی سب شاذ کو

مبارک باد دے رہے تھے سب اسکو۔۔۔ دیکھ کر کافی

خوش بھی تھے مگر راشد کی تپ ہی الگ تھی اور یہ

ہی اسکی بیوی کی بھی تھی۔۔۔۔

سب اب جانے لگے تھے شاذ بھی جانے لگا۔۔۔

تبھی اسکو وکیل نے پکڑ لیا۔۔۔۔

وہ وکیل کی جانب دیکھنے لگا۔۔

غم سے وہ خود بھی نڈھال تھا دوسرا تھک بھی چکا

تھا۔۔۔

سر آپ میرے ساتھ آئیں"

وہ شاذ کو اپنے ساتھ لے گیا

شاذ نے پہلے اس سے اپنا ہاتھ چھڑایا اور اسکی

جانب دیکھنے لگا

یہ پیپرز اپنے پاس رکھ لیں سر۔۔راشد کے بارے میں آپ ابھی ٹھیک سے نہیں جانتے وہ ایک بہت سمجھدار آدمی کو صرف اس عہدے کی وجہ سے مار سکتا ہے تو آپ تو کیا چیز ہیں وہ کچھ بھی کر سکتا ہے یہ ساری سلمان سر کی پراپرٹی کے اور یجنل ڈاکومنٹس ہیں اور قانونی یہ سب اب آپ کے نام ہے سلمان سر نے یہ گاڑی بھی اپنی بیوی اور راشد کے نام نہیں کی کوئی ایک چیز بھی ان میں سے کسی کے نام نہیں ہے سب آپ کے نام کر دیا ہے میں یہ زمہ داری نہیں سنبھال سکتا کہ وہ زبردستی مجھ سے یہ ڈاکومنٹس لے کر سب بدل دے اور سلمان سر کی روح تڑپے آپ یہ اپنے ساتھ لے لیں" اسنے وہ سارے پیپرز کی فائلز اسکے ہاتھ پر رکھ دی جبکہ۔۔

شاذ اس فائلز کو دیکھنے لگا اس وقت وہ بے حد تھکا ہوا تھا

سلمان نے اسپر بہت بڑی زمہ داری ڈال دی تھی

اسنے سر ہلایا اور۔۔وہاں سے وہ جانے لگا۔۔۔

آپ اپنا خیال رکھیے گا جو بھی آپ کا دوست بنے گا وہ ہی آپکا دشمن ہے" وہ بولا۔۔۔تو۔۔۔شاذ بس اسے دیکھتا رہ گیا اور پھر وہاں سے نکل گیا

جبکہ وہ وکیل بھی جلدی سے بھاگ گیا کیونکہ راشد اگر اسے روک لیتا تو جان سے مار دیتا۔۔۔۔

راشد پریشانی سے ادھر سے ادھر ٹہل رہا تھا

کہاں ہے وکیل" وہ چلایا اسکے ساتھ بہن بھی تھی وہ جا چکا ہے شاذ بھی جا چکا ہے

وہ سلمان کو گالیاں بکنے لگا

میں نے کہا تھا پہلے سب اپنے نام کرالو مگر آپ نے کہا نہیں طریقے سے سب کچھ لیں گے اب لے لیں طریقہ یہ شاذ ہمیں یہاں سے نکال کر پھینکے گا" وہ لڑکی خفا لگی

نوین تم پریشان مت ہو۔۔۔اگر یہ طریقہ کام نہیں آیا تو دوسرا سہی" راشد کچھ سوچنے لگا

تانیہ طاہر ناولز

--

کوئی اور طریقہ اتنے عرصے بعد وہ مارا ہے اور اب کوئی اور طریقہ" وہ بھڑکی

www.BestUrduBook.com

شاذ کو بھی بلکل اسی طرح ٹریپ کرو جس طرح۔۔ سلمان کو کیا۔۔۔۔

اپکا دماغ خراب ہو چکا ہے بھیا شاذہ مارے بارے میں سب جانتا ہے وہ جانتا ہے سلمان کو ہم نے مارا ہے" وہ غصے سے چلائی

اگر یہ کام آپ مجھے کرنے دیتے تو آہستہ آہستہ میں سب اپنے اور آپکے نام کرا لیتی مجھے نہیں لگتا سلمان نے ہمارے نام ایک چھوٹی کوڑی بھی کی ہو گی اور اگر ایسا ہوا تو میں ائندہ آپکی کوئی بات نہیں مانو گی یہاں تک کہ آپکو اپنے راستے جانا ہو گا اور نہ میں آپکو اپنے ساتھ نہیں رکھو گی" وہ چلائی

راشد چپ چاپ کھڑا رہ گیا تو کوئی پلین نہ ہی ہو تو ٹھیک ہے شاذ جان سے مرے گا" اسنے فیصلہ کر لیا

چپ ہو جائیں بھائی اب مجھے سب خود سنبھالنے دیں اور جائے آپ یہاں سے۔ پیسے آپ کو ملتے رہیں گے" نوین نے کہا تو راشد اسے حیرانگی سے دیکھنے لگا اور نوین پھر سے سب سمجھانے لگی۔۔۔

تانیہ طاہر ناولز

دوسری طرف شاذ گھر پہنچا تو گھر میں ایک ہنگامی تھا سب اسکے لیے کھڑے تھے حالانکہ وہ آدھی رات کے پھیرا رہا تھا گھڑی میں وقت دیکھا تو ڈھائی بج رہے تھے گھیرہ سانس بھر کر وہ اندر ایا اسکے باپ نے اسکے گلے میں ہار ڈالا اور باقی سب نے بھی اسکے ہاتھ میں فائل پکڑی ہوئی تھی اسکے لیے شاندار کھانے بنائے گئے تھے اسنے تھوڑا بہت کھانا چکھا وہ کسی سے کچھ نہیں بولا تھا اور وہاں سے۔۔۔

ایکسکیوز کر کے وہ تھکاوٹ سے چور بدن کو لے کر کمرے نیں ا
گیا۔۔

اور فائلز کو لا کیپ میں رکھ کر وہ بیڈ پر گیرا۔۔۔

لیٹے لیٹے ہی اسنے۔۔ شرٹ کے بٹن کھولے اور بند
انکھوں سے شرٹ اتار کر دور اچھال دی اور وہ ویسے ہی سو
گیا

دوراتوں سے جو جاگ رہا تھا

اگلی صبح کافی دیر بعد اپنی مرضی سے وہ اٹھا تھا وہ نیچے
آیا تو رف ٹراوزر شرٹ میں تھا مسکراتی ہوئی
تیار شیار ثنا اسکے سامنے تھی۔۔

شاذ نے۔۔زرا ناگواری سے اسکو دیکھا

کیا مسلہ ہے" وہ تیوری چڑھائے پوچھنے لگا

کوئی مسلہ نہیں ہے تمھارے لیے ناشتہ میں نے بنایا

ہے تو آجاؤ" وہ مسکرا کر بولی۔۔۔

اور۔۔شاذ کو اندازا ہوا کہ رات کے مہمان تو اب

تک انکے گھر میں تھے وہ۔۔۔چیڑ سا گیا

جہاں بھی بیٹھے تھے۔۔۔

اور۔۔بابا بھی وہ انکے پاس آکر بیٹھ گیا

باتیں ہوتی رہیں۔۔وہ سب اسکی ترقی سے خوش تھے۔۔

اب تو سلمان بٹ کے گھر میں رہنے لگو گے تم"

چچا بولے تو۔۔وہ انکی جانب دیکھنے لگا

کیوں میرے پاس گھر نہیں ہے کیا؟اسنے

سرد مہری سے کہا

نہیں بیٹا میرا مطلب وہ۔۔ تو کافی امیر آدمی ہے سب تمھارے نام تمھاری پوزیشن دیکھ کر کر گیا ہے تو اسکا گھر بھی

دیکھیں چچا اسکی بیوہ بھی ہے اور۔۔۔۔ میں کسی سے اسکی جائے پناہ نہیں لوں گا" اسنے بس اتنا ہی کہا

تو چچا چپ ہو گئے۔۔

شاذ تم سے ایک اور بات بھی کرنی ہے"

کچھ دیر بعد نصیر صاحب بولے تو۔۔ اسنے انکی جانب دیکھا اور ثنا کے ہاتھوں سے چائے کا کپ بڑی ناگواری سے پکڑا تھا کیونکہ اسے یہ حرکات پسند نہیں تھیں وہ اسکی محرم ہوتی تو الگ بات تھی

وریشہ کو کب رخصت کرنا ہے حرم کو گئے آج کتنے دن ہو گئے سنہ جانے ہماری بیٹی کے ساتھ کیا سلوک کر رہے ہیں تبھی بیٹا ہمیں اپنی زمیداری یہاں لے آنی چاہیے" وہ بولے تو شاذ چائے پیتا رہا بولا کچھ نہیں

اسکی ماں بھی اگئ۔۔۔ثنا کو سخت غصہ آیا تھا نصیر پر۔۔۔

ایک دن اچھا نہیں گزر سکتا تھا۔۔وریشہ کا ذکر ضروری تھا کیا

ہاں بیٹا لے آؤ اسے ہماری بیٹی کہ ساتھ سنہ جانے اسی وجہ سے کیا سلوک کر رہے ہوں" اسکی ماں نے بھی کہا

آپ لوگ لے آئیں۔۔۔ میں نہیں جاؤں گا" اسنے کہا اور کھڑا ہو گیا۔۔چائے کا لاسٹ سیپ

لیا حالانکہ گرم چائے تھی مگر پھر بھی وہ تپتی ہوئی

چائے ہلک میں اتار چکا تھا۔۔

مگر انکی شرط ہے کہ تم

بابا"

شاذ نے پلٹ کر باپ کو جن نظروں سے دیکھا ان

میں صاف واضح تھا کہ اب آغا شاذ ایک

کامیاب پولیٹیکل پارٹی کا لیڈر ہے اور خانزادوں جیسے

۔۔۔راہ چلتوں کو گھاس ڈالنا بھی وہ ضروری نہیں

سمجھتا۔۔۔

ہاں ہاں ہم لے آئیں گے"

اسنے کہا۔۔۔۔

مگر میری ایک شرط ہے" اسکے چہرے پر ایک طنزیہ مسکراہٹ ابھری جیسے۔۔ آنکھوں میں ایک عکس اتر گیا ہو۔"

سب اسکی جانب دیکھ رہے تھے

خیر جس دن وہاں جائے گیا اس دن بتا دوں گا"

وہ جانے لگا

شاذ" اسکی ماں کی پکار پر رکنا پڑا

میں اس ناپاک لڑکی کے وجود سے۔۔اپنی نسل چلنے نہیں دوں گی یہ تم سوچنا بھی مت یہ حقوق میں نے ثنا کو دیا ہے بس" وہ کھلے عام بولی تھی جبکہ شاذ کا چہرہ سرخ ہو گیا

میرا اس لڑکی سے کوئی واسطہ نہیں ہے تو مجھے سے ایسی باتیں کرنے کی ضرورت نہیں ہے ماں میں۔۔۔اپنی

زندگی میں کافی مصروف ہوں میری زندگی میں فلحال ان چیزوں کی ضرورت نہیں ہے" سپاٹ انداز میں کہہ کر وہ روم میں چلا گیا جبکہ ثنا مسکرا دی تھی

[8/12, 1:30 PM] Tania Tahir: کچے گڑھے

تانیہ طاہر ناول

تانیہ طاہر ناولز

قسط20؛

حرم نے وریشہ کا بہت خیال رکھنا شروع کر دیا تھا۔۔دوسری طرف عادر کسی کام سے دوسرے شہر گیا ہوا تھا تو دو دن اسے کچھ سکون کے میسر آئے تھے بنا کسی طنز کے۔۔۔بنا کسی روک ٹوک کے وہ لوگ برے نہیں تھے بس وریشہ کے لیے بہت حساس تھے اور اسکے ساتھ کوئی بھی اونچی پنچ

برداشت نہیں کر سکتے تھے اور۔۔جو اسکے ساتھ ہوا تھا

یہ سب تو۔۔۔کرنا شاید ان لوگوں کا فرض تھا

حرم بھی وریشہ کا خیال رکھ رہی تھی اور حرم کے

آنے کے بعد وہ کچھ بہتر بھی دکھ رہی تھی

اسکے ڈیڈ کافی خوش تھے۔۔کہ انکی بیٹی اب۔۔۔اپنے ساتھ

الٹی سیدھی حرکتیں کرنے کے بجائے۔۔وہ حرم

سے باتوں میں زیادہ وقت لگاتی تھی۔۔۔

آج اسکا ریزلٹ آیا تھا اور وریشہ کو خبر تک

نہیں تھی۔۔باصم نے اپنے سورس پر یونیورسٹی کا

ریزلٹ معلوم کیا تھا تو اسے پتہ چلا کہ وریشہ

نے ایک بار پھر سے ٹاپ کیا ہے تو وہ۔۔بہت

خوش ہوا تھا اور۔۔۔اسنے وریشہ کا رزلٹ اور۔۔۔کچھ

اسکی پسند کی سپیشل چیزیں۔۔منگوائیں اور ان

سب چیزوں کو لے کر وہ گھر لوٹ آیا۔۔ حرم نے

وریشہ کو اپنے ہاتھ کا کیک بیک کر کے دیا تھا

جو وریشہ کو بہت پسند آیا تھا

عادر کے جانے کے بعد گھر میں ان مردوں

نے بھی حرم کو کوئی طنز اور طعنہ نہیں دیا تھا۔۔۔

باصم ایکدم آیا اور وریشہ کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا۔۔۔

وریشہ چونک کر۔۔۔ باصم کے ہاتھوں پر ہی ہاتھ رکھ گئی جو

کہ اسکی آنکھوں پر تھا

کیا ہوا ہے بھیا" وہ بولی حرم ایکطرف کھڑی تھی

اسکے ڈیڈ بھی اگئے شور سن کر

بس تم نے آنکھیں بند رکھنی ہے تمھارے لیے ایک

سرپرائز ہے" وہ بولا تو

وریشہ مسکرادی اور آنکھیں بند کرلیں باصم نے اسکے ہاتھ میں پہلے اسکی پسند کے ڈونٹس اور پھول دیے اور اسکے بعد ریزلٹ پکڑا کر اسے آنکھیں کھولنے کا کہا

وریشہ نے آنکھیں کھول کر ریزلٹ دیکھا تو پوری یونیورسٹی میں ٹاپ کیا تھا۔۔۔اسنے۔۔ساری لیسٹ اسکے ہاتھ میں تھی۔۔وہ یوں ہی ریزلٹ دیکھتی رہی اور یونیورسٹی کا آخری دن اسکی آنکھوں میں پھر سے ا گیا۔۔۔

کیونکہ بلکل اسکے نام کے نیچے ایک نام درج تھا جو کہ شاذ کا تھا یعنی سیکینڈ نمبر پر وہ آیا تھا۔۔۔

وریشہ نے ریزلٹ رکھا اور۔۔۔۔۔تھرڈ پر بھی مراد کا نام دیکھ کر وہ وہیں چھوڑ کر اپنے کمرے میں چلی گئ

کیا ضرورت تھی اسے دیکھانے کی

ڈیڈ باصم پر غصے سے بولے

مجھے لگا وہ اپنی کامیابی دکھ کر خوش ہو جائے گی" باصم

اداسی سے بولا تھا

انسان نہیں بن سکتے تم باصم وہ بہت مشکلوں سے

نارمل ہوئی ہے اور اب تو مجھے احساس ہو چلا ہے کہ

غلط ہم نے شاذا سے اسکا نکاح کرا دیا ہے" وہ مٹھیاں

بھینچ کر ادھر ادھر دیکھنے لگے حرم پر توجہ نہیں

تھی حرم جلدی سے۔۔۔وریشہ کے روم میں اگئ

وریشہ کی سانسیں پھول رہیں تھیں جبکہ وہ سر

جھکائے رونے لگی تھی

پریشان مت ہو وریشہ سب ٹھیک ہو جائے گا"

آپ ہر روز یہ ہی کہتی ہیں ہم یہ جاننا چاہتے ہیں کہ آخر یہ سب کچھ ٹھیک ہو وہ گا کب اس تکلیف سے ہمیں آزادی ملے گی اور ہم بھی نارمل رہیں گے ۔۔ وہ بولی اور۔۔ حرم نے اسے گلے لگا لیا وہ۔۔ منہ چھپا کر اسکے سینے میں رونے لگی اپنا غم ہلکا کر رہی تھی پیچھے سے باصم اور اسکے ڈیڈ بھی اگئے۔۔

ایم سوری وریشہ میں تمھیں اداس نہیں کرنا چاہتا تھا میں خوش تھا کہ تمھارا ریزلٹ بہت شاندار آیا ہے" باصم شرمندہ سا اسکے نزدیک آیا تو حرم اٹھ گئ۔۔۔۔

ڈیڈ بھی اگئے

آپکا تو کوئ قصور نہیں ہے بھیا آپ۔۔ ایسے مت کہیں" وریشہ نے باصم کے اداس چہرے کی جانب دیکھا

نہیں تم اداس ہو گی۔۔۔اشعر عادر اور ارسلان بھیا مجھے کچا چبا جائیں گے۔۔ تم کچھ دنوں سے ہی تو ہنسنے لگی ہو پلیز گڑیا ان سب باتوں کو مت سوچو" وہ اسے سمجھانے لگا تھا

بھائی کے احساس میں وہ چپ ہو گئی۔۔۔

اور مصنوعی سا مسکرا کر سر ہلا دیا

جبکہ اسکے ڈیڈ نے بھی اسے پیار کیا تھا

ابھی وہ لوگ باتیں ہی کر رہے تھے کہ۔۔۔گاڑی کا ہارن سنائی دیا تھا بہت تیز ہارن تھا۔۔۔حرم اچھل ہی پڑی کیونکہ جانتی تھی کہ یہ گاڑی عادر کی ہے ان کچھ دنوں میں اندازا ہو گیا تھا۔۔۔۔

اسکے ہاتھ پاؤں کانپ سے اٹھے ان تینوں نے یہ بات نوٹ کی تھی۔۔۔

جبکہ۔۔۔۔ حرم پر۔۔اب تینوں کو ہی ترس سا آیا۔۔۔۔

باصم جو اسکے خلاف ہی تھا اب خوش تھا کیونکہ اسکی بہن حرم کی وجہ سے ان سب میں اب کمفرٹیبل رہتی تھی۔۔۔۔

کیونکہ وہ حرم سے کافی کچھ شئیر کر کے دل ہلکا کر چکی تھی۔۔۔

جو اسکے ڈر تھے جو بھی تھا۔۔۔۔

اور وہ لوگ خوش تھے کہ کسی عورت کا ہونا وریشہ کے لیے ضروری ہی تھا۔۔۔۔

لیکن اس وقت عادر کے آنے پر حرم کی حالت وہ تینوں ہی دیکھ رہے تھے

آپ ریلکس ہو جائیں وہ کچھ نہیں کہیں گے" باصم پہلی بار بولا

تھا حرم نے جھٹکا کھا کر سر اٹھایا۔۔۔

تو وہ تینوں اسی کو دیکھ رہے تھے

نہیں وہ میں" ابھی وہ جواب ہی دیتی کہ عادر آگیا

گڈ ایوننگ

بنا حرم کو دیکھے وریشہ کو بولا اور اسکے سر پر جھک

کر پیار کیا۔۔۔

وریشہ مسکرادی

میں نے تمھیں کتنی بار کہا ہے سلام دعا کیا کرو"

ڈیڈ نے ہلکے پھلکے انداز میں اسے ٹوکا۔۔

سلام ڈیڈ اور دعا یہ عرض ہے کہ آپکی دھاڑی

میں۔۔اور سفید بالوں کا اضافہ ہو" وہ تینوں ہنس

پڑے جبکہ باپ نے گھورا

--

کافی دنوں بعد عادر پر بھی جولی موڈ آیا تھا۔۔۔

اور۔۔۔۔ حرم تو آنکھیں کھولے اسے مذاق کرتے دیکھنے لگی کیا وہ ہنسی مذاق کی حس بھی رکھتا تھا خود میں۔۔۔۔

حرم اسے غصہ نہیں دلانا چاہتی تھی تبھی چپکے سے کمرے سے نکل گئ

تانیہ طاہر ناولز

وہ لوگ آپس میں باتیں کر رہے تھے۔۔۔

وہ نکل کر باہر آ گئ

اور مسکرا دی

اسکے چہرے پر مسکراہٹ یوں ہی قائم رہے۔۔۔۔۔

وہ یوں ہی ہنستا مسکراتا رہے۔۔۔۔۔

اور اگر اسے دیکھ کر وہ ماضی کی تلخ یادوں میں کھو جاتا ہے تو وہ اس سے فاصلے پر ہی رہے گی تاکہ وہ تکلیف سے ہم کنار نہ ہو

ابھی وہ۔۔۔ سیڑھیاں ہی اتری تھی کہ اپنے پیچھے قدموں کی مظبوط دھمک پر۔۔ تھم ہی گئ۔۔۔۔

یہ چور نظر تو پہلے روز ہی پکڑ لینی چاہیے تھی۔۔۔ بس کیا کر سکتے ہیں۔۔۔ محبت بیوقوف نہ بنائے تو۔۔۔۔ لعنت ہی ہے" اسنے شانے آچکا کر طنز کیا تھا

نہیں ایسا نہیں ہے میں تو بس ویسے ہی نکل گئ تھی کمرے سے۔۔۔ تاکہ"

اسنے سر اٹھا کر اسکے بے حد ہینڈسم چہرے پر سجی غصے سے بھری آنکھوں میں دیکھا

آپکی مسکراہٹ مجھے دیکھ کر روکے سنہ" وہ بولی

وہ تو تمھارا نام سن کر میری مسکراہٹ رک جاتی

ہے تمھاری منحوس شکل مو دیکھنے کا میں روادار بھی

نہیں ہوں۔۔۔۔

میری بہن کا خیال اچھے سے رکھ رہی ہو۔۔۔ یہ لو"

چند نوٹ نکال کر پھر سے اسکے منہ پر دے مارے

حرم اسے۔۔۔ آنسو بھری آنکھوں سے دیکھنے لگی

اور پھر ہمت ڈے جواب دیا تو سر جھکا گئ

زیادہ امارت پسند تھی تمھیں تو اور کتنا پیسہ چاہیے۔۔

میں تمھیں سونے میں تول دوں گا حرم مگر اپنے

ماضی کبھی نہیں بھول سکتا۔۔" اسکی گردن جکڑتا وہ بہت

مدھم آواز میں اسکے۔۔کان پر جھکا بولا تھا۔۔۔

اچانک ہی دیکھنے کے نگاہ بدلی تھی۔۔۔

اسکا گھبرایا ہوا دل کسی چڑیا کیطرح پھڑ پھڑاتا محسوس ہو رہا تھا۔۔

اور دوسری طرف عادر اسکے بالوں کی لٹوں کو کان کے زرا نیچے گردن پر چپکا دیکھ نہ جانے خود پر سے کیسے قابو کھو گیا کہ۔۔ انگلی کی پور سے ان بالوں کی لٹوں کو ہٹانے لگا۔۔۔۔۔۔

اور ابھی اسنے یہ عمل کیا ہی تھا

ابھی ایک ہلکا ہلکا سرور سا اسے بہکانے ہی لگا تھا کہ پیچھے سے وریشہ کے کمرے میں سے کسی کے قدموں کی آہٹ سی محسوس ہوئی تو۔۔ عادر نے حرم کی کمر میں۔۔ ایک سخت بازو حائل کیا۔۔ حرم کچھ بولتی کہ عادر کی سپاٹ نظروں سے چپ ہی رہ گئ جبکہ وہ اسے کمرے میں لے گیا تھا یہ وہ

کمرہ نہیں تھا جہاں وہ اس سے پہلے اسکا ہاتھ جکڑ کر لایا تھا۔۔۔۔

یہ مختلف تھا حرم کا دل سوکھے پتے کیطرح اسکے پرفیوم کی تیز خوشبو اور اسکے شانے سے سہارا لے رہا تھا۔۔ یہ نہیں تھا وہ نہیں چاہتی تھی وہ اسکے قریب آئے جبکہ وہ اسکے قریب ارہا تھا اور یہ بات زرا ابھی وہ برداشت نہیں کر پا رہی تھی ۔۔اسکا چھونا ہی۔۔ حرم کو ہلا گیا تھا۔۔

حرم حالانکہ کچھ نہیں بولی تھی پھر بھی عادر نے اپنی سخت ہتھیلی اسکے منہ پر رکھ کر اسکے اندر سے اٹھتی ہر آواز کا گلا دبا دیا۔۔

جبکہ وہ دوسری طرف قدموں کی آہٹ کو شاید جج کر رہا تھا کہ اوپر سے اترنے والے اسکے باپ بھائی کہاں جا رہے ہیں اور جب قدموں کی

چاپ ختم ہوئی تو اسنے اپنا چہرہ حرم کی

جانب موڑ لیا۔۔۔

حرم کا دم سا نکلنے لگا تھا اتنا نزدیک آج پہلی بار ہی

اسے دیکھا تھا عادر اسے دیکھتا رہا۔۔۔

کچھ دیر دونوں کے درمیان وقت خاموشی سے گزر گیا

۔۔اسنے۔۔۔ آنکھیں اٹھا کر عادر کی جانب دیکھا

تو عادر کو اسکی۔۔۔ سہمی سہمی آنکھیں بہت

خوبصورت لگیں

دونوں کی سانسیں گھیری ہونے لگیں تھیں یہ پہلے

لمس تھے جو دونوں ایک دوسرے کو فراہم کر رہے

تھے وہ بھی عادر کی اپنی مرضی تھی ورنہ حرم کو اتنی ویلو

تو نہیں دی تھی اسنے۔۔

عادر نے اسکی بے ہنگم سانسوں اور تیز ہوتے

تنفس کو۔۔۔ گھمبرتا سے دیکھا تھا اسکا چہرہ اوپر کیا

اور اس سے پہلے وہ کسی گستاخی کا مرتکب ہوتا کہ۔۔

ایک جھٹکے سے وہ اسکے وجود سے دور ہوا

حرم کو اسی کے سہارے تھے زمین پر بیٹھتی چلی گئ

عادر نے خود کو کوسا تھا یہ وہ کیا کرنے والا تھا

اس دھوکے باز بے وفا لڑکی کو اپنی محبت بھرے

لمس سے فیض یاب کرنے والا تھا۔۔اسکی پیشانی پر

پسینے کی کئ بوندیں سی بن گئ اور اسنے اپنے چہرے پر ہاتھ

پھیر کر اپنی اس کیفیت سے خود کو آزاد کیا اور نیچے

زمین پر بیٹھی حرم کو دیکھنے لگا

حرم گھبرائے ہوئے سی کنفیوز سی اپنی جگہ سے اٹھی اور

۔۔۔۔ وہ اسکی آنکھوں میں نہیں دیکھ پا رہی تھی

یہ سب تمھارا کیا دھرا ہے" اچانک وہ پینیک ہوتا اسکی کمر اتنی زور سے پکڑ گیا کہ۔۔۔ حرم کی چیخ ہی نکل گئ

عادر۔۔عادر پلیز چھوڑیں۔۔۔"

بکواس بند کرواپنی۔۔ " عادر نے اسکی تکلیف کو کوئ اہمیت نہیں دی تھی

دو سالوں سے اس آگ میں جل رہا ہوں کہ مجھ میں کیا کمی تھی جو تم نے مجھے دھوکا دیا میرے۔۔ ہوتے ہوئے کسی اور کو اپنی اس حسین آواز سے۔۔ فیض یاب کیا۔۔۔۔

آخر کون سی کمی تھی میری محبت میں اور آج ملی ہو تو بیچ میں ایک ایسی دیوار حائل ہے کہ۔۔ اسے میں کبھی پار نہیں کر سکتا

وہ جنونی سا ہوا

میں میری محبت جھوٹ نہیں تھی عادر" وہ آنکھوں میں آنسو لئے اسے محبت کا یقین دلانے لگی

سر سے پاؤں تک تم صرف جھوٹ ہو اور تم بکواس کر رہی ہو کہ تمھاری محبت جھوٹی نہیں تم نے ہماری محبت کی بنیاد جھوٹ پر رکھی کسی اور کے کہنے پر مجھے سے محبت کرنے چلی تھی تم تمھاری اوقات ہی کیا تھی دو ٹکے کی لڑکی عادر خانزادہ کو آلو کا پٹھا بنا دیا" وہ دھاڑا تھا

اسکا آواز بہت بلند تھی یہاں تک کہ حرم نے ۔۔۔اپنی کمر کے درد کو اگنور کرتے۔۔۔کانوں پر ہاتھ در لیا

ہاں سب سچ ہے آپکی سب باتیں بجا ہیں مگر محبت "

شیٹ آپ" وہ چلایا۔۔

بلکل چپ۔۔۔۔۔ تم یہ محبت وحبت کہتی اور کرتی جچتی نہیں۔۔۔ تو بہتر ہے ان لفظوں کو استعمال نہ ہی کرو ۔۔ تمھارا وقار کا تعین میں نے کر دیا ہے۔۔ تمھاری حیثیت صرف ایک زر خرید غلام کی سی ہے جو میری بہن کی غلامی کرے گی اسے خوش کرے گی"

اور۔۔ اسکا بھائی"

تانیہ طاہر ناولز

حرم کو اسکی ہر بات منظور تھی مگر خوش تو ہوتا وہ کسی بات سے تو خوش ہوتا وہ تو خوش ہونے کو۔۔ تیار نہیں تھا

۔

میں تو تم پر ایک نگاہ ڈالنا پسند نہ کرو" وہ سر جھٹک کر بولا

غلط بلکل غلط آپ محبت کرتے ہیں مجھ سے" حرم نے اسے حقیقت بتائی۔۔

جبکہ عادر نے ایک بار پھر سے اسپر ہاتھ اٹھایا اور وہیں ہاتھ رک گیا۔۔

کیونکہ اسکے سہمی چہرے کو۔۔۔دن میں ہزار بار چاہت سے جو دیکھا تھا۔۔

تبھی۔۔۔وہ اس چہرے پر مارنے قابل نہیں تھا

عادر سرخ نظروں سے اسکی سہمی سہمی نظروں کو دیکھتا رہا اور پھر سر جھٹک گیا

چلی جاؤ یہاں سے وریشہ اکیلی ہے" کہہ کر وہ دروازہ کھول کر وہاں سے نکل گیا

پیچھے حرم۔۔۔بری طرح رو دی اسکی ماں نے۔۔۔اور اسکے رشتے داروں نے اسے پھنسا دیا تھا کہ نہ وہ محبت ۔۔۔کا بر ہم رکھ پائی تھی اور نہ اعتبار

عادر باہر ایا تو اسکا باپ اور بھائی باہر ہی تھا تبھی خود کو نارمل کر کے وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا وہ انکے پاس گیا

آپکا نصیر صاحب سے کوئی رابطہ ہوا ہے۔۔مر مرا گئے ہیں یہ۔۔۔زندہ ہیں" وہ زرا جھنجھلا کر بولا۔۔

شاذ کے بارے میں تو جان ہی گئے ہو گے" وہ بیٹے کو دیکھتے ہوئے بولے تو۔۔عادر نے سر جھٹکا

نہ میرا کسی سے مقابلہ ہے اور نہ ہی کسی میں مجھ سے مقابلہ کی جرت تو یہ بات میرے لیے اہمیت نہیں رکھتی کہ وہ ہم سے زیادہ امیر ہو گیا ہے اور اب اسکی کیا طاقت ہے میری بہن سے نکاح کیا ہے اسنے تو سیدھی طرح اسے اکر لے جائے"

وہ بولا۔۔۔

تو وہ چپ ہو گئے۔۔

اور اگر وہ نہیں آتا تو۔۔اس مصیبت کو بھی واپس لے جائے" اچانک حرم پر نگاہ جاتے ہی وہ بولا

وہ لوگ چپ ہو گئے

میں کہہ چکا ہوں ڈیڈ اور اگر رات تک وہ لوگ نہ آئے تو یہ گھر سے باہر کھڑی ملے گی" اسنے گویا حتمی لہجے میں کہا اور۔۔۔وہاں سے نکل گیا۔۔لون

عبور کر کے وہ گھر کے پیچھلے حصے میں جا چکا تھا جو اسکا تھا جہاں اسکی رہائش تھی جو اسکی جائے پناہ تھی

شاذ آفس جانے کے لیے عجلت میں ریڈی ہو رہا تھا

شاذ آج وریشہ کو گھر لانا ہے" نصیر صاحب کمرے میں داخل ہوتے بولے

یہ آپ لوگوں کا ہیڈک ہے میرا نہیں" اسنے لاپرواہی سے کہا اور۔۔خود پر پرفیوم سپرے کر کے۔۔۔بالوں میں برش چلانے لگا

مگر ان لوگوں کی شرط سے آگاہ ہو تم شاید"

شرطیں تو میری ہوں گی ڈیڈ اب۔۔۔۔۔" اسنے

اپنے باپ کے شانے پر ہاتھ رکھا۔

لیکن فلحال میرے پاس ان شرطوں کے لیے بھی

وقت نہیں ہے آپ لوگوں نے جو کرنا ہے آپ

لوگ کریں"

کس بات کی اکڑ دیکھا رہے ہو جب غلطی تم نے کی

ہے" نصیر صاحب کو غصہ آگیا۔۔۔

میں نے غلطی نہیں کی" وہ دھاڑا

شاذ نے مر سکتا ہے مگر کسی عورت کی عزت

نہیں لوٹ سکتا

جو اپنی منگیتر کا ہاتھ نہیں پکڑے بنا اسکے محرم ہوئے

آپ سوچ رہے ہیں وہ کسی بھی لڑکی کی عزت لوٹے گا

مجھے زبردستی پھنسایا ہے سب نے اپنا زور اور اختیار

استعمال کیا ہے تو آج میرے پاس بھی پورا اختیار ہے
جسے میں استعمال کروں گا اور اسکے بعد پتہ چلے گا
خانزادوں میں کتنا دم تھا۔۔۔ میرے بھائی
کے قاتلوں کی لڑکی سے بیاہ ہے آپ نے مجھے
معاف تو میں بھی آپکو کبھی نہیں کروں گا" وہ غصے سے
کہتا کمرے سے نکل کر باہر آگیا۔۔۔
سارے ثبوت تمھارے خلاف تھے" اس وقت
نصیر صاحب کو بھی جیسے اندازا ہوا۔۔ کہ وہ غلط نہیں
ہے یہ حقیقت تھی وہ شنا کے قریب نہیں
پھڑکتا تھا پھر وریشہ کے ساتھ ایسے کیوں کر کر گیا

صرف ایک سیگریٹ کا ٹکڑا

اور ہاں میں سموک کرتا ہوں بلکہ حد سے زیادہ کرتا ہوں مگر۔۔صرف ایک سیگریٹ کے ٹکڑے نے مجھے بدکردار بنا دیا۔۔۔۔

صرف سیگریٹ کے ٹکڑے نے فیصلہ کر دیا کہ یہ حرکت میں نے کی ہے اور جج صاحب نے سزا سنا دی" وہ باپ کو گھورنے لگا تھا۔۔۔

جبکہ نصیر صاحب چپ کھڑے رہ گئے

جب شادی ہو چکی ہے تو اب جھگڑے کا کوئی فائدہ نہیں" وہ کمزور سی آواز میں بولے۔۔

فائدہ تو بس یہ ہے ڈیڈ۔۔۔ کہ اس لڑکی اور اسکے بھائیوں اور باپ کو۔۔۔۔ آغا شاذ کا سہارا مل گیا۔۔کیونکہ میں جانتا ہوں دنیا کا کوئی بھی مرد اسے پاکستان سے۔۔۔ لیکن یہ سہارا اگر انکے لیے عذاب سے بن گیا تو شاذ نام نہیں ہے میرا"

وہ بنا ناشتہ کیے ہی ناگواری سے وہاں سے چلا گیا

ثنا البتہ کافی خوش دیکھائی دے رہی تھی جبکہ اسکے

مما بابا اسکے بھڑکنے پر۔۔پریشان تھے۔۔

تیاری کرو آج ہم جائے گے امجد پریشان ہے حرم

ہے لیے وہ مجھ سے بار بار یہ ہی بات کر رہا ہے اور۔۔اگر ہم

اس بچی سے منہ موڑ لیں گے اس بے قصور بچی سے

۔۔۔تو اسکو وہ لوگ نہ جانے کیا حال کر دیں

۔۔" نصیر صاحب نے کہا تو انھوں نے سر ہلایا

۔۔۔۔

یعنی آج وریشہ یہاں آنے والی ہے۔۔۔ثنا پر سوچ

نظروں سے شاذ کے کمرے کو گھورنے لگی

اور اسکے بعد کچن میں کھڑی چچی کی جانب دیکھنے

لگیں

چچی آپکو سب یاد بھی ہے یہ بھول گئیں ہیں" وہ انھیں دیکھنے لگی

کس متعلق کہہ رہی ہو" وہ اسکو سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگیں

اس متعلق کے شاذ کی شادی ثنا سے ہو گی وریشہ یہاں صرف بدلہ پورا کرنے کے لیے ارہی ہے" ثنا نے پوچھا تو وہ سر ہلا گئیں

ہاں سو فیصد۔۔یہ بات دھرانے والی نہیں" وہ کام کرتے ہوئے بولیں

بیٹے کی موت بھلانے والی نہیں میرے لیے اور نہ میں اپنے بیٹے کو بھولوں گی" وہ زرا برہم دیکھائی دینے لگیں۔۔۔

ثنا کو کچھ تسلی سی ہوئی

وہ مسیں سے پوچھنا چاہ رہی تھی کہ

شاذ اور وریشہ ایک کمرے مسیں رہیں گے۔۔۔۔۔

وہ زرا توقف سے بولی

[8/13, 5:16 PM] Tania Tahir: کچے گڑھے

تانیہ طاہر ناول

قسط 21

تانیہ طاہر ناولز

کیا شاذ اور وریشہ ایک کمرے مسیں رہیں گے"

www.BestUrduBook.com

وہ زرا توقف سے بولی

چچی مڑ کر اسکی صورت دیکھنے لگی

تو اور کہاں رہے گی وہ" وہ کچھ سمجھی نہیں

سے کیسی بات کر رہی ہیں آپ آپ ان دونوں کو

ایک کمرے مسیں رہنے دیں گی" ثنا ایکدم چیخی

وہ یہاں رنگ رلیاں منانے ارہی ہے یہ۔۔پھر بدلے کے لیے۔۔کیسے سوچا بھی آپ نے یہ" ثنا کے تو سر پر لگی اور تلوں میں جا کر بجھی تھی

چچی چپ چاپ اسکی صورت تکنے لگیں

بات سنیں اس دن تو اپ نے کہا تھا کہ آپ اس سے اپنی نسل نہیں چلنے دیں گی۔۔۔ثنا نے انھیں گویا یاد دلایا کہ وہ میاں بیوی ہیں۔۔

تو وہ سمجھ گئیں تھیں

پھر" وہ اسی سے پوچھنے لگیں

سٹور روم۔۔۔ سٹور روم میں سوئے گی وہ۔۔۔وہ بھی زمین پر" ثنا نے فیصلہ کیا تھا

تم شاذ کی عادات کو جانتی ہو اور تمھارے چچا کو پتہ چلا تو۔۔"

آپ کیوں ڈر رہی ہیں۔۔۔ گھر کے مرد گھر پر نہیں ہوتے اور کسی کو الہام نہیں ہوئے کہ وریشہ کہاں ہے"

اسنے سر جھٹکا

مگر ثنا تم جانتی ہو وہ کمرہ ٹھیک نہیں ہے اسے تو بند بھی اسی وجہ سے کیا ہوا ہے۔۔" ایکدم خوف سے وہ جھرجھری لے گئیں ثنا مسکرادی

آپکو کیا فرق پڑتا ہے چچی یہ پھر آپکے دل میں بھی ہمدردی نے جنم لے لیا ہے"

نہیں وہ کمرہ میں پھر بھی نہیں کھولیں گی اسکی وجہ سے۔۔ ہمارے گھر پر اثرات ہو گئے تو۔۔"

آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں یہ سب آپکا وہم ہے اور کچھ بھی نہیں کچھ نہیں ہے اس کمرے میں ایسا بس

آپ چپ رہیے گا میں خود دیکھ لوں گی سب " کہہ کر وہ۔۔باہر اگئ

یہ عورت بدلہ لینے چلی تھی جو ان دونوں کو ایک کمرے میں بھیج رہی تھی۔۔۔

شناغصے سے بھڑک سی گئ۔۔۔۔

پاگل عورت " اسنے دل میں سوچا اور وہاں سے کمرے میں اگئ۔۔۔

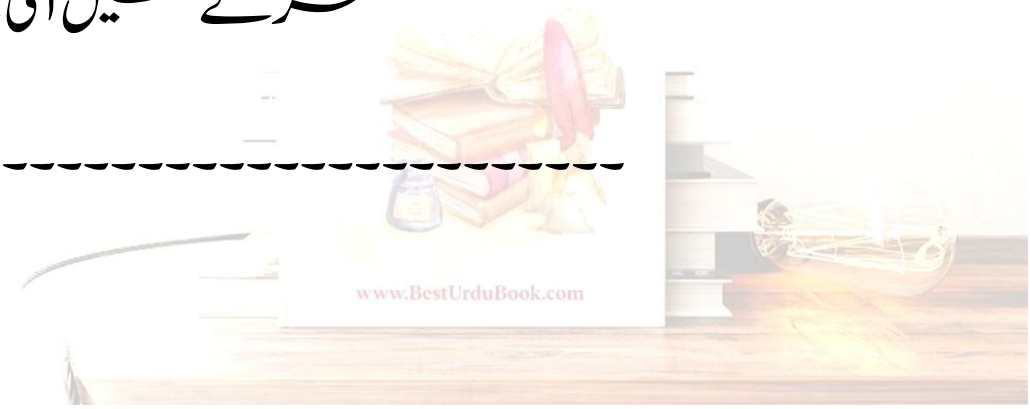

حرم نے وریشہ کو کھانا سرو کیا

آپ بھی کھالیں " وریشہ بولی

نہیں آج بھوک نہیں تم کھاؤ۔۔۔" وہ مسکرائ۔۔۔

آپ نے کپڑے تبدیل نہیں کیے آپی"

وریشہ نے توجہ دی

ہاں بس میرے پاس لباس نہیں تھا کوئی تبھی

یہ ہی دھو کر پہن لیا" وہ ہلکا سا مسکرائی تو وریشہ

اسکی جانب دیکھنے لگی

آج تک اسنے اپنا ایک بھی لباس دھویا نہیں

تھا اور نہ ہی اسی لباس کو دوبارہ پہنا تھا

آپ میری الماری میں سے کچھ لے لیں

کچھ ڈریسز بلکل نیو ہیں جو میں نے پہنے نہیں ہیں" وہ

بتانے لگی تو۔۔ حرم نے نفی کی مگر وریشہ نے

زبردستی اسے اپنا ڈریس دے دیا جس میں لونگ

شرٹ اور۔۔ پجامہ تھا۔۔

حرم کو لباس تبدیل کر کے اچھا لگا تھا۔۔

اسنے شاور بھی لیا تھا گیلے بالوں میں ابھی وہ برش ہی چلا کر فارغ ہوئے تھی کہ عادر وریشہ کے کمرے میں آگیا

حرم نے جلدی سے دوپٹہ سر پر لگ لیا

عادر نے اسے ناگواری سے دیکھا جو ریلی عجلئ نکاح رھوئ سی بہت پیاری لگ رہی تھی بلکل تازہ کھلے گلاب کیطرح

کس کی اجازت سے تم نے وریشہ کے کپڑے پہنے ہیں" وہ ایکدم ہی اسپر چیخا اپنے اندر کی کیفیت جو خراب ہونے لگے تھی

حرم کا رنگ پھیکا ہو گیا

تمھاری اتنی اوقات ہے کہ تم میری بہن کا لباس پہنو" وہ پھر سے چیخا

جاؤاور اتارو اسے" اسنے کہا تو حرم شرمندگی اور بے عزتی کے احساس سے پلٹنے لگی

بھیا ہم نے دیا ہے حرم آپی کے پاس لباس نہیں ہے۔۔وہ ایک ہی ڈریس پینے پھیر رہیں تھیں ہم نے ہی انھیں زبردستی دیا ہے۔۔۔اس میں انکا قصور نہیں ہے" وریشہ پریشانی سے اپنی جگہ سے اٹھی حرم کی سسکیاں کمرے میں گونجنے لگیں

تم چپ ہو جاؤ وریشہ

جاؤ دفع ہو جاؤ اور تبدیل کرو اسکو اور دوبارہ کبھی میرے بہن کے لباس کی طرف دیکھنا بھی مت۔۔۔۔آئی سیڈ گو" وہ دھاڑا حرم جلدی سے واشروم میں گھس گئ

اسنے دوبارہ اپنا لباس پہنا اور۔۔۔۔وریشہ کا باہر لے آئی۔۔۔

بھیگی بھیگی جھکی ہوئی پلکیں اسکے سامنے اٹھنے قابل نہیں تھیں وریشہ بھائی کو دیکھنے لگی

آج سے وریشہ کے کاموں کے ساتھ میرے تمام کاموں کی زمہ داری بھی تمھاری ہے۔۔بہت آرام پرستی کا دل ہے تمھارا تو اپنے چچازاد سے کہو۔۔اکڑ تھوک کر میرے گھر آئے۔۔۔۔۔

کیونکہ عادر نے تو کبھی اپنے باپ کی پرواہ نہیں کی تو وہ کل کا امیر میرے سامنے اوقات ہی کیا رکھتا ہے" وریشہ کے سامنے ہی حرم کا منہ جکڑے وہ دانت پیس کر بولا۔۔۔

وریشہ۔۔منہ پر ہاتھ رکھ گئ

اسکی آنکھیں بھیگ گئیں

یہ کون سا روپ تھا جو وہ دیکھ رہی تھی اپنے بھائی کا

اسکی آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے

آپ ہماری وجہ سے انھیں تکلیف دے رہے ہیں" وہ ایکدم اسکے سامنے آ گئی۔

جبکہ حرم کی ہچکیاں سنائی دے رہیں تھیں

آپ ایسا نہیں کر سکتے آپ مت دیں انھیں اتنی تکلیف"

یہ تمھارا مسلط نہیں ہے وریشہ۔۔ یہ وہ ہی کرے گی جو میں

کہوں گا اسے لانا پڑے گا شاذ کو۔۔ اج مار کیٹ کے۔۔ ٹکے ٹکے کے

لوگ مجھ سے پوچھیں گے۔۔ان کی وجہ سے" وہ

حرم پر پاگلوں

کی طرح جھپٹا تھا۔۔جبکہ وریشہ کی چیخ نکل گئ

میری عزت دار بہن کی عزت کو داغ دار کر دیا

اور تمھیں کیا لگ رہا ہے میں اسے عزت سے

۔۔۔تاج پہناؤ گا" وہ چیخا وریشہ خود میں اتنا دم

نہیں پاتی تھی

وہ ڈیڈی کو پکارنے دوڑی تھی گھر میں اسکی چیخیں

گونجنے لگیں

ڈیڈی"

وہ جلدی سے باہر آئے

اشعر اور ارسلان بھی اچکے تھے باصم اشعر ارسلان

سب دوڑ کر اوپر آئے

اور عادر بس اسی نہج پر تھے حرم کے کھینچ کھینچ کر

تھپڑ دے مارتا۔

انس نے عادر کو دور کھینچا

جو بے قابو سا رہا تھا

چھوڑو مجھے" وہ چلایا

جبکہ نیچے آئے مہمانوں کی اطلاع ملازم نے ڈرے ڈرے

انداز میں دی تھی

وہ سب ایکدم الرٹ ہو گئے

حرم کو پتہ چلا اسکے بابا آئے ہیں اسکا دل کیا انکے

سینے سے لگ جائے مگر وہ اپنے آنسو صاف کر گئ

اب اگر کوئ ہنگامہ کیا تم نے تو مجھ سے برا کوئ نہیں

ہو گا" ڈیڈ نے آنکھیں نکال کر کہا

عادر نے سر جھٹکا

ایک نظر حرم کو دیکھ کر سب چلے گئے جبکہ
وریشہ حرم کے سینے سے لگ گئ

آپ ہمیں معاف کر دیں یہ ہماری دی ہوئ تکلیف
ہے جو آپکو مل رہی ہے پلیز ہمیں معاف کر دیں"

نہیں وریشہ ایسے مت کہو" حرم نے بس اتنا ہی
کہا

جبکہ وہ سب نیچے آئے تو شاذ کے ماں باپ اور تایا تائی
بیٹھے تھے

وہ سب انکا عالیشان گھر دیکھ رہے تھے

تو ہو گئ آپکو زحمت آنے کی" عادر انکے سامنے اگیا

عادر" ڈیڈ نے تنبیہہ کی

وہ چپ ہو گیا

وہ لوگ اٹھ کر ملے ڈیڈ اور اشعر اچھے سے ملے تھے باقی وہ تینوں چپ تھے

نورین مہمانوں کے لیے کھانے کا انتظام کرو" انھوں نے کہا

نہیں ہم کچھ کھائیں گے نہیں وریشہ کو لینے آئیں ہیں" نصیر صاحب بولے۔۔

عادر طنزیہ ہنسا

شرائط یاد کریں جناب شاذ صاحب جب تک یہاں اپنے قدموں کو تکلیف دے کر نہیں آئیں گے تو خیال میں بھی مت لائیے گا اور اپنی بیٹی کو بھی اپنے ساتھ لے جائیے گا" وہ سر جھٹک کر بولا

ان لوگوں کے چہرے اتر گئے

شاذ اس سے زیادہ اکڑ میں جو تھا

نہیں ایسی بات نہیں ہے میں آج۔۔اس قصے کو
ختم کر دینا چاہتا ہوں نصیر

میری غلطی کی ایک سزا سب کو مل رہی ہے
۔۔۔اگر میں اس وقت مان جاتا تو آج ہمارے بیچ
بہت اچھے تعلقات ہوتے۔۔میں آپ سے ہاتھ
جوڑ کر معافی مانگتا ہوں در گزر کر کے اس واقعے کو اس
نئے رشتے کو دل سے۔۔۔قبول کر لیں اور آپس کے
کلیش کو ختم کر دیں" وہ بولے تو عادر ارسلان اور باصم کا
بس نہیں چلا ان سب کو آگ لگا دیں جن کے آگے
باپ نے ہاتھ جوڑے

نصیر صاحب سمیت وہ سب ہی حیران تھے کیونکہ
کسی کو خانزادوں سے یہ امید جو نہ تھی

کچھ ہی توقف آیا کہ نصیر صاحب نے اٹھ کر ہاتھ تھام
لیے انکے

میں بھی یہ ہی چاہتا ہوں اور۔۔۔

وریشہ کو بیٹی بنا کر لے جا رہا ہوں امید کرتا ہوں آپ

ہماری بچی پر بھی شفقت بھرا ہاتھ رکھے گے" نصیر

صاحب کو یہ شاید وقت کا تقاضا لگا

اسکے تایا تائی نے بھی یہ ہی کہا جبکہ ماں چپ تھی

بہت اچھی بات ہے"

اشعر مسکرایا

پھر تو آپ لوگوں کا ہمارے ہاں کھانا بنتا ہے" اشعر

نے تینوں

بھائیوں کو ذکر کر کے کہا

تو ماحول میں خوشگواری سی آگئ

حرم کو بلانے کا کہا تو۔۔۔عادر پھر سے بولنے لگا کہ

اشعر نے اسے بولا کر تینوں کو دیکھا

تم لوگ چاہتے ہو ڈیڈ کو ہارٹ اٹیک احائے وہ سب ٹھیک کرنا چاہتے ہیں تو۔۔۔ کرنے دو انکے دل کا بوجھ بھی ہلکا ہوتا ہے اسطرح اور سب کی زندگیاں معمول پر احائے گی"

یہ آپکو لگتا ہے۔۔۔۔" عادر نے کہا اور زیادہ دیر وہاں کھڑے ہونے کے بجائے چلا گیا

جبکہ اشعر نے دونوں چھوٹے بھائیوں کو گھور کر۔۔ مزید عادر کا ساتھ نہ دینے پر تنبیہ کی تھی۔۔

وہ دونوں چپ ہو گئے تھے

اشعر انھیں لے کر اندر آیا۔۔۔

آپس میں صرف مرد حضرات ہی بات کر رہے تھے۔۔ جبکہ تھوڑی دیر بعد حرم بھی اگئ

باپ کو دیکھ کر آنکھیں ڈبڈبا گئیں مگر اسنے۔۔خود کو قابو میں رکھا۔۔

آج جان بوجھ کر وریشہ سے کپڑے ادھار لیے تھے اسنے کیونکہ وہ ماں باپ پر کچھ بھی غلط ثابت نہیں کرنا چاہتی تھی تبھی بہت اچھا سا تیار ہو کر آئی تو۔۔وہ سب بھی اسے دیکھنے لگے ابھی کچھ دیر پہلے عادر ۔۔ اسکے ساتھ کیا سلوک کر رہا تھا اور وہ انکی عزت کے لیے۔۔کیسے آئی تھی

وہ ماں باپ سے ملی۔۔دونوں اسکی جانب دیکھنے لگے اور بے ساختہ سوال کر گئے

تم خوش تو ہو حرم" حرم نے بھیگی نظروں سے سر ہلا دیا

۔۔۔۔

جبکہ وہ کسی حد تک مطمئین ہو گئے دوسری طرف اوپر وریشہ غش کھا رہی تھی وہ نہیں جانا چاہتی تھی کہیں بھی وہ اس گھر کو چھوڑ کر نہیں جانا چاہتی تھی وہ بھی اس کے پاس جو اسکا مجرم تھا اور وہ خود میں اتنی ہمت نہیں رکھتی تھی کہ اسے ایک بار بھی احساس دلا سکے کہ وہ اسکا مجرم ہے

وہ۔۔۔ادھر سے ادھر چکر کاٹنے لگی

لمبے بال آج کھلے ہوئے تھے اسنے باندھے نہیں تھے اور وہ پریشان

پریشان سی ادھر ادھر ٹھلتی بلکل ایک اپسر الگ رہی تھی۔۔

کچھ دیر گزری تھی کہ۔۔۔اوپر اشعر آگیا۔

وہ عادر سے پہلے اس سے بات کرنا چاہتا تھا
تبھی آ گیا

اسنے بھائی کو بھیگی نظروں سے دیکھا تو اشعر نے
اسکے سر پر ہاتھ رکھ دیا

گڑیا گھبرانے والی کوئی بات نہیں ہے تم یہ سمجھو
تمھاری رخصتی ہے" وہ مسکرایا اداس وہ بھی تھا بلکہ وہ
سب ہی اداس تھے وہ انکی بہن انھیں جان سے عزیز
تھی رخصت ہو رہی تھی تو کیسے ہو رہی تھی۔۔

میں تم سے روز ملنے آؤں گا" وہ بولا۔۔۔

بھیا ہمیں نہیں جانا اسنے پھر سے کہا مگر اشعر
نے نفی میں سر ہلا دیا

تم خوش رہو گی وریشہ۔۔ تمھاری خوشی وہیں ہے" وہ اسے
آہستہ آہستہ سمجھانے لگا جبکہ۔۔۔

وریشہ کا دل بیٹھنے لگا یعنی یہ فیصلہ پتھر پر لکیر تھی

کہ وہ وہاں جائے گی ہی جائے گی وہ شنا کا سامنا کرے

گی وہ شاذ کا سامنا کرے گی وہاں دونوں کا سامنا نہیں

کرنا چاہتی تھی اسکی انکھوں سے متواتر آنسو بہنے لگے تبھی وہ

دونوں

خواتین اوپر آئیں تو۔۔۔۔اشعر کھڑا ہو گیا

حرم بھی ساتھ اگئ

میں وریشہ کو ریڈی کر دیتی ہوں" حرم کچھ جھجک کر

بولی اور اشعر آنکھوں میں ائے آنسو روکتا سر ہلا کر چلا

گیا

وریشہ سر جھکائے بیٹھی تھی

جبکہ شاذ کی والدہ اسے غور سے دیکھنے لگی

ایسی من موہنی سی صورت اور چہرے پر بلا کی سی معصومیت کہیں سے نہیں لگ رہا تھا وہ ریپیسٹ لڑکی ہے اسکی پاکدامنی کی گواہی اسکا روشن چمکدار اجلا چہرہ دے رہا تھا۔۔

جبکہ۔۔اسنے خود ہی سر پر دوپٹہ کیا تو حیا کی بھی گواہی مل گئ

وہ چند لمحے اسکے حسین سراپے میں کھو سی گئی۔

پریوں کی سی وہ لڑکی تھی۔۔۔جو آج کے بعد صرف اپنے باپ

بھائ کا کیا بھگتنے والی تھی

اسکو اب وہ الگ نظر سے دیکھنے لگیں تھیں

وہ اسکے بیٹے کے قاتلوں میں سے تھی

جانتی تھی یہ نہیں جانتی تھی انھیں غرض نہیں تھیں مگر انکا عباس اسی گھر کی لڑکی کی وجہ سے خودکشی کر چکا تھا انکے گھر کی رونق انھیں لوگوں نے نوچ کھائی تھی

اور آج وہ اس گھر سے لڑکی اپنے گھر لے جا رہیں تھیں اپنے بیٹے کی بیوی بنا کر۔۔

وہ اس لڑکی کو چین سے جینے نہیں دیں گی

کتنے سال کے سال انکی روح نے صرف بیٹے کی یاد میں تڑپ تڑپ کر گزارے اب۔۔ یہ خانزادہ بیٹی کی جدائی کا غم سہیں گے۔۔

خانزادہ بھی برداشت کریں گے صبر کا مزا لیں گے۔۔

ایکدم وہ اپنی سوچوں سے نکلی۔۔۔۔

وریشہ کا جھکا سر اب بھی نہیں اٹھا تھا تاہم تو اسکی دیوانی ہو چکی تھی بار بار سے چھو کر دیکھتی کہ وہ شاذ کی دولہن ہے۔۔۔

جبکہ وہ بھول گئیں تھیں وہ کون ہے کیسی لڑکی ہے اسکے معصوم چہرے سے کسی کو اس بات کا احساس ہو ہی نہیں سکتا تھا کہ اسکے ساتھ یہ سب کچھ ہوا ہے

لیکن شاذ کی والدہ کچھ نہ بولیں

دیکھیں چچی آپکی بہو کتنی خوبصورت ہے"

حرم نے کہا اور وریشہ کو پیار کیا مگر وہ پلٹ گئیں۔

چلو وریشہ" حرم اگنور کرتی اسے نیچے لے آئیں

عادر باہر جلے پیر کی بلی بنا ہوا تھا

وہ چاہتا ہی نہ تھا حرم جائے بلکہ دوسری طرف کوئی بھی نہیں چاہتا تھا کہ انکی بہن جائے تبھی ان لوگوں کا دم نکل رہا تھا باپ سمیت بھائیوں کی آنکھوں میں انسو تھے۔۔۔

وریشہ کا پرسنل سامان ملازمہ سے کہہ دیا تھا

۔۔۔

وہ پیچھے لا رہی تھی

وریشہ کو لگا اسکا ایک ایک قدم من من بھاری ہو چکا ہے وہ چل نہیں پائے گی وہ حرم کے سہارے تھی اسکا دل پھٹنے کو تھا وہ اس شخص کو آزمانا نہیں کرنا چاہتی تھی

وہ کیسے کہتی کیسے کہتی کہ وہ نہیں جانا چاہتی وہ اس سے ملنا نہیں چاہتی وہ شنا کے سامنے نہیں جانا چاہتی۔۔۔

ہو سکتا تو شاذ بھی اجاتا۔" ڈیڈ نے کہا نصیر

صاحب شرمندہ سے ہو گئے

اب فکر نہ کریں جب اپنی بیٹی آپکی امانت میں

دی ہے تو آپکی بیٹی کو بھی اپنی سمجھ کر لے جا رہا ہوں۔۔

اسکے پاس اب کام زیادہ ہے بس مصروفیت کی

وجہ سے ہی" وہ بولے تو انھوں نے سر ہلایا

یہ میری طرف سے شاذ کو آپ دے دیجیے گا

" ڈیڈ نے انکے ہاتھ میں ایک لفافہ دیا جو بلکل بند تھا

نصیر صاحب اس کو دیکھنے لگے

یہ کیا ہے" وہ پوچھ بیٹھے

بس یہ آپ اسے دے دیجیے گا" وہ ہلکا سا مسکرائے

تو۔۔۔۔

انھوں نے سر ہلا دیا

وریشہ سب سے ملی وہ سسک سسک کر رو رہی تھی اسکے بھائی بے قابو ہو رہے تھے

بلکل مت گھبرانا میں چکر لگا تا رہا ہوں گا اور جہاں کسی نے بھی میری بہن کے ساتھ کوئ ظلم زیادتی کا سوچا تو۔۔اسکے گھر کو آگ لگا دوں گا۔" وہ ان سب کو دیکھ کر بولا جبکہ ڈیڈ نے اسے گھورا اسی طرح وہ سب سے ملی سب اسے حوصلہ اور تسلی دیتے رہے وہ حرم سے ملی۔۔۔

اب آپکی زندگی آسان ہو جائے گی ہم نہیں ہو گے تو مشکلات ختم ہو جائیں گے۔۔ہم اپنے باپ بھائ پر بوجھ تھے اپی۔۔انھوں نے ایک بوجھ اتارا ایک تکلیف آپ پر سے ہٹا دی ہم نے" وہ اہستگی سے اسکے کان میں کہہ کر وہاں سے ہٹ گئ

تائ اسے لیے خوشی خوشی گاڑی میں سوار ہوئیں

گھر کے باہر دو سے تین گاڑیاں کھڑی تھیں۔۔اور سب ایک سے بڑھ کر ایک۔۔۔یہ شاذ نے بھجوائیں تھیں

اور ان گاڑیوں میں موجود گارڈز اس بات کے گواہ تھے کہ اسکا اثر ورسوخ اور معیار بدل گیا ہے خانزادوں جیسے اسنے جتایا ہو

۔

تانیہ طاہر ناولز

وریشہ گاڑی میں بیٹھی تو بری طرح رو دی

شاذ کی والدہ کو سب ڈھکوسلہ لگ رہا تھا جبکہ تائی اسے سمجھا رہیں تھیں انکی گاڑی باہر نکل گئ اور وہ سب یوں ہی کھڑے رہے

آج انکی بہن اور ایک باپ سے بیٹی جدا ہوئ تھی

اسکی زندگی میں آنے والی خوشیوں کے دائمی ہونے کی دعا کر سکتے تھے وہ سب۔

جب وہ سب اندر چلے گئے تو حرم بھی جلدی سے وریشہ کا لباس تبدیل کرنے کو دوڑی کہ عادر کے والد کی پکار پر رک گئ

ڈر سا لگنے لگا کہ نہ جانے وہ اسے کیا سنا دیں کیا کہہ دیں ہاں وہ اسکے کپڑے تبدیل کر لے گی وہ انکی بیٹی کی جگہ کبھی نہیں لے سکتی تھی

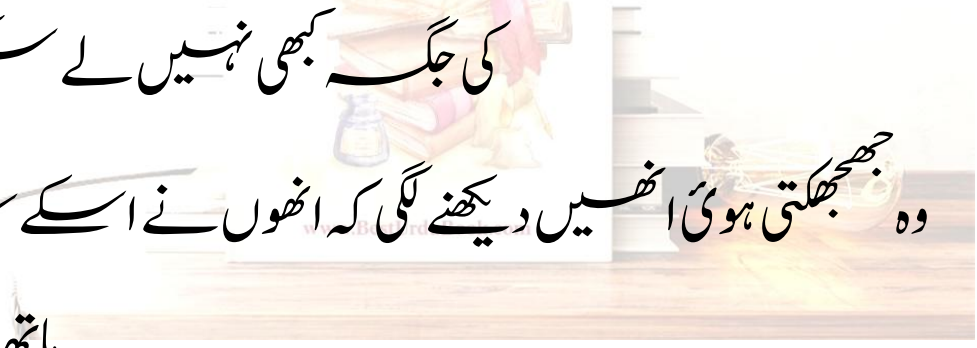

وہ جھجھکتی ہوئ انھیں دیکھنے لگی کہ انھوں نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا

بیٹی جیسی ہو تم ہماری۔۔

میرے بیٹے کو خوش رکھو۔۔" اسکا سر تھپتھپا کر۔۔وہ چلے گئے جبکہ باقی سب سمیت عادر بھی گم سا گیا

حرم کو لگا مقام ایسا ہے کہ زمین میں گڑھ جائے۔۔وہ شرمندگی سے کچھ کہہ نہ سکی

باصم اور ارسلان آج سے یہ ہماری بھابھی ہیں اور اسکے علاوہ

کسی نام سے انھیں پکارہ نہیں جائے گا۔۔۔" اشعر نے کہا تو دونوں

نے سر ہلایا

یہ سب فیصلے آپ لوگ نہیں کریں گے اسکی حیثیت کیا ہے یہ میں نے متعین کرنی ہے" وہ غصے سے چلایا

تم اسکے شوہر ہو عادر جو مرضی کرو یہ تم دونوں کا آپسی معملہ ہے مگر ہم سب نے انھیں تمھاری بیوی کی حیثیت

سے قبول کر لیا ہے بنا کسی دشمنی اور لڑائی جھگڑے

کے"

اشعر کہہ کر۔۔۔اپنے روم میں چلا گیا ارسلان

اور باصم بھی اسکے ساتھ چلے گئے

اور عادر حرم کو ایسے دیکھنے لگا گویا شیر ہرن کو کچا

چبانے سے پہلے دیکھتا ہو۔۔۔۔۔

[8/17, 5:33 PM] Tania Tahir: کچے گڑھے

تانیہ طاہر ناول

قسط22

حرم خوف زدہ تھی مگر نہ جانے اسکی قسمت

بھی تھی یہ کچھ اور وہ بنا کچھ کہے وہاں سے چلا گیا

حرم نے گھیرہ سانس بھرا گویا۔۔سہما ہوا تنفس

ٹھیک ہوا ہو۔۔۔

یعنی سب گھر والوں نے اسے قبول کر لیا تھا

بس عادر نے ہی تو کرنا تھا

وہ سوچنے لگی

کیا وہ اسے پہلے کیطرح بنا ڈرے اپنی محبت کا اظہار کر سکتی ہے

کیا وہ۔۔۔اس کے ساتھ چھوٹی چھوٹی شرارتیں کر کے اسے اپنی جانب متوجہ کر سکتی ہے کیا وہ اسکی زندگی میں پھر سے وہی مقام حاصل کر سکتی ہے

وہ سوچنے لگی پھر مسکرا دی

اور۔۔۔اسنے سوچ لیا تھا جب گھر والے راضی ہو گئے تھے تو وہ بھی ہو جاتا وہ کوشش ترک نہیں کرے گی۔

دوسری طرف کچھ ہی دیر میں وہ شاذ کے گھر کے باہر تھی۔۔۔

گاڑی میں سے سب سے پہلے اسکی ماں اتر کر تفخر سے چلی گئ

جبکہ تائ نے اسے اتارا۔۔۔

اور نصیر صاحب بھی اسکے کانپتے وجود کو۔۔۔لیے اندر آ گئے

شنا سامنے ہی کھڑی تھی اس گھر میں اسکی آمد دیکھ کر۔۔اسے لگا یہ تو سامنے کھڑی وریشہ کو مار دے گی یہ پھر ان سب کو آگ لگا دے گی

آپ لوگ تو اسکو ایسے لا رہے ہیں جیسے ہم لوگوں نے بڑے چاؤ سے اسکو شاذ کے لیے پسند کیا تھا تو

سن لیں سب۔۔۔کان کھول کر شاذ کی پسند یہاں کھڑی ہے۔۔" وہ ایکدم بولی اور سب کو دیکھنے لگی

ابھی زندہ ہے شاذ کی پسند اور جب تک وہ زندہ ہے وریشہ۔۔خانزادہ کی حیثیت فقت ایک ٹشو پیپر سے زیادہ نہیں ہے جس نے شاذ کو اپنے گھنونے کھیل میں استعمال کیا جس نے میرے حق پر ڈاکہ ڈالا جو ڈائین ہے" وہ چلائی جیسے اپنے آپے میں نہیں رہی تھی وریشہ کو اسکی باتیں تیر کیطرح کھوبتی محسوس ہو رہیں تھیں مگر اسنے ایک حرف نہیں کہا تھا سر جھکائے کھڑی تھی

ثنا" اسکی ماں نے اسکو پکڑنا چاہا

بس امی۔۔۔آپ چاہیں تو جا سکتی ہیں کیونکہ اس گھر میں خوشی کے شادیانے تو اس لڑکی کے ہرے اور سبز قدم بجنے نہیں دیں گے یہ ناپاک وجود

میرے شاذ کی زندگی میں آگیا ہے تو چاروں
طرف صرف تباہی ہو گی یہ بات آپ
سب لوگ لکھ کر رکھ لیں منحوس ہے یہ لڑکی
صرف منحوس" وہ چیخی
شنا" نصیر صاحب غصے سے بولے وہ انھیں دیکھنے لگی
--
وریشہ کا دل ٹوٹ گیا تھا۔۔۔ شاید وہ جائز تھی
اسنے شاذ کو اس سے چھین لیا تھا مگر کیا
اسنے چھینا تھا۔۔۔ اسنے اپنی آبرو خود برباد کی تھی وہ یہ
سب سوچ بھی کیسے سکتی تھی۔۔ وہ اپنی عزت خود تار
تار کر کے اسکے شاذ کو حاصل کر رہی تھی یہ شاذ
ایک بے اعتبار انسان تھا۔۔ اپنی دوست کی
حمایت کرنے کے بجائے وہ شاذ کی کر رہی تھی یہ

شاید شاذ کی محبت اسے کچھ سوچنے نہیں دے رہی تھی وہ

---چپ ہی رہی----

میں وریشہ کو گھر میں بہو بنا کر لایا ہوں اور اس

گھر کا کوئ بھی فرد وریشہ سے بدتہذیبی نہیں کرے گا

یاد رکھنا سب" وہ غصے سے بولے---

اور وہاں سے اپنے کمرے میں چلے گئے جبکہ شنا نے

کھا جانے والی نظروں سے انھیں دیکھا

شنا بات سنو میری یہ بھائی کا معملہ ہے تم دخل

مت دو"

میں دخل مت دوں میں--- میری زندگی تباہ

کی ہے اسنے دوست بن کر ناگن کی طرح ڈسہ ہے اسنے

مجھے---اور میرے منگیتر پر جھوٹا الزام لگا کر اپنا گند

اسپر ڈال دیا ہے" وہ غصے سے اسے سنائے جا رہی تھی

یہ جانے بنا کہ وریشہ ایک انسان ہے دل رکھتی ہے اور وہ دل ٹوٹ بھی سکتا ہے

شنا تم پریشان مت ہو۔۔۔اس لڑکی کی حیثیت۔۔ کچھ نہیں ہے میرے بیٹے کی زندگی میں اس منحوس لڑکی کی کوئی حیثیت نہیں ہے اگر آج یہ یہاں ہے تو بس اسی وجہ سے۔۔۔ کہ میں نے اسے بدلہ لینا ہے اور۔۔۔کچھ نہیں تو تم گھبراؤ مت۔۔"

اسکی والدہ نے کہا اور تب وریشہ نے سر اٹھا کر دیکھا

کون سا بدلہ کیسا بدلہ ناانصافی اور زیادتی اسکے ساتھ ہوئی تھی پھر اس سے کس بات کا بدلہ لے رہے تھے سب۔۔۔

آنکھیں نکال لوں گی تمھاری اگر تم نے آنکھ اٹھانے کی کوشش بھی کی قاتلہ" اسکی ماں غصے سے بولی تو

کیا ہو گیا ہے آپ دونوں کو تم بھی اسکے اشاروں پر چلنے لگی" تائی نے کہا

امی آپ جائیں یہاں سے" ثنا بھڑک کر بولی

نہیں"

جائیں آپ" ثنا نے انکا ہاتھ پکڑا اور اپنے سر پر رکھ لیا اپنی بیٹی کی خوشی عزیز ہے تو اپکو چپ رہنا پڑے گا امی چپ رہنا پڑے گا آپ نہیں جانتی میں کس اذیت میں ہوں" ثنا رونے لگی وہ۔۔اسکی جانب دیکھنے لگی۔

اسطرح تم اپنے آپ کو اور جلا لو گی ثنا" انھوں نے کہا تو ثنا نفی میں سر ہلانے لگی

کچھ ٹھنڈ کے پڑے گی۔۔امی"

آپ جائیں بس" زبردستی انھیں گاڑی میں

بیٹھا کر گارڈز کو حکم دیا کہ چھوڑ آئے

اب وہ اس گھر کی مالکن بن کر رہے گی

یہ گارڈز یہ اتھارٹی اسے بڑی بھلی لگ رہی تھی اور

ان سب چیزوں کی قابل تو وہ ہی تھی۔۔

اسنے سوچا اور۔۔۔ مسکرا دی

اندر آ گئی

ثنا نے چچی کو اشارہ کیا وریشہ کو وہاں ہی چھوڑ کر کھڑا

وہ دونوں کمرے میں چلی گئیں

وریشہ نے دیکھا اب ارد گرد کوئی نہیں تھا وہ رونے لگی

صوفے پر بیٹھ گئی

ہمیں نہیں رہنا یہاں۔۔۔" اسنے کہا تھا شاید کوئی

سن لیتا مگر یہاں سننے والا کوئی نہیں تھا کتنا زہر

تھا سب کے دل میں اسکے لیے اور ابھی تو زہر اسنے

اسکا نہیں دیکھا تھا جو اسے زلیل کر دینے میں ماہر

تھا

وہ روتی رہی اور اسے کافی دیر گزر گئ

یہاں تک کے رات ڈھل گئ کمروں سے کوئ

نہیں نکلا تھا سہمی سہمی سی وہ وہیں بیٹھی رہی تھی

نصیر صاحب مغرب کی نماز پڑھنے نکلے کے۔۔۔

اسے وہیں دیکھ کر اسکے پاس اگئے

وہ ہلکا سا مسکرا دیے

بیٹا

گھبراؤ مت۔۔۔ یہ لوگ ابھی غصہ ہیں بعد

میں ٹھیک ہوں جائیں گے"

ہمیں اپنے گھر جانا ہے انکل پلیز آپ ہمیں بھیج دیں"

وہ جلدی سے بولی تو نصیر صاحب کو اسیر ترس آیا

یہ بھی تمھارا گھر ہے اسے اپنے ابھر سمجھو بس

یہ سب آج خفا ہیں کل کو مان جائیں گے تم کوشش

کرو سب ٹھیک ہو جائے گا" اسکو سمجھانے لگے

سب اسکو سمجھاتے تھے

وریشہ چپ ہو گئ

یہاں کیوں بیٹھی ہو چلو میں تمھیں کمرہ دیکھاتا

ہوں"

وہ اسے لیے شاذ کے روم میں آ گئے

ویسے تو روز نہیں آتا۔۔۔دو چار دن گزار کر ایک دن کبھی رات کے کھانے پر آجاتا ہے تو کبھی صبح ناشتے پر نظر آجاتا ہے۔۔اب مصروف بھی تو زیادہ ہو گیا ہے۔۔پوری پارٹی کا سربراہ بن گیا ہے کیا کیا کچھ کرنا پڑتا ہو گا۔۔۔" وہ مسکرا کر اسے بتا رہے تھے وہ چپ تھی

تو تم آرام سے یہاں پر ریسٹ کرو۔۔۔ تمھیں کوئی چیز چاہیے ہو تو۔۔۔ویسے تو یہاں سہولیات موجود ہیں مگر بیٹا ہمارے گھر میں نوکر چاکر نہیں ہیں بس مختصر سے ہم سب ہیں۔۔۔ تین لوگ انکی ماں خود ہی بنا لیتی ہے مگر میں شاذ سے کھوگا وہ تمھارے لیے کوئی ملازمہ رکھ لے گا" وہ اسکا گال تھپتھپا کر بولے

آپ ہمارے ڈیڈی جیسے ہیں" وہ ہلکا سا مسکرائی۔۔۔ آنسو سے دھلی دھلی آنکھیں اور بھی خوبصورت لگنے لگیں جبکہ۔۔ نصیر صاحب بھی مسکرا رہے

چلو آرام کرلو" وہ بولے اور چلے گئے جبکہ وریشہ۔۔ کمرے کو دیکھنے لگی وہ یہاں رہے گی۔۔۔۔

یہ سادہ سا کمرہ تھا انکے ہاں شاید ملازموں کا ہوتا تھا ایسا کمرہ

وہ بیڈ پر سمٹ کر بیٹھ گئ۔۔۔

تھوڑی دیر ادھر ادھر دیکھتی رہی بھوک لگنے لگی تھی جیسے جیسے وقت گزر رہا تھا

مگر کوئ اسکی پوچھ پڑتال کو نہیں آیا تھا

اس سے پہلے وہ نیند میں مدہوش ہوتی کہ دھاڑ سے دروازہ کھولا کھلا وہ کھڑی ہو گئ

شنا تھی

تمھاری ہمت بھی کیسے ہوئی شاذ کے روم میں آنے کی"

وہ دانت پیس کر بولی

وہ وہ ہم نہیں انکل نے کہا"

شیٹ آپ" اسنے انگلی اٹھا کر کہا

میرے آگے تو زبان چلانے کی تمھاری جرت بھی

نہیں ہونی چاہیے وریشہ دوست بن کر سانپ کی

طرح ڈسا ہے تم نے مجھے نکلو یہاں سے۔۔ابھی کے

ابھی" وہ اسے باہر دھکے دینے لگی اور یوں ہی دھکے دیتے اسے

کمرے سے نکال دیا

یہ میرا کمرہ ہے" وہ اسکے آگے اکھڑی ہوئی

وریشہ کو لگا وہ جو بھی بولے گی شنا الٹا ہی مانے گی تبھی وہ

چپ ہو گئی

تمھاری جگہ میں تمھیں بتاؤ گی وریشہ خانزادہ

بہت امیروں کیطرح اڑان بھر کر دوسروں کو

احساس کمتری کا شکار کر لیا تم آج میں تمھیں

بتاؤ گی احساس کمتری کسے کہتے ہیں" کھینچتی ہوئی وہ اسے

سٹور روم میں لے جانے لگی چچی کا ایکدم دل دہلا تھا

اس کمرے میں جانا ٹھیک نہیں تھا شنا"

اس سے پہلے وہ رکتی خون آشام نگاہوں سے شنا نے

انھیں دیکھا وہ چپ رہ گئی اور دروازہ کھول کر شنا نے اسے

وہاں پھینک دیا وہ زمین پر جا کر گیری پورا کمرہ

دھول سے بھرا ہوا تھا۔۔۔۔

شنا ہماری بات سنو۔۔ تم تم کیسے ہمیں غلط"

چپ" ایکدم شنا نے کھینچ کر وریشہ کے منہ پر تھپڑ

دے مارا

وریشہ سمیت چچی بھی جم گئی تھی

تم قاتل ہو۔۔ ہمارے بھائی کو مارا اور میرے منگیتر پر

قابض ہو گئی تمھارا انجام اس سے بھی زیادہ برا ہونا

چاہیے۔۔۔ چچی کوئی ضرورت نہیں ہے شاذ کو

بتانے کی یہ اس گھر میں ہے منحوس اللہ اللہ

کر کے وہ کہاں پہنچا ہے اور اسکے برے قدم اسکی

زندگی میں کوئی برا دن نہ لے آئیں" ثنا کی باتوں سے چچی

بھی ٹریپ ہو چکیں تھیں سر ہلا دیا جبکہ وریشہ کا

یہ تھپڑ اسکی پوری زندگی کا پہلا تھپڑ تھا وہ خود

میں سمٹتی بری طرح پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی

۔۔۔۔۔

جبکہ ثنا نے باہر سے لاک کر دیا تھا

تم جانتی ہو چچا سوال کریں گے"

ثنا کو دیکھ کر وہ بولیں

جب چچا آئیں گے تب ہم کھول دیں گے اسکو" ثنا نے بتایا

اور اسنے سب بتا دیا تو"

اتنی ڈرپھوک ہے یوں ہی سہتے سہتے مر ور جائے گی کسی کو منہ کھول کر نہیں بتائے گی کہ میرے ساتھ کیا ہو رہا ہے اور اس لڑکی کو کوئی کھانا نہیں دے گا

اسے انداز اہونا چاہیے جب اسکے پاس خوب سارا پیسہ فالتو خرچ کرنے کے لیے تھا تب میں کس قرب سے گزرتی تھی"

وہ اندر کی بھڑاس نکالتی ٹیبل پر بیٹھ گئ

پلیز چچی بریانی کھلا دیں آج تو بہت دونوں بعد سینے میں ٹھنڈک ملی ہے" ثنا نے کہا تو انھوں نے سر ہلا دیا

شاذ کی پسند کی بنائی ہے میں نے" وہ مسکرائیں

ہاں مجھے اور شاذ دونوں کو پسند ہے یہ تو"

وہ بولی وہ دونوں خوشگوار باتیں کرنے لگی نصیر صاحب ا

گئے

ابھی۔۔۔ماجد کی کال آئی ہے۔۔۔۔وہ مجھے دو چار روز کے

لیے کراچی بلا رہا ہے"

نصیر صاحب بولے تو ثنا مسکرا دی مگر بولی کچھ

نہیں اچھا تھا یہ ہڈی خود ہی چلی جاتی

ٹھیک ہے میں سامان نکال دوں گی"

وہ بولیں اور میں تم دونوں کو سیدھی طرح بتا رہا ہوں

وریشہ کے ساتھ۔۔سدھر جاؤ۔۔"

وہ ثنا کو دیکھ کر بولے

ارے چچا جان اس وقت تو غصہ تھا مجھے ایسا ویسا بول دیا وہ میری دوست ہے شاذ کے روم میں ریسٹ کر رہی ہے نیچے آئے گی تو ہم سب اسکا خیال رکھے گے"

ثنا نے پیار سے کہا تو چچا نے مسکرا کر اسکے سر پر ہاتھ رکھا

بہت اچھی بات ہے بیٹا تلخ باتوں کو جلد بھول جانا چاہیے" وہ بولے اور بیوی سے کہا کہ بیگ پیک کر دے

بھول جانا تو دور کی بات میں ایک لمحے کے لیے دماغ سے یہ نہیں نکال سکتی ہے وریشہ شاذ کے نکاح میں ہے۔" وہ بگڑ کر سوچنے لگی

وریشہ کے رونے کی آواز پہلے تیز تھی اب مدھم ہو گئی تھی

اچھا ہے وریشہ تم مر جاؤ تو آسان ہو جائے گا

سب" وہ سر جھٹک کر

سوچتی بریانی کھانے لگی

اچھا تھا شاذ کو خبر ہی نہ ہوتی"

وہ آگے کا پلین سوچتی۔۔۔۔ کھا رہی تھی

رات گھیری تھی وہ وریشہ کے روم میں ہی تھی اسے

کسی نے کچھ نہیں کہا تھا۔۔۔

وہ سب اچھے تھے بس عادر کو منا لینا تھا اسنے۔۔۔

وہ آہستگی سے کمرے سے نکلی۔۔ عادر کہاں ہو گا اسنے

سوچا۔۔۔ شاید۔۔ یہیں کہیں" لیکن اسطرح

کمرے کھول کر اسکو ڈھونڈنا کتنی غلط بات ہے وہ

شرمندہ ہی ہو گئ اور۔۔

خود سے لون میں اگئ

کہ وہ اس جگہ کو آج دیکھے جس کے بارے میں

وریشہ نے بتایا تھا

۔

وہ اسطرف چلنے لگی کہ بالکنی میں چھپ جائے

کیونکہ عادر اس آدھی رات کو۔۔ شراب کی بوتل

بیچ میں رکھے۔۔۔بڑی سکرین پر جو لون میں لگی تھی کوئ

بیہودہ سی چیز دیکھ رہا تھا

حرم کی آنکھیں دنگ ہی رہ گئیں

اب یہ کیا تھا۔۔

عادر ایسا ہو گیا تھا یہ پہلے بھی ایسا ہی تھا

اسکا دل کانپ اٹھا سامنے سکرین پر جو چل رہا تھا

دیکھ کر وجود پسینے سے شرابور ہو گیا جبکہ وہ ایسے دیکھ رہا

تھا گویا روز کا کام ہو

حرم کی سانس وہیں کی وہیں رہ گئ

اچانک اسکا ہاتھ پھیلا اور ایک گملا اسکی

وجہ سے گیر گیا

یہ اللہ """

وہ ایکدم دور ہوتی پیچھے بھاگیا پتہ عادر الرٹ تھا ایکدم

اٹھا اپنی گن نکالا ور۔۔اسطرف آیا

کون ہے یہاں" وہ چیخا۔۔۔مگر حرم اپنی موت خود

نہیں بلا سکتی تھی تبھی دم سادے ہوئے تھی

وہ کچھ دیر ادھر ادھر دیکھتا رہا اور ایک بیلی کا بچہ

دیکھا تو۔۔۔اسکے تنے ہوئے عصاب ڈھیلے ہوئے

دوسری طرف حرم کی جان بھی کچھ پر سکون ہوئی

وہ بلی کے بچے کو لات مار کر دوسری طرف لون میں پھینکتا دروازہ بند کر گیا

حرم نے منہ بسور لیا

بلی کا بچہ بولنے لگا وہ اسے اٹھا گئ۔۔۔

کرنا ظالم تھا وہ۔۔۔اور حرم کو اپنا آپ بلی کا بچہ ہی لگا جسے وہ پاؤں سے دور پھینکنا چاہ رہا تھا۔۔

اسنے بلی کے بچے کو پیار کیا۔۔۔۔

اور اسے پھر دوسری طرف جانے کا اشارہ کیا۔۔

اور خود ایک بار پھر ہمت کر کے اس ہری بیل کی باڑ سے ڈھکے دروازے کے پاس اگئ۔۔۔جو اسے چھپا چکا تھا

پھر سے اسے دیکھنے لگی وہ اب بھی پی رہا تھا فلم دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

حرم کا دل کسی جا کر روک دے کے حرام ہی دیکھ رہے ہو اور حرام ہی پی رہے ہو۔۔"

مگر وہ یہ کہتی تو شاید اسکی گولی سے اپنی جان گنوا دیتی ۔۔۔

تانیہ طاہر ناولز

وہ جانے لگی تھی اداسی سے کہ کسی نے اسکی کلائی جکڑ لی اور کھینچا تھا اندر۔۔۔

رات کے دو بج رہے تھے۔۔

اور اس وقت تو کوئی بھی نہ اسکی چیخ سنتا دوسرا کوئی سن بھی لیتا تو اسنے دیکھا تھا عادر کے معاملے میں کوئی نہیں بولتا تھا

عادر نے اسے گھسیٹ کر اس دیوان پر پھینکا جہاں وہ خود بیٹھا تھا اور۔۔۔ پھینکتے ساتھ اسکے دونوں ہاتھ اسی کے دوپٹے سے باندھ کر۔۔۔

اسنے۔۔۔اسکے بال مٹھی میں جکڑ لیے

حرم۔۔۔دم بھی نہ مار سکی تھی اسکے آگے۔۔۔

کیوں آئی ہو یہاں"

بہکی بہکی نظروں سے اسے دیکھتا وہ پوچھ رہا تھا

حرم اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی تبھی عادر نے اسکے بالوں کو ایک زوردار جھٹکا دیا

میں نے سوال کیا ہے کیوں آئی ہو یہاں مرنے کا شوق ہو رہا ہے" وہ بھڑکا۔

ن۔۔ نہیں وہ میں تو" اسکو جواب نہیں مل سکا

۔۔۔۔کہ کیا جواب دے۔۔۔۔

عادر چند لمحے اسے گھورتا رہا۔۔۔۔جبکہ حرم۔۔۔۔
اسکے گھورنے پر خائف سی ہو رہی تھی۔۔۔لیکن اسکی
گرفت میں ذرا بھی نرمی نہیں آئی اور اسنے۔۔۔۔
اچانک ہی حرم کا منہ جکڑا اور اسکے چہرے پر
جھکتا اسپر شدت بھرا لمس منتقل کرنے لگا
جبکہ انداز میں جو شدت تھی حرم پھڑ پھڑا گئی
۔۔۔

تانیہ طاہر ناولز

وہ اسے کاٹنے لگا تھا اور حرم اپنا سر جھٹکنے لگی
عادر نشے میں تھا اسکی تکلیف پر مسرور سا ہوتا
۔۔۔

www.BestUrduBook.com

جنگلی ہم پر اتر گیا۔۔

حرم نے جیسے ہی زبردستی چہرہ موڑا اسنے اسکی
گردن پر وار کیا تھا جس بجا اپنے دانت گاڑھتا وہ
اسے۔۔۔۔چیخنے پر مجبور کر گیا

حرم کے آنسو نکل گئے تھے۔۔

وہ اتنی نفرت کرتا تھا اس سے۔۔۔

عادر کو کوئی غرض میں تھی اور شاید اس لیے کیونکہ وہ نشے میں تھا۔۔۔اگر ہوش میں ہوتا تو ممکن تھا وہ اسپر وحشیوں کی طرح حملہ اور نہ ہوتا۔۔۔۔

حرم کی چیخیں مدھم پڑنے لگی

اسکی گردن پر چبھن ہو رہی تھی جگہ جگہ۔۔۔

جبکہ۔۔۔خون ہی ایک لکیر گردن کی جانب اتر گئی

۔۔۔

عادر نے چونک کر حرم کی جانب دیکھا اور اسکی خون کی لکیر کو جیسے ہی چھوا وہ پیچھے ہٹا اور حرم بے دم سی ہوتی تکلیف سے کراہت۔۔۔دیوان پر جا گیری

۔۔۔۔

اسنے کوشش نہیں کی اپنے ہاتھ کھولنے کی اور نہ ہی

اسنے کچھ اور کرنا چاہا وہ اسکے آگے بے دم پڑی تھی

عادر نے سر تھام لیا

یہ کیا جنون اتار دیا تھا اسنے۔۔۔

یہ سب اس فلم کا اثر تھا اسنے۔۔ سامنے پردے

پر چلتی موووی بند کر دی

ہلکی ہلکی حرم کی سسکیاں سنائی دے رہیں تھیں جبکہ

اسکی گردن پر اسکے وحشی پن کے نشان۔۔۔۔ کافی

گھیرے بنے ہوئے تھے۔۔۔

حرم آنکھیں بند کیے ہلکا ہلکا رو رہی تھی

عادر نے بالوں میں ہاتھ چلایا اور۔۔۔ اپنے بے

قابو۔ ہوتے دماغ پر قابو پاتے اسکے ہاتھ آزاد کر دیے

حرم نے اسے شکوہ کن نظروں سے دیکھا

وہ اسکی ہر تزلیل سہہ تو رہی تھی

لیکن کیا اس نفرت کے اظہار کی ضرورت تھی

وہ کانپتے ہاتھوں سے اپنا دوپٹہ اٹھاتی وہاں سے بھاگ اٹھی تھی

پیچھے عادر۔۔۔نے ترچھی نظروں سے اسے دیکھا ضرور تھا بولا کچھ نہیں

اسنے گھیرہ سانس بھرا اور دیوان پر گیر گیا

آج نہ جانے کیوں اس بوتل پر غصہ آیا تھا

اسنے لات مار کر ٹیبل پر سارا سامان گیرا دیا

اور آنکھیں موندے لیں آنکھیں بند ہوتے ہی اسکا تڑپتا وجود جیسے ہی آنکھوں میں اترا۔۔۔ تو اسنے خود کو خیال میں اسکا احساس کرنے سے روکا نہیں

اور خیال میں ہی اسے اپنی بانہوں کے حصار میں قید کیے اسکے زخم پر مرہم رکھنے لگا

تانیہ طاہر ناولز

[8/19, 3:49 PM] Tania Tahir: کچے گڑھے

تانیہ طاہر آنول

قسط 23

پورے چار دن گزر گئے تھے اور دو دنوں میں وریشہ کا ایک ایک لمحہ عذاب کیطرح گزرا تھا۔۔ اور اسے ایسا لگتا نہ وہ ٹھیک سے سانس لے پاتی ہے

اور سنہ ہی جینے کا یہاں کوئی سبب ہے وہ نازو سے پلی بڑھی لڑکی تھی اسے اتنی سی ضرب بھی لگتی تھی تو ہزاروں اسکے لیے کھڑے ہوتے تھے اور اس وقت اسنے اپنے ہاتھوں کی جانب دیکھا۔۔۔ تو اسکے ہاتھ پر کئی چوٹیں تھیں اسے پہلے پہل تو یقین نہیں آتا تھا کہ جو کچھ بھی اسکے ساتھ یہاں ہو رہا ہے وہ کرنے والی اسی کی دوست ہے مگر اسے ان چار دنوں میں کسی اور چیز کا احساس ہوا تھا یہ نہیں مگر اتنا ضرور پتہ چل گیا تھا کہ ثنا اس سے سخت نفرت کرتی ہے اور اس سے نفرت میں اتنا آگے نکل گئی ہے کہ انسانوں کیطرح رویہ اسکے ساتھ رکھنا اسے آہی نہیں رہا ہے وہ اسے پہلے دو دن اس دھول زدہ کمرے میں بنا کچھ کھانے کو دیے بند رکھے ہوئے تھی اسے سمجھ نہیں آیا یہاں ایک انکل بھی تھا انکار رویہ بابا کے جیسے تھا وہ

کہاں ہیں مگر اس کمرے سے نکالنے والا کوئی نہیں تھا اسے۔۔۔اور وہاں ہی رو رو کر وہ۔۔۔۔چپ ہو جاتی اسکے آنسو صاف کرنے کے لیے اس وقت یہاں سکے بھائی موجود نہیں تھے کوئی نہیں تھا وہ اسکے پاس آتا اسکے انسو پونچتا دھول مٹی میں رہ کر اسکے کپڑے گندے ہو گئے اسکا چہرہ کچھ نہ کھانے پینے کی وجہ سے زرد ہو گیا اور وہ اسی دھول مٹی میں زمین پر ڈھیر ہو گئ۔

اور پھر پورے دو دن بعد جب ثنا نے دروازہ کھولا تو اسکے چہرے کی تسکین بھری مسکان کو سمجھ نہیں پائ تھی وریشہ وہ اسے یوں ہی زمین پر پڑے پڑے اسے دیکھتی رہی ثنا کمرے میں داخل ہوئ اور اسکے پاس بیٹھ گئ

چہ چہ چہ"

وریشہ خانزادہ تمھارے تو نام میں بھی کچھ تھا وریشہ کو ہمیشہ سے مجھے بہت برا لگتا تھا۔۔۔اور آج اگر میں ساری یونیورسٹی کو تمھارا انجام دیکھاؤ تو شاید بہت سارے لوگوں کے دلوں میں سکون اترے گا ۔۔۔کتنے لوگ۔۔۔خوشی محسوس کریں گے کہ اپنے بھائیوں اور اپنی دولت پر گھمنڈ کرنے والی وریشہ کیسے دھول میں پڑی ہے کہاں ہیں تمھارے بھائی وہ آئے کیوں نہیں" وہ ہنسی۔۔۔

اچھا خیر تمھیں یہاں سے آزاد کرانے کے لیے کوئی نہیں آئے گا اور سب سے اہم بات تمھارے باپ بھائیوں کے سر سے ایک کھڑ معزز بوجھ اتر گیا ہے اس سے زیادہ اچھا اور کیا ہو سکتا ہے۔۔۔وہ سب تو خوش ہوں گے تبھی چار دن سے تمھارے بارے میں جاننے کی کوشش بھی نہیں کی انھوں نے۔۔۔

ویسے یہ سب اچھا ہی ہو رہا ہے جب تم میرے شاذ پر قابض ہو گی وریشہ میں تم سے دنیا کی تمام خوشیاں لے لوں گی۔۔ تمھارے اس حسن سے تمام خوبصورتی نوچ کر تمھیں بدصورت کر دوں گی"

وہ چیخی۔۔

لیکن یہاں تمھیں سننے والا کوئی نہیں یہاں تم سے صرف بدلا لیا جائے گا

شاذ کے بھائی عباس کا بدلہ جسے تمھارے باپ بھائیوں نے مارا

اور میرا بدلہ۔۔۔ میرے شاذ پر جھوٹا الزام لگانے کا بدلہ زبردستی اس پر اپنا یہ گھٹیا وجود تھوپنے کا بدلہ۔

ایکدم اسکے اسکا منہ جکڑ لیا

وریشہ بس سن رہی تھی پورے دو دن سے کچھ کھایا نہیں تھا کیسے ہمت کرتی کچھ بولنے کی۔۔۔دھول میں اسکا چہرہ اٹا ہوا تھا وہ خاموشی سے شنا کو دیکھ رہی تھی جو اسے ہی گھور رہی تھی۔

میں تمھیں کبھی خوش رہنے نہیں دوں گی تم میرے اور شاذ کی خوشیوں میں حائل ہوئی ہو ساری زندگی میں نے اسکے اس مقام تک پہنچنے کا انتظار کیا اور جب آج اسے یہ عہدہ یہ امارت یہ کامیابی ملی تو تم اسکی بیوی بن گئی تم۔۔

شنا نے نفرت سے سر جھٹکا شاید سب اچھے کے لیے ہوتا ہے قدرت نے تمھیں میرے ہاتھ سے زلیل کرانا تھا وریشہ تبھی تم آج اس مقام تک ہو

اچانک ثنا کو پیچھے سے چچی کے قدموں کی آہٹ محسوس ہوئی اور وہ اپنی اندر کی بھڑاس نکالنے سے خود کو روک گئی اور انکی جانب دیکھنے لگی

چچی نے ایکدم وریشہ کی طرف بھڑنا چاہا

یہ آپ کیا کر رہی ہیں دشمن کو روک گلے لگائیں گی" چچی کی بلاوجہ کی نرم دلی پر ثنا کو غصہ چڑھا

بھولیں مت عباس بھائی کے خون کے ذمیدار یہ لوگ ہیں اگر یہ لوگ انھیں مجبور نہ کرتے تو آج وہ ہمارے ساتھ ہوتے آپکے ساتھ ہوتے"

ثنا نے انھیں بھڑکایا اور وہ وریشہ سے دور ہو گئیں

اسکو کچھ کھانے کو روک دے دو میں نہیں چاہتی یہ اتنی جلدی مرے"۔ چچی بولی اور پیچھے پلٹ گئی مگر اسکی حالت دیکھ کر دماغ کو جھٹکا ضرور لگا تھا

کیوں نہیں

چچی آپ ریسٹ کرلیں میں دیتی ہوں

وہ باہر نکل گئی تھی۔۔۔جبکہ ثنا نے وریشہ کو زبردستی

اٹھایا وریشہ سے اپنے قدموں پر چلا نہیں جا رہا تھا

۔۔مگر ثنا اسے گھسیٹتے ہوئے وہاں سے۔۔کچن میں لے آئی

وریشہ نے کھانے کی جانب دیکھا

اگر اس وقت اسے کچھ چاہیے تھا تو وہ خوراک تھی

اور کچھ بھی نہیں اسکی آنکھیں بھیگ گئیں

ثنا نے مسکرا کر اسکی بے بسی دیکھی اور۔۔

اسنے زبردست تھا ناشتہ تیار کیا

اسنے پراٹھا انڈا اور چائے بنائی۔۔تب تک

وریشہ اسے مشکور نظروں سے دیکھتی رہی

ہے اسے اتنی ہی انرجی کی ضرورت تھی اور وہ بیوقوف لڑکی سب سننے کے بعد بھی تم اسے کوئی امید لگائے بیٹھی تھی

شنا نے ناشتہ بنایا اور باہر ٹیبل پر لے گئ

وریشہ ہمت کرتی خود ہی باہر اگئ اور شنا چیئر کھینچ کر اسکے سامنے شان سے بیٹھ گئ۔

جبکہ وریشہ بیٹھتی کے اسنے ہاتھ بلند کر کے ٹوک دیا

تمھاری جگہ یہاں میرے قدموں میں ہے جس لائق تم ہو اس جگہ پر بیٹھو

وہ بولی اسنے اپنا ایک پاؤں دوسرے پاؤں ہر رکھ لیا

اور وریشہ کو اپنے پاؤں میں بیٹھنے کا حکم دیا

وریشہ اسکی طرف دیکھتی رہی

اسکی آنکھوں میں کافی سارے آنسو تیر رہے تھے مگر اگر اسے کھانا نہ ملتا تو وہ۔۔۔ مر جاتی وہ اپنے اندر بولنے کی ہمت بھی نہیں پاتی تھی۔۔

وہ بیٹھ گئ۔۔ تھی ثنا کا پاؤں وریشہ کے چہرے کے بلکل نزدیک تھا وریشہ سر جھکائے بیٹھی تھی۔۔

ثنا نے۔۔ ویسے ہی اس پر اٹھے انڈے کو کھایا اور جب تک اسکا دل کیا وہ کھاتی رہی وریشہ نے سر نہیں اٹھایا ثنا کو اسکی آنکھوں میں بے بسی دیکھنی تھی

۔۔۔۔

مگر وریشہ کا جھکا سر دیکھ کر وہ۔۔۔۔ تپ ہی اٹھی اور زمین میں آس اگے پلیٹ پٹخ دی۔

وہ ثنا کا بچا ہوا کھانا تھا

کھاؤ یہ" وہ بولی وریشہ کے آنسو لڑی کی مانند بہہ اٹھے

کیوں کر رہی ہو ایسا ہمارے ساتھ ہمارا قصور کیا ہے"

بلآخر وہ بول ہی اٹھی

تمھارا قصور"۔ثنا نے اسکے بال جکڑ لیا وریشہ کے لیے

یہ جنگلی پن یہ عجیب رویے سب نئے تھے

نفرت ہے مجھے تم سے تمھارے اس چہرے سے

کہ۔۔۔ساری نفرت غصہ ہونے کے بوجود شاذ کی

نظریں تم پر جس انداز میں اٹھتی تھیں آج تک ان

نظروں سے اسنے مجھے نہیں دیکھا میں اسکی

منگیتر تھی میرا حق تھا اسپر

ہم۔۔۔ہم شاذ میں دلچسپی نہیں رکھتے۔۔۔پھر کس

لیے تم اتنا انسکیور ہو"

شیٹ آپ" ثنا دھاڑی تھی

منہ بند کرو ورنہ یہ جوتی اٹھا کر تمھارے منہ میں دے دوں گی" وہ چیخی تھی اور وریشہ ایکدم خوف زدہ ہو گئ

کھاؤ" اسنے حکم دیا جبکہ وریشہ کو چار نچار وہ کھانا پڑا کیونکہ اسے بھوک تھی اور وہ کھانے لگی مگر وہ اتنا کم تھا کہ دوران سے بھولے انسان کا پیٹ نہیں بھر سکتا تھا اور کھانے کے بعد بھوک کے احساس اور طلب میں اضافی ہو گیا تھا وریشہ کچھ اور بھی کھانے کا کہتی کہ ثنا سمجھ گئ اور ہنسنے لگی

شکل دیکھی ہے تم نے اپنی

تمھیں جتنا اور جب ملے گا میرا جھوٹا ہی ملے گا کیونکہ تم اسی قابل ہو

وہ کہہ کر تفخر سے اٹھ کھڑی ہوئیں بہت ہڈ حرامی ہو گئ اٹھ کر سارا گھر صاف کرو

ثنا بولی

وریشہ کھڑی ہو گئ

ہم۔۔۔ہم جا رہے ہیں یہاں سے" اسنے اپنے آنسو پونچھتے ہوئے کہا

جبکہ ثنا نے اسکا بازو پکڑ لیا

تم یہ چاہتی ہو میں تمھیں وہاں بند کر کے ساری زندگی دھول چٹاو"

ہمیں یہاں نہیں رہنے ہم نہیں جانتے کچھ بھی جو تم ہمارے ساتھ کر"

ثنا کا ہاتھ اٹھا اور اسکے منہ پر تھپڑ لگا تھا پیچھے سے چچی بھی اگئ

کیا ہوا ہے ثنا"

چچی نے وریشہ کو اگنور کر کے ثنا کی جانب دیکھا

زبان تو دیکھیں اسکی کیسے چل رہی ہے کہتی ہے شاذ

گھٹیا اور نیچ مرد ہے

اور جان بوجھ کر میں نے اسے پھنسایا ہے اب

میرے شاذ کو میرے سامنے اپنا کہے گی تو کیا

میں اسے چھوڑ دوں گی"

وہ چیخی تھی وریشہ دنگ ہی رہ گئی وہ جھوٹ بول رہی تھی

مگر وہ سامنے کھڑی خاتون تو کبھی اس بات کو

نہ سچ جانتی کہ ثنا جھوٹ بول رہی ہے

الٹا انکی آنکھوں میں اتنا غصہ اتر آیا کہ انھوں نے بھی

وریشہ کے منہ پر کھینچ کر تھپڑ مارا ثنا مسکرانے لگی

وریشہ کو کیا لگ رہا تھا یہاں سے نکل جانا اتنا آسان ہے

بدبخت کمبخت میرے بیٹے کی خوشیاں کھا گئی۔۔ منحوس اور اسکو گھٹیا کہیے گی اسے تو اسی کمرے میں بند کر دو" وہ غصے سے بولیں

نہیں چچی کیوں بند کریں گے سارے گھر کا کام کون کرے گا آپ کے آرام کے دن اگئے ہیں آپکی بہو کرے گی سارے گھر کے کام

ہمیں کچھ نہیں آتا ہم ہم یہاں سے جانا چاہتے ہیں ہمیں جانیں دیں" وہ بری طرح روتی بمشکل اٹھتی بھاگنے لگی تھی کہ دونوں نے اسے جکڑ لیا

اور زبردستی گھسیٹ کر اسی کمرے میں بند کر دیا

وریشہ دروازہ پیٹتی رہی وہ اس ماحول کی عادی نہیں تھی دو دن میں اتنے تھپڑ کھا لیا تھے کہ اسنے اکیس سال زندگی میں نہیں کھائے تھے وہ دروازہ بجاتی تھی اسے اس اندھیرے میں ڈر لگتا تھا وہ۔۔۔

نہیں رہنا چاہتی تھی مگر ان لوگوں نے اسے بند کر دیا

بہت چالاک ہے چچی یہ۔۔

کوئی اگیا

تو اسے بتا دے گی حرم کی زندگی بھی برباد کرے گی۔۔

کوئی کوئی دوسرا حل نکالنا ہو گا"

ہاں تم ٹھیک کہہ رہی ہو مجھے پہلے پہل اسکی معصوم شکل پر ترس ارہا تھا مگر جو کچھ خیالات یہ رکھتی ہے یہ ترس کے لائق نہیں ہے

وہ بولیں اور۔۔۔غصے سے بیٹھ گئیں

چچی اگر شاذ ایک دو دن تک اگیا اور اسنے دیکھ لیا

جانتی تو ہیں آپ اسکے ہمدرد دل کو" اسنے زرا الجھ کر کہا

ماں سے زیادہ کس سے ہمدردی کرے گا تم شاذ کی فکر

نہ کرو میں دیکھ لوں گی"

ٹھیک ہے" ثنا نے مسکرا کر کہا

کل اسکو گھر کے کاموں میں لگاتے ہیں تاکہ اسے

احساس ہو کہ مفت کی روٹیاں توڑنے کے لیے نہیں

آئی ہے" وہ بولی اور

اٹھ گئ

میں زرا چچی شاذ کا کمرہ صاف کر دو۔" وہ مسکرا کر

بولی

کتنی اچھی ہو تم ثنا" وہ پیار سے اسے دیکھنے لگی اور ثنا مسکرا کر وہاں سے چلی گئ

اور شاذ کے روم میں آگئ

میں تمھیں کسی اور کا ہونے ہی نہیں دوں گی شاذ تم میرے ہو صرف میرے اور اسکے لیے میں ہر حد پار کر دیں گی اور اب جب تمھیں تمام کامیابیاں مل گئیں ہیں

اور وہ اس عہدے پر پہنچ گیا ہے جہاں اسکے آگے پیچھے دس بیس نوکر چلیں تب وہ وریشہ کو وہ مقام دیتی کبھی نہیں۔

وہ بہت دل سے شاذ کو کمرہ صاف کرنے لگی اور دعا گو تھی کہ وہ کم از کم ہفتہ دو ہفتہ تو گھر پر نہ لوٹے

اور پھر اگلے دو دن وریشہ کی زندگی کے عجیب دن تھے

سنہ ہی اسکے بھائیوں نے اسکی پوچھ پڑتال کی تھی سنہ

ڈیڈی آئے تھے پورے چار دن وہ اپنے گھر سے دور رہی اور

کسی نے پلٹ کر اسکا حال بھی نہیں پوچھا عادر

بھیا۔۔۔اشعر بھیا اور خاص کر ڈیڈی

کوئی نہیں آیا تھا۔۔۔اور وریشہ۔۔۔۔

میں اتنی کمزوری ہو چکی تھی کہ اسکا دماغ سن تھا

معلوم ہی نہیں پڑتا تھا اسکے ساتھ کیا ہو رہا تھا

کیا نہیں

شنا نے اسے گھر برتن دھونے کے لیے کھڑا کر دیا

وہ سمجھ ہی نہ پائی کیسے دھولتے ہیں بس روتی رہی۔۔۔اور

شنا نے اسے خوب باتیں سنا کر امیری کا طعنہ مار کر

اسے بتایا کہ برتن دھلتے کیسے ہیں پورے دو دن

اسپر ترس نہیں کھایا گیا تھا۔

اور اسے کام کرنا پڑ رہا تھا

وہ انتظار میں تھی اسکو یہاں سے بچانے کوئی تو آ

جائے اسکے ہاتھ ثنا اور چچی جو چائے بنا کر دینے

میں کل گئے تھے مگر اسکی چیخوں کا اور اسکے سفید ہاتھ پر

بنے چھالوں کا ان دونوں پر کوئی اثر نہ ہوا الٹا ثنا تو

خوش ہوئی کے اسکی خوبصورتی میں کوئی تو دماغ لگا اسکے

زخم اکڑ کر اسکے لیے اذیت چن گئے تھے

وہ بھاگ جانا چاہتی تھی۔۔ مگر۔۔۔ کوئی نہیں

تھا

چار نچار سال لگ رہے تھے اور یہ گھر ایک

جیل ایک قیدی

چچی کو تو وریشہ جو دیکھتے ہی غصہ چڑھتا تھا

انکا تو بس ہی نہیں چلتا تھا اسے دیکھ کر مارنا شروع کر دیں

اور اس وقت بھی وہ کچن میں چائے بنانے کی کوشش کر رہی تھی کہ اسکا دوپٹہ جل گیا

اور۔۔۔رات کا وقت تھا گھبرا کر وہ چیخنے لگی چیختی رہی مگر ان دونوں میں سے کسی نے نہیں آنا تھا

شاید اسکی چیخیں درد بھری چیخیں ثنا کے لیے تسکین کا باعث تھیں وریشہ دوپٹہ گلے سے اتارے بنا ہی باہر بھاگ اٹھی اور۔۔۔وہ لاونج سے نکل کر جیسے ہی باہر بھاگی ایک مظبوط وجود سے ٹکرا گئ

ہمیں بچا لیں پلیز پلیز ہم جل جائیں گے ہمیں بچا لیں" وہ تیز تیز بولتی اسکے بازو جکڑ گئ تھی اور اتنی سختی سے کہ۔۔۔شاذ۔۔۔اسے اپنے سینے سے لگے دیکھ رہا تھا

دوپٹے میں آگ لگی تھی اسکے پیچھے کھڑے گارڈز ایکدم وریشہ کی جانب بڑھے کہ شاذ نے روک دیا

دشمنی میں بھی اسے یہ منظور نہیں تھا

سنے اسکا دوپٹہ کھینچ کر اسکے گلے سے نکالا اور زمین پر پھینک دیا

وہ آنکھیں پھاڑے بری طرح جھلستے دوپٹے کو دیکھنے لگی خوف سے دھری ہو رہی تھی اور جتنا دور محسوس کر رہی تھی اتنا سامنے والے میں سمیٹنے کی کوشش کر رہی تھی یہ دیکھنے بنا کہ وہ ہے کون

شاذ البتہ یوں ہی کھڑا تھا یعنی وہ اسکے گھرا چکی تھی

اور اسکا حلیہ بتا رہا تھا ماں اس سے مکمل بدلے پر اتری ہوئی ہے

دوپٹہ جل چکا تھا۔۔۔

اور وریشہ کو اس سے پہلے شاذ پکڑ تا وہ جھول کر زمین بوس ہو گئ

شاذ نے اسے اپنے قدموں میں پڑا ہوا دیکھا اور اسکے گارڈز ایک بار پھر بڑھے جنھیں اسنے روک لیا

اور وریشہ کو نہ چاہتے ہوئے بھی بازوؤں میں اٹھا لیا

اس وقت اسکے دل میں کوئ احساس نہیں تھا وہ اس قدر خاموشی پر دل کی خود بھی حیران تھا

جب وہ اسکے سینے سے ایکدم لگی کیسے دھڑک اٹھا تھا شاذ زرا غصے میں آگیا اس بے اختیاری پر

اور اسے لیے اندر داخل ہوا سامنے سے ثنا اتر رہی تھی اور یہ منظر

دیکھ کر اسے لگا کہ اسپر پورے گھر کی چھت ٹوٹ کر گیری ہو

اسکے گارڈز باہر ہی رک گئے تھے

شنا ایکدم شاذ کیطرف لپکی تھی اسے اندازا نہیں تھا

چار دن بعد

شاذ گھر لوٹ آئے گا ورنہ اس وقت وہ وریشہ کو بند کر دیتی اور یہ ڈرامے باز لڑکی شاذ کو دیکھتے ہی بے ہوش ہو گئ

نہ جانے کتنی دیر سے وہ آیا ہوا تھا اور ان دونوں کے بیچ کیا بات ہوئی اور وہ اسے بازوں میں اٹھائے ہوئے تھا

شنا یہ سب کھڑے کھڑے سوچتی پاگل ہو رہی تھی جبکہ شاذ وریشہ کے دھول سے اٹے چہرے وہ دیکھنے لگا

اسنے اپنے پی آئے سے ڈاکٹر کو بلانے کا کہا اور خود

وریشہ کو ہی دیکھ رہا تھا

شنا کو سمجھ نہیں ارہا تھا شاذ کی نظروں کو نوچ لے کیا

جو اسکی جانب دیکھ رہیں تھیں حق سے

اسنے تو اسپر الزام لگایا تھا وہ کیا اسکی بدصورت

دیکھنے والے چہرے کو دیکھنے پر بھی اتنا بے اختیار تھا

چار دن جو اسکے دل پر ٹھنڈی اوس کی بارش ہوتی رہی

تھی اب ایسا لگ رہا

تھا کہ کوئی اسے بھٹی میں جلا رہا ہے شنا کا بس نہیں

چلا یہاں پڑے وریشہ کے وجود کو آگ لگا دے

اسنے آگے بڑھ کر شاذ سے بولنے چاہا مگر شاذ نے

ہاتھ اٹھا کر کچھ بھی کہنے سے منع کر دیا

ڈاکٹر اگیا تھا اور وریشہ کو چیک کرنے لگا

خوراک کی کمی کی وجہ سے بے ہوش ہو گئیں ہیں

کچھ بخار بھی ہے

انھیں اچھی خوراک کی ضرورت ہے شاید کچھ کھایا

نہیں ہے"

ڈاکٹر نے بتایا شاذ نے پی آئے کو میڈیسن لانے کا

کہا اور ڈاکٹر سے مل کر وہ اپنے کمرے میں چلا

گیا

ثنا۔۔۔ سر تھام گئ

وریشہ صوفے پر اب بھی بے ہوش پڑی تھی

اسنے ایکدم جھٹکا کھا کر سر اٹھا اور وریشہ کے بے

ہوش وجود پر ایکدم حملہ کیا اور اسکی گردن دبوچ لی

اتنی شدت سے اسکی گردن دبائے کہ وہ مر ہی جاتی

۔۔جبکہ چچی پیچھے سے یہ منظر دیکھ چکیں تھیں تم

پاگل ہو گئ ہو" وہ ایکدم اسے پیچھے گھیسٹ کر بولیں

ہاں ہو گئ ہوں شاذ کی بانہوں میں تھی یہ۔۔چچی مجھ سے

یہ برداشت نہیں ہو گا"

کیسے تھی یہ شاذ کی بانہوں میں میرا بیٹا اسے

منہ نہیں لگائے گا"

آپ سچ کہہ رہی ہیں" اسنے انکا ہاتھ جکڑا

جلن حسد اور غصے سے اسکی آنکھیں بھیگنے لگی تھی

ہاں یہ بلکل سچ ہے" وہ بولی اور۔۔۔اس سے پہلے وریشہ

کو اسی کمرے میں بند کرتی شاذ نیچے اگیا بلیک

کلر کے رف ٹراوزر شرٹ میں تھکا تھکا ٹیبل پر

بیٹھ گیا

مما کچھ کھانے کے لیے دے دیں کچھ دیر میں مجھے
واپس جانا ہے" وہ بولا تو شنا مسکرا دی
میں نے تمھاری پسند کا گوشت بنایا ہے"
وہ بولی اور کچن میں چلی گئی شاذ کی نظر صوفے پر بے
جان سی لیٹی لڑکی پر تھی آج صبح ہی بابا کیطرف سے
اسکے پاس ایک کوریئر آیا تھا
وہ حیران ہوا اتنا کیا ارجنٹ تھا اس میں جو انھوں
نے صبح ہی بھیج دیا
اور۔۔۔وہ کوریئر دیکھ کر جلدی سے اسنے کھولا۔۔۔تو
اس میں رپورٹس تھیں
وریشہ کی۔۔۔۔ان رپورٹس کو اسکے پاس بھیجنے کا
مقصد وہ جانتا تھا مگر سچ تو یہ تھا کہ وہ جانتا
تھا اسکے ساتھ کچھ اس حد تک نہیں ہوا تھا

معلوم نہیں کیوں ایسا تھا مگر وہ جانتا تھا اسکا دل چوری چوری اندر سے یہ ہی کہتا تھا مگر غصہ اپنی جگہ برقرار تھا تبھی ایکطرف فائل پھینک کر وہ لاپرواہی دیکھانے لگا اور جب گھر لوٹا تو اسکا ایکدم سینے سے الگنا۔

[8/20, 7:10 PM] Tania Tahir: کچے گڑھے

تانیہ طاہر ناولز

تانیہ طاہر ناول

قسط24

شاذ کے دل کا چوری چوری دھڑکنا اٹھنا وہ۔۔اپنی کیفیت پر عجیب سا محسوس کر رہا تھا ثنا نے اسکو

وریشہ کو دیکھتے پایا تو ان دونوں کے بیچ میں خود آگئی جیسے جتا رہی ہو کہ مجھے دیکھو

اور شاذ نے ثنا کیطرف دیکھا ثنا نے کھانا ٹیبل پر رکھ اور مسکرا دی شاذ کتنے دنوں بعد آئے ہو تم" وہ بولی

وریشہ یہاں کب سے ہے"

اف ثنا کو سخت برا لگا تھا شاذ کا وریشہ کا نام لینا وہ خود کمپلیکس کا شکار تھی کہ اسکا دل ایک بار پھر جل اٹھا

اسے لگتا تھا شاذ اب اسے حق سے پکار رہا ہے

چار دن ہو گئے ہیں" ثنا نے بتایا

اور چار دن میں یہاں کون کون آیا ہے" وہ پوچھنے لگا

کوئی نہیں" ثنا نے نفرت سے بتایا

شاذ اسکے بعد خاموشی سے کھانا کھانے لگا

نہ جانے وہ کیا سوچ رہا تھا شنا کو الجھن سی ہوئی

کیا سوچ رہے ہو تم"

اسنے آخر پوچھ ہی لیا

شاذ نے اسکیطرف دیکھا

اور نظروں میں اجنبیت تھی کہ یہ سوال اس سے

وہ کیوں کر رہی ہے

چچی بہت تکلیف میں ہیں اسکو دیکھ کر رونے لگتی ہیں

شنا نے بتانا چاہا

یعنی وریشہ کا یہ حال تم نے کیا ہے مجھے لگا مما نے

کیا ہے" وہ لقمہ لیتے بولا شنا نے اسکیطرف دیکھا

آخر یہ سب کہنے کا مقصد کیا ہے تمھارا کیا تمھیں اس سے ہمدردی ہو گئی ہے یہ تمھارے دل میں اسکے نام کی کوئی باسی محبت کھل اٹھی ہے۔۔۔

تمھارے بھائی کی قاتلہ تم پر جھوٹا الزام لگانے والی یہ لڑکی پھر بھی تمھاری ہمدردی ہے اسکے ساتھ مجھ سے چھین لیا اسنے تمھیں اور تم اب بھی اسکی حمایت میں بولو گے"

میں نے حمایت نہیں کی" شاذ نے وضاحت دی

تو کیا پوچھ رہے ہو اس وقت تم۔۔۔

بدلہ میرا ہے شنا۔۔۔

بدلہ میں لوں گا اور کسی کو میں یہ حق نہیں دوں گا"

آخر کو ناگواری وہ خود ہی واضح کر گیا جو اسکے چہرے پر تھیں آنکھیں نکال کر وہ شنا پر چڑھا تھا

ٹھیک سمجھ گئ۔۔اگئ مجھے سمجھ میرے ساتھ سنہ حق ناانصافی ہی تو ہوئ ہے۔۔تم نے اسکا ریپ کیا تھا

شاذ"

شنا"

وہ دھاڑا

بکواس منہ میں رکھو

کیوں رکھوں منہ میں تم اس سے بدلا لو گے اور میں نے لیا تو تمھیں چبھ رہا ہے

تمھارا کوئ عمل دخل نہیں ہے تو تم دور رہو ان معملات سے"

جب تک میری اور تمھاری شادی نہیں ہو گئ تب تک میرا تمھاری زندگی سے عمل دخل ختم نہیں ہو گا اور اسکے بعد تم پر صرف میرا حق ہو گا یہ بات تم سمجھ لو" وہ بولی

میں تمھیں کسی بات کا جواب دہ نہیں ہوں" اسنے سر جھٹک کر کہا شنا بے چین ہو گئ

چچی بھی باہر آ گئیں اور شاذ کو دیکھنے لگی

بیٹا بس نفل رہ گئے تھے وہ پورے کر لیے بتاؤ کیسے وہ تم" ٹھیک ہوں مما" وہ مسکرایا

اچھی بات ہے کام کیا جا رہا ہے شاذ اتنے اتنے دن تم گھر سے ایسے غائب رہو گے بیٹے ایک ہی تو بیٹا ہے میرا"

تو آپ لوگ میرے ساتھ چل لیں جہاں میں رہتا ہوں" وہ مسکرایا

کیونکہ ماں اب جو مجھ پر ذمیداریاں ہیں وہ مجھے اجازت نہیں دیتی میں کسی چیز کے بارے میں سوچوں"

ہاں ہم تمھارے ساتھ رہیں گے" ثنا مسکرا کر بولی شاذ نے سرسری سا اسے دیکھا

نہیں بیٹا ہم لوگ کیسے رہیں گے۔۔۔نہ جانے یہ وہاں ہوتا بھی ہے یہ نہیں" وہ بولیں تو شاذ مسکرا دیا

اور یہاں میرے عباس کی یادیں ہیں میں اس گھر کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گی" وہ ایکدم غمگین ہو گئیں۔

شنا تو خود یہ ہی چاہتی تھی کہ ایمو شنل سین بنے اور شاذ کے دماغ سے ہمدردی کا بھوت اترے

شاذ نے ماں کو پیار کیا اور۔۔۔انھیں سینے سے لگا لیا

آپ یہیں رہیں میں بھی نہیں چاہتا ہم بھائی کی یادوں کو چھوڑ کر کہیں اور جائیں میں یہاں بار بار آتا ہی اسی لیے ہوں" وہ بولا تو انھوں نے سر ہلا دیا

اس منحوس لڑکی کو دیکھ کر میرے زخم ہرے ہوتے ہیں شاذ" وہ بیٹے سے بولی

ہم میں سمجھ رہا ہوں اب ایسا نہیں ہو گا ماں میں آپکو مزید تکلیف میں رہنے نہیں دوں گا۔۔۔میں اس لڑکی کا بندوبست سوچ چکا ہوں" اسنے کہا تو شنا کے کان کھڑے ہو گئے۔۔

وہ مسکرادی اب شاذ بھی اسکی عزت دو ٹکے کی کر دے گا اور ثنا کے دل کو چین ملے گا۔۔۔

اسکی ماں بھی بیٹے کے ان لفظوں پر مسکرائی تھی جبکہ شاذ نے سکون سے کھانا کھایا اور۔۔۔کچھ دیر ان سے بات کر کے وہ بنا۔۔وریشہ کو دیکھتا وہاں سے چلا گیا۔۔

ثنا کے لیے یہ بات تقویت کا باعث تھی شاذ کی ہلکی سی بھی توجہ اسکو جلا کر بھسم کر دیتی تبھی وہ خوش ہو گئی اور وریشہ کے بے ہوش پڑے وجود پر اگلی نظر ڈالے بنا وہ دونوں بھی وہاں سے چلی گئیں۔۔۔

اگلی صبح وریشہ کی آنکھ کھلی تھی اسے محسوس ہوا اسکا وجود تپ رہا ہے اس سے اٹھا نہیں گیا رات کیا

ہوا اسے ہلکا ہلکا یاد ارہا تھا اتنی ساری رات بنا اپنے دوپٹے
میں دیکھ کر اسکا خود سے خون خشک ہو گیا تھا تبھی
شاید وہ لہرا کر زمین بوس ہوئی تھی اسے بخار کی
کیفیت میں بھی بھوک لگی تھی

اسنے اپنے آپ کو سنبھال کر اٹھایا خود سے اگر یہ ہی
بخار اسے اپنے گھر ہوتا تو اس وقت۔۔اس آگے
پیچھے نہ جانے کتنے نوکر ہوتے۔۔۔اور آج وہ تنہا تھی
اسے ڈیڈی کی یاد ارہی تھی اسنے بھیگی پلکیں صاف کی
شنا اور آنٹی یہاں نہیں تھے تبھی وہ کچن میں اگئ۔۔
کانپتے ہاتھوں سے اسنے رات کا بچا ہوا سالن اٹھایا اور
سخت روٹی اٹھا کر وہ گلے سے نیچے اتارنے لگی آج
احساس ہو رہا تھا بھوک کیا چیز ہے بھوک
آپ کو کس طرح۔۔۔قدموں پر کھڑا کر دیتی ہے
بھلے اپ بخار میں ہوں یہ کسی بھی مرض

میں وہ سخت روٹی سے سالن کھا رہی تھی اور زار و زار
اسکے آنسو بہہ رہے تھے وہ بہت میلی ہو چکی تھی

بہت گندی۔۔۔اسکے ہاتھ گندے ہو گئے تھے

اسنے شیلف پر سر گیرہ لیا اور بری طرح رو دی کہ
اسکے رونے کی آواز کچن سے باہر جانے لگی

ڈیڈی ہمیں آپکے پاس آنا ہے" وہ خیال میں جیسے
انھیں آگاہ کر رہی تھی

اچانک اسے اپنے پیچھے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا
اور ایکدم سر اٹھا کر سرخ نظروں سے اپنے پیچھے
کھڑے شخص کو دیکھنے لگی

شاذ تھا۔

وہ ٹریک سوٹ میں تھا۔۔۔اسکی جانب دیکھ کر۔۔۔اسکی انکھیں پھیل گئیں وہ رات کا منظر اسکی آنکھوں میں اسمایا۔۔۔

اور وہ۔۔بھلا کر کرسی سے اٹھ گئ۔۔۔

دور ہونے لگی

شاذ نے اسکی آنکھوں میں یہ بلاوجہ کا خوف تپ کر دیکھا تھا اسنے اسکے ساتھ کچھ نہیں کیا تھا پھر بھی قصور اسکی کا تھا۔۔اور اس سے پہلے وہ جو ڈرامہ سمجھ رہا تھا یعنی حقیقت تھی یعنی حقیقت میں وہ یہ بات مانتی تھی کہ شاذ نے اسکے ساتھ یہ سب کیا تھا وریشہ۔۔۔کے ہاتھ پاؤں کانپنے لگے اور اسنے سر جھکا لیا۔۔

شاذ وہاں سے ہٹ گیا

اسے ابھی بیس منٹ میں ریڈی ہو وہ کر ایک میٹینگ اٹینڈ کرنی تھی تبھی وہ اس پر توجہ دیے بنا وہاں سے ہٹ گیا

اور ویسے بھی وہ وریشہ نہیں لگ رہی تھی دھول مٹی میں آتی وہ بس ایک لڑکی لگ رہی تھی وہ فریش ہوا۔۔۔

مگر دماغ میں نئی سوچ نے جنم لے لیا

آخر وہ کون تھا جس نے وریشہ کے ساتھ یہ سب کیا اور وریشہ کو شاذ ہی کیوں لگا۔

یہ سوال اس سے پہلے بھی آسکتا تھا مگر۔۔ اسے وریشہ ایک جھوٹی لڑکی لگی تھی جو شاذ کے ساتھ جان بوجھ کر کر رہی تھی یہ سب مگر آج اسکی آنکھوں میں اپنے لیے خوف دیکھ کر وہ سٹپٹا اٹھا

اور اسکے دماغ نے یہ سوچنا ضروری سمجھا تھا کہ

اس بات کے پیچھے کی حقیقت کیا ہے۔۔۔

وہ چاہ کر بھی اسکی خوف زدہ نظروں سے دماغ

جھڑک نہیں پا رہا تھا

اسے سامنے دیکھتے ہی اندر کا چور منہ اٹھا کر سامنے آ رہا

تھا

تانیہ طاہر ناولز

اسنے پھر بھی ہر سوچ جھٹک کر اپنا دھیان اپنی

تیاری پر دے دیا

اسکی زندگی میں وریشہ کے علاوہ بھی مسائل منہ

کھول کر کھڑے تھے

وہ سلمان کے گھر پر رہتا تھا۔۔

وہ گھر اسکے نام تھا

اسے وہاں رہنے سے کوئی روک نہیں سکتا تھا

جبکہ سلمان کی بیوی بھی وہاں ہوتی تھی وہ اور اسکے بھائی قاتل تھے سلمان کے انھوں نے سلمان کا قتل کیا تھا اور شاذ ان دونوں کو ہی سخت سزا دینا چاہتا تھا تبھی وہ۔۔ منہ بند کیے۔۔۔ انکے ساتھ وقت گزار رہا تھا اس دن کے بعد راشد بھاگ گیا تھا بس اسکی بہن تھی اور جو وہ حرکات کر رہی تھی شاذ سب سمجھ رہا تھا

تانیہ طاہر ناولز

اسے چیڑ تھی ہر اس عورت سے جو نا محرم مرد سے اس حد تک نفری ہو جائے کہ اس مرد کے دل میں اس عورت کے لیے خیال پیدا ہو وہ یقین رکھتا تھا ایک پاک اور صاف رشتے پر۔۔

www.BestUrduBook.com

اور ایک پاک رشتہ اسکے ساتھ وریشہ کا ہی تھا اور باقی کسی لڑکی کا نہیں۔۔۔ جبکہ اسنے ایسا چاہا نہیں تھا کہ وریشہ اسکی بیوی بنے

وہ باہر آیا تو ثنا اور مما بھی جاگ گئیں تھیں

وریشہ کہاں تھی وہ نہیں جانتا تھا۔۔ مگر ثنا کچن

میں ناشتہ بنا رہی تھی وہ جانتا تھا کس کے لیے

اور مما باہر بیٹھیں تھیں وہ انکے ساتھ بیٹھ گیا

بابا کب تک آئیں گے"

بس آج آجائیں گے"

وہ مسکرا کر بولیں

ٹھیک ہے۔۔۔" اور اسکے بعد وہ ان سے نارملی باتیں کرنے

لگا

حرم آپی کی خیریت معلوم کرتے رہیے گا آپ

لوگ۔۔۔۔" شاذ ناشتہ دیکھتے ہوئے بولا ثنا نے اسکے

لیے بوائل ایگ سلائیڈ اور جوس بنایا تھا

ہاں بیٹا ہماری بچی پھنس گئی ہماری بیٹی تو اور یہ مہارانی۔۔"

وہ نفرت سے۔۔۔پیچھے والے کمرے کیطرف دیکھنے لگیں شاذ کچھ نہیں بولا

میں تو کہتی ہوں بیٹا اسے اسکے گھر چھوڑ آؤ دو چار روز کے لیے میری نظروں سے یہ منحوس قاتلہ دور ہی رہے"

وہ غصے سے بولیں

آپ فکر نہ کریں۔۔وہ آپکی آنکھوں کے آگے نہیں آ گی"

وہ بولا تو شنا چونکی شاذ اگر وریشہ کا نام بھی لیتا تو شنا کو نفرت سی محسوس ہوتی تھی کجا کہ وہ نارملی بھی آخر اسکے بارے میں کوئ بھی بات کیوں کر رہا تھا اسے چاہیے تھا وہ تو وریشہ کو گالیاں دے اتنا مارے اتنا مارے کہ وہ مر جائے۔۔۔

چچی چپ ہو گئیں انکے پاس دماغ ہی کہاں تھا یہ
ثنا کا ماننا تھا

اس بات کا کیا مطلب ہے تم بار بار یہ کہہ رہے ہو
تم اسے اسکے گھر بھیجنے والے ہو" ثنا نے بلآخر
جاننا چاہا

نہیں عادر حرم آپی کو ٹیز کرے گا اور میں اپنی
وجہ سے کسی کو تکلیف نہیں دینا چاہتا"
شاذ ناشتہ کرتے ہوئے بولا

تو پھر" ثنا بے چین ہوئی"
میں وریشہ کو اپنے ساتھ رکھوں گا۔۔۔ جہاں میں
رہتا ہوں"

شاذ نے بہت نارمل انداز میں یہ بات کی تھی
جبکہ ثنا کو لگا بم آ پھٹا ہو اسکے سر پر

کیا۔۔۔ک۔۔۔کیا بکواس ہے یہ"

تمیز سے بات کرو" شاذ نے گھورا

چچی آپ دیکھ رہی ہیں شاذ صاحب کے دل میں اپنی بیوی کے لئے نرم گرم جذبے ابھر گئے ہیں بھول گیا ہے وہ اپنے بھائی کے قتل کو اور خود پر لگے بہتان کو بیوی بنا کر اپنے پاس رکھے گا"

تانیہ طاہر ناولز

ثنا کو کہاں سکون ملنا تھا اس بات سے۔۔۔

اول تو مجھے بار بار یہ جتانے کی ضرورت نہیں کہ میرے بھائی کا قتل ہوا تھا اور مجھ پر الزام لگا ہے میں کچھ نہیں بھولا ہوں ثنا اور دوسرا۔۔۔

اور سب سے اہم یہ لڑکی میری ماں کو تکلیف دیتی ہے اور میرے توسط سے اس گھر میں ہے اور میں اپنی ماں کو تکلیف نہیں دینا چاہتا تبھی یہ

لڑکی میرے ساتھ رہے گی اور میں باخوبی جانتا ہوں کہ میں نے خود پر لگائے گئے بہتان کا بدلہ کیسے لینا ہے"

وہ انگلی اٹھا کر اسے باور کرا رہا تھا

جھوٹ سراسر جھوٹ تو ہمارے سامنے رہو یہ کون سا طریقہ ہے تم اکیلے میں لوگے۔۔ میں وریشہ کو یہاں سے کہیں نہیں جانے دو گی اور اگر تم اسے اپنے ساتھ لے کر جاؤ گے تو میں بھی ساتھ چلوں گی"

شناحتی لہجے میں بولی

شاذ کو اس سے بات کرنا ہی بے کار لگا تبھی اپنی جگہ سے اٹھا اور۔۔

اپنا موبائل اور والٹ اٹھانے لگا

مما کہاں ہے وریشہ" اسنے ماں سے پوچھا

شنا بے چینی سے چچی کو دیکھنے لگی

بیٹا تم اسے ساتھ کیوں لے کر جاؤ گے وہ تمھارے کام کے

بیچ

ماں"

اسنے اپنی ماں کا چہرہ پکڑ لیا

تکلیف دیتا ہے نہ اسکا وجود۔۔ تو۔۔ تکلیف سہنے

کے لیے کیا ساری عمر سے آپ ہی ہیں۔۔ نہی آپکے

ایک بیٹے کی طرف سے آپکو تکلیف ملی دوسرا بیٹا

نہیں دے گا۔۔۔ آپ میرے فیصلے پر اختلاف

مت کریں" وہ پیار سے انھیں سمجھانے لگا

شنا کا بس نہیں چلا شور زور سے چیخے

نہیں چچی وہ ہمارے پاس رہے گی کہیں نہیں جائے گی

اسکے ساتھ کیوں بھیج رہیں ہیں آپ"

وہ بولی تو چچی چپ رہ گئیں کیا جواب دیتی کہ نہیں مجھے

اسے دیکھنے سے کوئ تکلیف نہیں ہوتی شاذ اسے لے کر

جاؤ

شاذ۔۔۔" اچانک انھوں نے اسکا ہاتھ تھام لیا

شاذ انھیں دیکھنے لگا

میرے سر کی قسم کھاؤ تم اسے کبھی بیوی کا حق نہیں دو

گے"

وہ بولیں شاذ۔۔۔۔ تھم گیا

انکی جانب دیکھنے لگا

کھاؤ شاذ اسے کبھی بیوی کا حق نہیں دو گے وہ اس گھر

میں صرف ان بدلوں کے لیے آئی ہے جو ہم نے

برداشت کیا ہمارے صبر نے کیا میں اس سے

اپنی نسل بڑھتے ہوئے نہیں دیکھو گی اور اس بچی کو دیکھو

یہ تمھاری بیوی بنے گی اسی سے تمھاری نسل بڑھے گی

"اسلام علیکم

اچانک بابا نے گھر میں قدم رکھا اور شاذ

نے ہاتھ کھینچ لیا

ماں انکی جانب متوجہ ہو گئے تھے

"کیسے ہو سب کیا ہو رہا ہے بھی

"آپ نے تو کہ تھا کہ شام میں آئیں گے

چچی بیٹے کو چھوڑ کر اپنے شوہر کے پاس چلی گئیں اور شنا

دیکھ سکتی تھی شاذ مطمئین کھڑا تھا

یعنی شاذ۔۔۔۔

اسے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا تھا

میں ساتھ چلوں گی"

ثنا نے شاذ کیطرف دیکھا

میں کام کرتا ہوں وہاں پیکنیک کے لیے نہیں جا رہا"

شاذ نے بتایا

کہاں ہے وریشہ"

اسنے پوچھا۔۔۔ ثوشنا کی آنکھیں لہو رنگ ہو گئیں

وہ سٹور میں ہے"

سٹور میں"

وہ دونوں باپ بیٹے حیرانگی سے چچی کی جانب دیکھنے

لگے جبکہ وہ۔۔۔ نگاہیں پھیر گئیں

تو اسے کسی گھر کی ملکہ بنا کر بیٹھا دیتی۔۔۔

جس حیثیت سے وہ آئی تھی وہ وہیں ہے"

وہ بولیں اور شاذ لمبے لمبے قدم اٹھاتا وہاں سے سٹور میں اگیا اسنے دروازہ باہر سے کھولا جہاں تالا لگا تھا اور وریشہ کی سسکیوں کی آواز سنائی دے رہی تھی

تالا جیسے ہی کھلا سامنے وہ سکڑ کر بیٹھی تھی

اسنے سر اٹھا کر دیکھا شاذ ہی تھا اور وہ ایک بار پھر سہم گئ

شاذ نے بنا کوئ بھی سوال جواب کے آگے بڑھ کر اسکا بازو جکڑا

یہ وریشہ جانتی تھی اسکے بازو پر اسکی گرفت کتنی سخت تھی۔۔۔جبکہ وہاں کھڑا ایک ایک شخص بازو پر پڑی سخت گرفت کو دیکھ رہا تھا

اور اسے باہر لے آیا

میں جا رہا ہوں۔۔۔" اسنے اپنے ماں باپ سے ملنا

مناسب سمجھا

وریشہ کچھ سمجھی نہیں کہ وہ اسے کہاں لے جا رہا ہے

مگر شاذ کو محسوس ہو رہا تھا۔۔ کہ وریشہ کے ہاتھ

کانپ رہے ہیں۔۔۔

ثنا۔۔۔ بھی اسکے پیچھے ہولی۔۔

میں ساتھ چلو گی۔۔۔ چچی" اسنے دیکھا

بیٹا لے"

ماں پلیز۔۔۔۔" وہ بولا۔۔۔۔

اور وریشہ کو گاڑی میں دھکیل کر اسنے گاڑی

سٹارٹ کیا اور ثنا کا چار دن کا خواب اسکی

آنکھوں کے سامنے پاش پاش ہو گیا

وہ پلٹی خون آشام نظروں سے چچی کو دیکھا اور اندر چلی گئ

شاذ کی گاڑی باہر نکل گئی تھی کمرے میں آتے ہی اسنے ہر چیز کو تھہس نہس کر دیا تھا

نصیر صاحب نے چیزوں کی توڑ پھوڑ کی آواز سنی تو اپنی بیوی کی جانب دیکھا

اس سے بھی کہو اپنے گھر جائے" وہ بولے

آپ سب لوگ بھول گئیں ہیں کیا ہے آپکا بیٹا اور

تم نے اس لڑکی کے ہاتھ پر اپنے بیٹے کی گرفت دیکھی تھی" تمھیں لگتا ہے وہ اسکے ساتھ انسانوں والا سلوک کرے گا اور کیا چاہتے ہو تم لوگ۔۔۔ میں اپنے دوسرے بیٹے کو کبھی نہیں کھو سکتا۔۔ماں بنو ڈائین نہیں"

وہ بھڑک کر بولے اور کمرے میں چلے گئے جبکہ وہ چپ ہو گئی شنا کے پاس اگئیں۔

"ثنا

"آپ دھوکے باز ہیں آپ نے کیوں نہیں مجھے بھیجا"

وہ انکے بازو پکڑ کر بولی

جبکہ۔۔۔انھوں نے اسے پیار کیا

"میں دو چار روز تک کہتی ہوں اسے وہ لے جائے گا

تمھیں بھی" اور ان دو چار روز میں وہ دونوں" اسکا دم

گھٹ رہا تھا

ایک قسم تو آپ اس سے لے نہ سکی" ثنا نے

بھڑک کر دیکھا وہ شرمندہ ہو گئیں۔

"وہ میرا بیٹا ہے ویسا کچھ نہیں کرے گا"

"آپ اس سے کہیں مجھے لے کر جائے بس"

وہ حکم دینے لگی

ٹھیک ہے پریشان مت ہو"

پریشان نہ ہوں تو کیا خوشی سے جھومو شاذ میرا ہے

اور یہ بات میں چیخ چیخ کر پوری دنیا کو آج بتا

رہی ہوں"

وہ چلا رہی تھی جبکہ چچی اسکے جنون سے خوف زدہ ہو

گئیں

میں وریشہ پر تیزاب پھینک دوں گی اگر شاذ ذور

وریشہ ایک ہو گئے تو"

وہ اسی جنون میں رونے لگی جبکہ چچی گھبرا گئیں تھیں

اسکی کیفیت دیکھ کر

اور وہ کمرے سے باہر نکل ائیں اور انھوں نے تائی جان کو

کال کر دی

کہ وہ آئیں اور اسے لے جائیں شاید کچھ دن یہاں سے دور رہے تو بہتر محسوس کرے کیونکہ اس وقت تو وہ حواس سے باہر ہی لگ رہی تھی

چچی کی نفرت وریشہ سے اور بھی بڑھ گئ تھی وہ آئ تو گھر میں کیا فساد برپا ہو گیا تھا

کچے گڑھے :[8/22, 12:57 PM] Tania Tahir

تانیہ طاہر ناولز

تانیہ طاہر

قسط# 25

انکی گاڑی ایک بہت بڑے محل کے آگے رکی تھی یہ گھر وریشہ کے اپنے گھر سے بھی زیادہ بڑا اور بہت خوبصورت تھا شاذ کے پیچھے چار گاڑیاں اور چل رہی تھیں اور اس وقت اسکے مقابل بیٹھی وہ۔۔کوئ

مانگنے والی ہی لگ رہی تھی جس کے کپڑوں اور

چہرے پر بلا کی میل تھی وہ کنفیوز تھی اور شاذ کی

جانب سے سہمی سہمی

شاذ نے گھیرا سانس کھینچا۔۔۔

اور پورچ میں گاڑی لے آیا

وہ چاہتا تو ماں کو بھی ساتھ لے کر اسکتا تھا اور اسکے

ماں باپ اسکے ساتھ رہتے مگر ایسا ابھی ممکن نہیں

تھا۔۔۔کیونکہ یہاں سلمان بٹ کی بیوی تھی۔۔۔اور وہ

اسے فلحال باہر نہیں نکال سکتا تھا مگر وہ عورت جس

ٹریک پر اتری ہوئی تھی اسے یہ جتانا ضروری تھا کہ وہ

شادی شدہ ہے اور اسکی ایک بیوی بھی ہے اب وہ

بیوی اسکی مرضی اور پسند کی نہیں ہے یہ بات

سب کو بتانا ضروری نہیں تھی یا اسکی شادی کن

حالت میں ہوئی ہے اس بات کی آگاہی بھی

سب کو دینی ضروری نہیں تھی۔۔یا یہ کہنا مناسب ہے کہ وریشہ کو یہاں لانے کا مقصد صرف سلمان کی بیوی تھی کیونکہ وہ بد کردار کبھی نہیں تھا وہ جانتا تھا محرم کیا ہوتا ہے۔۔اور نہ چاہتے ہوئے بھی تمام نفرتوں کے باوجود اسکی محرم وریشہ ہی تھی تو وہ ثنا کو کیوں کر لاتا۔۔

اور اگر۔۔۔ماں زبردستی بھی کرتی وہ تب بھی ثنا کو کبھی بھی یہاں نہ لاتا کیونکہ وہ چاہتا ہی نہیں تھا کہ ثنا کسی کے ساتھ مل کر کوئی بھی پلین ترتیب دے ثنا کی عادات سے باخوبی واقف جو تھا تبھی صرف وریشہ کو لایا تھا وہ خود نہیں جانتا تھا کہ اب آگے وہ کیا کرے گا مگر۔۔۔فلحال تو وہ لے آیا تھا تبھی گاڑی سے نکلا تو ارد گرد ترتیب سے گارڈ کھڑے ہو گئے یہ اسکی محنت تھی اور اسکے رب کی مہربانی جو اسکی محنتوں کا صلہ

ملا تھا ایک فخر سا محسوس ہوا تھا اسنے وریشہ کی جانب کا دروازہ نہیں کھولا تھا جس گارڈ نے اسکا کھولا اسی نے وریشہ کی جانب کا دروازہ بھی کھولا اور وریشہ سر جھکائے اپنی انگلیوں کو اس بے دردی سے موڑ رہی تھی کہ ابھی توڑ دے گی۔۔وہ باہر نکل آئی شاذ نے کچھ نہیں کہا آگے چلنے لگا وہ آنسو بھاتی پیچھے پیچھے ارہی تھی۔

شاذ سن سکتا تھا اسکی آواز۔

اسنے ارد گرد دیکھا اور یہاں کئی ملازم تھے ایک فی میل کو بلا کر اسے وریشہ کا کمرہ بتایا یہ کمرہ بلکل اسکے ساتھ والا کمرہ تھا اور دونوں کمرے اٹیچ تھے بظاہر دو دروازے تھے اندر سے ایک دوسرے کے ساتھ دروازوں کے زریعے ہی جڑے ہوئے تھے۔۔جبکہ باہر سے بھی راستے تھے۔

اسنے میڈ کو وریشہ کو ساتھ لے جانے اور

فریش کرانے کے لیے کہا

وریشہ کو لگا تھا وہ اسکے ساتھ بلکل ویسا ہی کرے گا جیسا

ثنا نے کیا اسکے تھپڑوں کے نیلے پڑے نشان

اب بھی اسکے چہرے پر موجود تھے۔۔۔

مگر وہ اسے بھیج رہا تھا وریشہ کو حیرانگی کے ساتھ

صرف اتنا محسوس ہوا کہ وہ ڈرامہ کر رہا ہے۔۔۔

جبکہ شاذ کو فلحال کچھ سوچنا نہیں چاہتا تھا غیر

ارادی طور پر وہ اسے اپنی ماں اور ثنا کے چنگل سے آزاد کرا کر لایا

تھا مگر دونوں ہی اپنی اپنی جگہ ایک دوسرے کے

مخالف تھے وریشہ خود کے ساتھ کیے گئے اسکے ظلم

پر اس سے نالاں تھی جبکہ شاذ اسکے الزام اور پرانی

دشمنی پر بھڑکا ہوا تھا

وریشہ اس ملازمہ کے ساتھ چلی گئی اس جیسی لڑکیوں کے بول کی کوئی اہمیت نہیں تھی اور وہ بول کر کیا کہہ سکتی تھی۔۔بولنے کا اختیار تو شاذ اور اسکی منگیتر کے پاس تھا اسکے ساتھ جو ہوا اسپر تو دونوں میں سے کسی کو بھی کوئی شرمندگی نہیں تھی

وہ ملازمہ کے ساتھ کمرے میں اگئی اور اسنے سب سے پہلے واشروم میں جانا چاہا

پلیز ہمارے کپڑے نکال دو" قسمت شاید اسپر مہربان تھی کہ باپ کی زندگی میں بھی اسکے ارد گرد کئی نوکر چاکر تھے اور جیسے ہی شاذ کی زندگی میں شامل ہوئی یہاں بھی سب بدل گیا اور اب بھی اسکے گرد کئی ملازم تھے۔

وہ کہہ کر چلی گئی۔۔جبکہ ملازمہ ادھر ادھر دیکھتی خود ہی دماغ چلاتی سلمان کی بیوی فرا کی وارڈروپ

میں سے اسنے خود ہی کپڑے نکال لیے یہاں چند کمرے فرا کے تھے اور سلمان نے ہر کمرے میں فرا کے لیے سہولت کا سامان رکھا تھا تبھی ملازمہ نے ایک ڈریس اٹھایا جو کافی سٹائلش اور شوخ ریڈ کلر کا تھا

اور وریشہ کے لیے رکھ دیا

یہ تھوڑا اونچا کیپری اور شورٹ شرٹ تھی وریشہ نے ایسا لباس کبھی پہنا تھا اور نہ ہی اسنے اتنا لال سرخ رنگ کبھی پہنا تھا اور اوپر سے بخار کی وجہ سے وہ خود میں زیادہ ہمت محسوس نہیں کر رہی تھی اسنے شاذ کی چوائس کو گندہ قرار دیتے روتے دھوتے وہ ڈریس پہن ہی لیا

اور جیسے ہی وہ باہر نکلی ملازمہ کے ہاتھ سے ڈرائیر ہی چھوٹ گیا

اسکی ملائی سی رنگت سرخ جوڑے میں ایسی خوب چمک رہی تھی کہ دور سے ہی کسی کی بھی آنکھیں چندھیا جائیں

وریشہ نے البتہ توجہ نہیں دی

دھیان سے پکڑیے" اسے لگا اچانک گیر گئ

ملازمہ کو تو وہ ایسی ویسی لڑکی لگ رہی تھی لیکن وہ تو کسی سیپ میں بند قیمتی موتی کیطرح تھی ایسا نوخیز حسن جو شاید اسنے کبھی نہیں دیکھا تھا

ہمارے بال لمبے ہیں تو تھوڑا وقت لگتا ہے سلجھانے میں کیا آپ ہماری مدد کریں گی" اسنے پوچھا تو۔۔۔

ملازم نے شوق اور جوش سے سر ہلایا وریشہ کے بال تھام لیے اور سلجھانے لگی بال واقع ادھے گھنٹے میں سلجھے تھے مگر سلجھ گئے

آپ یہ بال کٹوا دیں اتنے لمبے آپکو پریشان کرتے ہوں

گے "ملازمہ نے مشورہ دیا

آپکو کاٹنے آتے ہیں "وہ تشکر بھری نظروں سے دیکھنے لگی

جی میں "ملازمہ حیران ہوئی

جی آپ ایسا کریں آپ کاٹ دیں

ہمیں غصہ آتا ہے اپنے بالوں پر پہلے تو ڈیڈی کی وجہ سے

چپ رہتے تھے "وہ بولی

لیکن "ملازمہ کو کچھ مناسب نہیں لگا۔۔۔

ہم کہہ رہے ہیں آپ کاٹ دیں "وہ بے زاری سے بولی

چلو کسی چیز کا تو بوجھ ختم ہوتا

ملازمہ نے کھینچی اٹھالی۔

وہ ڈر بھی رہی تھی مگر وریشہ ایسے بیٹھی تھی کچھ بھی کاٹ

لے کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔۔

اور ملازمہ نے جیسے ہی آنکھیں بند کر کے اسکے بال کاٹنے کی کوشش کی ویسے ہی گرجدار آواز پر۔۔۔۔ملازمہ کے تو ہاتھ پھول گئے جبکہ وریشہ نے آنکھیں زور سے میچ لیں وہ ان آنکھوں کو کھول کر شاذ کو دیکھ کر سہمنا نہیں چاہتی تھی تبھی سختی سے بند کیے بیٹھ گئ

شاذ نے ملازمہ کو غصے سے دیکھا

کیا ہو رہا ہے یہ "گارڈ کو باہر ہی روکنے کا کہا

وہ جی میڈیم نے خود کہا ہے کہ آپ میرے بال کاٹ دو"

وہ ذرا ڈرتے ہوئے بولی

تمھاری میڈیم کی زبان کاٹ دینی چاہیے یہ زبان دوسروں پر الزام بھی آسانی سے لگاتی ہے اور۔۔بکواس بھی اچھی خاصی کر لیتی ہے

آج کے بعد میڈیم کچھ بھی کہیں کوئی بات ماننے کی ضرورت نہیں ہے تم میری ملازمہ ہو میڈیم کی نہیں" وہ حکم دینے لگا وریشہ سر جھکا گئی اپنے ناخن دیکھنے لگی

یعنی یہاں بھی طنز شروع ہو گئے تھے اسکے اندر پہلے سے ہمت ہوتی تھی شاذ کو دیکھنے سے کچھ کہنے کی جواب زبان کھولتی

جاؤ" شاذ نے اسے نکلنے کا کہا

آپ آپ سے نہ جائیں" وریشہ بے ساختہ پلٹی وہ اسکے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تھی اور دیکھتے ہی دیکھتے شاذ کا چہرہ دھواں دھواں ہو گیا

سرخ سے چہرے پر غصے کی شدید لہریں دوڑنے لگیں اول تو اسے اس میں کوئی انٹرسٹ نہیں تھا اور نہ ہی اسنے اسکے ساتھ کچھ اچھا کیا تھا اور

اس وقت وہ اسکی بیوی تھی جس کے تمام حقوق اسی لڑکے کے پاس تھے جو اسکے سامنے کھڑا تھا اور اس سے بچنے کے لیے اسے ایک ملازمہ کی ضرورت تھی

وریشہ بھیگی پلکوں سے ملازمہ کو دیکھنے لگی اور شاذ کی سرخ نظروں سے ڈرتے ملازمہ باہر بھاگ گئ

پیچھے وریشہ کھڑی ہو گئ خود بھی بھاگنے کی کوشش کرنے لگی

تانیہ طاہر ناولز

شاذ نے دروازہ لات مار کر بند کر دیا

وریشہ کی سسکی نکلی تھی۔۔۔۔

UrduBook.com

وہ دو قدم دور ہو گئ۔۔۔۔۔

کان کھول کر سنو ڈرامے باز لڑکی تمھارے اندر آغا شاذ کو نہ پہلے دلچسپی تھی اور نہ آج ہے تو یہ فضولیات تم ملازموں کے سامنے کرنا بند کر دو تو بہتر ہے"

وہ انگلی اٹھا کر سرخ چہرے سے بولا تھا جیسے اسکی ہتک ہو گئی ہو۔۔۔۔

وریشہ نے۔۔۔۔ آنسو صاف کیے

پھر بھی آپ نے ہمارے ساتھ ظلم کیا ہے"

وریشہ خود کو روک نہیں پائی۔۔۔۔

دلچسپی نہ ہونے کے باوجود ہم ہی ملے تھے آپکو اس ظلم کے لیے" وہ سرخ ہوتی ناک کو رگڑ گئی۔۔کچھ غصہ بھی تھا

ایک چماٹ مار کر تمھارا دماغ ٹھکانے لگا دوں گا"

اسنے الٹے ہاتھ کا تھپڑ دیکھایا وریشہ نے چہرہ چھپا لیا

شاذ کافی غصے میں لگا تھا

ہمیں تو شنا اور آپکی امی نے بھی مارا تھا آپ بھی مار لیں ہم تو بے قصور پٹ رہے ہیں"

وہ چہرہ موڑ کر رونے لگی۔۔۔جبکہ شاذ ایک منٹ کے لیے رک گیا۔۔

شنا نے اسے مارا تھا" وہ حیران ہوا شنا سے اس حد تک کی امید نہیں تھی مگر بات تو کافی بڑھی ہوئی تھی وہ رو رہی تھی اور شاذ نے سر جھٹکا

یہ تو اسکا پسندیدہ مشغلہ تھا اس میں گھبرانے والی کیا بات ہو سکتی تھی

میں نے تمھارے ساتھ کچھ نہیں کیا ہے تم نے مجھ پر الزام لگایا ہے"

وہ سرخ چہرے سے اسکے سامنے بھی خود کی گواہی دینے لگا

جھوٹ" وریشہ کو پہلی بار غصہ آیا تھا اور وہ بھی اس شخص کے سامنے جس سے وہ سب سے زیادہ ڈرتی تھی شاذ اسکا چہرہ دیکھنے لگا جہاں ثنا کے تھپڑ کی ہی نشان تھے وہ۔۔۔۔

وہ آپکی ہی خوشبو تھی اور وہ آپ ہی تھے جو وہاں سیگریٹ پی رہے تھے"

وہ بولی آج روک نہیں پائی تھی نہ جانے اسکے سامنے آنے اور اپنے حق میں بولتے ہوئے اسے ڈر نہیں لگ رہا تھا

شاذ نے دانت بھینچ لیے

وہ دو قدم پار کر کے اسکے نزدیک آیا

خدا کی قسم وریشہ اگر میں اتنے نیچ بدلے پر اتر جاتا تو تمھاری عزمت اور آبرو کو کبھی سلامت نہ چھوڑتا

تم نے دنیا کی سب سے بڑی بھول کی ہے مجھ پر الزام لگا کر ۔۔اور مجھے تمھیں یقین دلانے کی عورت نہیں ہے کہ میں بدکردار ہوں یہ نہیں۔۔۔

جس لڑکی۔۔کو اپنے بارے میں ہوش نہ ہو وہ۔۔۔۔

دنیا کی بیوقوف اور احمق ترین لڑکی ہے۔۔۔۔"

وہ بہت کچھ جتاتا۔۔دور ہوا تھا۔۔۔

وریشہ۔۔۔نم آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

آپ چلے جائیں ہمیں اکیلا چھوڑ دیں"

وہ روتے بیڈ پر بیٹھ گئ

شاذ نے پلٹ کر دیکھا

اس سارے معملات میں اس کے حسن کو کیسے فراموش کر گیا

چونکا دینے والا حسن تھا اسپر۔۔۔ سو گواریت ہو تو۔۔۔

کوئی بھی جان دے دے وہ تو پھر اسکا شوہر تھا جو

ہمیشہ سے جائز رشتوں کو اہمیت دیتا تھا۔۔۔۔

اور دل میں چھپے بیٹھے چور کو جو۔۔۔۔ بری طرح ڈپٹ

دیتا تھا سرخ رنگ میں اسے روتے دیکھ۔۔۔

اسکی جانب ہی دیکھتا رہ گیا

وریشہ دوپٹے سے لاپرواہ کھڑی تھی۔۔

ویسے ایک بات یاد ائی جو مجھے تم سے پوچھنی تھی"

وہ جان بوجھ کر اسکے پاس اگیا

وریشہ نے اسکی جانب نہیں دیکھا

جیسے احتجاج میں ہو کہ نہیں دیکھے گی لیکن شاذ

۔۔۔تو اپنی کیفیت سے خود ہی الجھ رہا تھا کیوں اسکا دل اکسا رہا تھا اتنا سب ہونے کے باجود کے وہ اس سے بات کر تا رہے۔۔۔اور وہ حق سے اسکے سامنے یوں ہی کھڑی رہی۔۔اسنے کبھی ثنا پر ایسی نگاہ نہیں ڈالی تھی جتنے حق سے وہ اس وقت وریشہ کو دیکھ رہا تھا

ہاں وہ جاننا چاہتا تھا کہ اسکے ساتھ کس نے کیا تھا یہ سب۔۔اور وہ جان کر رہے گا اور اس لڑکی کے سامنے بھی لا کر رہے گا۔۔مگر اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ وریشہ نہایت بیوقوف لڑکی ہے ستم تو یہ تھا کہ۔۔وہ کسی کے سامنے اس سے اتنا کھل کر بات نہیں کر سکتا تھا۔۔

کسی کے سامنے اسے اتنا حق سے دیکھ نہیں سکتا تھا۔۔۔

سنہ ہی اپنے دل کے بعد کو آزاد چھوڑ سکتا تھا۔۔۔

وہ اسکے سامنے ڈریسنگ کا سٹول کھینچ کر بیٹھ گیا

وریشہ نے چہرہ موڑ لیا

شاذ حیران ہی تھا۔۔اس میں ادائیں تھیں یہ

اسے آج محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔

تمھیں میں ہی کیوں ملا یہ بندوق چلانے کے لیے وہ

تمھارا مراد بیلوڈ منگیتر۔۔۔تم نے یہ الزام اسکے

سر پر کیوں نہیں ڈالا" وہ تیوری چڑھائے اسے دیکھنے لگا

اور کیسے سکون سے دودھ میں سے مکھی کیطرح نکال کر اسے

باہر کر دیا اور آغا شاذ کو گھسیٹ لیا جس کا تم سے کوئی

تعلق نہیں تھا آفرین ہے تمھاری پلینگ پر لوگ

مانے کیا اس معصوم چہرے کے پیچھے کتنی شاطر

لڑکی ہے"

وہ جان بوجھ کر اسے یہ سب کہہ رہا تھا آخر کو اپنے دل کی بھی بھڑاس نکالنی تھی

جبکہ اسکا دل مچل رہا تھا وریشہ کی آنکھوں کی سرخی دیکھ کر۔۔۔۔۔

وریشہ نے اسکی جانب دیکھا

تو آپ چھوڑ دیں ہم آپ سے شادی کرنا بھی نہیں چاہتے تھے یہ ہمارے بھائیوں کی زبردستی تھی جو ہمیں آپکے ساتھ باندھا ہے"

وہ بولی۔۔۔۔

حیرانگی تو یہ ہے کہ تمھارے منہ میں یہ زبان آئی کیسے"

وہ آئی برو آچکا کر بولا۔۔۔۔۔

وریشہ نے چہرہ ہی موڑ لیا

اور دوسری بات تم سے شادی کی تو۔۔۔ دماغ میں بھی نہ لانا کے تم میرے لیے کوئی قیمتی چیز ہو۔۔۔ میرا جس سے دل کرے گا میں شادی کر لوں گا فلحال تو تم بوجھ کیطرح مسلط ہو مجھ پر"

وہ اٹھ گیا دوبارہ۔۔۔

وریشہ کچھ نہیں بولی۔۔۔ اپنے پاؤں اوپر کر کے غصے میں بیٹھی رہی

شاذ اسکے کسی جواب کا منتظر تھا

مگر اسنے جواب نہیں دیا تھا

کیسے آج زبان چلا رہی تھی ویسے آنکھ بھی اٹھا کر نہیں دیکھتی تھی

شاذ

۔۔نفی میں سر ہلاتا باہر چلا گیا جبکہ وریشہ خود نہیں جانتی تھی کہ وہ غصہ کر رہی ہے شاذ پر۔۔۔وہ آنسو صاف کرتی سر جھٹک رہی تھی

اور جب کھڑی ہو کر وہ ڈریسنگ کے سامنے آئی تو ایکدم دھچکا لگا

اتنی دیر دوپٹے کے بنا اسکے سامنے بیٹھی رہی اور زرا بھی احساس نہیں ہوا کہ اسے دوپٹے کی ضرورت ہے"

وہ اپنی حرکت پر دنگ تھی

یہ شاید شاذ کی نگاہوں نے احساس نہیں ہونے دیا اسکی نگاہ کہیں بھٹکی ہی نہیں۔۔۔۔۔۔لیکن شرمندگی سے وہ خود کو دیکھ نہیں پائی پہلے ہی وہ خود اپنی چمکتی رنگت سے پریشان تھی کہ کیسے سرخ کباس

میں چمک رہی تھی جلدی سے دور لاک کر دیا تھا

اسنے۔۔

شاذ اسکے بعد اپنے کام میں مگن ہو گیا تھا۔۔۔۔

اور اتنا مگن ہوا کہ اسے فرصت ہی نہ ملی تھی گھر

لوٹنے کی۔۔۔

لیکن اسکے گارڈز چاروں طرف تھے کیونکہ اسے فرا

اور راشد پر شک تھا

اور وہ جانتا تھا راشد ہر ممکن طریقے سے ان

پیپرز تک پہنچ کر۔۔ یہ سب حاصل کرنا

چاہے گا تبھی وہ۔۔۔ الرٹ تھا ہر طرف سے۔۔۔

اور اسنے اپنے گھر میں گارڈز رکھوا دیے تھے اور اس گھر میں تو پہلے سے ہی بہت تھے جو اسے ہر چیز کی خبر دیتے تھے

دوسری طرف وریشہ کمرے سے باہر آچکی تھی

اسنے مغرب تک انتظار کیا کے کوئی کچھ کھانے کو دے دے۔۔اں تو بخار بھی ہو گیا تھا مگر اس شدت میں بھوک بہت لگتی ہوئی تھی وہ ۔۔۔۔خود ہی ہمت کر کے باہر آ گئی۔۔۔

اور وہ کچن میں آئی تو یہاں بہت کچھ کھانے کے لیے بن رہا تھا یہاں ایک اور لڑکی بھی کھڑی تھی اور وریشہ اسے دیکھ کر ایکدم چونک اٹھی

وہ اس میں کتنا ملتی تھی جبکہ درانے بھی حیرانگی سے دیکھا

تم کون ہو م

اور میرے گھر میں کیا کر رہی ہو اور یہ میرا

لباس کیوں پہنا ہے تم نے"

فرانے بھڑک کر پوچھا تو۔۔۔وریشہ کنفیوز ہو گی

پوچھ تو وہ بھی سکتی تھی کہ وہ کون ہے۔۔کیا شاذ اتنا

گندہ ہے ایک لڑکی کے ساتھ رہتا ہے ایک لڑکی

کی زندگی برباد کر دی اور ایک لڑکی کو منگیتر کی اس میں

آج بھی پھنسا رکھا ہے اسے شاذ سے۔۔مزید الجھن اور

نفرت ہو گئ

وہ ہمیں بھوک لگی تھی

اسنے بالوں کی لٹ کان کے پیچھے کی اور پریشان سی دیکھ رہی

تھی جبکہ فرانے اسے اوپر سے نیچے تک دیکھا

گونگی ہو تم آواز کیوں نہیں نکل رہی"

وہ غصے سے بولی تو وریشہ۔۔۔پلٹ گئ۔۔

جب سے۔اپنے گھر سے نکلی تھی کسی ایک شخص نے بھی پیار سے بات نہیں کی تھی اسے سخت رونا آیا اپنے بھائیوں اور باپ سے بھی شکواہ ہوا اتنی محبت کرنے والے لوگ اسے کیسے بھولے بیٹھے تھے کہ پلٹ کر پوچھا ہی نہیں وہ بھاگ کر۔۔دوبارہ اسی کمرے میں بند ہو گئ اور جتنا دل کیا اپنی پسندیدہ کام میں تادیر۔۔ مشغول رہی تھی۔۔

تانیہ طاہر ناولز

رونا آسان حل تھا تو وہ آسانی سے رو لیتی تھی باقی وہ کر بھی کیا سکتی تھی

www.BestUrduBook.com

۔۔

جبکہ فرا کی آئ بروچڑھ چکی تھی

کون ہے یہ کوئ بتانے کی زحمت کرے گا مجھے "

وہ ملازموں پر غصہ نکالنے لگی۔

ایک نے بتایا کہ شاذ کے گھر آیا تھا۔۔

کون تھی یہ شاذ کی فرا سوچنے لگی

بیوی". کرنا اب تک اسنے شاذ کو سمجھا تھا وہ کسی بھی ایسی ویسی لڑکی کو منہ اٹھا کر نہیں لا سکتا تھا گھر میں۔۔۔ تو ضرور سو فیصد یہ اسکی بیوی تھی۔۔

اور ایک منٹ کے لیے اسنے بھی تسلیم کیا کہ وہ بے حد خوبصورت تھی۔۔۔

مگر اسے چبھن سی ہونے لگی کہ شاذ کی بیوی تھی وہ تو اپنا جادو اسپر چلانا چاہ رہی تھی کہ دوبارہ راشد آگئ مگر ۔۔کچھ نہیں ہوتا

وہ جب سلمان بٹ جیسے انسان کو موت کے منہ میں دھکیل سکتی ہے شاذ تو اسے پھر پسند آگیا تھا

--

وہ مسکرادیاور کھانابنوانے لگی۔۔۔

وہ مطمئین تھی کوئی فکر نہیں تھی وریشہ کیطرف سے اسے

-

[8/23, 9:16 PM] Tania Tahir: کچے گڑھے

تانیہ طاہر ناولز

تانیہ طاہر

قسط نمبر26

شاذ تقریبا آدھی رات کے وقت گھر لوٹا تھا

اور بھوک اسے شدید لگ رہی تھی

وہ گھر میں داخل ہوا تو گھر کا ماحول ایسا تھا جیسے

ابھی شام کے پانچ ہی بج رہے ہوں۔۔۔اسنے روز کیطرح

بے زار سی سانس کھینچی اور اپنے کمرے کی جانب

چلا گیا۔۔۔

جبکہ اسکے راستے میں فرا حائل ہو گئ۔۔

کیسے ہو شاذ" وہ مسکرا کر بولی شاذ ادھر ادھر دیکھنے لگا

اسنے ایک ملازمہ کو فرا کے سامنے آواز دی اور

۔۔۔وریشہ کا پوچھا

وریشہ کہاں ہے۔۔۔"

فرا کو اگنور کر کے اسکے بارے میں پوچھ رہا تھا

وہ اپنے کمرے میں ہیں سر۔۔"

باہر نہیں آئ انھوں نے کچھ نہیں کھایا" وہ پوچھنے لگا۔۔

فرا کو الجھن سی ہوئ کے کون اسے اگنور کر کے کسی اور لڑکی کی

طرف

توجہ دے سکتا تھا۔۔۔

جبکہ شاذ رغبت سے ملازمہ سے وریشہ کے بارے

میں پوچھ رہا تھا جیسے اس سے اچھا کوئ اور کام نہ ہو

اس سے اہم کوئی کام نہ ہو۔۔۔اور یہ سب وہ فرا کو جتانے کے لیے یہ کر رہا تھا۔۔۔

ملازمہ نے بتایا کہ وہ ایک بار باہر نکلی تھیں کچن میں آئیں تھیں پھر واپس چلی گئیں تب سے اب تک نہیں نکلی

جبکہ شاذ نے سر ہلایا

"ٹھیک ہے تم کھانا لگاؤ میں کھانا کھاؤ گا"

ماں کے ہاتھ کا کھانا تو بہت یاد آیا مگر اس وقت جو میسر تھا وہ ہی کھا لیتا

"میں نے بھی کھانا نہیں کھایا چلو ہم اکٹھے کھاتے ہیں"

وہ بولی تو شاذ نے نفی کی

"ایم سوری میم میں اپنی بیوی کے ساتھ کھالوں گا"

اوہ تو وہ تمھاری بیوی ہے" وہ بولی تو لہجے میں غصہ تھا

جی" اسنے بس اتنا ہی کہا اور جانے لگا

تم مجھے فراہلا سکتے ہو یہ میم کی فارمیلٹی کچھ

مناسب نہیں لگتی اب تم سے اتنی بھی بڑی نہیں ہوں"

وہ مسکرائی

شاذرک گیا۔۔۔

آپ سلمان سر کی بیوی ہیں تبھی اس گھر میں

ہیں ورنہ میں آپکو کب کا باہر کر چکا ہوتا اور اسی حیثیت

سے میں آپکو میم ہی کہوں گا بھلے اپ مجھ سے چھوٹی ہوتی

یہ بڑی"

اسنے دو ٹوک کہا اور چلا گیا

سنہ چار اسے وریشہ کے کمرے میں جانا پڑا جو

کہ سو رہی تھی۔۔۔

اور نیچے سے فراد یکھ رہی تھی وہ خود بھی تھکا ہوا تھا۔۔

بیٹھ گیا۔۔۔اسکی جانب دیکھنے لگا جو پیٹھ موڑ کر

۔۔بیٹھنے کے انداز میں لیٹی سو رہی تھی۔۔۔

شاذ نے اسکو چھیڑا۔۔نہیں۔۔

فراادھر ادھر ہوتی تو وہ اپنے کمرے میں جا

کر کھانا کھا کر خود بھی سو جاتا۔۔۔

مگر کھڑکی سے دیکھنے پر معلوم ہو کہ وہ بھی نیچے بیٹھی

اسکا کھانے پر ویٹ کر رہی ہے وہ سخت کوفت زدہ

ہو اٹھا یہ کیا ڈرامہ ہوا بھلا کہ وہ اس سے

چھپ رہا ہے۔۔۔

لیکن وہ اس سے بد تمیزی نہیں کرنا چاہتا تھا اور

یہ کھانا تو وہ کبھی نہ کھاتا۔۔۔۔

سلمان کی موت دیکھ چکا تھا۔۔اب کبھی اسے کسی پر یقین نہیں تھا۔۔وہ۔۔

اٹھ کر دوبارہ بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔۔۔

اور جیسے ہی وہ بیٹھا ویسے ہی وریشہ اٹھ گئ

اور اچانک حونک نظروں سے اسے دیکھنے لگی

شاذ بھی اسے دیکھ رہا تھا۔۔

ہم۔۔۔۔ہم۔۔۔۔ہم سے دور رہیں"

وہ اپنے حواسوں میں نہیں لگ رہی تھی

ہم کہہ رہے ہیں ہم سے دور رہیں"

وہ چیخی شاذ اپنی جگہ سے اٹھ گیا اب اسے کون سا دورہ پڑ گیا تھا وہ بلکل بھی اس موڈ میں نہیں تھا کہ کسی بات یہ کسی چیز کو ہینڈل کرتا جب کہ وریشہ کے دماغ میں صرف اسی رات کا منظر جگمگا رہا تھا

جبکہ وہ آنکھیں کھولے شاذ کو دیکھ رہی تھی مگر آنکھوں میں شاذ نہیں تھا وہ ہی شخص ارہا تھا جس کا عکس شاذ جیسا نہیں تھا۔۔ مگر خوشبو شاذ جیسی ہی تھی اور وہ اسے نوچ لینا چاہتا ہے وریشہ کا دم گھٹنے لگا

ڈیڈی" وہ چیخی

وریشہ" شاذ ایکدم اسکے نزدیک ہوا کہ باہر کھڑی فرا اگر یہ آوازیں سن لے تو وہ صبح سب میں یہ بات کھول دے گی تبھی شاذ نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھ لیا وریشہ مچھلی کیطرح تڑپ اٹھی۔۔۔ اس سے اپنا آپ چھڑانے کی کوشش کرنے لگی

اور شاذ کو محسوس ہوا کہ وہ کس قدر بخار میں تپ رہی ہے اور وریشہ میں مزید ہمت نہیں تھی تبھی ایکدم بے دم سی ہو گئ

پھر سے بے ہوش"

وہ غصے سے۔۔۔اسکی صورت دیکھنے لگا۔۔۔۔

لڑکیوں کے لیے سب سے آسان کام ہے بے ہوش ہو

جانا اور رونا" وہ بھڑک کر سوچتا۔۔

اسے بیڈ پر لیٹا گیا

اور۔۔۔اسے انتظار ہی کرنا تھا کیونکہ فرا۔۔نہیں گئی تھی

بمشکل ایک گھنٹے بعد فرا اپنے کمرے میں چلی گئی

اور شاذ نے گارڈ سے کہا کہ وہ ڈاکٹر کو بلا لائے

خود وہ فریش ہونے چلا گیا

ڈاکٹر پندرہ منٹ بعد آیا تھا تب تک وہ بھی

فریش ہو گیا تھا وریشہ کا چیک اپ کرایا اسے

ایک سو دو بخار تھا

اور ڈاکٹر نے اسے اسکا خیال رکھنے کی ہدایت دی تھی

بہت خوب" وہ بس اتنا ہی بولا تھا خود کو اور کہہ بھی کیا سکتا تھا۔۔۔۔

جو اسکی سب سے بڑی دشمن تھی اسکی توجہ کی طلبگار تھی اسکا دل اسی کے حق میں تھا اور بد قسمتی سے وہ ہی اسکی بیوی تھی

۔

وہ ایک ملازمہ کو اسپر نگرانی کے لیے رکھ کر خود کھانا اپنی مرضی کا بنا کر کھا کر اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔

بہت تھک گیا تھا تبھی جلد ہی سو گیا۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اگلی صبح دروازہ بجنے کی آواز پر وہ اٹھا اسکے پی آئے کی کالز بھی آ رہیں تھیں۔۔۔وہ اٹھا اور جلد از جلد فریش ہو گیا اگر پارٹی کا لیڈر یوں ہی سوتا رہتا تو کام کیسے ہوتا اور سلمان جو اسپر زمیداری ڈال کر گیا تھا اسے باخوبی نبھانا تھا اسنے وہ فریش ہو کر نکلا تو ملازمہ اسکے پاس آئی

سر وریشہ میم کچھ کھا پی نہیں رہی ہم نے دوائی بھی دینے کی کوشش کی ہے"

وہ مجبور سی بولی جبکہ شاذ کی پیشانی پر بل ڈالے

اب اسے کیا مصیبت ہے"

وہ چیڑتا ہوا۔۔۔اسکے کمرے میں دھاڑ دھاڑ کرتا داخل ہوا

وہاں کئی ملازمائیں تھیں پھر بھی اس لڑکی کے نخرے

عروج پر تھے وہ۔۔منہ موڑے لیٹی ہوئی تھی

شاذ کو اچھا نہیں لگا سب کے سامنے اس سے

بات کرے تبھی آنکھ کے اشارے سے سب کو جانے

کا کہا۔۔اور سب کے جانے کے بعد وہ۔۔اسکے

نزدیک آیا۔۔

کیا پرو بلم ہے وریشہ خانزادہ تم نے قسم کھائی ہے مجھے

پریشان رکھنے کی

وہ غصہ کرنے لگا

ہمیں اپنے ڈیڈی کے پاس جانا ہے اپنے گھر جانا ہے

اپنوں کے پاس جانا ہے"

وہ رونے لگی سیدھی ہو کر بیٹھ گئ

اور اف یہ حسن اسکی جان لے لیتا

اسنے ٹھیک اسکا نام رکھا تھا

چھرزاد(ایسا حسن جو کہیں دیکھا نہ گیا ہو

انوکھا ان چھوا)

وہ نگاہیں پھیر گیا وہ پھر دوپٹے سے بے گانہ تھی اور

شاذ نے اسکے وجود سے نگاہ ہٹالی

تم زیادہ ہی فری ہو رہی ہو میں تمھارے نخرے

اٹھانے کے لیے تمھیں یہاں نہیں لایا ہوں"

وہ بھڑکنے لگا

ہم نے نہیں کہا آپ ہمارے نخرے اٹھائیں بس

ہمیں بھیج دیں"

تو مجھ پر نہ الزام لگاتی نہ میرے ساتھ رہنا پڑتا

اب جو کام تم نے کیا ہے اسے بھگتو"

وہ بھی سر جھٹک کر لاپرواہی سے بولا

ہم سے کوئی پیار نہیں کرتا جب سے اپنے ڈیڈی کے پاس سے آئیں ہیں تب سے سب ہمیں ڈانٹ اور مار رہیں ہیں ہمیں کھانے کے لیے کوئی نہیں دیتا ہمیں بخار ہو گیا ہے۔۔۔ ہماری کسی کو پرواہ نہیں ہے ہمیں ڈیڈی کے پاس بھیج دیں" وہ مسلسل روتے ہوئے بولی تو شاذ اسکو دیکھنے لگا

وہ معصوم تھی یہ بننے کی اداکاری کر رہی تھی کہ وہ نہیں جانتی تھی کیا اسکی شادی کن حالات میں ہوئی ہے ان حالات میں کون اس سے پیار کرتا"

اسنے پھر سے گھیرہ سانس کھینچا۔۔۔

اور اسکے سامنے بیٹھ گیا

کون نہیں دیتا تمھیں کھانے کو"

آپ" وہ کھا جانے والی نظروں سے دیکھنے لگی

شاذ کی حیرانگی بجا تھی وہ بیوی ہونے کا حق جماتی تھی

یہ بس اس میں۔۔اگیا تھا نکاح کے بعد

۔۔اس سے بات کرنے کا حوصلہ کیونکہ۔۔پہلے تو نہ

نگاہ اٹھتی تھی نہ زبان چلتی تھی

اب تو گھور گھور کر کھانے کی کوشش کرتی تھی

یہ وہ یہ سمجھ رہی تھی اس سے شادی کر کے

اسنے شاذ پر کوئی احسان کیا ہے"

وہ انھیں سوچوں میں مصروف تھا کہ اسکے سوں

سوں کرنے پر پھر سے متوجہ ہوا۔۔

اب تمھیں کوئی کھانے سے نہیں روکے گا جاؤ کھا

لینا کھانا۔۔۔اور ہاں"

کچھ یاد آنے پر وہ۔۔وریشہ کیطرف دیکھنے لگا۔۔

فرا کوئی بھی چیز دے مت پینا"

وہ خیال کر رہا تھا اسکا۔۔۔اور شاید خود کو روک

نہیں پایا تھا اسکا احساس کرنے سے

کون فرا" وہ اسکی صورت دیکھنے لگی

یہاں ایک اور بھی لڑکی

جی یاد آگئ"

وہ سر جھٹک گئ

اسکی اداکاری پر شاذ کیا کہہ سکتا تھا وہ خود کے ساتھ

ساتھ اسے بھی سب بھلانے پر مجبور کر رہی تھی مگر

حقیقت تو یہ تھی کہ کچھ بھی چھپنے والا نہیں تھا اور۔۔

نہ وہ بھلا سکتا تھا۔۔۔۔۔۔

گڈ۔۔ٹو اب یہ رونا دھونا بند کرو"

وہ تیوری چڑھا کر اٹھ گیا

وریشہ کچھ نہیں بولی۔۔

ہمیں کھانا کون پکا کر دے گا۔۔"

وہ جلدی سے بولی۔۔۔۔

تمھیں کچھ بنانا نہیں آتا" وہ حیرانگی سے اسے دیکھنے لگا۔۔

نہیں" وہ صاف مکر گئ اپنے چہرے سے آنسو

صاف کرنے لگی۔۔۔

ہمم بگڑے ہوئے باپ کی بگڑی ہوئی اولاد یہ نہیں یہ

کہنا مناسب ہو گا۔۔ بگڑے ہوئے۔۔ بدتمیز بھائیوں

کی بگڑی ہوئی بہن"

وہ اسپر طنز کر گیا۔۔۔

وریشہ اسکی طرف دیکھتی رہی جو آنسو ابھی صاف

کیا تھا اسکی جگہ دوسرے آنسوں نے لے لی۔۔۔۔

آپ ہمارے بھائیوں کے بارے میں کچھ مت کہیں

وہ بہت اچھے ہیں سب سے اچھے ہیں"

وہ بولی۔۔۔

واقعی۔۔۔۔کون سی اچھی ہے اس بدتمیزی کم عقل۔۔اور

دماغ خراب عادر میں

یہ پھر اشعر جو۔۔۔گھنا میسنا ہے یہ وہ۔۔۔۔

ارسلان یہ باصم کسی ایک میں بھی کوئی اچھی گنوادو

"

تانیہ طاہر ناولز

وہ ہمارے بھائی ہیں یہ ہی اچھائی ہے ان میں نہ ہی

انھوں نے آج تک کسی کو تنگ کیا اور نہ کسی پر حق

ظلم کیا"

www.BestUrduBook.com

وریشہ نے بھی طنز کیا

بکواس بند کرو بتا چکا ہوں میں میں نے تمھارے ساتھ

کچھ نہیں کیا اور ایکچلی تم صرف ڈرامہ کر رہی ہو۔۔"

وہ۔۔۔۔بھڑک کے اٹھا۔۔۔۔۔

وریشہ سر جھکا گئ۔۔۔اس وقت تو وہ دونوں اکیلے تھے وہ مان سکتا تھا کہ ہاں وہ اسکا مجرم ہے۔۔۔مگر نہیں مرد ہی آنا نہ جانے کہاں بیٹھی ہوتی ہے

وہ کچھ نہیں بولی شاذ چاہتا تھا وہ بولے اور وہ مزید ار کچھ سنا دے

ہم بنا لیں گے آپ جائیں"

وہ بس اتنا ہی بولی۔۔

شادھار سے دروازہ اسکے منہ پر مارتا چلا گیا

وریشہ گھٹنوں میں سر جھکا گئ۔

اسے اپنے گھر والوں کی یاد کو بہت ارہی تھی

کہاں جا رہے ہو تم"

ڈیڈ نے اس سے پوچھا

ڈیڈ ہم وریشہ کے پاس جا رہے ہیں"

باصم اور عادر تیار تھے باصم بولا جبکہ عادر نے

سر ہلایا

نہیں کوئی ضرورت نہیں ہے دل پر پتھر رکھ کر جب میں برداشت کر رہا ہوں تو تم لوگ بھی کرو یہ اسی کی بھلائی کے لیے ہے آج تک میری بیٹی نے دنیا کو اپنی آنکھ سے نہیں دیکھا جب بھی دیکھا چار مظبوط بازوں کی حفاظت میں دیکھا میں جانتا ہوں وہ بہت رو رہی ہو گی مگر میں۔۔۔ چاہتا ہوں وہ مظبوط ہو جائے وہ اپنے اچھے برے کو جانے اسے آس ختم ہو جائے کہ۔۔۔ اسکے باپ بھائی سب کر سکتے ہیں"

وہ افسردگی سے روشن کیطرح انھیں سمجھانے لگے تھے

وہ چار و وریشہ سے زیادہ ہی بے چین تھے ہر وقت اسکیطرف جانے کو تیار کھڑے ہوتے مگر باپ

کے روکنے پر رک جاتے جس کا کہنا یہ تھا کہ وریشہ کو بچی بنا کر رکھا ہے بس کچھ دن رک جاؤ اسے۔۔ دنیا کو اپنی نظروں سے دیکھ کر ان حالات کو سمجھ کر ڈٹ کر مقابلہ کرنے دو

عادر اس بات پر سخت برہم تھا جبکہ۔۔۔ باقی سب بھی اور اس بار تو اشعر بھی مگر ڈیڈ مانتے نہیں تھے

دوسری طرف حرم نے کافی جلدی گھر سنبھالا تھا

دو چار روز میں اسنے سب ہی پسند نہ پسند کے بارے میں اچھے سے جان لیا تھا اور وہ کھانا خود بنانے لگی تھی جس پر۔۔ انکل اسکی تعریف کر دیتے تھے کہ وہ کھانا بہت اچھا بناتی ہے اور۔۔ اب کھانا کبھی کبھی وہ ہی بنا لیا کرے مگر حرم اتنا خوش تھی

کہ روز بنانے کے لیے راضی تھی جبکہ اشعر بھی نرم اور شفقت بھرا ہاتھ رکھتا تھا کبھی بد تمیزی نہیں کی تھی

الٹا اسکے منہ سے بھابھی کا لفظ سن کر وہ

شرمندہ شرمندہ سی ہوتی تھی ارسلان بھی ایسے ہی رویہ رکھتا تھا نرم اور تھوڑا بہت ہنس مکھ

جبکہ باصم تھوڑا ریزرو ہوتا تھا اور جہاں تک بات عادر کی تھی گردن پر اسکا دیا ہوا نشان اب بھی دوپٹے کی اوٹ میں چھپا لیتی تھی وہ۔۔

وہ تو اسکی طرف اس دن کے بعد سے دیکھ بھی نہیں رہا تھا

حرم اداس سی اس وقت بھی اسے کچن کے دروازے سے دیکھ رہی تھی جو اپنے باپ پر بھٹک رہا تھا کہ وہ اپنی بہن سے ملنے جا رہا ہے اور وہ مزید یہ دوری برداشت

نہیں کر سکتا مگر انکل کی وہی بات تھی کہ کوئی وریشہ سے ملنے نہیں جائے گا

کم از کم ایک بار پتہ تو کرنے دو کہ ان لوگوں نے اسے کیسے رکھا ہوا ہے"

عادر سخت برہم لگ رہا تھا کہ اسکا چہرہ بھی سرخ ہو رہا تھا اب۔۔۔

انکل خود خاموش ہو گئے

ٹھیک ہے پھر گنڈوں کیطرح جانے کے بجائے اپنی بیوی کو ساتھ لے جاؤ۔۔۔اور تمیز سے جانا تمھارا سسرال ہے"

جوتی کی نوک پر رکھو گا میں ایسے سسرال کو اور میں کیوں لے کر جاؤں اسے"

وہ بگڑا

عادر" انکل نے اسے گھورا

عادر نے سر نفی میں ہلایا

میں کوئی دعوتیں کھانے نہیں جارہا ڈیڈ مجھے میری بہن کی فکر ہے دیٹس ذ سیٹ"

وہ بولا

اور جو میں نے کہا ہے بس ویسے ہی کر لینا تمھارے لئے بہتر ہو گا کبھی شادی شدہ ہو کر بھی میرے جوتے کا نمبر تمھاری کمر پر چپکے"

وہ اسے خود بھی غصے سے وارن کر کے چلے گئے جبکہ باصم نے ہنسی روکی۔۔کیونکہ عادر اسکی گردن ہی دبا دیتا۔۔۔

حرم آنکھیں کھولے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔کیا یہ سچ تھا انکل اسکو مارتے بھی تھے مگر سب پر تو سخت برہم اس گھر میں بس عادر کا ہوتا تھا

عادر کی نظر حرم سے جا ملی جو ہلکا سا مسکرائی تھی

۔۔۔مگر آنکھوں میں حیرانگی بھی تھی مگر عادر کا

غصے سے چہرہ سرخ ہو گیا اور وہ پیچھلے حصے میں اپنے

کمرے میں چلا گیا

چھٹی کا دن تھا تبھی سب تھے گھر میں ارسلان

اپنے روم سے نکل آیا۔۔۔وہ بھی سن چکا تھا

ایکچلی انکی عزت ہمارے ابا حضور نے آپکے سامنے برباد کر

دی ہے تبھی زیادہ بھڑک رہیں ہیں ورنہ سب سے

زیادہ تو سچ بتاؤ عادر بھیا ہی مار کھاتے ہیں"

وہ ہنسا

اب تک" حرم پوچھنے لگی

ارسلان ہنستے ہوئے سر ہلا رہا تھا

جبکہ باصم بھی ان دونوں کے پاس آگیا

ہنسیں مت بھائی غصے میں ہیں"

وہ حرم کو دیکھ کر بولا۔۔۔

لو اب بھابھی کیوں نہ ہنسیں"

کیوں کے وہ ایسے غصیلے بھی ان کی وجہ سے ہوئے ہیں انکے

دھوکے اور بے وفائی نے انھیں ایسا کیا ہے۔۔

ورنہ پہلے تو ایسے میں تھے باخوبی جانتی ہیں یہ" وہ

ایکدم غصے سے بولا جبکہ ارسلان اسے گھورنے لگا

تمھیں اشعر بھائی نے منا کیا تھا نہ کہ عادر اور

بھابھی کا جو بھی مسلہ ہے وہ انکا پرسنل ہے ہم انھیں اس

رشتے سے اتنی ہی عزت دیں گے جتنا انکا حق ہے"

اور اگر ہماری بہن کو یہ عزت نہ مل رہی ہوتب

بھی تم انھیں یوں سر پر بیٹھاو گے "باصم بھڑکا

جبکہ پیچھے سے آتی گرجدار آواز پر مڑ کر دیکھا عادر

تھا

تمیز سے بات کرو" اسنے بس اتنا ہی کہا

مجھے صرف وریشہ کی فکر ہے مگر یہاں سب کو

اسکے علاوہ باقی سب کی فکر ہے "وہ ناراضگی سے کہتا

چلا گیا

جبکہ ارسلان آہستگی سے حرم سے سوری کہہ کر خود

بھی نکل گیا اور حرم سر جھکائے کھڑی ہو گئ

کہ یہ سچ تھا اسنے عادر کی زندگی برباد کر دی تھی اسے

اسکے گھر والوں سے دور کر دیا تھا باصم یہ ان سب

میں سے جو بھی اسپر غصہ کرتا بجا تھا

عادر کچن میں آگیا

اور حرم کے جھکے سر کی جانب دیکھ کر طنزیہ مسکرایا

بے وفا اور دھوکے باز۔۔۔ نہیں بدکردار جسے ایک مرد کی محبت چاہت کافی نہ تھی تو اپنے چسکے پورے کرنے کو دوسرا مرد ڈھونڈا"

ایامت کہیں "وہ تڑپ کر پلٹی

تو اور کیا کہوں تمھیں بتاؤ۔۔۔ عادر غصے سے اسکا چہرہ جکڑ گیا

کیا کہوں تمھیں حرم۔۔۔ کہ تم تمھیں یہ سہنا یہاں برداشت کرنا کس قدر حوصلے کا کام ہے" وہ اسکے چہرے کے نزدیک آنے لگا

حرم کی سانسیں بھاری ہو گئی اور لگا کہ وہ اپنی انگلیاں اسکے گالوں میں پیوست کر دے گا۔۔۔

جبکہ عادر نے غصے کی شدت سے اسکا چہرہ

جکڑا ہوا تھا

افسوس تو یہ ہے یہاں تمہاری یہ خوبصورتی

میرے لیے ہی نہیں تھی اوروں کے لیے تھی۔۔۔" اسکے

لہجے میں شکوہ

حرم بے ساختہ اسکے ہاتھ تھام گئ

اور آنکھوں سے آنسو تو جاری تھے

میں خدا کی قسم کھاتی ہوں مجھے۔۔ یہ سب چچی اور

امی نے کرایا تھا۔۔۔ میں۔۔ میں مجھ سے بھول ہو گئ مجھے

معاف کر دیں"

دور ہٹو" اسنے اسے جھٹک دیا

حرم زمین پر جا گیری۔۔۔۔

معافی تصور میں بھی نہ لانا معافی کا نام بھی زبان پر

مت لانا"

کیوں آپکو ڈر ہے آپکا دل مجھے معاف کر دے گا" اسنے

سرخ نظروں سے عادر کو دیکھا

اب بھی سب ٹھیک ہو سکتا ہے عادر۔۔ میں اپنے

کیے گئے ہر عمل پر شرمندہ ہوں۔۔ اور وعدہ کرتی

ہوں آج کے بعد آپ سے کچھ نہیں چھپاؤ گی"

وہ بولی عادر طنزیہ مسکرایا۔۔۔

تم کسی لائق ہو جو تمھیں محبت کی نگاہ سے میرا دل دیکھے گا"

اسنے سر جھٹکا

[8/25, 5:31 PM] Tania Tahir: کچے گڑھے

تانیہ طاہر

قسط نمبر 27

آپ جھوٹ بولتے ہیں آپکے دل میں میری محبت
آج بھی اسی طرح چمک رہی ہے بس فرق یہ ہے
کہ آج آپ ماننا نہیں چاہتے"

حرم اپنی بکواس بند کرو ورنہ میں لحاظ نہیں
کروں گا کہ یہ گھر نوکر چاکر سے بھرا ہے"

آپ نے پہلے بھی لحاظ نہیں کیا تھا اب
بھی نہیں کریں مگر اس سے اگر۔۔ آپ خوش ہوں
گے تو نہ لحاظ کریں ۔۔ مگر مجھے یوں دھتکاریں نہیں
پلیز" وہ بولی تو لہجہ بے بس تھا۔۔ عادر اسے
بھڑک کر دیکھتا وہاں سے چلا گیا مگر حرم
نے سوچ لیا تھا وہ اسے اپنی محبت کا ہر پل احساس دلا
کر رہے گی جب گھر کے باقی لوگ اسکی توجہ اور

اسکی محبت محسوس کر سکتے ہیں تو اسکے لیے تو حرم کے دل میں محبت کا ایک سیلاب تھا۔۔۔۔۔

وہ اسے جاتا ہوا دیکھ رہی تھی۔۔۔

شنا کافی دیر سے ایک نمبر ٹرائے کر رہی تھی تین دن ہو گئے تھے وریشہ اور شاذ ایک دوسرے کے ساتھ تھے جبکہ اسکی ماں اسے چچی کے گھر سے واپس لے آئی تھی اسکی بڑی بہن نے بھی اسے سنائی تھی الٹا یہ کہا تھا کہ شاذ کے سپنے دیکھنا وہ چھوڑ دے کیونکہ شاذ اسے اب ملنے والا نہیں ہے۔۔شنا کو بہت تپ چڑھی تھی اور وہ بات تو کئی عرصے وہ دل میں چھپائے بیٹھی تھی آج بھڑک کر اسکی زبان پر آ ہی گئی وہ جانتی تھی وریشہ کے ساتھ یہ سب کس نے کیا اسے اندازا تھا۔۔اور بلکہ یقین بھی مگر اسکے پاس کوئی ثبوت

نہیں تھا جس کی بنیاد پر وہ یہ کہتی تبھی اسنے ایک نمبر بار بار ڈائل کرنے کی کوشش کی اور وہ نمبر جا تو رہا تھا مگر۔۔۔کوئی فون نہیں اٹھا رہا تھا

اور جب اس نے ہمت نہیں ہاری تو دوسری ظرف سے فون اٹھا ہی لیا گیا۔۔

وہ کافی غصے میں تھی

فائز" وہ چیخی

فائز دوسری طرف پہچان نہیں سکا کہ وہ کون ہے

کون ہو" وہ بھڑک کر پوچھنے لگا۔۔۔

شناشنا بول رہی ہوں وریشہ کے ساتھ زیادتی تم نے کی تھی نہ"

وہ بے دھڑک بن اسکے سوال جواب کے بولی تو فائز دو لمحے لگے اسے سوچنے کے لیے کہ وہ کیا کہہ رہی ہے اور پھر فائز کی ہنسی کا قہقہہ گونج گیا

حالانکہ مجھے لگا تھا تم اسی دن پکڑ لو گی مگر تم نے اس دن نہیں پکڑی یہ بات اور آج تمھاری پونچھ پر کس کا پاؤں آ گیا ہے وہ تم نے تلملا کر پکڑ لیا اس بات کو" تمہاری اس گھٹیا حرکت کی وجہ سے میری زندگی جہنم ہو گئی ہے۔۔۔

تم جہاں بھی ہو واپس لوٹ مارو اور اپنے جرم کا اعتراف کر کے اس منحوس وریشہ سے شادی کر لو"

وہ اسے چلا کر کہہ رہی تھی

وریشہ سے شادی" فائز نے حیرانگی سے موبائل کیطرف دیکھا

تمھارا دماغ تو اپنی جگہ پر ہے" فائز نے کہا

ہاں میرا دماغ اپنی جگہ پر ہے میں جانتی ہوں تمھاری حوس بھری نظریں اسکو چھونے کو بے تاب ہیں ۔۔اور تم اس دن بہت کچھ کر دینا چاہتے تھے مگر وہاں شاذ آگیا

تو اب کر لو وہ بہت کچھ واپس لوٹ کر"

مگر تم ایسا کیوں چاہتی ہو

کیونکہ وریشہ میرے حق پر ڈاکہ ڈال چکی ہے اور وہ بھی صرف تمھاری وجہ سے"

وہ غصے کی انتہا پر تھی

فائز چپ ہو گیا۔۔

"شاذ اور وریشہ کی شادی ہو گئی ہے"

اسنے تسلی کرنا چاہی

ہاں میرے بارے میں سوچو کے میرے دل پر اس

ناپاک وجود کی مالک وریشہ کو اپنے شاذ کے ساتھ

دیکھ کر کیا محسوس کر رہی ہوں

میں نے وریشہ کے ساتھ کچھ نہیں کیا تھا۔۔"

فائز نے سچ بتایا

معلوم ہے میں چاہتی ہوں تم اپنے ہر عمل کو سچ کر

دیکھاو بھلے۔۔ پھر وریشہ جھنم میں جائے مجھے

کوئی فرق نہیں پڑتا۔

شنا کے انتقامی جزبات بہت بلند ہو رہے تھے

فائز کچھ نہیں بولا

"لیکن"

لیکن ویلن کچھ نہیں پلیز فائز لوٹ آؤ مجھے شاذ چاہیے واپس۔۔۔اور تمھیں وریشہ مل تو رہی ہے۔۔"

وہ بولی تو فائز کی آنکھوں میں وریشہ کا انچھوا وجود اتر آیا

اسنے گھیرہ سانس بھرا

اور۔۔۔کچھ کہہ کر فون بند کر دیا ثنا کے چہرے پر اطمینان کی سی کیفیت تھی مگر وہ جلد ہی اضطراب میں بدل گئ کیونکہ یہ تو اٹل حقیقت تھی کہ۔۔۔شاذ اور وریشہ ساتھ ہیں وہ اس بات کو کیسے بدلے کیسے اسے شاذ کی نگاہوں سے دور کرے اسکے علاوہ اسے کوئ اور زریعہ دیکھائی نہیں دیا تھا

---------- ----------

شاذ جب چلا گیا تو وریشہ نے کچھ دیر آرام کیا اور پھر وہ اٹھی تو بخار کم تھا۔۔

اسے زرا اچھا محسوس ہو رہا تھا لمبے بال رو رو کر سلجھائے ۔۔اور وہ نیچے آ گئ

آج اسنے ایک ارادہ کر لیا تھا کہ یہ بال کٹوا دے گی

۔۔۔۔

وہ کچن میں ائ تو بہت کچھ بنا ہوا تھا۔۔اور۔۔۔۔اسے بہت اچھا بھی لگ رہا تھا ساری چیزیں تیار تھیں تو اسے کیا ضرورت تھی کہ وہ۔۔کچھ بنائے اسنے پلیٹ میں اپنی مرضی کی چیزیں نکالیں اور کھانے لگی

یہ بھول گئ شاذ نے اسے منع کیا تھا کہ گھر میں رکھا کھانا نہ کھائے جبکہ خود پکا کر کھا لے

وہ بھول چکی تھی اسنے کھانا پیٹ بھر کر کھایا تو جسم میں کچھ طاقت سی محسوس ہوئی اور جیسے ہی طاقت آئی ویسے ہی اسے لگا کہ اب بس اسکے ڈیڈی کو یہاں ہونا چاہیے کہ اسے انکے پاس اور اب تو وہ یہاں اگئ ہے نہ جانے وہ لوگ پیچھے آئیں ہوں اور۔۔اسے نہ پا کر

وہ پریشانی کا شکار ہو گئ۔۔۔۔

پہلی بار شاذ پر غصہ آیا تھا وہ کیوں لایا تھا اسے یہاں

وہ منہ بسور کر دوبارہ سے پلیٹ سے کھانے لگی

تبھی ہیل کی ٹک ٹک کی آواز پر اسنے سر اٹھایا

اچھی لگ رہی ہوں میں اتر میں" وہ بولی اور اسکے سامنے شان بے نیازی سے بیٹھ گئ جبکہ وریشہ کنفیوز سی ہو گئ۔۔۔

اسکا طنز سمجھ گئ تھی یہ کپڑے اس لڑکی کے تھے۔۔۔۔

لیکن یہ شاذ کی کیا لگتی تھی۔۔۔اسنے آنکھیں اٹھائیں تو سامنے بیٹھی فرا بھی کچھ جلن کا شکار ہو گئ کیونکہ وہ تھی ہی اتنی حسین پھر عجب خماری تھی اسپر ۔۔۔۔

وہ جیلسی سے اسے دیکھنے لگی

آپ کون ہیں" وریشہ نے ہمت کر کے جاننا چاہا ۔۔

فراڈ فرانام ہے میرا یہ گھر یہ جائیداد
یہ سب میرا ہی تو ہے بس آغا شاذ کو کسی
مہربانی ہی وجہ سے مل گیا ہے"

وہ اپنے نیلز پر پھونک مارنے لگی

وریشہ کچھ سمجھی نہیں وہاں سے اٹھ کر جانے لگی

پوچھو گی نہیں میں شاذ کی کیا لگتی ہوں" اسنے
وریشہ کو پکارہ وریشہ رک گئ

حالانکہ اسے جاننے کی خواہش رکھنے تو نہیں چاہیے
تھی مگر پھر بھی وہ کھڑی تھی یہ جاننے کو کہ وہ ہے
کون اسکی۔

میں گرل فرینڈز ہوں شاذ کی میں اور شاذ
یہاں کافی عرصے سے رہ رہیں ہیں تمھارے آنے سے
پہلے وہ بار بار میرے روم میں آتا تھا اور اب جب

تم آ گئ ہو تو۔۔۔ کافی پرو بلم ہو رہی ہے شاید وہ تم سے کہہ نہیں پا رہا مگر تم ہم دونوں کے بیچ میں ہو"

فرا نے اپنی مرضی کی من گھڑت کہانی وریشہ کو سنا دی۔۔ شاید وہ ایک طرح سے شاذ سے بھی بدلہ لینا چاہتی تھی اسکے متعلق غلط افواہیں پھیلا کر۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ وریشہ۔۔ آگے چلی گئ فرا کو حیرانگی ہوئ کے وہ کچھ بولی کیوں نہیں اور دوسری طرف وریشہ اپنی قسمت پر حیران تھی

پوری زندگی جتنی اسنے اب تک گزاری تھی ایک پاک اور جائز رشتے کے لیے خود کو سینچ سینچ کر رکھا تھا کسی کی بڑی نظر سے بھی خود کو بچایا تھا اور شوہر کیا ملا تھا اسے۔۔۔۔

آج اسے۔۔۔اپنی بزدلی ہر بھی رونا آرہا تھا اگر وہ بھی ایک مظبوط اور۔۔۔۔بے دھڑک سب کہہ دینے والی لڑکی ہوتی تو وہ اپنے باپ بھائیوں کے سامنے کھڑی ہو جاتی شاذ کو سنا دیتی

اسے یہ سب دن نہ دیکھنے پڑتے اور شاذ سے تو گھن محسوس ہوئی تھی اسے۔۔۔

وہ کیا انسان تھا۔۔منگیتر کے ہوتے ہوئے ایک پرائی لڑکی کے ساتھ غلط حرکت کی کوشش کی اور۔۔۔ پھر جب شادی ہو گئی۔۔تو ایک گرل فرینڈز کے ساتھ رہ رہا تھا دل میں نفرت بڑھ گئی۔۔یہ شاید شکوہ تھا وہ خود سمجھ نہیں پا رہی تھی۔۔مگر اس وقت اسنے ایک فیصلہ کیا تھا کہ وہ مزید اسطرح نہیں رہے گی اسکے تو باپ بھائیوں نے بھی

جیسے شکر ادا کیا تھا کہ اسے چھوڑ کر بھول ہی گئے تھے تو جو بھی کرنا تھا کچھ سنہ کچھ اسے اپنے لیے خود ہی کرنا تھا۔۔۔ تبھی وہ اپنے دماغ میں الٹی سیدھی ترکیبیں سوچنے لگی تھی

--

تانیہ طاہر ناولز

شاذ معمول کے مطابق واپس لوٹا۔۔ تو روز کیطرح سناٹا ہی تھا بس ملازم ادھر ادھر کام کرتے پھیر رہے تھے

www.BestUrduBook.com

۔۔۔وہ تھکا ہوا تھا۔۔۔

اپنے کمرے میں جیسے ہی جانے لگا فرار وز کیطرح اسکے سامنے تھی مگر آج ان دونوں کو کوئی اور بھی دیکھ رہا تھا۔۔ اور وہ وریشہ ہی تھی جس نے اس بات کو پکا کر لیا تھا کہ شاذ ایک گھٹیا آدمی ہے اور اسنے سوچ

لیا تھا کہ وہ شاذ سے الگ ہو وہ جائے گی وہ نہیں رہ سکتی اتنے بد کردار آدمی کے ساتھ شاید شنا بھی غلط تھی جو اس جیسے مرد کے لیے لڑ رہی تھی۔۔۔

فرا نے مسکرا کر شاذ کو دیکھا جبکہ شاذ نے اکتا کر

آج ارشد آیا تھا اور اسنے شاذ کو بہت ٹیز کیا تھا یہ کہہ کہہ کر کے وہ بھیک کھا رہا ہے سلمان کی شاذ کچھ بولا نہیں تھا۔۔۔

کیونکہ پارٹی کی زمہ داری اسنے جس طرح سنبھالی تھی اور سب جس طرح اس سے خوش تھے راشد کی حد جائز تھی اور وہ حد کی بدولت ہی یہ سب کہہ رہا تھا تبھی اسنے کچھ نہیں کہا تھا

اور راشد کو برداشت کرنے کے بعد فرا کو برداشت کرنے کی ہمت نہیں تھی الٹا اسکا سر بھی دکھ رہا تھا

کیسے ہو"

میں فلحال کوئی بات نہیں کرنا چاہتا" وہ بولا اور گزرنے لگا

بیوی کے پاس جا رہے ہو۔۔ تم چاہو تو تمھاری یہ تھکاوٹ میں"

شیٹ آپ" وہ دھاڑا۔۔ اور اسکی دھاڑ پر اندر وریشہ کانپ گئی۔۔

مجھے سمجھ نہیں آتا تمھارے جیسی ہر لڑکی بس یہ خواہش کیوں کرتی ہے کہ مرد اسکے نزدیک رہے بھلے کسی بھی رشتے سے۔۔

وہ اسکا محرم ہو یہ نہ ہو بس مرد چاہیے ہوتا ہے تمہارے جیسی عورتوں کو اور میں تمھیں بتا رہا ہوں میں فرا اسلمان کہ آغا شاذ جائز اور حلال

رشتوں کی قدر کرتا ہے اور ہر کام جائز ہی پسند کرتا ہے

میری تھکاوٹ دور کرنے کے لیے میری بیوی موجود

ہے"

جسے تم منہ نہیں لگتے تم کیا لگتا ہے کیا مجھے نظر

نہیں آرہا شاذ۔۔۔۔تم میں"

اسنے خود سے چمٹتی فرا کو دور دھکیلا وہ حیران تھا

اس عورت پر بلآخر اپنی اصلیت وہ دیکھا ہی گیا

تھا

اور شاذ نے اسکا منہ جکڑ لیا

تمھیں کس نے کہا ہے یہ سب"

وہ آنکھیں نکال کر اسکو کھانے کو دوڑا تھا۔۔۔۔

دیکھا ہے میں نے اس رات تم صرف میری

وجہ سے۔۔اسکے روم میں گئے تھے جب تمھیں

اس میں انٹرسٹ نہیں ہے تو۔۔۔ تم میری طرف دیکھ سکتے ہو میں تمھیں خوش کر دوں"

شاذ سر تھام گیا۔۔۔

گارڈ" وہ چلایا۔۔۔

اور گارڈز کو بلایا

فرا آنکھیں حیرت سے کھولے اسے دیکھنے لگی

میں چاہو تو یہ گارڈز تمھیں اٹھا کر یہاں سے پھینک دیں گے مگر میرا ضمیر گوارہ نہیں کر رہا ہے کہ رات کے اس پھیر میں ایک اکیلی لڑکی کو یہاں سے نکال دوں۔۔۔ تو بہتر ہو گا صبح جو چاہتی وہ یہاں سے لے کر جانا لے جاؤ اور اس گھر میں دوبارہ نظر نہ آنا اگر تم دیکھائی دی تو میں" وہ مٹھیاں بھینچ گیا

میں تمھیں سچ کہہ رہا ہوں فرا اسلمان جو اتنے عرصے سے ثبوت اور باتیں میں اپنے اندر چھپائے بیٹھا ہوں وہ سب پولیس کے حوالے کر دوں گا اور تم میری اتھیورٹی اور طاقت کو تو جانتی ہو۔۔۔ کہ تمھیں کوئی مائی کا لعل باہر نہیں نکلوا سکتا دوبارہ"

وہ انگلی اٹھا کر وارن کرنے لگا

فرا اپنے ہی پاؤں پر لگی کلہاڑی پر دنگ کھڑی رہ گئی جبکہ شاذ نے گارڈز کو ایک اشارہ کیا میم کو انیکسی کا راستہ دیکھاؤ رات وہاں گزار کر صبح یہ اس گھر میں دیکھائی نہ دیں"

وہ حتمی لہجے میں بولا کر واقعی ہی وریشہ کے کمرے کی جانب چل دیا جبکہ وریشہ کا حلق خشک ہو گیا وہ سب سن چکی تھی فرا جھوٹ بول رہی تھی یعنی شاذ اور فرا

اور وہ بھی بہت کچھ غلط سمجھ رہی تھی اسنے جلدی سے

دوڑ کر دروازے کو لاک کر لیا اسکا دل بری طرح

دھڑک رہا تھا

شاذ کے غصے سے پہلے روز کیطرح گھبرا اٹھی تھی

دوسری طرف فرا چیخنے چلانے لگی

نہیں تم میرے ساتھ یہ سب نہیں کر سکتے تم

تم دو ٹکے کے آدمی میرے شوہر کے پیسے پر اتنے امیر ہو کر

تم۔۔۔۔مجھے گھمنڈ دیکھاؤ گے"

گارڈز البتہ اسے گھسیٹ کر باہر دھکیل چکے تھے

شاذ نے ورشیہ کے روم کے لوک پر ہاتھ رکھا وہ

لاک تھا اندر سے۔۔

اسکا چہرہ سرخ ہو گیا

آنا پر ایک تازیانہ سا لگا۔۔۔۔

اور وہ وہاں سے ہٹ گیا اور وہ اپنے قدموں سے اسکے

روم کیطرف بڑھا تھا اسے خود پر غصہ آیا اور پھر

کمرے میں وہ آیا تو لیٹ گیا ویسے ہی جوتوں سمیت

وہ بیڈ پر گیرہ اور آنکھیں زور سے بند کر لیں

تانیہ طاہر ناولز

اگلی صبح وریشہ کے لیے حیران کن تھی عادر یہاں

"---

www.BestUrduBook.com

وہ دوڑتی ہوئی آئی اور اپنے بھائی کے گلے لگ کر۔۔روئے لگی

عادر البتہ بہت گرم جوشی سے ملا تھا میں گیا

تھا وہاں گڑیا مگر ان لوگوں نے کہا ہم نہیں جانتے

کہاں ہو تم اور پھر میں پریشانی میں آخر تم
تک پہنچ گیا

حالانکہ اس چیز کی ضرورت نہیں تھی مسٹر عادر
خانزادہ میری بیوی میرے پاس تھی۔۔۔۔"

پیچھے سے شاذ کی آواز پر دونوں بہن بھائی ایک
دوسرے سے جدا ہوئے اور عادر کی آنکھوں میں
دیکھتے ہوئے شاذ وریشہ تک پہنچا اور اسنے ایک
جھٹکے سے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے بازووں
کے حصار میں لے لیا

وریشہ کا دم خشک ہو گیا عادر اسکی ڈھٹائی پر
شاید زندگی میں پہلی بار جز بز ہوا تھا

کیوں تمھیں اتنی فکر ہو رہی ہے زبردستی اپنی بہن میرے
سر پر چیپکا دی ہے تم نے اب میں تو رشتہ نبھا رہا

ہوں تم بتاؤ۔۔۔ مردوں کیطرح رشتہ نبھا رہے وہ یہ گھیسی پیٹی عورتوں کی طرح باتوں کو رگڑ رہے ہو"

وہ مسکرا کر بلکل ایک مختلف شاذ کی طرح بول رہا تھا جو جزباتی نہیں تھا جو عادر کو ٹریپ کر رہا تھا۔۔

وریشہ نے اس سے الگ ہونا چاہا مگر گرفت سخت تھی اسے اچھا نہیں لگ رہا تھا شاذ اسکے بھائی کے سامنے اسے جکڑے کھڑا تھا اور وریشہ ۔۔شرمندگی سے سرخ ہو رہی تھی

شاذ کو عادر نے اگنور کر دیا

ڈیڈ نے روکا ہوا تھا ہمیں ورنہ ہم سارے بھائی تم سے ملنے کو بے چین تھے"

واقعی۔۔۔۔ تو بہنوئی سے نہیں ملنے کو بے چین یہ غلط بات ہے وریشہ میں اسکا اثر لے سکتا ہوں۔۔۔

تمھارے بھائیوں کو اپنے اکلوتے بہنوئی کی قدر اور عزت کرنی چاہیے" اسنے وریشہ کی جانب دیکھا اور پھر مسکرا کر عادر کی طرف

تم اپنی بکواس"

آآآ" شاذ نے گن نکالی اور دیکھتے ہی دیکھتے عادر کی پیشانی پر رکھ دی وریشہ کی چیخ نکل گئ۔۔۔۔

اور اسنے کانپتے ہاتھوں سے شاذ کی گن کو پکڑ لیا کیا کر رہیں ہیں اپ یہ۔۔ہم۔۔ہمارے بھائی ہیں یہ آپ ۔۔آپ نیچے کریں"

وریشہ اٹکتے ہوئے بولی

عادر اور شاذ ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے عادر سمجھ گیا تھا اب یہ وہ شاذ نہیں رہا۔۔جو پولیس کے خوف سے۔۔جو وہ کہے کر جائے

اس وقت اسکے ہاتھ میں جو پاور تھی اس سے عادر بھی ٹکر نہیں لینا چاہتا تھا

تو کہو اپنے بھائی کو یہاں سے اپنی شکل گم کرے۔۔۔" وہ بندوق کی نوک سے ہی۔۔۔ اسے یہاں سے دفع ہو جانے کا کہہ رہا تھا

وریشہ نے عادر کیطرف دیکھا

تانیہ طاہر ناولز

تم ٹھیک "

میں نے کہا نکلو ورنہ میری بندوق تو تم خانزادوں کی کب سے پیاسی تھی۔۔"

وہ دھاڑا۔۔۔۔

پلیز بھائی جائیں پلیز جائیں آپ ہماری فکر مت کریں ہم بلکل ٹھیک ہے" وہ روتے ہوئے بولی عادر کی فکر جو تھی

تم بہت غلط کر رہے ہو یہ "

سالے صاحب۔۔۔ یہاں سے بس چلتے

پھیرتی نظر آئیں۔۔۔ میری گن کافی مہنگی ہے

اکثر خود بخود چل جاتی ہے "

وہ سکون سے بولا

پلیز بھائی جائیں آپ "

تانیہ طاہر ناولز

وریشہ عادر کو۔۔۔ دور کرنے لگی۔۔

تمھاری بہن بھی میرے پاس ہے۔۔ اور تم بھی میرے

سالے ہو ایک حساب سے۔۔ تو "

www.Buttarbook.com

شاذ کا قہقہہ بلند ہوا۔۔۔

کیا تمھیں لگتا ہے مجھے کسی سے کوئی فرق پڑتا ہے۔۔۔۔

چہ چہ چہ تمھاری بہن کے ساتھ جو میں نے

کیا کیا اسکے بعد بھی تمھیں میرے اندر کے جانور

سے کوئی اچھی امید ہے تم حرم کو مارو یہ زندہ رکھو نان

آف مائے بیزنیس"

وہ جان بوجھ کر عادر کو اڑانے کے لئے بولا تھا جبکہ

عادر خون آشام نظروں سے اسے دیکھنے لگا اور

دوسری طرف وریشہ بھی ساکت رہ گئ۔۔۔

وہ مسکرا کر۔۔۔۔ شانے اچکا گیا

شاید تمھیں اپنی عزت پیاری نہیں ہے"

اسنے گارڈ کو بلایا اور عادر کو وہاں سے نکالنے کے لیے کہا

عادر وک گارڈز نے نکال دیا اور وریشہ کو یوں ہی چھوڑ کر وہ

گن گن ہولڈر میں لگاتا وہاں سے اپنے روم میں چلا گیا

وریشہ جبکہ زمین پر بیٹھتی چلی گئ

آج اسنے اقرار کر لیا تھا خود مان لیا تھا کہ وہ ہی

تھا وریشہ کو غلط نہیں لگا تھا

وریشہ کو بے ساختہ بے حد غصہ آیا تھا اور یہ زندگی میں پہلی بار تھا جو اسنے غصہ کیا تھا

کسی پر وہ بھی اتنا شدت بھرا وہ تیز تیز قدم چلتی شاذ کے روم میں اگئ

شاذ جو شرٹ لیس تھا تاور لینے جا رہا تھا

وریشہ کو دیکھ کر ایک منٹ کے لیے چونکا اور وریشہ شاذ کو دیکھ کر مکمل ہی سٹپٹا اٹھی۔۔۔

شاذ نے پہلے اپنی شرٹ کی جانب ہاتھ بڑھایا اور۔۔۔

پہنے کا سوچا مگر پھر رک گیا

وہ کیوں پہنتا۔۔وہ اسکی محرم تھی اور ضرورت ہی کیا تھی کچھ اس لڑکی کے بھی حواس ٹھکانے لگانے چاہیے اسے

ویسے اچھا کیا تم خود ہی اگئ

وریشہ ایکدم حیرانگی سے۔۔اسکی جانب دیکھتی اور نگاہ جھکالی اور وہ وہاں سے بھاگنے کے لیے پر تولنے لگی کہ شاذ نے اسکی کلائی کو جکڑ کر اندر کھینچا اور لات مار کر دروازہ بند کر دیا دونوں پہلی بار ایک دوسرے کے اتنے قریب تھے

تانیہ طاہر ناولز

[8/27, 10:29 AM] Tania Tahir: کچے گڑھے

تانیہ طاہر ناول

www.BestUrduBook.com

قسط28

وریشہ اسکے چھونے پر بے ساختہ دنگ نظروں سے اسے دیکھنے لگی

شاذ نے اپنے ہاتھ ہٹا لیے اسکی نظروں سے جیسے اسے بھی احساس ہوا تھا

وریشہ کو لگا وہ اس گزشتہ منظر میں کھو گئی ہے یہ لمس

اور وہ لمس ان دونوں میں بہت فرق تھا

بہت شاید زمین آسمان کا فرق۔۔

وریشہ یوں ہی ساکت کھڑی رہی

شاذ البتہ دور ہو گیا تھا جبکہ اس وقت وہ اس لڑکی کے دماغ ٹھکانے لگانے والا تھا مگر نہیں اسنے کچھ نہیں کیا اور وریشہ کو باہر جانے کا کہا

"کیوں آئی ہو یہاں جاؤ یہاں سے

وہ بولا۔۔۔ سختی سے.... وریشہ تو جیسے کھو سی گئ تھی

ہاں بہت فرق تھا وہ مان رہی تھی یہ بات۔۔۔

مگر اس وقت وہ وہاں سے نہیں گئ

نہ جانے اس میں کیسے اتنی ہمت آئ وہ اٹھی اور

خود ہی شاذ کے دونوں ہاتھ تھام لیے۔۔۔

اسکی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں شاذ نے اسکے

کانپتے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں پر محسوس کیا تو وجود میں

عجیب سی ہلچل مچ گئ مگر وہ اس وقت اپنے ذہن و

توازن میں نہیں لگ رہی تھی

یہ یہ وہ ہاتھ نہیں ہیں"

وہ دنگ نظروں سے اسے دیکھتی رہی جبکہ شاذ نے

گہرہ سانس بھرا قدرت نے خود ہی اسکو

پاکدامن ثابت کر دیا تھا

وریشہ ایکدم پیچھے ہٹی اور وہ اپنے بالوں کو مٹھیوں میں جکڑتی دیوار سے جا لگی۔۔۔اور نیچے بیٹھتی چلی گئ

جبکہ شاذ اسی کی جانب دیکھ رہا تھا

وہ چاہتا تو اسپر طنز کرتا اسے سناتا اسے۔۔۔ جتاتا کے اسنے کتنا احسان کر دیا تھا اسپر کہ نہ کچھ کرتے ہوئے بھی اسنے اس سے شادی کر لی تھی۔۔۔مگر نہیں

اسنے ایسا کچھ نہیں کیا اسکے دل نے اجازت ہی نہ دی اور آج دل کے چور نے اصل شکل اختیار کر لی تھی وہ تمام تر نفرت غصے اور بدلے کے باوجود بھی وریشہ سے جتنی رغبت رکھتا تھا اسکا دل اسے یہ اجازت ہی نہیں دیتا تھا کہ وہ اسے سنائے احسان جتائے یہ نفرت کا اظہار بھی کرے

وہ خاموش کھڑا تھا جبکہ اسکی سرخ آنکھیں

دیکھتے ہی دیکھتے مزید سرخ ہو گئیں اور آنکھوں سے

آنسو متواتر بہنے لگے

شاذ کے دل کو کچھ ہو رہا تھا

وہ ہمیشہ جائز اور اپنے دار رشتوں کی قدر کرتا تھا اور

یہ بات سب جانتے تھے ورنہ ثنا نے اسکے اور

اپنے بیچ کے فاصلوں کو ہزار بار ختم کرنے کی کوشش کی

تھی۔۔۔وہ ایک مظبوط عصاب کا مرد تھا۔۔کبھی

ثنا کے بڑھے ہوئے ہاتھ نہیں تھامے تھے

وریشہ کے ساتھ رغبت اور دل کا معملہ شاید اس

جائز رشتے میں بندھنے کے بعد زیادہ اسکی

جانب ہو گیا تھا

ہم ہم سے کیا ہو گیا ہم نے آپ پر بہتان لگا دیا۔۔۔

آپ آپ وہ یہ لمس یہ ہاتھ وہ نہیں ہیں"

وہ شاکڈ تھی۔۔شاید جان گئی تھی۔۔۔شاذ خوش ہونے کے بجائے۔۔۔اداس سا دکھ رہا تھا اور اس سے لاکھ بچنے کے باوجود یہ اسکی محبت ہی تھی ہاں آج وہ مان رہا تھا اسے وریشہ سے پہلے دن سے محبت تھی شاید تب جب اسے دیکھا پہلی بار دیکھا۔۔۔تو وہ بھی یونیورسٹی کے ہر لڑکے کیطرح اسپر مر مٹا تھا وہ دیکھتی ہی ایسی تھی۔۔بے حد حسین۔۔۔۔

شاذ اسکی کیفیت سے خود ہی بے چین ہو اٹھا اور دل نے تو کہہ ڈالا کہ کاش وہ جان ہی نہ پاتی۔۔۔

متجسس تو وہ خود بھی تھا کہ آخر وہ کون شخص تھا جس نے یہ سب کیا تھا۔۔کون تھا جس نے اسے اس ذہنی اذیت میں دھکیل دیا تھا مگر۔۔۔فلحال وہ کچھ نہیں کر رہا تھا اور سب چیز خود بخود ہی کھل گئی

وریشہ پاگل سی ہو رہی تھی بار بار اپنے ہاتھوں کو ہاتھوں پر مارتی

منہ پر مارتی اور شاذ اسے یہ سب دیکھا نہیں گیا

تبھی وہ اسکے پاس اسکے سامنے زمین پر بیٹھ گیا

وریشہ اپنے حواسوں میں نہیں لگ رہی تھی

یہ یہ ہم سے کیا ہو گیا۔۔۔ثنا ہم سے ٹھیک

نفرت کرتی ہے۔۔ہم نے ہم نے آپ پر الزام لگا دیا

شاذ۔۔۔ہم سے ثنا ٹھیک نفرت کرتی ہے

۔۔۔۔یہ وہ ہاتھ نہیں ہیں نہیں ہیں" وہ چہرہ چھپا کر

پھوٹ پھوٹ کر رو دی

شاذ کچھ کہہ نہیں پا رہا تھا

چپ بیٹھا رہا۔۔۔۔

آپ آپ ہمیں چھوڑ دیں آپ ہمیں طلاق دے دیں

۔۔۔۔ آپ وہ نہیں ہیں یہ ہاتھ وہ نہیں تھے مگر

خوشبو"

وہ سسک اٹھی اسکا وجود ہچکیاں بھر رہا تھا

مگر خوشبو تو یہ ہی تھی۔۔ آپ کی خوشبو تھی۔۔۔۔

آپ کی ہی تھی ہمارے ارد گرد ہمارے وجود کو کسی اور نے چھوا

تھا آپ نے نہیں ہم ہم ناپاک ہیں ثنا ٹھیک کہتی

ہے ہم نے کتنا بڑا گناہ کر دیا ہمیں تو اللہ تعالیٰ بھی

معاف نہیں کریں گے"

وہ سسک رہی تھی اور شاذ اتنا ہی اسکے لئے جیسے بے

چین ہو رہا تھا

وہ اسکے آنسو صاف کرنے لگا شاید وہ پر سکون ہو گئی تھی

کہ جس نے محرم نے اسے چھوا تو شادی اسی سے ہو گئی

اور اب یہ تسلی یہ سکون بھی ختم ہو گیا تھا

وریشہ" اسنے اسے پکارہ

نہیں آپ آپ ہم سے دور رہیں سنہ کریں آپ

آپ پر الزام لگایا ہم نے"

وہ رو رہی تھی جبکہ شاذ نے دانت بھینچ لیے

وہ اس شخص کو بلکل نہیں چھوڑنے والا تھا جس نے

وریشہ کے ساتھ یہ سب کیا تھا

وہ گھیرہ سانس بھر کر۔۔اسکا ہاتھ تھام گیا

درحقیقت اسکے پاس الفاظ بھی تو نہیں تھے

آپ آپ ہمیں طلاق دے دیں۔۔۔ہمیں چھوڑ دیں

آپ ثنا سے شادی کر لیں۔۔۔"

وہ اس سے بولی جبکہ شاذ کی بس ہو چکی تھی

وریشہ"

اسنے ایکدم اسکے شانے جھنجھوڑ ڈالے۔

وریشہ اسکی آنکھوں میں مارے شرمندگی کے دیکھ نہیں پائی

سچ تو یہ تھا کہ شاذا اس وقت یہ چاہتا تھا کہ وریشہ کو یہ سچ پتہ ہی نہ چلے

وہ اسے خود سے یوں ہی لڑتے ہوئے اچھی لگتی تھی کیونکہ وہ وریشہ خانزادہ کا ایک نیا روپ تھا

اور اس وقت وہ بلکل پہلے جیسی لگ رہی تھی اس سے خوف زدہ اس سے سہمی سہمی اور شرمندہ بھی تھی

اب بھی وہ سر جھکائے مسلسل رو رہی تھی

پلیز آپ ثنا سے شادی کر لیں آپ ہمیں چھوڑ دیں ہم نے اپ پر الزام لگایا ہے پلیز آپ معاف "

شیٹ آپ " وہ ایکدم ہی اسکے بالوں میں اپنی سخت انگلیاں گاڑھ کر سختی سے جکڑ گیا۔

تم مجھے بتاؤ گی کہ میں کس سے شادی کرو اور کس سے نہیں

شادی تم نے کی مجھ سے زبردستی وریشہ خانزادہ تم نے اپنے پاؤں پر کلہاڑی خود ماری ہے اور میں تمھارا پابند نہیں ہوں کہ تم مجھے کہو شنا سے شادی کرلو تو اب میں جا کر شنا سے شادی کرلو تو ایک بات یاد رکھو "

وہ اسکے بے ساختہ ہی بہت نزدیک آگیا

وریشہ آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہی تھی

دل کی دھڑکن شاذ کو سنائی دے رہی تھی جو ہر گزرتے لمحے کے ساتھ تیز تر ہوتی جا رہی تھی اور شاذ چاہتا تھا شاذ کا دل چاہتا تھا ان دھڑکنوں میں شاذ کا نام سنائی دے یہ خوف جو اسے مجرم سمجھ کر اسکی انکھوں سے شاذ کے لیے نکل گیا تھا

اسوقت بھی وہ اس خوف سے بے خوف دیکھنا

چاہتا تھا وہ چاہتا تھا وہ بھول جائے کہ اسکے

اندر شاذ کے نام کا کوئ خوف بھی تھا

یوں ہی رہے وہ اسکے ساتھ اس سے لڑتی جھگڑتی

مگر وریشہ کانپ رہی تھی

آغا شاذ الو کا پٹھا نہیں ہے کہ ایک کم عقل لڑکی

اسپر الزام لگا کر پہلے اس سے شادی کرے اور اب جو

حکم کرے وہ کرتا جائے تو بھولو مت مجھے تم سے کوئ

محبت وحبت نہیں ہے۔۔

فلحال تم میری بیوی ہو اور اس حقیقت کو اپنے اس کم

عقل دماغ میں بیٹھا کر رکھو۔۔۔"

وہ بھڑک کر بولا

اور جس دن جب میں چاہو گا تب یہ رشتہ ختم ہو گا۔۔اور میں جس سے چاہو گا شادی کروں گا تو تم مجھ پر سے اپنی نگاہیں ہٹا کر خود پر فوکس کرو کہ تم میری بیوی ہو۔۔۔۔وریشہ خانزادہ سے وریشہ شاذ بنی ہو اپنی پسند سے"

وہ اسے جتا رہا تھا آنکھوں ہی آنکھوں میں کچھ سمجھا رہا تھا

جبکہ وریشہ کا دم خشک ہو گیا اسنے گھونٹ حلق میں اتارا۔۔

اور ہاں سب سے اہم یہ بات کہ میں وہ شخص ہوں یہ نہیں تم یہ بات کسی سے نہیں کرو گی۔۔اوکے وریشہ یہ بات کسی کو نہیں بتانی" وہ اسے سمجھانے لگا وریشہ اسکی آنکھوں کے گھورنے پر معصومیت سے سر ہلا گئ

جبکہ۔۔۔شاذ نے اسے چھوڑ دیا۔۔۔اسکا گال تھپتھپا کر

اور اٹھ گیا۔۔

جبکہ وریشہ اسے چور چور نظروں سے دیکھنے لگی تھی۔۔

شاذ کچھ کہے بنا واشروم میں چلا گیا اسنے

فریش ہونا تھا اگر وہ اتنا ہی بے توجگی کا شکار

رہتا تو اسکی پارٹی بیٹھ جاتی وہ سلمان بٹ کا

بھروسہ نہیں توڑنا چاہتا تھا اسکے پی آئے کی کال ا

رہی تھی۔۔اور وہ۔۔۔اگر وریشہ کے پاس سے نہ ہٹتا تو

ضرور وریشہ کے سامنے ہتھیار ڈال کر بہک اٹھتا

۔۔۔۔

وہ تبھی اسے چھوڑ چکا تھا اور ابھی شاذ نے واشروم کا دروازہ

بھی بند نہیں کیا تھا کہ وریشہ وہاں سے بھاگ گئ

شاذ نے کچھ نہیں کہا اور فریش ہونے چلا گیا

جبکہ وریشہ بھاگ کر اپنے کمرے میں آئی اور

اسنے دروازے کو لاک کر دیا

اسکی دھڑکن اتنی تیز تھی کہ وہ سنبھال نہیں پا رہی

تھی

اس سے اپنا دل ہی قابو میں نہیں ارہا تھا

ہاں یہ سچ تھا شاذ وہ نہیں تھا وہ ہاتھ ان ہاتھوں کی سختی اور

وحشی پن کو محسوس کرتی تھی تو گھنٹوں ذہنی طور پر مفلوج سی ہو

جاتی تھی

لیکن اس وقت سب جاننے کے باوجود اسکی

کیفیت وہ نہیں تھی وہ اس وقت شاذ کے الفاظ سوچ

رہی تھی کہ وہ۔۔اسے دھتکارنے اور نفرت کا احساس

دلانے کے بجائے اسے یہ احساس دلا رہا تھا کہ وہ

یہ سوچ کے وہ اسکی بیوی ہے

جو کچھ وریشہ کو سمجھ ارہا تھا۔۔۔اسکے ہاتھ پاؤں پھلانے کو کافی تھا۔۔اسنے اپنے ہاتھوں کیطرف دیکھا وہ کانپ رہے تھے یہ شاذ کی قربت اور اسکی باتوں کا اثر تھا

اسنے خود کو سمیٹ لیا وہ اب باہر نہیں جائے گی وہ فیصلہ کر چکی تھی

شناسے کچھ بھی برداشت نہیں ہو رہا تھا۔۔اسکو لگ رہا تھا یہ سوچ سوچ کر کے شاذ اور وریشہ اتنے دنوں سے ایک ساتھ ہیں اسکا یا تو دم نکل جائے گا یہ وہ پاگل ہو جائے گا اسکے اندر جنون سے اٹھ رہے تھے مگر افسوس تو یہ تھا وہ کچھ کر نہیں پا رہی تھی اسنے غصے میں چچی کو فون کیا

جب انھوں نے فون نہیں اٹھایا تو وہ انکے گھر پہنچ گئ

اور انکے سامنے کھڑی وہ انسو بھاتی انھیں دیکھ رہی تھی

بیٹا تم رومت میں شاذ کو بلا

چچی شاذ کو بلانا نہیں ہے اسکے پاس جانا ہے بس

۔۔ میں نہیں برداشت کر سکتی یہ سب

تم غلط سمجھ رہی ہو۔۔۔ شاذ کبھی اسے بیوی کا حق نہیں دے

گا

میں نہیں آپ بھول رہیں ہیں شاذ صرف جائز

رشتوں پر یقین رکھتا ہے اور میں جانتی ہوں آپکے بیٹے

کے اندر کا چور"

وہ چیخی جبکہ۔۔ چچی حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

ہم ہم کل ہی چل رہے ہیں"

وہ پریشان سی ہو گئیں تھیں ہاں یہ سب وہ کیسے بھول

گئیں تھیں

انھیں بھی بھولنا نہیں چاہیے تھا انکے بیٹے کے

مزاج کیسے ہیں

جبکہ دوسری طرف وہ شاذ کے کمرے میں

رک گئی تھی یہ رات گزارنا مشکل تھا وہ چاہتی تو

اس وقت بھی چلی جاتی مگر اس وقت شاذ کی

کوئی گاڑی اور گارڈ یہاں موجود نہیں تھا

اور گارڈز ہی اسکے گھر کا ایڈریس جانتے تھے

تبھی اسے کم از کم ایک رات تک تو انتظار کرنا تھا

دوسری طرف وہ فائز سے بھی رابطے میں تھی اور

اسے فورس کر رہی تھی وہ واپس لوٹ آئے اسے بلکل بھی

وریشہ سے دلچسپی نہیں تھی فائز وریشہ کے ساتھ کچھ

بھی کرتا مگر شاذ اور وریشہ الگ ہو جاتے اور یہاں

بات ختم تھی شاذ پر اسکا حق تھا شاذ اسکا تھا

وریشہ کا نہیں وہ سوچ چکی تھی اسنے کیا کرنا ہے

شاذ سارے دن اپنے کاموں میں مصروف رہا تھا

اسکا انٹرویو تھا اور چند دنوں میں ایک بہت

کم عمر لیڈر ہونے کی وجہ سے اکثر جگہوں سے

اسے انٹرویو کے لیے بلایا جاتا تھا مگر وہ انکار کر دیتا

تھا

کیونکہ شاذ کو ان چیزوں میں دلچسپی نہیں تھی

اور اب بہت فورس کے بعد اسکو انٹرویو کے لیے

راضی کر لیا گیا تھا

کل اسنے انٹرویو کے لیے نکلنا تھا اور شاہزیب نے

اسے پوری لیسٹ دی تھی جو اس وقت اسکے ہاتھ میں

تھی مگر ان سب چیزوں پر فوکس کے بجائے شاذ کا

دھیان اور مکمل دھیان وریشہ کی جانب تھا

اسنے گھڑی میں وقت دیکھا رات کے

ساڑھے بارہ کا وقت تھا اور وہ تقریبا دو بجے تک

کام کرتا تھا۔۔۔مگر آج کام کرنے کا دل نہیں کر رہا تھا

۔۔تبھی وہ تادیر اس سپیچ کو گھورتا رہا۔۔۔اسنے خود کو

سمجھانے کی بہت کوشش کی تھی کہ اسکی ماں وریشہ کو

کبھی قبول نہیں کرے گی اور وریشہ اسکے بھائی کے

قاتلوں کی بیٹی تھی

مگر دل نے دلیل دی کہ وریشہ کا تو کوئی قصور نہیں

اس میں اور۔۔وہ بے چینی سے اپنی جگہ سے اٹھ گیا

اسکے پی آئے نے اسکی جانب دیکھا

میری طبعیت کچھ ٹھیک نہیں میں گھر جاؤں گا"

وہ بولا اور اپنے پی آئے سے ہی نگاہ چراتا وہ وہاں سے نکل گیا

سارے راستے وریشہ خانزادہ اسکے دماغ پر چھائے ہوئے تھی

اسکا دل مسرور سی کیفیت کا شکار تھا جیسے۔۔وہ اسکی چاہت سے بھر رہا ہو اور وریشہ کی طلب سب کچھ جاننے کے باوجود بہت تیزی سے اٹھ رہی تھی

وہ جانتا تھا کہ وریشہ وہ لڑکی نہیں جس کو قبول کر لینا اتنا آسان ہو اور وہ۔۔۔ سلمان اور اپنے بھائی کی بات بھی نہیں بھولا تھا مگر یہ دل اس دل کا کیا کرتا وہ۔۔۔۔

وہ بہت بے چینی کا شکار تھا

وہ گھر پہنچا تو سیدھی نگاہ وریشہ کے کمرے پر اٹھی اور اسنے گھیرہ سانس کھینچا۔۔۔

وہ اپنے روم میں جانا چاہتا تھا اسنے ایک پل کے لیے سوچا وہ اتنے کمزور نفس کا نہیں تھا کہ وہ اسکی طلب کے لیے بے چین ہو اٹھے

وہ اپنے کمرے میں جانے لگا کہ گارڈ اسکے پاس آ گیا

سر وہ فرامیم کا کیا کرنا ہے وہ یہاں سے جانے کے لیے راضی نہیں ہیں"

اسنے کہا تو شاذ کو سخت تپ چڑھی

وہ ان دونوں بہن بھائیوں کو انکی اوقات اچھے سے بتا سکتا تھا اسکے پاس سارے ثبوت تھے بس فرا کے عورت ہونے کا لحاظ کر رہا تھا ورنہ پولیس میں ایسا گھسیٹوتا کے سالوں وہ جیل میں پڑے رہتے۔۔اور ان دونوں کو بھی شاذ کی پوزیشن کا خیال تھا

شاذ نے پہلے یہ ہی مسلہ حل کرنے کا سوچا پہلے وہ اپنے دل کے بے قابو ہونے پر بہت الجھا ہوا تھا اور اب۔۔۔۔ یہ فرا کا قصہ وہ۔۔ سیدھا انیکسی کی جانب چلنے لگا۔۔۔ اور جب وہ انیکسی کے باہر آیا تو فرا اندر چھپ کر بیٹھ گئ

شاذ نے غصے سے مٹھیاں بھینچ لیں

اگر یہ عورت صبح تک خود باہر نکلتی ہے تو ٹھیک ورنہ پولیس کتوں کیطرح گھسیٹ کر لے کر جائے گی"

وہ بھڑک کر کہتا وہاں دو گارڈز کو کھڑا کر کے چلا گیا

وہ دوبارہ سیدھا چلتا ہوا غصے میں وریشہ کے روم کے باہر تھا

وریشہ پردے تھامے کھڑی تھی وہ خوف زدہ تھی روم تو

لاک کر ہی دیا تھا

جبکہ پردوں کی اوٹ سے شاذ کو ہی دیکھ رہی تھی شاذ نے

گھیرہ سانس لیا اور ہینڈل گھمایا تو لاک تھا

اسے سخت غصہ چڑھا یہ دوسری بار اسنے

اسکے لیے دروازہ بند کیا تھا وہ اسکی بیوی تھی اور اتنا

نخرہ دیکھا رہی تھی

شاذ کی نرمی اسکی توجہ کو کیا محسوس نہیں کر سکی

تھی وریشہ کا بس ہی نہیں چل رہا تھا اسکے پر سوچ

چہرے کو دیکھ کر سارے ہی ناخن کھا جائے جبکہ

شاذ مڑا تو اسکا ملازم اگیا

معافی چاہتا ہوں سر بٹ آپ نے کھانا نہیں

کھایا کیا میں کھانا لگا دوں"

وہ بولا تو شاذ نے بس سر ہلا دیا

ہاں مجھے بھوک لگ رہی ہے تم کھانا نکالو میں
فریش ہو کر آرہا ہوں"

وہ بولا اور وہاں سے ہٹ گیا وریشہ کو لگا اسکا اٹکی ہوئی سانسیں بحال ہوئیں ہیں وہ۔۔ادھر ادھر بے چینی سے چلنی لگی۔۔۔۔

جبکہ دماغ بہت کچھ سوچ رہا تھا دوسری طرف شاذغصے سے اپنا سامان لے کر واشروم میں بند ہو گیا

سارے دن جس کے بارے میں وہ ایک منٹ بھی رہے بنا ہی سوچتا رہا اس لڑکی کے نخرہ ہی ختم نہیں ہو رہا تھا اب نہ جانے وہ اس سے چھپ کر کیوں بیٹھی تھی

وہ جیسے چند ہی گھنٹوں میں اسکے اور اپنے درمیان کی جھجھک کی دیوار کو بھلا نا چکا تھا یاد تھا تو بس اتنا کے وہ

اسکی بیوی ہے اور اسے اپنی بیوی کیطرح ہی ٹریٹ کرنا چاہتا تھا جبکہ اسکا دل اس بات پر آمادگی دے چکا تھا کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے

کیا اسکی محبت کی آنچ اس تک نہیں پہنچ سکی

سارے دن وہ اس حدت میں سلگتا رہا اور

وریشہ خانزادہ سکون سے اسکے لئے دروازہ بند کیے ہوئے تھی ایک طرح دروازہ اسکے منہ پر مار چکی تھی

اپنے بھائی اور سلمان بٹ کی باتوں کو بھلائے وہ صرف وریشہ کے بارے میں سوچ رہا تھا اور اسے پرواہ بھی نہیں تھی شاذ کے ماتھے پر کئی بل پڑ چکے تھے وہ فریش ہو کر باہر نکلا اور خود کو آئینے میں دیکھتے بال بنا کر وہ اپنی سرخ بے تاب اور وریشہ کی طلب گار نگاہوں کو دیکھنے لگا

آج تو جیسے خود سے ضد باندھ لی تھی اور پھر وہ بند دروازہ اسکی آنا پر زور سے لگا تھا وہ کیا سمجھتی تھی کہ وہ اسے سر پر اٹھا کر پھیرے گا ایک بیوی اور شوہر کے درمیانی رشتے سے کیا واقف نہیں تھی ایسی بھی بچی نہیں تھی۔

[8/28, 4:43 PM] Tania Tahir: کچے گڑھے

تانیہ طاہر ناولز

تانیہ طاہر ناول

قسط29

مگر ابھی جب گارڈ نے کھانے کا کہا تو وہ کنفیوز سی ہوتی ۔۔۔ناخن کاٹنے لگی کہ آیا کہ وہ اسکے لیے کھانا نکال دے بنانا تو خیر اسے آتا نہیں تھا

سب جان کر بھی اسنے اس سے سختی اور نفرت کا اظہار نہیں کیا شاید وہ اخلاقیات نبھا رہا تھا مگر دونوں کے درمیان ایسے تعلقات تو نہیں تھے کہ وہ اخلاق نبھاتا

اور اب تو بات کھل گئی تھی مگر اسنے منع کیا تھا کہ وہ اپنی مرضی سے رشتہ ختم کرے گا اور کسی کو بتانے کی ضرورت نہیں ہے یہ بس۔

وریشہ مسلسل چلتے ہوئے سوچ رہی تھی

اگر تھوڑا بہت اخلاق وہ نبھالے گی تو زیادہ مناسب رہے گا

تبھی اسنے روم کا دروازہ کھولا اور سوچا سیدھا کچن میں کھانا لگا کر دوبارہ بھاگ کر روم میں بند ہو جائے گی

وہ کچن میں آگئی اسی طرح سر پر دوپٹہ لیا تھا البتہ سوٹ اب بھی ریڈ ہی تھا اور بالوں کی لمبی چوٹیاں نیچے تک جا رہی تھی

شاذیہ سب دیکھ کر اپنے ہوش گوا سکتا تھا وہ اتنی ہی حسین تھی بلکل سورج کی پہلی چمکتی کرن کیطرح کہ جب وہ چھا جائے تو چاروں طرف روشنی بکھیر دے

وریشہ نے کھانا اسکے لیے نکالا اور ٹیبل پر لگا دیا یہ ٹیبل کچن میں ہی تھی

دوسری طرف شاذ نے فرا کو گھسیٹ کر باہر پھینکنے کا سوچ لیا تھا اور یہ بات شاید فرا خود بھی جانتی تھی جیسے ہی شاذ کو آتے دیکھا ویسے ہی وہ اندر بند ہو گئی اور لاکھ ان لوگوں کے بجانے پر بھی اسنے دروازہ نہیں کھولا نہ کھولنے کی قسم جو کھا لی تھی

شاذ نے سر جھٹکا

اچھا تھا وہ بند ہی رہتی

۔۔ مجرم تھی سلمان کی۔۔۔ اور وہ کبھی بھی اسے معاف نہیں کر سکتا تھا

اور دوسری طرف وریشہ نے الگ مسلہ اسکے لیے کھڑا کیا ہوا تھا اور سچ تو یہ تھا وریشہ فرا یہ ثنا اسپر اثر انداز نہیں ہو سکتی تھی آج یہ دل بغاوت پر تھا تو وہ روکنا بھی نہیں چاہتا تھا ایسے کھلے عام چھوڑ دیا تھا اکہ اسے آج کے دن آزادی کے جو وہ کرنا چاہے

اور وہ کسی غلط چیز کا خواہش مند نہیں تھا اسکی بیوی تھی وہ یہ بات بار بار خود کو باور کراتا وہ روم سے نکل کر کچن میں آیا تو۔۔ ان لمہوں میں کھو گیا

اب سامنے ایک پرفیکٹ وائف کا منظر جو وہ دے رہی تھی

اپنی بالوں کی شریر لٹوں سے الجھتی اسکے لئے کھانا گرم کر رہی تھی ملازم ایک طرف کھڑا تھا۔۔۔

اسنے وریشہ کو کئی بار کہا کہ وہ کھانا نکال دے گا۔۔ مگر وریشہ نے انکار کر دیا شاذ نے ملازم کو وہاں سے جانے کے لیے کہا

اور وہ وہاں سے چلا گیا

تانیہ طاہر ناولز

اور پیچھے وہ دونوں تنہائی اور انکے درمیان مظبوط رشتے کی لپک رہ گئی جو شاذ میں آج بری طرح اٹھ رہی تھی

اسنے گھیرہ سانس کھینچا

وریشہ کو اسکی سانسوں کی آہٹ محسوس ہوئی تو ایکدم جھٹکا کھا کر پلٹی اور شاذ کی جانب دیکھنے لگی خطرے کی پریشانی سے تھی کنفیوزن تھی جیسے وہ اب کیا کرے

اس سے سانس بھی حلق میں اتارنا مشکل لگ رہا تھا

شاذ اسکی جانب دیکھتا چیئر کھینچ کر بیٹھ گیا۔۔

وریشہ نے کانپتے ہاتھوں سے پانی رکھا اور پانی کا جگ رکھتے ہی وہ وہاں سے اس سے پہلے نو تو گیارہ ہوتی کہ۔۔ شاذ کے ہاتھ میں اسکی کلائی آئی گرفت سخت تھی وریشہ کی سانسیں ہی پھول گئیں

یہیں بیٹھ جاؤ کمرے میں ہی جانا ہے بعد میں ساتھ چل لیں گے" وہ بولا

کک۔۔۔کیوں" اسکے منہ سے نکلا گھبراہٹ سے لفظ بھی درست نہیں بولے جا رہے تھے

شاذ نے اپنی بڑی بڑی آنکھوں میں جیسے اسے سمالیا

تمھیں کوئی پرو بلم ہے" وہ زرا گھور کر بولا۔

وریشہ نے آہستگی سے اس سے اپنی کلائی آزاد کرالی شاذ کی توجہ اسپر تھی

ہم ہم کیوں بیٹھیں گے آپکے ساتھ "وہ سر جھکائے سوال کر رہی تھی

کیونکہ تم میری بیوی ہو صبح بھی تمھیں یہ بات سمجھائی تھی وریشہ خانزادہ کے تم میری بیوی ہو اور اس بات کو دماغ سے مت نکلنا۔۔"وہ بھڑکنے لگا صبر کو ہاتھ چھوڑ رہا تھا

مگر آپکی خوشی سے تو یہ شادی نہیں ہوئی "وریشہ نے اسکے بھڑکنے پر گھبرا کر پوچھا

شاذ نے بالوں میں ہاتھ پھیرہ یہ ڈرپوک لڑکی اسے لاجواب رکھتی تھی اب کیسے بتاتا کے اسکے ساتھ معملہ کیا ہے

تمھیں یہ پتہ ہے بیوی شوہر کا حکم نہ مانے تو

فرشتے لعنت بھیجتے ہیں اسپر "اسنے زرا ٹریک چینج

کیا

وریشہ اسکی جانب آنکھیں پٹ پٹا کر دیکھنے لگی

تو تم یہ تو نہیں چاہو گی کہ فرشتوں کی لعنت کو تو

جو میرا حکم ہے اسے پورا کرو" وہ پھنسنے لگی تھی اسکے

ٹریپ میں تبھی فتح مندی سے مسکرایا

بلاشبہ وہ اپنی بیوی کے بیوقوف دماغ سے تو واقف تھا۔

وریشہ چار نچار بیٹھ گئ مگر منہ پھولا لیا تھا

شاذا اسکی جانب دیکھتا رہا جبکہ وریشہ سر

جھکائے منہ پھلائے بیٹھی تھی

اوہ سکون سے کھانا کھا رہا تھا

تم نے کھانا کھایا یے" اسنے پوچھ لیا

میں ہمیں بھوک نہیں تھی"

وہ ویسے ہی بولی منہ پھلائے

پر سو تو تم اس بار پر رو رہی تھی کہ کوئی تمھیں کھانے کو نہیں

دیتا آج جب تم آزاد اس گھر کی مالک بن کر

بیٹھی تھی تو بھوک نہیں لگی ویری انٹرسٹینگ ویسے

کیا سوچ رہی ہو اپنے کم عقل زہن میں" اسنے لقمہ

بنا کر اسکے منہ کیطرح کیا

وریشہ حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

یہ" وہ کچھ کہتی کہ شاذ نے اپنی من مانی کرتے گھورتے

ہوئے لقمہ اسکے منہ میں ڈال دیا

وریشہ کا دل بس ایسے تھا ابھی بے چین دھڑکتا دل

باہر نکل آئے گا

شاذ البتہ زیادہ توجہ نہیں دے رہا تھا اسپر وہ آج رات ویسے ہی گزارنے والا تھا جیسے اسکے دل کی خواہش تھی جبکہ دماغ کی وہ سن نہیں رہا تھا جو اسے بار بار یہ کہہ رہا تھا کہ وہ غلط کر رہا ہے

وریشہ نے کوئی جواب نہیں دیا

شاذ نے اسے زبردستی کھانا کھلایا کیونکہ۔۔اسنے خود تو اب کھانا نہیں تھا

کھانا کھا کر وہ ابھی پانی ہی پینے لگا تھا کہ وریشہ کچھ سنہ دیکھتے ہوئے دوبارہ وہاں سے بھاگ گئ

شاذ نے پلٹ کر اسکے بھاگنے کی رفتار دیکھی

مائے وائف چلو آج ہائڈ اینڈ سی ہی ہو جائے۔۔۔"

وہ زرا تیوری چڑھا کر مغرور سے لہجے میں بولا اور

ڈیوائیڈر سے اسکے کمرے کی چابی لے کر وہ۔۔۔۔

اسکے کمرے کی جانب چل دیا

وریشہ نے البتہ روم لاک کیا ہوا تھا

وہ کبھی بے چینی سے صوفے پر بیٹھتی کبھی بیڈ پر۔۔ مگر

اسکی ٹانگیں کانپ رہیں تھیں

شاذ نے اسکے روم لاک میں چابی گھمائے اور

دروازہ پورا کھول دیا

وہ اسکی قسمت کے روشن ستارے کیطرح چمکتا ہوا

اسکے سامنے کھڑا تھا وریشہ کو لگا وہ یہیں گیر

جائے گی

شاذ اندر داخل ہوا اور دروازہ بند کر دیا دروازے کے

بند ہونے کی آواز پر وہ اچھل پڑی

آپ آپ یہ سب کیا کرنا چاہ رہے ہیں

"وریشہ ہار رہی تھی اسکے آگے تبھی سوال کر ڈالا

یہ کچھ نیا بھی نہیں مس وریشہ پر بیوی اور شوہر کا

درمیانہ رشتہ شاید یہ ہی کہلاتا

م۔۔۔مگر مگر ہم "وہ کچھ کہتی کے شاذ نے اپنے صبر کو

مزید نہ آزماتے اسکی نازک کمر میں اپنے

ہاتھ کی گرفت ڈالی اور اسے دیوار سے لگا کر ہاتھ اسکی گردن

میں حائل کر دیا۔۔۔

مگر ہم کیا وریشہ" وہ بھکے بھکے لہجے میں بولا

وریشہ کے سامنے تو کوئی بھی مرد گھٹنے ٹیک سکتا تھا

پھر اسکی لاپرواہی اور معصومیت سب بھلا رہی تھی

یہ یہ غلط ہے شش۔۔۔شاذ "اسنے اسکے

سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے روکنا چاہا

تو تم آج رات کے لیے اس غلط کو ہونے دو اگلی صبح ہوتے ہی بھول جانا۔۔۔" اسکے کان کے قریب جھکتے وہ ضبط کی آخری انتہا پر تھا وریشہ خود کو بے بس اور کمزور محسوس کرنے لگی تھی وہ شاذ کی خوشبو کو محسوس کرنے لگی یہ خوشبو وہ نہیں تھی جس سے وہ ڈر جاتی تھی شاید وریشہ کے لیے اسنے تبدیل کر لی تھی وریشہ نے نفی کی۔۔۔ مگر یہ بہت کمزور سا احتجاج تھا اور اس احتجاج کی پرواہ نہ کرتے شاذ نے اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھاما اور اسکے خوبصورت انوکھے حسین چہرے پر جھک گیا وریشہ کی آنکھیں پہلے تو پھٹی رہ گئیں مگر۔۔۔ شاذ نے جلد اسے بیگانہ کر دیا۔۔۔

اور محبت بھرا چاہت بھرا احساس اس میں جیسے ہی اتارا وریشہ کی زبان پر تالے ہی لگ گئے

اور شاذ اسپر شیر ہونے لگا

کمرے میں معنی خیز خاموشی کے جان لیوا وقفے نے دونوں کے دلوں کی دھڑکنوں میں ایک ادھم مچا دیا تھا

وہ خود اپنی مرضی سے تادیر اپنے شغل میں مصروف رہا تھا کہ وریشہ ایک لفظ نہ بول سکی اور وہ بول بھی کب سکتی تھی اس سب کے بعد وہ خود سے دور ہوا اور وریشہ کی بند آنکھوں کو دیکھا

ان بند آنکھوں پر اور اسکی پیشانی پر پیار کیا

اپ۔۔۔۔ آپ بھ۔۔۔۔۔ شاذ۔۔۔ ہمارا استعمال کر"

شش "شاذ کو بلکل اچھی نہیں لگی تھی یہ بات۔۔۔۔۔ وہ پاگل تھی اسکی محبت کو کیوں محسوس نہیں کر رہی تھی۔

میں تم سے وعدہ کرتا ہوں جس نے بھی تمھیں
میرے علاوہ چھوا ہے اسکے ہاتھ تمھارے سامنے
اسکے بدن سے جدا کر دوں گا

اسنے رومال اپنی جیب سے نکالا اور وریشہ کی آنکھوں پر
بندھ دیا وہ تھر تھرا رہی تھی۔۔اور شاذ اسے
کمفرٹیبل کرنا چاہتا تھا

مگر مگر سب سب کہتے ہیں ہم ہم ناپاک ہیں"
وہ بھیگے لہجے میں رومال پر ہاتھ رکھتی کہ شاذ نے دونوں
ہاتھ تھام لیے

جو بھی کہے گا اسکی زبان جدا کر دوں گا۔ " وہ ایک بار
پھر اسے اپنے پر حدت اور محبت سے بھرپور
لمس سے روشناس کرانے لگا وریشہ کے ہاتھ اسکے
ہاتھوں میں قید تھے جب کہ یہ لمس اسے اسکی

ٹانگوں پر کھڑا ہونے نہیں دے رہا تھا اسنے شاذ کے

شولڈرز تھام لیے۔۔۔۔۔

شاذ نے اسکی جانب دیکھا

آپ آپ ہمیں چھوڑ دیں گے" وہ جن وہموں کا شکار تھی

اس سے شئیر کر رہی تھی

بس کچھ وقت لگے گا میں ہر ممکن کوشش کروں گا

سب ٹھیک کرنے کی۔۔۔

وہ اسے تسلی دیتا بیڈ تک لے آیا

آپکی مما ہمیں نفرت اور شنا باقی سب"

ٹرسٹ می" اسنے بے حد چاہت سے اسکے کان

میں یہ بات کہتے اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں میں

تھام لیا

وریشہ کے لیے یہ لفظ بہت نئے اور انوکھے تھے آج تک یہ بات کبھی اسکے ڈیڈی نے بھی نہیں کہی تھی

سچ" وہ ہاتھ بڑھا کر اسکا چہرہ محسوس کرنے لگی جبکہ شاذ نے اسکے ہاتھوں کی پور کو چھوا۔۔۔بہت محبت تھی ایک ایک عمل میں

بلکل سچ" وہ اسکا سر تکیے پر ڈال گیا وریشہ کا حلق خشک ہونے لگا

شاذ ایک بار پھر اسپر جھکا اور محبت کا احساس دلانے لگا

وریشہ کی آنکھوں پر پہلے ہی رومال بندھا تھا وہ بس اس وقت اسے محسوس کر رہی تھی دل کی دھڑکنوں کو پہلی بار کانوں میں بجتے سن رہی تھی

سنہ جانے کب سے محبت کرتا ہوں تم سے" وہ بہکتے لہجے میں اسے وہ سچ بتا گیا جسے سنہ کہنے کا خود سے عہد لیا تھا

کب سے۔۔۔۔ کب سے تم میری رگوں میں خون کی طرح دوڑ رہی ہو"

وہ حدیں تجاوز کرنے لگا

خود بھی پاگل ہو رہا تھا اسے بھی پاگل کر دینا چاہتا تھا

وریشہ کے ہاتھ خود ہی اپنی گردن میں حائل کرتے۔۔۔وہ اسکو پریشان کر رہا تھا

وریشہ نے آنکھیں ہر سے پٹی ہٹنا چاہی مگر شاذ نے اسکے ہاتھ جکڑ لیا

اور دیکھتے ہی دیکھتے اسکی شدتوں اور چاہتوں میں

اضافہ ہونے لگا اسنے حجاب کی ساری دیواریں

گھبراتے اسے اپنا بنالیا۔۔۔۔

وریشہ کے کان میں مٹھی سرگوشیاں کرتے وہ اسے

اپنے جنون کا احساس دلا رہا تھا

دونوں ہی دنیا سے غافل محبت کے سروں پر گنگنا

اٹھے تھے۔۔۔۔۔

جبکہ وقت مدھم سا مسکرایا تھا۔۔۔۔

اسکی آنکھ کھلی اور گھڑی کی جانب سیدھا نگاہ

گئ اسکا موبائل چیخ رہا تھا پہلے تو وہ کچھ سمجھا نہیں۔۔۔

اور اسنے۔۔ موبائل کو ٹٹولنا چاہا جو سائیڈ ٹیبل

پر موجود تھا اور اس سے پہلے وہ لاپرواہی سے اٹھتا کہ

ایک وجود کا احساس خود پر ہوا۔۔۔

لمبے پھیلے ہوئے بال اسپر سایہ گن تھے جبکہ اسکا ہلکا

سا بوجھ شاذ پر تھا اور سر شانے پر

شاذ نے ایک لمبا سانس کھینچا تھا

یہ پاگل پن تھا اسکا۔۔۔

وہ مسکرا اٹھا پہلی بار دل کھول کر مسکرایا تھا۔۔۔اسے

آہستگی سے خود سے دور کرتے وہ اٹھ بیٹھا جبکہ مڑ کر

دیکھا تو وریشہ پھر سے نیندوں میں اسکے

نزدیک ہو گی

شاذ جو وہاں سے اٹھنے والا تھا۔۔۔اپنی معصوم بیوی کی

حرکات دیکھ کر ارادہ ترک کر دیا

اگر ایک دن پارٹی کا لیڈر گھر بیٹھ کر کام کرلے گا تو کون

سا طوفان اجانا تھا۔۔۔

اسنے فون اٹھایا

سر آپکی ایمپورٹیٹ میٹینگ ہے ہمیں اسمبلی میں

جانا ہے"

اسکے پی آئے نے بتایا

کب" وہ بھاری لہجے میں بولا

سر چار بجے"

پی آنے اطلاع دی

ابھی پورے دو گھنٹے ہی تم مجھے ساڑھے تین بجے یاد دلا دینا اور

اس سے پہلے میرے پاس کوئی کال نہ آئے"

کہتا وہ فون بند کر گیا

آہ آج کے دن کے بس قیمتی ڈیڈھ گھنٹے اسنے اسکے ساتھ گزارنے تھے

وہ وریشہ کو دیکھنے لگا۔۔۔

اسکی محبت کے کئ نشان اسپر موجود تھے۔۔اسنے کمفرٹر کو اسکے اوپر کیا۔۔اور خود میں چھپا لیا

اسے اسکے بال بے حد پسند تھے اور اگر وہ نہ پہنچتا تو وہ اپنے بال کٹوا چکی ہوتی۔۔وہ بھی ملازمہ سے۔۔۔اسنے نفی میں سر ہلایا کون اتنا بے پرواہ ہو سکتا تھا اپنی خوبصورتی سے

وہ اسکے گال کو چھونے لگا

وریشہ نیند میں اسکا ہاتھ جھٹک گئ جیسے چیڑ گئ ہو

حد ہے" شاذ نے گھورا مگر اسپر اثر نہیں ہوا

میں چاہوں تو وریشہ خانزادہ جیل میں قید کرادوں اور بامشقت سزا ایسی دوں کے کبھی سونے نہ دوں اور۔۔۔ یہ نخرہ ہی نہیں جارہا"

وہ اسکے کان کے قریب بولا۔۔۔

وریشہ نے پٹ سے آنکھیں کھول دیں۔۔

اسکی صورت دیکھنے لگی

جبکہ شاذ بھی اسکی جانب دیکھنے لگا اور وریشہ جھٹکے کھا کر اٹھی اسکے بالوں نے اسکو ڈھانپ لیا تھا لمبے بال ڈھانپ گئے تھے اسے۔۔

اسنے اپنی پوزیشن دیکھی پھر شاذ کو دیکھا اور آنکھیں پھاڑے منہ کھولے اسے دیکھتی رہی

ویسے یہ ری ایکشن میرا ہونا چاہیے تھا مگر میں تو مطمئین ہوں" وہ شانے آچکا گیا

اور اسکے فضول ری ایکشنز کو دیکھ کر ٹائم ویسٹ نہیں کرنا چاہتا تھا تبھی دوبارہ اسے کھینچ لیا۔۔وریشہ نے احتجاج کرنا چاہا مگر شاذ کو قبول نہیں تھا

شاید تمھیں لگ رہا ہے رات کی تنہائی میں میں نے تمھارا فائدہ اٹھا لیا اب میں تمھیں احساس دلوں گا دن کی تنہائی میں بھی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے عقل اور ہوش والے تو سب کرنا جانتے ہیں البتہ بیوقوفوں کا حال آپ جیسا ہوتا ہے وریشہ خانزادہ۔

کہتے ساتھ وہ پھر سے اپنی من مانی پر اتر گیا

اور وریشہ کی اسکے آگے ایک بھی نہ چلی

چل بھی کیسے سکتی تھی

وہ جب سب یاد کرتے ہوئے اس سے محبت کا اظہار کر گیا تھا تو وہ لڑکی کیوں نہیں سمجھ رہی تھی۔

جلد ہی شاذ کے حصار نے ایک بار پھر اسے دنیا بھلا دی تھی

تانیہ طاہر ناولز

ہم۔۔۔ہم ایک بات کہیں" اسکے سینے پر سر رکھے ۔۔۔وہ پوچھنے لگی شاذ کی نگاہ گھڑی پر بھی تھی بس ساڑھے تین ہونے میں پندرہ منٹ تھے اور وریشہ شاید ہار مان چکی تھی تبھی اب کوئی ری ایکشن نہیں تھا کہو"

ہم نے کبھی سوچا نہیں تھا آپ اور ہم" وہ شرمندہ سی ہوئی

شاذ اچانک ہی ہنسا تو وریشہ غور سے دیکھنے لگی پہلی بار ہی ہنسا تھا اسکے سامنے تو۔۔

زبردستی شادی بھی تو وریشہ خانزادہ آپ نے ہی کی تھی بس میں تو یہ بتانا چاہ رہا ہوں کوئی بھی کھیل شروع میں نہیں کرتا اور اختتام کسی اور سے ہونے نہیں دیتا",

وہ فتح مندی سے مسکرایا۔۔

وریشہ کچھ نہیں بولی۔۔۔

تمھارے بال مجھے بہت پسند ہیں آج کے بعد انھیں کھینچی مت لگوانا

ایسا مت کہیں "وہ عاجز آتی اٹھ گئ کمفرٹر کو خود پر

اچھے سے لے لیا اور پکڑ کر اسکی جانب دیکھنے لگی

جس کے چہرے سے خوشی پھوٹ رہی تھی اور وریشہ

کے چہرے پر غصہ تھا اس بات پر

پھر کیا بال کٹوا دوں تمھارے "شاذ نے بھی گھورا

جی ہم ہمیں نہیں پسند اتنگ تنگ کرتے ہیں سلجھاتے

نہیں ہیں اوپر سے اتنے وزنی "وہ غصے میں لگی

میں سلجھا دیا کروں گا "وہ گھیری نظروں سے دیکھنے لگا۔

--

ور

ریشہ کی پلکیں جھک جھک سی گئیں دونوں کے لیے ہی

یہ لمحے بہت حسین تھے

ویسے ایک بات میں نے محسوس کی ہے مس وریشہ کہ آپ نے مجھ سے زبردستی نکاح کیا کہیں مجھ سے"

آپ سے"وہ نہ سمجھی سے دیکھنے لگی

شاذ نے گھیرہ سانس بھرا وہ قسم کھا سکتا تھا کہ یہ لڑکی پہلی تھی جس کے ساتھ وہ رومینس کر رہا تھا اور رومینس اسے سمجھانا پڑ رہا تھا

محبت تھی"

وہ بول گیا

ن۔۔نہیں ہم نے ایسا کب کہا" وہ بڑی بڑی آنکھوں میں حیرانگی لیے بولی

ہاں تمھیں مجھ سے کیسے ہو سکتی ہے تمھارے پاس چاہنے والوں کی کمی تھوڑی"

وریشہ نے اسکو مزید بولنے سے روک دیا

آپ آپ مجھے یہ بات کہہ کر تکلیف مت دیں ہم ہم قسم کھاتے ہیں۔۔۔خدا کی آپ سے پہلے ہمارے اتنے نزدیک کوئی نہیں آیا۔۔۔

اور اور۔۔۔۔وہ وہ بھی نہیں۔۔۔

اور اور ہم ہم کسی اور سے محبت کر بھی نہیں سکتے۔۔۔۔"

وہ بھیگے لہجے میں بولی شاذ ایکدم اٹھ کر بیٹھ گیا وہ

میں مزاق کر رہا تھا اور تمھیں مجھے اپنے کردار کی صفائی دینے کی ضرورت نہیں ہے۔" اسے اچھا نہیں لگا وریشہ کا ایسا کہنا

جبکہ وریشہ کا سر اپنے سینے سے لگا لیا وریشہ رونے لگی

میں نہیں چاہتا تھا رو" وہ زرا چیڑ کر بولا

تو کیا کروں۔"

نیند ارہی ہے"

وہ مسکرا کر پوچھنے لگا

جبکہ وریشہ سرخ سی رہ گئ

سر اثبات میں ہلا دیا

بھوک لگی ہے"

شاذ محظوظ سا ہوا

[8/30, 3:45 PM] Tania Tahir: کچے گڑھے

تانیہ طاہر

قسط نمبر30

بھوک لگی ہے" وہ محظوظ سا ہوا

وریشہ نے حلق تر کیا اور پھر سر ہلا دیا

جبکہ شاذ نے اسکی پیشانی پر پیار کیا

تو جلدی سے ناشتہ کرو اور پھر سو جانا میں تب

تک آفس سے لوٹ آؤں گا جب تک تم اٹھو گی"

وہ بولا تو وریشہ نے سر ہلا دیا

شاذ اپنی جگہ سے اٹھا اسکی شرٹ بیڈ کے

پاس زمین پر تھی

وریشہ اسی کیطرف دیکھ رہی تھی شاذ نے وہ شرٹ

اٹھا کر وریشہ پر پھینک دی

پہن لو اور اب اس فراک کے کپڑے مت پہنا

میں تمھارے لیے شاپنگ کر لوں گا

تمھارے باپ بھائی سے زیادہ ہی کماتا ہوں"

وہ کہہ کر واشروم کیطرف بڑھا

میں دیکھ رہی ہوں آپ ہمیں بار بار طعنہ مارتے ہیں۔۔

وریشہ خانزادہ وریشہ خانزادہ کہہ کہہ کر" وہ چیڑ کر اسکی نقل اتار کر بولی اور شاذ کا قہقہہ بلند ہوا

تو تم ہو وریشہ خانزادہ میرے دشمنوں میں شامل ہو تم"

وہ مسکرا کر چاہت بھری نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا

دشمن پر یوں تو فدا نہیں ہوا جاتا" وریشہ مان سے بولی تھی

اب کیا کریں دشمن اتنا حسین ہے۔" وہ بے بسی سے بولا اور اس سے پہلے دوبارہ اسکے پاس جاتا کہ وریشہ نے روک دیا

پلیز جائیں نہ بھوک لگ رہی ہے"

وہ منہ بسور کر بولی

رات میں دیکھتا ہوں کیا کہو گی"

وہ تیکھی نگاہوں سے گھورتا اسے چلا گیا وریشہ نے

شاذ کی شرٹ دیکھی یہ سب اسکے لیے معجزہ

تھا شاذ اس سے محبت کرتا تھا مگر ہمیشہ

نفرت کا اظہار کیا تھا آج سے پہلے کبھی محسوس

نہیں ہوئی تھی اسے یہ بات

جبکہ کل رات

شاید اسکے لئے سب سے حسین رات تھی

اسنے اسکے حکم کے مطابق اسی کی شرٹ پہن لی

مگر یہ اسکا حلیہ تو نہیں تھا کمرے سے باہر

جانے کا اور اس روشنی میں شاذ کے سامنے

جانے کا بھی

وہ کنفیوز سی بیٹھی رہی وہ پورے بیس منٹ بعد باہر نکلا

اپنا کہنا مانتے دیکھ مسکرا دیا

تمھارے باپ بھائیوں نے کیا کام چور لڑکی بنا دیا تمھیں

کھانا بنانا نہیں آتا تمھیں"

آپ ساس کی طرح ہمیں طعنے مار رہے ہیں"

وہ چیڑ کر بولی

شاذ پھر سے ہسنے لگا

تو یہ سچ ہی تو ہے"

وہ جھک کر اسکے گال کو چھوتا بولا۔

جبکہ وریشہ دور ہو گئ وہ تو پھیلتا جا رہا تھا

شاذ کی مسکراہٹ البتہ جانے کا نام نہیں لے رہی

تھی وہ تیار ہو کر اسکی جانب بڑھا

چلو ناشتہ کرتے ہیں"

اسنے کہا

مگر ہم تو فریش نہیں ہیں"

وہ سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی

بعد میں ہو جانا" شاذ نے کہا

اس اس طرح باہر ملازم بھی تو ہیں"

وریشہ کو فکر ہوئی

تانیہ طاہر ناولز

تمھیں لگتا ہے آغا شاذ اپنی اتنی حسین بیوی کو جو

بجلیاں گیرا رہی ہے۔۔۔ کسی کی نگاہ بھی پڑنے دے گا ۔۔۔

www.BestUrduBook.com

اسپر"

اس گھر میں اس وقت میرے اور تمھارے

علاوہ تیرا کوئی بھی نہیں ہے"

وہ اسکے کان کے نزدیک بولا۔۔اور وریشہ کا ہاتھ تھام کر ۔۔وہ اسے اپنے ساتھ لے آیا وہ کنفیوز تھی مگر شاذ نے تادیر رہنے نہیں دیا

ناشتہ بنانا سیکھ لو" وہ بولا

اوکے" وہ مسکرا کر بولی۔۔۔۔

شاذ نے اسکے ہاتھ سے ناشتہ بنوایا۔۔۔ چھیڑ خانی کرتے اس سے ناشتہ بنوا کر اسنے اسے اپنے ہاتھوں سے ناشتہ کرایا وریشہ کو یقین نہیں ارہا تھا کہ یہ وہی شاذ ہے جس سے وہ ڈرتی تھی نگاہ اٹھا کر دیکھنا بھی جیسے سوہان روح لگتا تھا اور شاذ کو یقین تو خود بھی نہیں تھا کہ وہ اس طرح اسکے سامنے موم کیطرح پگھل کر اپنی محبت کے ہاتھوں مجبور ہو جائے گا مگر۔۔۔وہ محبت کے ہاتھوں مجبور تب تک ہی تھا جب تک وریشہ خانزادہ وفا نبھاتی اگر شاذ کو ہلکی سی بھی بے

وفائی کی بو آتی تو شاید دنیا وریشہ خانزادہ کا حشر
دیکھتی

آپ سے ایک بات پوچھیں"

وہ شاذ کے گیلے بال آہستگی سے چھوتی بولی

حکم"

شاذ نے کافی کا مگ لبوں سے لگالیا

توجہ ساری اسکیطرف تھی

آپ واقعی ہم سے محبت کرتے ہیں"

وریشہ اس بات پر یقین نہیں کرپارہی تھی

شاذ مسکرادیا تمھیں تو اس دن ہی یقین ہوجانا چاہیے
تھا جب تمھارے پیپر کی فکر مجھے ہوگئی تھی یہ
جب مراد کے ساتھ دیکھ کر میں تمھیں آنکھوں سے
نگل لینا چاہتا تھا"

وہ سر جھٹک کر بولا

مگر ڈانٹتے تھے اور اتنی باتیں سناتے تھے"

وہ منہ بنا گئی

وہ تو میں اب بھی کروں گا جیسے کیسے باپ بھائی ہیں
تمھارے۔۔ تمھارے بھیجے میں زرا بھی عقل نہیں ڈالی
شوہر کے نخرے اٹھانے کے بجائے شوہر تمھارے اٹھا
رہا ہے"

یہ باپ بھائی باپ بھائی کیوں کہہ رہے ہیں وہ
آپکے بھی تو کچھ لگتے ہیں"
میرے کچھ نہیں لگتے خانزادوں سے میرا تعلق
صرف دشمنی کا ہے۔۔۔۔

اور اگر کسی خانزادہ سے مجھے محبت ہے تو مجھے اس میں کوئی شرم نہیں میری دشمنی کی آڑ میں تمھاری محبت کبھی نہیں آئے گی"

وہ زرا سختی سے بولا

وریشہ حیرانگی سے دیکھنے لگی

کک۔۔کیسی دشمنی"

وہ جاننا چاہتی تھی شنا نے بھی اسے قاتلہ قاتلہ کہا تھا

شاذ نے اسکے چہرے کے رنگ اڑتے دیکھے وہ نہیں چاہتا تھا یہ صبح برباد ہو

کچھ نہیں ادھر آؤ" اسنے اسے اٹھایا اور اپنے پاس کھڑا کر لیا

میری ایمپورٹینٹ میٹینگ نہ ہوتی تو۔۔بلیو می میں
ایک لمحے کے لیے بھی تمھیں نہ چھوڑتا

وہ ہنسا وریشہ ذرا شرما گئی

فلحال میڈیم ریسٹ کریں یہ بندہ ناچیز رات کو
آپکی خدمت میں حاضر ہو گا"

وہ بولا تو وریشہ نے بات مانتے ہوئے سر ہلا دیا

شاذ نے اسکے لمبے بالوں میں پھر سے اپنی انگلیاں
پھنسائیں اور اسکے چہرے پر جھکتا اسکو اپنی نرم پر
حدت محبت کا احساس دلانے لگا

دوسری طرف وریشہ کی ٹانگیں کانپ اٹھیں وہ
اسپر گیر گئی شاذ نے تھام لیا مگر قہقہہ نکل
اٹھا جبکہ وریشہ شرمندہ سی اسی میں چھپنے لگی

شاذ جا چکا تھا اور یہ گھر وریشہ کو اب اپنا اپنا الگ رہا تھا انوکھی سے خوشیاں اور اس خوشی کا مسرور سا احساس اسے اور بھی خوبصورت بنا رہا تھا شاذ کی شرٹ کو اپنی گرد۔۔ دیکھ کر وہ بے حد شرم سے سرخ ہوئی تھی۔

اور کمرے میں اگئ

وہاں کا ماحول دیکھ کر رات کا منظر نگاہوں کے سامنے گھومنے لگا وریشہ کی پیشانی تر ہو گئ دل کی دھڑکن بے ہنگم سی ہو گئ وہ واشروم میں گھس گئ

واقعی اسکے پاس یہ تو فرا کے کپڑے تھے یہ پھر۔۔۔ یہ شاذ کی شرٹ۔۔۔

اسنے شاذ کے حکم کو فوکیت دی تھی

اچھا لگ رہا تھا اسکی بات مانتے ہوئے

اسکا یہ کہنا کہ جس نے بھی اسے چھوا تھا وہ اسکے

ہاتھ کٹوا دے گا ایک حصار سا میرے ہوا تھا اپنے ارد

گرد

اب تک اسکے بھائیوں نے یہ بات نہیں کی تھی

ہاں شاید یہ بات محبوب کرتا ہے۔۔اور

محبوب کے منہ سے یہ بات کتنی خوبصورت

لگتی ہے وریشہ سے کوئی پوچھتا

وہ بھول گئی تھی انکی زندگی میں کوئی ثنا بھی ہے اور شاذ کی

فیملی بھی جن کے ساتھ چار دن کتنے بھیانک گزار کر

آئی تھی وہ

وہ سب بھول گئی تھی شاذ کی نرم سرگوشیاں اور اسکی محبت کا اعتراف رہ گیا تھا بس

جس میں وہ اپنے آپ کو خوش قسمت محسوس کر رہی تھی

ہاں وہ اس سے بے حد شرمندہ تھی اور اس شرمندگی اور اپنے الزام کی وجہ سے وہ ساری زندگی اسکے قدموں میں بنا آف کیے گزار سکتی تھی

کیونکہ شاذ نے اسکی وجہ سے بہت اختلافات سہے تھے

وہ چاہتا تو بدلہ لے سکتا تھا مگر اسنے بدلہ نہیں لیا تو وہ خوشی محسوس کر رہی تھی کہ اسے اللہ تعالیٰ نے اتنا پیارا انعام دیا ہے۔۔۔اسنے شکر ادا کیا تھا دل سے

وہ فریش وہ کر آئی اور اسکے بعد بستر میں چھپ گئی۔۔۔

تھکاوٹ سی محسوس ہو رہی تھی کچھ دیر اسی شکنوں سے بھرے بستر پر لیٹی چھت کو گھورتی رہی اور جلد ہی وہ نیند کی آغوش میں مدہوش سی ہو گئی۔۔۔۔

تانیہ طاہر ناولز

وہ جانے کے لیے بے چین تھی۔۔ مگر چچی کے پاس انکے دور کے رشتے دار جو اگئے تھے اسکا بس نہیں چل رہا تھا اڑ کر خود ہی شاذ کے گھر پہنچ جا اور جا کر دیکھے وہاں کیا ہو رہا ہے مگر وہ اکیلی جاتی تو شاذ اسکی عزت دو ٹکے کی بھی نہ چھوڑتا ہاں اگر اسکی ماں کے ساتھ جاتی تو وہ کچھ نہ کہتا اور تبھی وہ منتظر میں تھی مگر شاید چچی کو معاملے کی سنگینیت کا

احساس نہیں تھا وہ۔۔۔ بھڑکی ہوئی کھڑی تھی

تھوڑی ہی دیر میں اسے کال آنے لگی فائز کی تھی شاید

دنیا کا سب سے برا آدمی فائز تھا اسکے نزدیک

اسنے کال مجبوری میں پیک کی اور وہ سائیڈ پر ہو گئ

میں پاکستان میں ہوں" اسنے جیسے ہی بتایا ثنا

ایکدم حیران رہ گئ

وہ اتنی جلدی پاکستان آگیا تھا وریشہ کے چکر میں

حیرانگی ہی حیرانگی تھی جبکہ۔۔۔ ثنا کو وریشہ سے

حسد اور بھی بڑھ گئ کہ مرد اسکی چاہت میں

کہاں سے کہاں پہنچ گئے ہیں اور ابھی ایک اور مرد جو

اسکا محرم تھا نہ جانے اسنے کیا گل کھلایا ہو گا

بہت خوب اچھی بات ہے میں جا رہی ہوں آج

شاذ کے پاس تم بھی احاؤ دو ٹوک بات ہو گی بات

ختم"

شنا نے کہا تو فائز ہنس دیا

تم بیوقوف ترین لڑکی ہو دوٹوک بات کرو اکر مجھ سمیت خود کو بھی جیل پہنچاؤ گی۔۔ آغا شاذ ایک مشہور و معروف پولیٹیشن کی جگہ پر کام کر رہا ہے اور اپنا نام بنا رہا ہے تمھیں کیا لگ رہا ہے وہ یہ سب جان کر ہم دونوں کو وہ دے دے گا جو ہمیں چاہیے"

وہ بھڑکا تو شنا کو بھی سمجھ آئی کہ وہ اتنی آسانی سے قابو آنے والا انسان نہیں اور اب تو بلکل بھی نہیں

پھر کیا کرنا ہے" وہ پریشانی سے پوچھنے لگی جبکہ فائز اسے آہستہ آہستہ سمجھانے لگا کہ اسے سب کیا کرنا چاہیے اور کیا نہیں

میں یہاں نہیں رو کیں گی میں وہاں جاؤ گی تم جانتے ہو شاذ کو" وہ بولی جبکہ فائز نے گھیرہ سانس بھرا

ٹھیک ہے مگر بلکل احتیاط سے اور انانوں کیطرح رہنا

اگر میں انانوں کیطرح رہی تو شاذ کو شک ہو جائے گا

جیسی میں یوں ویسی ہی رہوں گی"

اسنے کہہ کر فون بند کر دیا جبکہ مسکرادی وریشہ کی

الٹی گنتی جو شروع ہو چکی تھی

تانیہ طاہر ناولز

وہ کچن میں کھڑی تھی ناشتہ بنا رہی تھی عادر آج

صبح سے ہی دیکھائی نہیں دیا تھا نہ جانے کہاں

تھا نہ کل رات دیکھائی دیا تھا اور اداسی سے کام

میں لگی ہوئی تھی کہ اچانک اوپر سے باصم دوڑتا ہوا باہر

بھاگا وہ ایکدم کچن سے باہر اگئی کہ نہ جانے کیا ہوا ہے

باصم جبکہ باہر بھگا تھا

اندر آتے ارسلان نے اسکی جانب دیکھا

کیا ہوا ہے کہاں بھاگے جا رہے ہو" وہ بولا

باصم بھائی کا ایکسیڈینٹ ہو گیا ہے ہائی وے پر"

وہ بولا جبکہ۔۔۔ حرم کے ہاتھ سے چمچ چھوٹ گیا ان

دونوں نے مڑ کر اسکیطرف دیکھا ڈیڈ بھی اپنی جگہ سے

ایکدم اٹھے تھے کہاں ہے عادر وہ ٹھیک تو ہے"

وہ ایکدم باصم کو جھنجھوڑ کر بولے

مجھے نہیں پتہ بس مجھے فون کال آئی ہے کیونکہ انکی لیسٹ

میں میرا نمبر اوپر تھا"

اسنے کہا

اور وہ سب دیکھتے ہی دیکھتے باہر نکل گئ

حرم کے ہاتھ پاؤں کانپ اٹھے

سنہ جانے کیا ہوا تھا وہ ٹھیک تو تھے وہ کہاں تھے

کیسے ہو گیا ایکسیڈینٹ زیادہ نقصان تو نہیں ہوا

کئی سوال تھے جو اسکے دماغ میں گونجنے لگے تھے

وہ ناشتہ وہیں چھوڑ سیدھا وضو کر کے جائے نماز پر

بیٹھ گئی اسکے لیے دعا کرنے لگی۔۔۔جبکہ آنکھوں سے

آنسو متواتر بہنے لگے۔۔۔

یہ اللہ انکو میری بھی عمر لگا دے۔۔۔۔

وہ بری طرح رو دی ابھی تو اسے راضی بھی نہیں کر سکی تھی

باصم اشعر ارسلان اور انکے ساتھ پولیس اور سب

عادر کو ڈھونڈ رہے تھے مگر ہائی وے پر عادر کی ٹوٹی ہوئی

گاڑی تھی عادر خود نہیں تھا

عادر کا دوست جو ایس ایچ او تھا وہ بھی مسلسل جانچ پڑتال کر رہا تھا مگر عادر کا رات گئے تک بھی علم نہیں ہو سکا

اور۔۔۔وہ سب ایسے ہو گئے تھے جیسے قدموں تلے کوئلے اگئے ہوں

میں جاتا یوں ڈیڈ یہ درانی کے بیٹے کا کام ہے آخری بار غدار نے غصے میں اسکے منہ پر تھپڑ دے کر مارا تھا اسی نے عادر کا ایکسیڈینٹ کرا ویا ہے"

اشعر نے باپ کو بتایا جو سر تھام گئے

میں اس لڑکے کے غصے سے ہمیشہ ہی پریشان رہتا ہوں نہ جانے اب کہاں اور کس حال میں ہے تم پتہ کیوں نہیں لگوا رہے"

ڈیڈ نے ایس ایچ او پر غصہ کیا میں نے سب کر دیا ہے درانی صاحب پر شک و شبہات کی بنا پر پولیس ریڈ ڈلوانے کے آرڈرز منگوائے ہیں مگر آرڈرز مل نہیں رہے درانی کو عام انسان نہیں ہے نہ آرڈرز آرہے ہیں اور نہ ہی ہم انکے گھر ریڈ ڈلوا سکتے یہاں تک کے ایف آئی آر اگر انکے نام کی میں نے کاٹ دی تو میری وردی اتروا دیں گے" وہ جھنجھلا کر بولا

کمشنر سے بات کرلو کیسے کو رابطہ کرو" ارسلان بولا جبکہ۔۔۔سب سر تھامے بیٹھے تھے حرم کے ہاتھ پاؤں سن کر پھول گئے تھے اسے صرف ایک اوپشن نظر آیا تھا

--

وہ سامنے آئی رونے سے اسکی آنکھیں پھولیں ہوئیں تھیں

میں میں شاذ سے بات کروں اگر وہ ہماری مدد کرے

"حرم کی بات پر سب نے اسکی جانب دیکھا

ہاں یہ تو انھوں نے سوچا ہی نہیں شاذ تو بہت کچھ

کروا سکتا تھا

وہ تینوں ہی سر ہلا گئے جبکہ ایس ایچ او نے صاف

کہا

اگر آغا شاذ کال کرا دیتے ہیں تو دورانی کو کتے کیطرح

گھسیٹ کر روڈ پر لے آؤ گا" وہ بولا تو ڈیڈ نے حرم کیطرف

دیکھا

پلیز بیٹا کچھ کرو۔۔" انکی آنکھیں بیٹے کی گمشدگی پر بھیگنے

لگیں تھیں

حرم نے سر ہلایا اور پھر بنا کچھ دیکھے وہ وہاں سے باہر نکلنے لگی کہ اشعر بولا اور باصم سے کہا کہ وہ ساتھ جائے۔

باصم حرم کے ساتھ ہو لیا وہ سارے راستے روتی رہی تھی اور یہاں باصم جو ان سے بدگمان تھا ساری بدگمانی ختم ہو گئ

بھائی مل جائیں گے" اسنے تسلی دی

انشاللہ اللہ انھیں خیریت سے رکھیں" وہ دعا کرتی جلدی سے اپنے چچا کے گھر کے آگے گاڑی روک کر باہر نکلی۔۔۔۔

باصم گاڑی میں ہی رہا

اور حرم شاذ کو آوازیں دیتی اندر آگئ مگر اندر شاذ نہیں تھا شنا اور چچی ابھی شاذ کے گھر کے لیے نکل ہی رہے

تھے کے حرم جو دیکھ کر وہ دونوں اسکیطرف بڑھے اور حرم بری طرح روتے ہوئے انھیں سب بتا گئ

دونوں منہ پر ہاتھ رکھ لیا

چچی شاذ کہاں ہے" حرم نے آنسو صاف کیے

چلو ہم اسی کے پاس جا رہے ہیں وہ بولیں تو وہ سب شاذ کے پاس جانے کے لیے نکل گئے

قسمت نے آج اکٹھا کیا تھا ایک وقت تھا کہ شاذ اریسٹ تھا اور عادر احسان جتا کر گیا تھا آج آغا شاذ دیکھا جاتا تو سب پر باپ بن کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔

اب فیصلہ تو یہ وہ خود کرتا ہے اسنے عادر کو بچانا تھا یہ نہیں۔

وہ گھر لوٹا آج صرف انٹرویو دے کر وریشہ کے لیے شاپنگ کر کے گھر آگیا تھا۔۔۔

گھر آیا تو۔۔۔ سیدھا وریشہ کے روم میں آگیا وہ لحاف میں لپیٹی سو رہی تھی۔۔

کتنی نیندیں پوری کرنی ہیں ایسی بھی یہاں میری نیندیں اڑا چلی ہے یہ لڑکی" وہ سوچتا ہوا اسکے نزدیک گیا

۔

اور اسکی پیشانی پر جھک کر پیار کیا

اے لڑکی جلدی اٹھو" اسے اب بھی اپنی شرٹ میں دیکھ کر مسکرا دیا تھا۔۔۔

کافی فرمابردار ہو تم تو" وریشہ جو آنکھیں کھولتے دیکھ وہ شرارت سے بولا البتہ وریشہ شرما سی گئ۔۔۔

آپ کب آئے"

وہ اٹھ کر بیٹھ گئ

ابھی چلو جلدی اٹھو اور یہ ڈریس چینج کرو میں نے تمھارے لیے شاپینگ کی ہے کانٹ یو بلیو میں نے فرسٹ ٹائم ایک لڑکی کے لیے شاپینگ کی ہے

"وہ ہنسا

وریشہ بھی مسکرادی

کیا ہوا پہنے کا دل نہیں "شاذ کہتا ہوا اسکیطرف بڑھا

ہم نے ایسا نہیں کہا"وہ اسکی آنکھوں پر اسکے ہی ہاتھ رکھ گئ۔۔

اب مجھ سے کیوں چھپا رہی ہو۔۔

پلیز شاذ آپ ہمیں نہیں دیکھیں گے "وہ خفت زدہ سی بولی

اوکے جاؤ'شاذ نے آنکھیں بند کرلی

وریشہ اسے دیکھتے دیکھتے اٹھی اور ایک منٹ میں

واشروم میں بھاگ گئ۔۔۔۔

جبکہ شاذ ہنس دیا تھا۔۔

بستر بھی ٹھیک نہیں کیا تھا اس لڑکی نے کوٹ

اتار کر اپنی ٹائ سائیڈ پر پھینکتا وہ بھی بیڈ پر گیر گیا

اسکا ویٹ کرنے لگا حالانکہ اسے صاف ستھرا

کمرہ پسند تھا لیکن اگر وہ اسکی بیوی تھی۔۔ تو اسے بھی

یہ سب اچھا لگ رہا تھا۔۔

وہ پاؤں جھلتے پی آئے کو کسی میسیج کا جواب دے رہا تھا تبھی

بلیک ڈریس میں وہ آفت لگ رہی تھی۔۔ لیکن

جھنجھلائے ہوئ تھی کیونکہ۔۔ اس کے بال سلجھ نہیں

رہے تھے۔۔

شاذ اپنی جگہ سے اٹھا

اور اسکے جھنجھلائے جھنجھلائے چہرے پر ہی اپنا بوجھ

ڈالتا وہ اسے دیوار سے پہن کر گیا

جبکہ وریشہ۔۔۔ سٹپٹا سی گئ۔۔

"شش۔۔ شاذ

شش" وہ اسے بولنے سے روک گیا اور جب تک

اسکا دل چاہا اسنے اپنی مرضی سے اسے اپنی محبت ہی

قید میں قید رکھا جبکہ محبت کی ورافنگیوں نے

وریشہ کے ہوش ضرور اڑائے تھے۔۔۔

وریشہ دانتوں تلے لب دبائے چپ کھڑی تھی

دیکھاؤ میں سلجھا دوں

پلیز شاذ ہم تھوڑے سے کاٹ لیتے ہیں نہ"

وہ بولی جبکہ شاذ نے اسے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے

بیٹھا لیا یہ دیورا گیرا آئینہ تھا

جس میں وہ دونوں بہت خوبصورت لگ رہے تھے

وہ وائیٹ شرٹ اور بلیک پینٹ میں تھا جبکہ وہ

فل بلیک ڈریس میں تھی۔۔

نہیں کٹوانے"

ہمیں تو شادی کا بھی فائدہ نہیں ہوا اپنی مرضی ہی نہیں

چلا سکے" وہ منہ بسور گئ

ہاں کوئ مرضی نہیں ہوتی محبت کی قید میں

صرف محبوب کی مرضی ہوتی ہے

تو آپ ہماری مرضی مان لیں نہ"

وہ پلٹ کر اسکی شکل دیکھنے لگی

تمھیں کس نے کہا تم میری محبوبہ ہو"

وہ اسکے چہرے کے نزدیک آتا گردن سے بالوں کی

لٹیں ہٹانے لگا تھا اسکی چاہت کے نشان بے

تابی سے چمک رہے تھے۔

وریشہ کی پلکیں جھک سی گئیں

[8/31, 9:41 PM] Tania Tahir: کچے گڑھے تانیہ

طاہر ناول

تانیہ طاہر ناولز

قسط 31

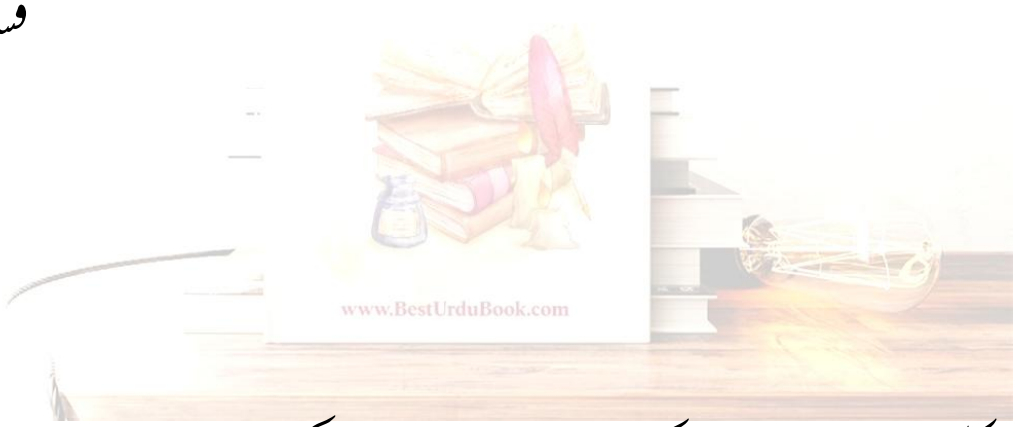

کل رات سے دیکھ رہے ہیں" وہ مسکرائی جبکہ شاذ نے

اسکی مسکراہٹ کو ہی چن لیا

لیکن یہ بات قابل قبول نہیں ہے اتنے

پیارے اور خوبصورت بال کٹوادوں پاگل ہوں میں"

شاذ برش چلانے لگا

تو آپ نے انکو بیچ کر کیا پیسے کمانے ہیں" وہ اسے

چھیڑنے لگی

آغا شاذ ہوں میں ایک فیمس پولیٹیشن اور

میرے پاس پیسے کی کمی نہیں ہے یاد رکھنا" اسکی گردن

کو سختی سے پکڑتے وہ بولا تھا وریشہ۔۔۔ مسکرادی

آپکو اپکی کامیابی بہت مبارک ہو"

وہ بولی شاذ نے اسکے بال چھوڑے اور اسکے سامنے بیٹھ

گیا

ڈریسنگ سے ٹیک لگا کر

تم مجھے میرا کام کیوں نہیں کرنے دے رہی لڑکی پر سوسے

میرے عصابوں پر سوار ہو"

وہ غصے سے پوچھنے لگا

یہ آپکا کام نہیں ہے اور جب کوئی مبارک بعد

دے تو شکریہ ادا کرتے ہیں"

وہ اسے سمجھانے لگی

ہاں تم اتنی بڑی دادی اماں ہو مجھے سمجھا رہی ہو"

وہ سر جھٹک کر بولا

شاذ اپ جزاک اللہ بھی تو کہہ سکتے ہیں لڑ

رہے ہیں الٹا" وہ بولی۔۔۔

تو شاذ مسکرا دیا

جزاک اللہ بیگم بٹ اگر مبارک بعد ہی

دینی ہے تو ایسی کون دیتا ہے مبارک بعد نیٹ پر

دیکھو بیویاں شوہروں کو خوش کیسے کرتی ہیں"

وہ بیڈ پر لیٹ گیا

وریشہ سر جھکا گئی جبکہ اپنی مسکراہٹ روک لی تھی

شاذ اسے دیکھتا رہا وہ بال سلجھانے لگی یہ واقعی مشکل کام تھا یہاں تک کہ وہ عاجز آ گئی تھی مگر بال کٹوانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔۔

بلآخر وہ کامیاب ہو گئی اور شاذ مسکرا دیا

بچوں کیطرح وہ فتح مندی سے اسے دیکھ رہی تھی

اسنے بالوں میں بل ڈالے اور۔۔ کھڑی ہو گئی

ٹھیک ہے"

وہ اسکی جانب دیکھ کر پوچھنے لگی۔۔۔

نہیں" وہ مسرمائز سا ہو رہا تھا

اسنے کیری میں سے ایک ریڈ کلر کی لیپسٹک۔نکالی اور

۔۔۔ وریشہ کو دے دی

لگاؤ"

وریشہ کی دھڑکنیں پھر سے بے ہنگم ہو گئیں ہاتھ

کانپ سے اٹھے

اور اسکے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اسنے اپنے ہونٹوں کو

سرخ اناری لیپسٹک سے جو رنگ لیا تو شاذ کی نگاہ ہی

نہیں ٹھہر رہی تھی

وہ اسکے سامنے اگئ

بس نہیں چلا ساری لیپسٹک برباد کر دے مگر اسنے

خود کو کنٹرول کیا تھا۔۔۔

اسکی کمر میں ہاتھ ڈالے وہ اسکا چہرہ دیکھنے لگا

تم مجھے پاگل کر رہی ہو۔۔۔اور میں پاگل ہونے کے لیے

اتنا بے چین کیوں ہوں مجھے سمجھ نہیں ارہا"

وہ بولا اور آہستگی سے بے باکی پر اترا۔۔جبکہ وریشہ دور ہوئ

بھوک نہیں ہے آپکو کیا"

وہ پوچھنے لگی گھبرائی گھبرائی سی دل کی دھڑکنوں کو

سمبھالتی ہوئی سی

شاذ نے زرا گھور کر دیکھا

یہ کیسی فضول حرکات ہیں بھوک بھوک ان

لمحات میں کس کو بھوک لگتی ہے"وہ اسکی کلائی

پکڑ کر نزدیک کرتا بولا پھر سے۔

جبکہ وریشہ کھکھلا کر ہنس دی اس ہنسی میں شاذ

کی بھی شامل ہوئی تھی۔۔

میں خوش ہوں یار معلوم نہیں تھا میری زندگی

میں تمھارے انے سے اسطرح میرا دل خوش ہو گا"

وہ بولا۔۔۔

وریشہ سر جھکا گئ

بھائی کی ڈیتھ کے بعد میں کبھی اپنے گھر پر مسکرایا ہی نہیں ہنسنا تو دور کی بات تھی میرے ماں باپ بس یہ چاہتے تھے میں ایک بڑا آدمی بن جاؤ اور دیکھو آج میرا خواب پورا ہو گیا

اور اس خواب کے بیچ ایک۔۔۔۔ دشمنوں کی لڑکی بھی بھاگی تھی تو دیکھو سب کچھ مل گیا مجھے"

وہ بولا اور شدت بھرا لمس اسپر جھکتا چھوڑا تو وہ بھول گیا جیسے دنیا سے بیگانہ سا ہو گیا

اور وہ بے تاب سے ان نشانات کو مزید گھیرہ کرنے لگا وہ واقعی پاگل سا ہو رہا تھا وریشہ ایک لفظ نہیں بولی تھی

بس وہ بھی خوش تھی اسکی خوشی میں

شاذ نے اسکی پیشانی پر پھر سے پیار کیا

تم نے اپنی زندگی کا سب سے اچھا کام یہ کیا ہے"

وہ مسکرایا وریشہ سر جھکا گئ

پلیز چلیں"

وہ بولی

ہاہا" اوکے

لیپسٹک لگا لو اتر گئ ہے"

وہ آنکھ دباتا باہر نکل گیا جبکہ وریشہ۔۔۔

کو ایسا لگا اسکا چہرہ لال ٹماٹر ہو گیا ہے

اسنے پھر سے لیپسٹک اٹھا کر لگائ اور وہ بھی نیچے چلی

گئ گئ

شاذ فریش ہونے چلا گیا تھا تبھی کہیں نہیں

تھا وہ

کھانا دیکھنے لگی

باجی آپ تو بہت پیاری لگ رہی ہیں" اسکی ملازمہ نے کہا تو وریشہ ہنس دی۔۔

چلو اب تم لوگ جاؤ" وہ ان ملازماؤں سے بولی یہاں کوئی مرد نہیں تھا شاید شاذ نے ہی باہر نکلوا دیا تھا سب کو اور اچھا تھا وریشہ کمفرٹیبل تھی وہ پندرہ منٹ بعد آیا تو وریشہ مسکرا کر اسے دیکھنے لگی اسنے اگے بڑھ کر پھر سے وریشہ کی پیشانی پر پیار کیا اور دونوں بیٹھ گئے

ایک بات پوچھیں آپ سے"

وہ وریشہ کو کھانا خود سرو کر رہا تھا اسے علم تھا وہ بہت لاڈ پیار سے پلی بڑھی ہے

پوچھو"

وہ بولا اور پہلا لقمہ اسی کو کھلایا تھا

"آپ بار بار کیوں ہمارے سر پر پیار دیتے ہیں"

وہ پوچھنے لگی شاذ نے مسکرا کر پانی کا ایک گھونٹ بھرا

"رومینس کی کوئی خبر نہیں تمھیں"

وہ اسکی جانب ترچھی نظروں سے دیکھتا بولا

وریشہ خاموش ہو گئی

"اب بھی پوچھو سوال"

وہ اسے اب چھیڑنے لگا شرما جو گئی تھی

"نہیں تھنکیو"

وہ نظریں جھکا گئی شاذ ہنس دیا

تمھاری پیشانی چمکتی ہے اور میرا دل بس میری بیوی ہو تم جو دل کرے گا وہ کروں گا تم بھی جواب نہیں مانگ سکتی مجھ سے"

وہ گھورنے لگا

"اوکے"

وہ مسکرادی

اور دونوں کھانا کھانے لگے

شاذ نے وریشہ کا ہاتھ تھام لیا

اور اسنے اسکے ہاتھ میں ایک خوبصورت سا بریسلیٹ پہنا دیا

وریشہ حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی

www.BestUrduBook.com

وہ آدمی مجبور کر رہا تھا کہ وہ بھی اسکے پیار میں بس ایک دن میں ہی گھٹنوں گھٹنوں ڈوب جائے

وریشہ کھڑی ہو گئی شاذ بھی کھڑا ہو گیا اپنی جگہ سے

اور اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھام لیا

میں سب جانتا ہوں اور یہ بھی جانتا ہوں کہ ۔۔۔ میری ماں تمھیں قبول نہیں کرے گی وریشہ مگر میرے دل نے تمھیں قبول کر لیا ہے تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ اب کوئی مجھے تم سے جدا کر سکے مگر میری ماں وہ میرے لیے خاص ہیں میرے ماں باپ نے میری اس کامیابی کا انتظار کیا ہے۔۔۔ اگر تم ان سے اچھے سے پیش آؤ گی وہ تم سے جلد مان جائیں گی صرف عباس بھائی کی وجہ سے وہ ایسی ہو جاتی ہیں اور سب سے اہم ثنا کی وجہ سے۔۔۔

ثنا سے دور رہنا وہ لڑکی صرف تم سے حسد کرتی ہے مگر ہم نے اس سے آپکو چھین لیا ہے۔۔۔۔ آپ کو لے لیا ہے تبھی وہ ہمارے ساتھ ایسی ہیں ورنہ پہلے تو نہیں تھیں ایسی

وریشہ۔۔سٹاپ دس نانسینس وہ تم سے پہلے دن سے حسد کرتی ہے اور تم نے مجھے نہیں چھینا

اگر میں اسکے نصیب میں ہوتا تو اپنی محبت کو دفنا کر اسکے ساتھ رشتہ نبھاتا مگر میں تمھارے نصیب میں تھا اور میری محبت کو زباں ملنی تھی میں صرف انھیں باتوں پر یقین رکھتا ہوں جو حقیقت ہوں اور تم میری حقیقت ہو" وہ اسے سمجھانے لگا

جبکہ وریشہ اسکی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی

ہم ہم یہاں سے کہیں نہیں جائیں گے پلیز شاذ آپ ہمیں کہیں اور مت بھیجیے گا"

وہ ایکدم نم آنکھوں سے بولی

کہیں نہیں جا رہی تم مگر میری ماں کو راضی کر لینے کی زمہ داری تمھاری ہے"

وہ بولی

"ہم کیسے کریں گے"

وہ گھبرائے ہوئے لہجے میں بولی جب تم مجھے اپنا کر سکتی ہو تو میری ماں تو پھر نرم دل عورت ہیں"

وہ مسکرایا جبکہ وریشہ بھی سر جھکا کر سر ہلا گئی۔

شاذ نے پھر سے پیشانی پر پیار کیا تو دونوں ہی ہنس دیے

تبھی ملازمہ نے دروازہ بجایا اور۔۔۔بتایا کہ شاذ سے ملنے کچھ لوگ آئیں ہیں

شاذ سوچتا ہوا باہر نکلا وریشہ نے شاذ کی پلیٹ میں چھوڑا لقمہ اٹھا لیا جسے شاذ دیکھ چکا تھا وہ مسکرا کر وہ اپنے منہ میں رکھ چکی تھی

شاذ نے اسے وینک دی اور جیسے ہی باہر نکلا سامنے اپنی ماں کو دیکھ کر اور ثنا اور حرم کو دیکھ کر وہ ایک لمحے کے لیے شاکڈ ہوا تھا اور پھر سمبھل گیا

آگے بڑھ کر اپنی ماں کے گلے لگ گیا

"میرا بیٹا اتنے بڑے گھر میں رہتا ہے"

وہ مسکرا کر اسے دیکھنے لگیں

جبکہ انکی آنکھوں کی نمی بتا رہی۔ تھی کہ وہ بہت خوش ہیں انکی کامیابی دیکھ کر

وریشہ پیچھے سے سامنے آگئ

ثنا اسے دیکھ کر دھچکا کھا گئ

سٹائلش ڈریس میں سرخ لیپسٹک کے ساتھ سر پر دوپٹہ لیے وہ باہر آئی تھی

اور۔۔۔ جھجھکتی ہوئی۔۔۔ شاذ کی والدہ کے سامنے اگئ

"اسلام علیکم"

اسنے شاذ کے کہے کے مطابق سلام کیا۔۔۔جبکہ

اسکی ماں نے سلام کا جواب نہیں دیا

وریشہ نے شاذ کو دیکھا جو اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا جیسے

وہ بہت خوش ہوا اس سے۔

"ماں سلام کا جواب تو دیں"

"میں اس لڑکی کو تمھاری بیوی نہیں مانتی

"مگر میں تو مانتا ہوں"

وہ بولا۔۔۔

"شاذ"

اسکی ماں نے گھورا

"ماں پلیز۔۔۔میری جن سے دشمنی ہے وہ ابھی تک

قائم ہے کوئی اسے ختم نہیں کر سکتا اور میں وریشہ

سے بدلے لے کر کیا کروں گا میں مرد ہوں اور
عورت سے بدلے لینے کا قائل نہیں ہوں

بکواس جھوٹ۔۔۔سب جھوٹ سب کچھ تم نے
جان بوجھ کر کیا یہ سب کیونکہ تم جانتے تھے تم
وریشہ سے محبت کرتے ہو پہلے دن سے"

ثنا تو چلا اٹھی۔۔۔اسکا سر پھٹنے کو تھا کہ یہ
وریشہ ایسے وریشہ تو نہیں آئی تھی یہاں
جیسی اب دکھ رہی تھی وہ یہ سوچ سوچ کر بھسم ہو چکی
تھی کہ وریشہ اور شاذ
اسکے دماغ کی رگیں جیسے پھٹنے کو بے چین تھی۔۔

شاذ نے ثنا کو بلکل اگنور کر دیا اس سے پہلے وہ کچھ بولتا
کہ حرم آگے بڑھی

شاذ۔۔۔شاذ عادر نہیں مل رہے انکا ایکسیڈینٹ ہو گیا ہے نہ جانے کہاں ہیں وہ انکی گاڑی۔۔۔ہائے وے پر ملی بٹ۔۔۔وہ خود نہیں تھے کچھ دن پہلے درانی کے بیٹے سے انکا جھگڑا ہو گیا تھا اور

اور" وہ منہ پر ہاتھ رکھے بری طرح رو دی

م۔۔مجھے ڈر لگ رہا ہے شاذ عادر کو کچھ ہو گیا تو" وہ کانپ رہی تھی وریشہ ایکدم۔۔۔حرم کے نزدیک ہوئی

ب۔۔۔بھائی بھائی کو کیا ہوا ہے آپ لوگوں نے ہمیں کیوں نہیں بتایا"

اور پیچھے سے باصم کو آتے دیکھ وہ دوڑ کر اس تک پہنچی

بھیا عادر بھیا کہاں ہے":

اسکی آنکھیں بھیگنے لگیں وہ رونے کے لیے تو ہر پل تیار رہتی تھی

باصم نے شاذ کو دیکھا۔ جس کے ماتھے پر بس ایک بل ڈلا تھا وہ ابھی یہاں کھڑا کھڑا یہ جتا رہا تھا کہ وہ اپنی دشمنی پر قائم ہے اور اب اس عادر کی مدد کرے گا۔۔۔

اسنے حرم کے جڑے ہوئے ہاتھ دیکھے تو زیادہ نہیں سوچا اور صرف صرف حرم کے لیے اسنے۔۔۔ سر ہلا دیا اگر وریشہ سر بھی پٹخ پٹخ کر کہتی تب بھی وہ کبھی عادر کی مدد نہ کرتا یہاں حرم تھی جسے اسنے اپنی بہنوں کیطرح سمجھا تھا اور مانا بھی تھا اسنے اپنی ماں کی گھورتی نظروں کو ایک منٹ کے لئے نظر انداز کر دیا جبکہ وریشہ اپنے بھائی کے سینے سے لگی۔۔ رونے میں مصروف تھی باصم کچھ نہیں بولا تھا۔۔۔

شاذ نے ایک نظر دیکھا تھا وریشہ کو اور اسنے

شاہزیب کو کال کی

ہائی وے پر ایکسیڈینٹ ہوا ہے

پتہ کرو وہ بندہ کہاں ہے"

اسنے آرڈر دیے آج وہ سب چپ چاپ کھڑے

تھے وہ شاذ جو سر جھکا کر۔۔سب کی سنتا تھا صرف ا

پنے وقت کے پلٹنے کے انتظار میں آج اسکا اثر ورسوخ

کہاں کہاں تک تھا کہ بس ایک فون کال پر وہ

بندہ ڈھونڈوا دے گا۔

حرم اسکی جانب ہی دیکھ رہا تھی

بے تابی سے۔

اوکے مجھے دس منٹ میں جواب دو

ہمیں درانی پر شک ہے مگر ہم ریڈ نہیں ڈلوا سکتے۔۔۔

کیونکہ اوپر سے آرڈرز نہیں ہیں اگر تم چاہو تو۔۔۔ایک

فون کال کر دو ہم ریڈ ڈلوالیں گے"

باصم نے وریشہ کو ایکطرف کیا اور شاذ کی

جانب دیکھا

میں نے تم سے بات نہیں کی اور نہ میں

انٹرسٹیڈ ہوں اس بات میں کے خانزادوں کے

بھولے بھٹکے بچے اکھٹے کرتا پھیرو

صرف میری بہن کا منہ ہے۔۔اسکے علاوہ کچھ

نہیں دس منٹ میں پتہ چل جائے گا کسی ریڈ

کی مجھے ضرورت نہیں"

دوٹوک لٹھ مار جواب دے کر۔۔۔۔

اسنے اپنی ماں کی جانب رخ کر لیا باصم کا چہرہ سرخ ہو گیا

عادر بھائی کی وجہ سے وہ یہاں تھا ورنہ اس کمینے اور گھمنڈی آدمی کے منہ ہی کون لگتا وہ وہاں سے باہر چلا گیا

بھیا" وریشہ اسکے پیچھے جانے لگی

وریشہ"

شاذ کی بلند آواز نے اسکے قدم روک لیے

اگر ایک قدم بھی باہر نکالو گی تو دوسرا قدم اس گھر میں کبھی نہیں رخ پاو گی"

بلکل سرد لہجہ تھا وہ جتا نہیں رہا تھا۔۔۔ یہ ہی اسکا فیصلہ تھا اپنے بھائی کے قاتلوں اور دشمنوں

سے کبھی وہ دوستی نہیں کر سکتا تھا وہ بے غیرت

نہیں تھا غیرت تھی اس میں اتنی

وریشہ حیرانگی سے دیکھنے لگی

"وہ ہمارے بھائی ہیں"

وریشہ نے کچھ احتجاج کرنا چاہا۔

"اور میں تمھارا شوہر"

وہ آنکھیں نکال کر اسکو دیکھنے لگا

"مگر"

"چپ" وہ اسے ٹوک گیا

جبکہ حرم کی ان لوگوں پر توجہ نہیں تھی

یہ حق یہ مان یہ حقیقت شاذ کا وریشہ پر شناکو

جھلسا رہا تھا

تانیہ طاہر ناولز
www.BestUrduBook.com

اسکو لگ رہا تھا تپتی چھری سے اسکے وجود کے

ٹکڑے کیے جا رہے ہیں

حسد اور جلن کی آگ میں وہ پھڑ پھڑا اٹھی تھی

جبکہ اسکی ماں بھی بیٹے کی جانب دیکھ رہی تھی

"آپ اب یہیں رہیے گا

شاذ نے سب کو اگنور کر کے ماں کے شانے پر ہاتھ

پھیلایا

نہیں میں تمھارے گھر میں نہیں رہوں گی میں

اپنے بیٹے کے پاس ہی رہوں گی جہاں اسکی خوشبو ہے تم

اسکے دشمنو سے ہاتھ ملا لو"

وہ ناگواری سے ہاتھ جھٹک گئیں اسکا

"ماں پلیز یار۔ بیوی ہے میری

وہ بیوی جس نے تم پر الزام لگایا بہتان گڑھا جس کی شکل سے بھی مجھے یعنی تمھاری ماں کو نفرت ہے اور اتنی نفرت کے میں ایک لمحے کے لیے اس لڑکی کو تمھاری زندگی میں برداشت نہیں کروں گی شاذ بھلے تم کچھ بھی کر لو" وہ بولیں تو لہجہ حتمی تھا

ماں وریشہ اپنے خاندان سے الگ ہو کر رہے گی اسنے مجھ سے شادی کی جیسے بھی کی میں اسے قبول کر چکا ہوں

"ماں اور

وہ رک گیا

"اور کیا شاذ وہ ناپاک لڑکی دوسرے کی اترن تم

"ماں

وہ دانت بھینچ گیا

"وہ پاک ہے۔ اور بلکل پاک ہے کسی کی اترن نہیں ہے وہ

اسکی انکھیں سرخ ہونے لگیں وہ اپنی ماں کے سامنے اسکی حمایت لے رہا تھا وریشہ دیکھ رہی تھی ثنا بھی دیکھ رہی تھی جبکہ حرم منتظر تھی کہ اب فون ائے اور کوئی کہہ دے کے عادر مل گیا ہے۔

اب اسکی کل کی آئی لڑکی کی شاذماں کے سامنے حمایت کر رہے ہو" وہ بگڑ کر بولی

حمایت نہیں کر رہا صرف اپکو بتا رہا ہوں" میں تمھاری اس لڑکی سے ہوئی نسل کو قبول نہیں کروں گی۔ تم کر لو اپنی من مانی ماں کو تکلیف دے رہے ہو"

آپ"

وہ کچھ بولتا۔۔۔ہی کہ اسکا فون بجنے لگا

اسنے کال پک کی شاہزیب کی کال تھی حرم دوڑ کر اسکے آگے اگئی ثنا نے ناگواری سے پہلو بدلا یہاں

ایک مسلہ نہیں نمٹ رہا تھا وہ عادر کا مسلہ بلاوجہ لے کر اگی تھی

"اوکے

شاذ نے بس اتنا کہا اور حرم کی جانب دیکھنے لگا

"آپی آپ گھر جائیں۔۔ آپکا شوہر گھر پہنچ جائے گا

وہ بولا تو حرم کی آنکھیں تشکر سے بھیگ گئیں

"کب کیسے شاذ پلیز مجھے بتا دو وہ کہاں ہے میں چلی جاؤں گی پلیز

وہ رونے لگی پھر سے

"میں نے کہا نہ آپ جائیں وہ خود پہنچ جائے گا

وہ اسکے سر پر ہاتھ رکھ کر بولا

"تمھارا بہت بڑا احسان ہے یہ مجھ پر

وہ بولی تو شاذ نے ایکدم حیرانگی سے دیکھا

آپ بہن ہیں میری۔۔کیسی باتیں کر رہیں ہیں"

اسنے کہا تو حرم بہت مشکور تھی اسکی۔۔وہ باہر

باصم کے پاس چلی گئ وہ جلد از جلد گھر پہنچنا

چاہتی تھی وریشہ کا دل مچل رہا تھا اپنے بھائ کے لیے

مگر شاذ کی بات نے قدموں کو جکڑا ہوا تھا

آج وہ جاننا چاہتی تھی کسی دشمنی تھی اسکی اور اسکے

خاندان کی مگر فلحال جو مسلہ کھل چکا تھا اسکا حل ہونا

بہت ضروری تھا۔۔

شنا نے وریشہ کیطرف اتنی نفرت سے دیکھا کہ

وریشہ سر جھکا گئ شرمندگی سے ہاں وہ اسکے آگے

شرمندہ ہو گئ۔

بہت زیادہ شرمندہ

ماں" شاذ نے بڑے لاڈ سے انھیں پکارہ تھا

شاذ تم کچھ بھی کہہ لو اسکی حمایت مت کرنا اور اس لڑکی کو میرے ساتھ بھیج دو یہ یہاں تمھارے پاس نہیں رہے گی"

وہ بولیں شنا نے مسکرا کر دیکھا۔اب لائین ہر آئین تھیں وہ

شاذ نے بھی گھیرہ سانس بھرا۔۔

میں ایسا نہیں کر سکتا"

وہ سر جھکا گیا ماں کے آگے

اس اس نے۔۔۔نہ میرا بیٹا چھین لیا اسنے

۔۔۔تم ڈائین میرا بیٹا چھین لیا تم نے"

وہ چیخنے لگیں شاذ نے انھیں تھام لیا

پلیز مما یہ اپکے بیٹے کی خوشی ہے"

وہ ماں کو سچ بتا رہا تھا

ثنا کی اسے پرواہ نہیں تھی

یہ یہ منحوس جو تمھاری زندگی میں منحوست

پھیلا رہی ہے یہ یہ تمھاری خوشی ہے"

وہ رونے لگیں

مار دیا اسکے بھائیوں نے اسکے باپ نے میرے بیٹے کو

شاذ جوان بیٹے کی میت دیکھنا ایک ماں کے سینے کے

ٹکڑے ہو جانے کے مترادف ہے اس دو دن آئی

لڑکی کے لیے سب بھول گئے تم"

وہ چلانے لگیں رونے لگیں ثنا مطمئین سی کھڑی رہی ابھی

فلحال اسکے حق میں سب تھا

اسنے روتی ہوئی ماں کا سر اپنے سینے سے لگا لیا

وریشہ محبرموں کیطرح کھڑی تھی یہ جانے بنا کہ اسکا قصور کیا ہے اس نفرت کی وجہ کیا ہے

جبکہ شاذ کی والدہ اونچا اونچا رو رہیں تھیں

چچی" ثنا نے چچی کو پکڑا تاؤ شاذ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا گیا

جبکہ شاذ نے ہاتھ کھینچ لیا۔

[9/1, 7:06 PM] Tania Tahir: کچے گڑھے

تانیہ طاہر

قسط نمبر 32

ثنا نے نفرت سے دیکھا اور چچی کو تسلی دینے لگی

شاذ کو ثنا اسوقت ناقابل برداشت سی لگ رہی تھی

شاذ نے گھیرہ سانس لیا اور دور ہوا

اپنے ملازم کو بلایا

ماں کے لیے کمرہ سیٹ کرو' وہ بولا تو وہ کھڑی ہوں
گئیں نفی کرتی ہوئ

مجھے یہاں نہیں رہنا تم میرے لیے کچھ مت کراؤ"
وہ ناراضگی سے کہتیں اٹھ گئیں

جبکہ شاذ نے انھیں پکڑنا چاہا وہ کچھ بھی سنے بنا ہی
باہر نکل گئیں شاذ بھی انکے پیچھے دوڑا۔

جبکہ وریشہ یہ سب دیکھ رہی تھی وہ کیسے اسکی
سپورٹ میں کھڑا تھا

آوارہ بد چلن بد کردار استعمال شدہ لڑکی ہو تم تم شاذ کی
کبھی نہیں ہو سکتی اسپر الزام اور بہتان لگانے والی لڑکی ہو
تم وریشہ میں تمھارا گلہ دبا دوں گی"

وہ جھپٹی اور وریشہ کی گردن جکڑلی

شنا" وریشہ کے منہ سے نکلا اور اسنے شنا کے ہاتھ پکڑ لیے۔

شنا چھوڑو ہمیں پلیز" وہ خود کو چھڑانا چاہ رہی تھی مگر شنا بس یہ چاہتی تھی ایک لمحے میں ہی سہی یہ لڑکی مر جاتی شاذ اور شاذ کے ساتھ ساتھ یہ سب بھی اسکا ہو جائے۔

شنا نے شاذ کی آہٹ کو اندر آتے محسوس کیا تو جھٹکے سے وریشہ کو چھوڑ دیا وہ تو پہلے بھی اسکی حمایت کرتا تھا اب تو شاید شنا کو جان سے مار دیتا آج اس وقت شنا نے سوچ لیا تھا یہ دال اسطرح نہیں گلے گی اسے کچھ اور کرنا ہو گا اس سب کے لیے۔

شاذ اندر آیا تو وریشہ جو اپنی گردن پکڑ کر نیچے بیٹھ چکی تھی شاذ کی نگاہوں میں نہیں اسکی اور شنا نے شاذ کی جانب دیکھا

بہت دکھ ہوا ہے چچی کو تمھاری اس حرکت سے۔۔

تم ایک دھوکے باز انسان نکلے ہو شاذ" وہ بولی

میں نے کسی کے ساتھ دھوکا نہیں کیا ثنا اور نہ

ہی اب کر رہا ہوں تم یہ میری ماں میری طبعیت اور

میری عادت سے صاف ہیں اور جب میں

نے کہہ دیا کہ وریشہ وہاں کبھی قدم نہیں رکھے گی اور

نہ ہی وہاں جا گی تو تم لوگ سمجھ کیوں نہیں رہے"

وریشہ سے ہی کیوں خواہش پوری ہو گئ تو وریشہ کو اپنا

لیا ناپاک بد چلن عورت کو بھی اپنا لیا مجھے تو

لگتا ہے تم اسی انتظار میں تھے کہ تمھاری شادی وریشہ

سے ہو جائے تو تم اسے اپنا لو اسے اپنا لو مگر بھولو

مت شاذ میں آج بھی تمھارے نام پر بیٹھیں ہو میں

کیونکہ یہ طے تھا کہ تم وریشہ کو طلاق دو گے اور مجھے

سے شادی کرو گے"

اسکا گریبان پکڑ کر وہ بولی

شاذ کو بہت بڑی لگی تھی یہ حرکت اسنے اسکا ہاتھ جھٹکا اپنے گریبان پر سے آج میں تمھیں یہ بات صاف لفظوں میں کہہ رہا ہوں ثنا میں تم سے شادی نہیں کروں گیا تم کسی اور سے کر لو۔۔۔کیونکہ میری اور تمھاری منگنی تھی نکاح نہیں ذورا گر نکاح ہوتا خدا کی قسم کسی اور کیطرف نگاہ بھی نہ اٹھاتا مگر اب ایسا چونکہ نہیں ہوا تو وریشہ میرے نکاح میں ہے اور مجھے قسم ہے میں کسی اور کیطرف نہیں دیکھو گا"

وہ بولا تھا لہجہ مظبوط تھا

ٹھیک ہے بھلے وہ تمھاری پارسا بیوی کچھ بھی کرتی پھیرے مراد یہ کوئ بھی۔۔۔وہ مرد جس نے اسکی عزت لوٹی کوئ بھی۔۔۔بیوی تو تمھاری بھلے بد چلن تمھیں کیا فرق پڑتا ہے"

شنا" وہ اسپر ہاتھ اٹھا تا رک گیا

مجھے مجبور نہ کرو میں کوئی سخت ری ایکشن لوں۔"

وہ آنکھیں نکال کر بولا

سخت سے سخت ری ایکشن تو میں لوں گی شاذ اور تم اپنی آنکھوں سے دیکھو گے تم یوں مجھے بیوقوف نہیں بنا سکتے

"

وہ پھاڑ کھانے کو تیار تھی اور وہاں سے باہر نکلتی چلی گئ

وریشہ سے اتنی نفرت محسوس ہو رہی تھی جتنی شاید ہی کسی سے کی بھی ہو اسنے۔

جبکہ شاذ نے گھر کے مین دروازے بند کر لیے کہ یہاں اب کوئی نہ آئے ذہنی طور پر وہ منتشر سا ہو گیا تھا۔۔

ماں مان جاتیں مگر یہ شناہی تھی جو انھیں ماننے نہیں دیتی تھیں۔

وہ دو قدم آگے بڑھا تو وریشہ کو نیچے گلا پکڑا ہوا پایا

وریشہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے

اسکا خوبصورت شاداب چہرہ پہلے جیسا نہیں لگ رہا تھا

تانیہ طاہر ناولز

آپ ہمیں چھوڑ دیں آپ نہ جنگ لڑیں ہمارے لیے پلیز شاذ ہم ہم نہیں ہیں ایک دوسرے کے لیے شنا نہیں ہونے دے گی ایسا آپکی مما بھی خفا ہو گئیں ہیں چھوڑ دیں ہمیں"

وہ بولی اور رونے لگی شاذ نے اسکی گردن پر انگلیوں کے نشان دیکھے اور مٹھیاں بھینچ لیں

تم پاگل ہو"

وہ سنجیدگی سے پوچھنے لگا

وریشہ نے روئی روئی آنکھوں سے اسکیطرف دیکھا

وہ سائیکو دماغ خراب عورت تمھاری گردن دبا رہی

تھی اور تم کچھ بولی نہیں ایک لفظ بھی"

وہ بھڑکا

جبکہ وریشہ سر جھکا گئی

شیٹ آپ وریشہ" وہ سخت ناگواری سے اسکے جھکے

سر کو دیکھنے لگا

میں نہیں چاہتا تھا تمہیں مجھے تم سے چھین لے"

وہ آنکھوں میں محبت کا طوفان لیے بولا تھا وریشہ

نے اسکی صورت دیکھی اور۔۔۔بے ساختہ بہت

زیادہ رونے لگی

آپ آپ ہمیں بتائیں کون کس کا قتل ہوا تھا

کس نے کس کو مارا تھا ہم نہیں جانتے یہ سب

ہم سے نفرت کی وجہ نہیں جانتے ہم"

وہ پوچھنے لگی شاذ نے مٹھیاں بھینچ لیں

تم روم میں چلو میں کوئی چیز لگاتا ہوں ساری گردن

سرخ ہو گئی ہے"

وہ بات ٹالتے ہوئے بولا

پلیز شاذ بتائیں ہمیں"

وریشہ نے روک لیا شاذ کے لیے یہ قصہ

تکلیف دہ تھا اسکو دوبارہ چھیڑنا تکلیف دہ تھا بھائی

کی بے بس آنکھیں سامنے اتیں تو بس نہیں چلتا

خانزادوں کا نام و نشان مٹا دے اور نصیب میں پانی

کیسے بھرا تھا کہ خانزادہ سے ہی محبت کرنے لگا تھا وہ

--

اور اسکی چاہت میں کسی کی نہیں سن رہا تھا

شاذ نے اسکا ہاتھ تھاما اور اسے لیے۔۔۔اپنے روم کی

جانب چلنے لگا جو اسکا پرسنل کمرہ تھا وریشہ

۔۔۔اسکے ساتھ گھسیٹتی جا رہی تھی شاذ کی گرفت

اسکے بازو پر تھی

وریشہ کو کمرے میں لا کر اسنے کمرے کے بیچ

میں چھوڑ دیا

اور۔۔دروازہ بند کر کے اسنے۔۔اپنی الماری کو کھولا

وریشہ خاموشی سے کھڑی دیکھ رہی تھی جبکہ شاذ کا

چہرہ سرخ ہو کر خون چھلکانے کو بے چین تھا

وریشہ کو کچھ ڈوبتا ہوا محسوس ہو رہا تھا

جبکہ شاذ نے چند تصویریں اسکے آگے پھینک دیں

وریشہ نے ایک نظر شاذ کی جانب دیکھا اور

اسکے بعد وہ ان تصاویروں کو غور سے دیکھنے لگیں

اس اس میں اسکی پھوپھو تھی ہاں وہ جانتی تھی

انھیں ڈیڈی نے بتایا تھا کہ انکی ڈیتھ چھوٹی عمر میں

ہو گئی تھی

مگر شاذ کے پاس۔۔اور پھوپھو کے ساتھ کھڑا

مرد شاذ کے ہو بہو ضرور شاذ کا بھائی ہی تھا ان دونوں

کا آپس میں کیا تعلق تھا وہ حیرانگی سے تصویریں

دیکھنے لگی

اور اسکے بعد شاذ بس آپے سے باہر ہوتا گیا

وریشہ کا شانا پکڑ کر اسے اپنی جانب کھینچا

تمھارے باپ نے اپنی بہن کو مار دیا میرے بھائی کو مار دیا

ان دونوں کو محبت کی اتنی بڑی سزا دی کیونکہ "

وہ چیخا کیونکہ تم لوگ تو خانزادے ہو تم لوگوں کی کیا ہی

اونچی شان ہے تمھاری عورتیں ہمارے جیسے غریبوں کے

گھروں میں کہاں اتر سکتی ہیں اپنا معیار تم لوگوں کا

اتنا بلند تھا تمھارے باپ کا گھمنڈ میرے بھائی

کو لے گیا وہ آخری سانس تک اس عورت

کے لیے لڑتا وہ عورت آخری سانس تک لڑتی رہی

مگر "

وہ پھر سے چیخا اتنا چیخا کے وریشہ کو اپنے کان پھٹتے

ہوئے محسوس ہوئے

مگر نہیں "

نہیں وریشہ خانزادہ تم اور تمھاری اوقات جتنی بلند

تھی ان لوگوں کی محبت تو تمھاری جوتی کی نوک پر تھی

میرے بھائی کو تمھارے باپ نے مرنے پر

مجبور کر دیا وہ اتنا ہار گیا اپنی محبت کے آگے کہ

پھانسی لے لی اسنے میں میں تڑپ تڑپ گیا

میری ماں ایسی ہو گئ جیسے زندہ ہی نہ ہو مردوں کیطرح

بس گھر کے ایک کونے پر بستر پر چھت کو گھورتی تھی

ہمارے گھر سے خوشیوں اور قہقہوں کی چھنکار ختم ہو گئ

میرا باپ ہم دونوں سے منہ چھپاتا پھیرنے لگا

تم تمھاری وجہ سے یہ دانشوروں کی وجہ سے۔۔

تم تھے ہماری بربادی کے زمہ دار صرف تم"

وہ اسے جھنجھوڑتا اسے سنا رہا تھا بہت زیادہ سنا رہا تھا

جبکہ وریشہ پتھر کی سی ہو گئ اور شاذ نے اسے جھٹکے

سے چھوڑ دیا

یہ تھی تم سے بھاگنے کی وجہ یہ تھی تم سے دور رہنے

کی وجہ اور اسی وجہ سے میں تم سے دور بھاگتا

تھا کہ اس حسن پر تو میرا بھائی بھی مر مٹا تھا

۔۔۔اور قسم کھائی تھی میں نے کہ میں کبھی محبت

نہیں کروں گا مگر میری قسمت دیکھو خانزادہ سے

محبت ہو گئی مجھے

لیکن کیا اپنے بھائی کی موت کو آخری سانس

تک نہیں بھولو گا وریشہ اور تمھارا خاندان اس

بات کا زمہ دار ہے"

وہ ایک ایک لفظ پر زور دیتا سنہ برداشت کرتے

ہوئے کمرے سے ہی باہر نکل گیا جبکہ دروازہ کھینچ کر

اسکے منہ پر مارا تھا وریشہ کمرے کے وسط میں

حق ودق کھڑی رہ گئ

اسکا دوپٹہ سر کتا ہوا زمین پر جا گیرہ اور وہ خود

بھی سمیٹ کر زمین پر بیٹھتی چلی گئ

اسے شدید رونا آیا تھا بس اتنی کم تھی اسکی خوشی کی مدت ایک ڈیڈ دن تھی شاذ اس وقت نہیں تھا وہ ہی شاذ تھا جو اس سے بس نفرت کرنا جانتا تھا۔۔ وریشہ اپنا چہرہ چھاپ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی

اسکے ڈیڈی ایسے نہیں تھے وہ بلکل ایسے نہیں تھے وہ تو بہت نرم دل انسان تھے اسکے بھائی کیسے کسی کو مار سکتے ہیں نہیں وہ تو بہت محبت کرنے والے لوگ ہیں خانزادہ برے نہیں تھے خانزادہ محبت کی خوشبو کو پہچانتے تھے مگر یہ کیسی حقیقت تھی جو آج اسے اپنے باپ بھائی کے بارے میں پتہ چلی تھی شاذ کو اس سے نفرت ہی کرنی چاہیے تھی وہ محبت کے لائق نہیں تھی وہ نفرت کی ہی حقدار تھی پہلے اس نے اسپر

بہتان رکھ دیا اور اب یہ وہ کتنا صبر کرتا آخر ہاں ٹھیک کر رہا تھا وہ۔۔۔۔

اگر وہ اس سے محبت نہیں نفرت کرتی تو وہ ڈیسرو کرتی ہے اسکے باپ بھائی کا قصور تھا وہ تادیر روتی رہی کہ ۔۔ ہچکیاں بھر گئیں دل میں تھمے والے نرم گرم جزبات جن کی کونپلیں ابھی کھلیں ہی تھیں سب بھی گئیں سب ختم ہو گیا تھا سب۔

حرم گھر پہنچی وہاں سب بے چین بے تاب تھے ان لوگوں کے منتظر تھے حرم نے بتایا اور باصم نے بھی وہ سب ایک دوسرے کا چہرہ دیکھنے لگے جبکہ حرم جلدی سے بھاگ کر اپنے کمرے میں چلی گئ اور جائے نماز پر بیٹھ کر روتے روتے اسکے

لیے دعا کرنے لگی کہ وہ سہی سلامت لوٹ آئے وہ لوٹ آئے اسنے اسکے لیے کتنی دعا کی تھی۔۔۔اسے وقت کا اندازا نہیں مگر فجر کی نماز اسنے پڑھیں اور ابھی وہ دوبارہ دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتی کہ نیچے ایک شور سا اٹھا گیا عادر کے آنے کا

اور اسنے کچھ نہیں دیکھا وہ دوڑ کر نیچے آئی ننگے پاؤں سر پر دوپٹہ نماز کیطرح لیے وہ بے گانہ اسکے لئے پاگل ہوتی اسے اپنی آنکھوں کے سامنے ہلکی پھلکی چوٹوں کے ساتھ اپنے قدموں پر کھڑا دیکھ کر وہ اتنی بے قابو ہوئی کے اسنے ارد گرد کھڑے کسی مرد کو نہیں دیکھا عادر کی نگاہیں اسکی سوجی ہوئیں نگاہوں سے جا ملیں اور وہ دوڑ کر عادر کے پاس گئی اور اسکے سینے سے لگ کر رونے لگی وہاں کھڑے سب مردوں نے کھنکھارتے ہوئے ادھر

ادھر منہ کرلیا جبکہ عادر سخت شرمندہ

سارہ گیا اپنے باپ کے سامنے

حرم" اسنے دانت پیس کر اسے ہٹانا چاہا مگر

حرم حواسوں میں ہوتی تو ایسا کام نہ کرتی

میری دعا قبول ہو گئ شکر ہے خدا کا عادر آپ

سہی سلامت ہیں"

تانیہ طاہر ناولز

وہ رو رہی تھی

ٹھیک ہوں میں دور ہٹو"

وہ ایک جھٹکے سے اسے دور کر گیا جبکہ حرم ہوش

میں آئ وہ تینوں بھائ اپنی ہنسی روک رہے تھے

جبکہ عادر کا دوست تو موبائل میں لگ گیا تھا

اور ڈیڈی بھی اپنے ابھرنے والے قہقہے کو روک نہ

سکے وہ کافی دنوں بعد ہنسے تھے۔

بہت پریشان رہی ہے اور سچ بتائیں تو اسکی کی دعاؤں

اور کوششوں کی وجہ سے تم واپس آئے ہو عادر"

انھوں نے حرم کے زمین میں گڑتے شرم سے

پانی پانی ہوتے وجود کو اگنور کرتے اسکے سر پر ہاتھ رکھا

تو عادر نے گھیرہ سانس لیا

فلحال تو وہ اسکو اسکے بھائیوں اور دستوں کے سامنے

بے عزت کر چکی تھی

جاؤ تم ریسٹ کرو"

ڈیڈی نے کہا تو عادر نے سر ہلایا

اگر وہ یہاں شاذ کو نام لیتے تو عادر نے پھر سے

نفرت دیکھانا شروع کر دینی تھی تبھی وہ کچھ نہیں

بولے اور عادر وہاں سے جانے لگا کہ باصم اور ارسلان

نے اسکی ہیلپ کی

جاؤ بیٹا تم بھی اسکا خیال رکھنا اور آج سے وہ ہی حصہ تمھارا ہے"

وہ بولے تو حرم شرمندہ سی ہو گئ

ایم سوری"

وہ بولی تو لہجہ بھی کانپ رہا تھا

ارے"

وہ ہنس دیے

شوہر ہے تمھارا بیٹا اور مجھے کیا پریشانی ہونی ہے بلکہ ان سب کو بھی احساس ہونا چاہیے اب شادی کیطرف دھیان دیں"

وہ ہنستے ہوئے اسکا گال تھپتھپا کر چلے گئے عادر نے جاتے ہوئے اپنے باپ کی ساری باتیں سنیں تھیں وہ اپنے

پورشن میں آگیا جبکہ تینوں بھائیوں نے اسکی ہیلپ کی اور شاذ کو بستر پر لیٹا دیا

درانی زندہ نہیں بچے گا مجھ سے"

اشعر بولا اور ارسلان اور باصم کی بھی یہ ہی بات تھی عادر کے ایک ہاتھ پر زیادہ چوٹ لگی تھی اور ایک پاؤں پر باقی وہ ٹھیک تھا

ایک بار مجھے ٹھیک ہونے دو اس درانی اور اسکی پھٹیچر اولاد کو تو سبق میں خود سیکھا دوں گا" وہ بولا اور تکلیف سے ہاتھ ایک طرف کیا۔۔۔

ٹھیک ہے فلحال تم ریسٹ کرو" اشعر نے کہا

کس نے مجھے چھڑایا ہے کیونکہ تم سب تو یہیں پڑے تھے پھر کیسے ایکدم اس درانی نے مجھے چھوڑا"

وہ سوال کرنے لگا

آپکے بہنوئی صاحب نے وہ بھی اتنا نکھرا اور باتیں سنا کر گویا احساس کر دیا ہو دنیا جہان یا ویسے تو وریشہ وہاں خوش نظر آرہی تھی اس نے وریشہ کو خوش رکھا ہوا ہے مگر۔۔وہ میرے پیچھے نہیں آئی تعجب اس بات پر ہے"

تو مرد کا بچہ ہے عورت سے بدلے نہیں لے رہا مردوں سے لے گا۔۔۔چلو اچھی بات وریشہ کی سکیورٹی ہے" اشعر بولا

نہ ہم نے کچھ کیا اور نہ ہی اسکے بدلوں کا نشانہ ہم بنیں گے میں دیکھ لوگا میں بھی اسکا بہنوئی ہی ہوں"

وہ اندر آتی حرم کو دیکھ کر بولا

بھولے مت کوئی احسان نہیں رکھتا میں اس بات کا" وہ نخرہ دیکھا رہا تھا

جبکہ وہ تینوں نفی میں سر ہلاتے چلے گئے حرم
اندر آگئی تھی جھجک بھی رہی تھی یہ حصہ پہلی بار ہی
دیکھا تھی عادر نے آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا۔
حرم اسکے پاس ہمت کرتی بیٹھ گئ
آپ ٹھیک ہیں نہ"
وہ فکر مندی سے بولی عادر نے جواب نہیں دیا
پلیز عادر"
شیٹ آپ حرم اگر تمھیں لگتا ہے میرے لیے
دعا کرنے سے اور میرے لیے اپنے بھائی کا آگے
بھیک مانگنے سے میں پیچھلا سچ بھول کر تمھیں اپنے دل
میں وہ ہی مقام دے دوں گا تو یہ فضول بات سوچی ہے
تم نے میں آج بھی تمھارے معاملے میں وہیں کھڑا
یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ میرے ہوتے ہوئے کسی

اور کی ضرورت کیسے پڑ گئی یہ آج میری بیوی بننے کے بعد تمھیں دو چار سال میں کسی اور کی ضرورت پڑ جائے"

وہ غصے سے دھاڑا

کب چھوڑیں گے آپ اس بات کا پیچھا عادر میں کہہ کہہ کر تھک گئیں ہوں میں نے کسی سے محبت نہیں کی آپ کے علاوہ وہ سب میں نے چچی اور امی کے کہنے پر کیا تھا بس اور کچھ بھی نہیں اور وہ بھی اپنے انٹرسٹ پر انھوں نے مجھے مجبور کیا یہ سب کرنے پر میں جتنا روئی ہوں اپنی سچی محبت اور ان جھوٹے تماشوں پر۔۔ مگر شاید آپ میری بات پر کبھی یقین نہیں کریں گے اور جب اپ یقین نہیں کریں گے تو مجھے ٹھیک ہے ساری زندگی میں یوں

ہی اپکے پاس بیٹھ کر گزار دوں گی بھلے آپ مجھے

جان سے مار دیں"

وہ روتے ہوئے اسے بھی سنا گئ جبکہ عادر چپ

چاپ اسے دیکھتا رہ گیا اور حرم اٹھ کر واشروم

میں بند ہو گئ

جس کا دروازہ سامنے ہی تھا عادر نے بھی جھنجھلا کر

۔۔۔ آنکھوں پر دوبارہ ہاتھ رکھ لیا۔

تانیہ طاہر ناولز
www.BestUrduBook.com

وریشہ یوں ہی بیڈ سے ٹیک لگائے آنکھیں بند کیے سو

گئ تھی۔۔۔

جبکہ شاذ صبح اپنے کمرے میں آیا اور اسنے

وریشہ کو زمین پر بیٹھا دیکھا تو وہ اسے دیکھتا رہ گیا

اور کچھ دیر بعد اسکے پاس اکر بیٹھ گیا اسکے خوبصورت چہرے پر وہ بے ساختہ اپنی انگلیوں کے پور سے لمس چھوڑنے لگا۔

وریشہ کسمسا کر اٹھ گئ آنکھیں کھول کر شاذ کو دیکھا اور وہ جلدی سے سیدھی ہو کر بیٹھ گئ

ہم ہم کچھ کہنا چاہتے ہیں" وہ جلدی سے بولی۔۔

شاذ اسے سننے لگا

آپ آپ ہمیں چھوڑ دیں شاذ۔۔ آپ ہماری پروا نہ کریں ہمارے ڈیڈی نے کیا نہ جو بھی ٹھیک ہے ہم قبول کرتے ہیں وہ سب اور ہم قصوروار ہے سزا ہے حق۔۔۔ حقدار ہیں آپ آپ ہمیں چھوڑ دیں۔۔ یہ سزا۔۔ سزا دے دیں" وہ بولتے بولتے رونے لگی شاذ مسکراہٹ روکے اسے دیکھنے لگا

اور۔۔بے ساختہ اسکے کان پر جھکا۔۔۔

تمھیں سزا دوں"

گھیرے لہجے میں وہ بولا۔۔۔وریشہ کے ایکدم دماغ کے

تار ہی ہل گئے۔۔۔

وہ آنکھیں پٹپٹا کر اسے دیکھنے لگی

ہاں تم روز میری سزا کی منتظر رہوں وریشہ خانزادہ

"۔

وہ اسکا ہاتھ کھینچ کر اسے اپنے نزدیک کر گیا۔۔

آپ آپ ہماری بات نہیں سمجھ رہے"

وہ پریشانی سے بولی

میں سب سمجھ گیا ہوں۔۔۔وریشہ" وہ اٹھا اور اسے

بھی کھینچ کر اٹھایا۔

[9/3, 9:49 PM] Tania Tahir: کچے گڑھے

تانیہ طاہر ناول

قسط 33

وریشہ جو غمزدہ تھی اسکے ایکدم کھینچنے سے اسکے سینے سے جا لگی شاذ نے اسے اپنے حصار میں لے کر اسکے شانے پر اپنی ٹھوڑی ٹکالی اسے جیسے سکون محسوس ہوا تھا وریشہ سے اسکی محبت آج یہ کل کی نہیں تھی۔۔یہ بہت عرصے کی محبت تھی اور اسکی چاہت کا تقاضا تھا کہ وہ اسکی بیوی ہے تو وہ اس سے کھل کر محبت کرے۔۔بے پناہ محبت کا اظہار کرے۔۔اتنی محبت کرے کے وہ تھک جائے مگر

شاذ نہ تھکے پھر کیسے وہ اسے چھوڑ سکتا تھا وہ وریشہ سے جدا ہو ہی نہیں سکتا تھا اور کل رات کا رویہ بھی وریشہ کے ساتھ اسے اپنا ناجائز لگا وریشہ یہ سب نہیں جانتی تھی اور وہ۔۔۔ان سب چیزوں کو جب جانتی نہیں تھی تو اسکا کوئ قصور بھی نہیں تھا پھر شاذ اسے سزا کیوں دیتا اور پھر اسکی محبت بیچ میں حائل تھی وہ کبھی اسے سزا نہیں دے سکتا تھا

شاذ سوچ رہا تھا

شاذ" اسکی آواز پر شاذ نے اسے تھوڑے سے فاصلے پر کیا اور اسکی پیشانی پر چاہت سے پیار کیا

بولو۔۔"

آپ ہمیں چھوڑیں گے نہیں" وہ کچھ حیرانگی سے پوچھنے لگی

نہیں"

وہ بولا تو آنکھیں بھی مسکرا رہیں تھیں

مگر ہم ہمارا خاندان ہمارے ڈیڈی قصوروار ہیں۔ آپکے"

وہ سر جھکا گئ

ہاں قصوروار ہیں۔۔۔ تمھارا باپ جسے میں ٹکے کا انسان

نہیں سمجھتا تمھارے بھائ جو میری نظر میں

گیرے ہوئے ہیں۔۔۔ اور ان سب سے زیادہ میں ان

لوگوں کو کچھ نہیں سمجھتا لیکن تم۔۔۔ تم یہاں ہو"

اسنے وریشہ کا ہاتھ اپنے سینے پر رکھ لیا

یہاں رہتی ہو یہاں رہتی ہو۔۔۔۔ تم سے نہ میں دور رہ

سکتا اور نہ ہی تمھیں دور جانے دوں گا"

مگر ہمیں کوئ قبول نہیں کرے گا اور وہ سب جائز ہیں

شاذ شنا جائز ہے ہم نے آپ پر الزام لگا کر آپکو اپنا کر

لیا۔۔اپکی امی جائز ہیں کہ انکا بیٹا ہمارے خاندان کی

وجہ سے ان سے دور ہو گیا۔

اور آپ۔۔اپ پر بہتان لگایا ہم نے"

وہ سر جھکا گئ۔

جبکہ شاذ نے اسکی ٹھوڑی کے نیچے اپنی دو انگلیاں

رکھیں اور چہرہ بلند کیا۔

ویسے تمھیں کتنا کچھ پتہ ہے۔۔۔ہے نہ بہت سخت

سے سخت سزا کی مستحق ہو تم"

وہ مسکراہٹ روک کر اسکا اترا اترا چہرہ دیکھنے لگا

ج

۔۔جی" وہ رونے کو تیار سی ہو گئ تھی

تو بس پھر کیا سوچ رہی ہو۔۔۔او تمھیں سزا سناؤ"

وہ اسکے کان کے قریب جھکا۔

وریشہ اسے پریشانی سے دیکھنے لگی نہ جانے کیا

سزا سنائے گا

وہ واقعی اسے خود سے الگ کر دے وہ کہہ دے گا وریشہ

دفع ہو جاؤ میں شنا سے شادی کرو گا کیونکہ وہ ہی

میری جائز اور پاک محبت کی حقدار ہے کیا ایسا

ہونے والا تھا

جبکہ شاذ اسکے پر سوچ چہرے پر۔۔۔ایکدم جھکا۔۔۔۔

وریشہ کو جھٹکا لگا

وہ چاہت لٹا رہا تھا اسپر۔۔نرمی اپنائیت

محبت کیا کیا نہیں تھا وریشہ نے انکھیں بند کر

لیں شاذ نے اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھام لیا

بہت خاص ہو تم میرے لیے" وہ بولا۔۔ تھا مگر
عمل کو جاری رکھا وریشہ۔۔۔ سٹپٹا ہی اٹھی تھی
اسکی حرکات سے

شاذ" ایکدم وہ گھومتے ہوئے سر سے اس سے دور ہوئی
مگر شاذ نے اسکی کلائی پکڑ کر بستر پر دھکیل دیا
وریشہ نے اپنا چہرہ چھپا لیا۔۔ وہ بری طرح
شرمائی شرمائی سی لگ رہی تھی اس سے جبکہ
شاذ اسکے اس شرمانے کے انداز پر بے چین سا
ہو اٹھا
وہ اسکی جانب بڑھتا کہ ایکدم وریشہ گھبرا کر بیڈ
کے دوسری طرف سے نیچے اتر کر کھڑی ہو گئ
وٹ از دس"
شاذ نے ناگواری سے اسکیطرف دیکھا

وہ وہ ناشتہ نہیں کریں گے کیا ہم "

وہ گھڑی کی جانب دیکھتی۔۔۔ حلق تر کرتی بولی

صبح کے سات بجے ہیں وریشہ ابھی"

وہ زرا غصے میں لگ رہا تھا

ت۔۔۔ تو

۔۔ تو مجھے۔۔ مجھے بھوک نہیں لگ سکتی کیا۔۔۔" وہ

اٹکتے اٹکتے بولی۔

فلحال تمھیں کچھ نہیں لگنا چاہیے وریشہ ادھر آؤ" وہ

اسکی جانب آنے لگا کے وریشہ۔ اسکے آنے سے

پہلے بیڈ پر چڑھ کر دوسری طرف سے نیچے اتر گئ

شاذ نے اسکی طرف دیکھا۔۔ اسکے بے

ساختہ عمل پر وہ اپنی مسکراہٹ روک نہ پایا

۔۔۔

کیوں بھاگ رہی ہو پر سورات تو نہیں بھاگ رہی تھی"

وہ مسکرا کر بولتا۔۔۔اسکے پاس پھر سے جانے لگا اور اس سے پہلے وریشہ پھر گھبرا کر اس سے دور ہوتی کے شاذ نے اسکی ایک ٹانگ پکڑ کر ہی کھینچ لی

شاذ کا قہقہ بلند ہوا۔۔۔جبکہ وریشہ۔۔۔۔بستر میں پی چہرہ چھپا گئ۔۔۔

شاذ نے اسے یوں ہی چھوڑا اور کمرے کے پردے برابر کیے۔۔

کمرے میں ملگجا سا اندھیرہ پھیل گیا اسنے ائے سی کی کولینگ کو تیز کیا اور۔۔۔اپنی شرٹ کے بٹن کھولتا ہی کہ اسکا سیل فون بجنے لگا

شاہزیب کی کال تھی ضروری ہی تھی تبھی اسنے اٹھالی

وریشہ اٹھ کر بیٹھ گئ

سر آپکا کام ہو گیا ہے عادر اپنے گھر جا چکا ہے"

ٹھیک ہے" شاذ نے سنجیدگی سے کہا

لیکن سر درانی بہت بھڑکا ہوا ہے وہ کچھ بھی کر سکتا ہے

"

وہ بولا مگر شاذ کو پرواہ نہیں تھی

جب راشد اور فراجیسے دو درندوں کو میں انکے

انجام کے قریب لے جا سکتا ہوں تو پھر یہ

کیا چیز ہے۔۔ تم فکر نہ کرو۔۔ پر سو جو میٹینگ ہوئ تھی

اسکے بارے میں کیا ہوا

سر وہ بجٹ ریڈی کر کے بھیج دیا ہے۔۔ہماری پارٹی کا قورم پورا ہونا ہے۔باقی انشاللہ اسمبلی میں ہماری ہی شنوائی ہو گی"

وہ وسوق سے بولا

"دیٹس گریٹ"

شاذ کہہ کر فون بند کرنے لگا اسکی نظریں وریشہ پر ہی تھیں جو۔۔۔ ۔۔۔ جھجھک بھی رہی تھی اسے دیکھ بھی رہی تھی اب کون بتاتا وہ کتنی پیاری لگ رہی تھی

شاذ چاہتا تھا فون جلد بند ہو جائے تا کہ وہ اپنی بیوی کے پاس جائے جو اسکے اوسان فورس ے ہی خطا کر رہی تھی

"سر آج آپ جلدی آیئے گا۔ہماری پارٹی میٹینگ ہے"

شاہ زیب نے ایک اور اگر بتائی

یار اب تم فون بند کرو گے یہ یوں ہی سر پر سوار رہو گے "

وہ زرا بھڑک کر بولا وریشہ کو بے ساختہ ہنسی آگئ

وہ منہ پر ہاتھ رکھے ہنسنے لگی کل رات وہ کتنا جزباتی ہو رہا تھا اور اس وقت بلکل نارمل لگ رہا تھا بلکل ویسا ہی جیسا اس دن لگ رہا تھا

شاہزیب سوری سر کہہ کر فون بند کر گیا جبکہ شاذ نے سیل کو پاور آف کر دیا۔۔۔

وریشہ کے علاوہ اس وقت کسی چیز کی خواہش نہیں تھی

وریشہ دوبارہ سے گھبراہٹ کا شکار ہو گئ اپنی انگلیاں موڑتی وہ اسے قریب آتا دیکھ رہی تھی جس نے شرٹ صوفے پر اچھال دی

تمھیں ہسنے پر بھی سزا ملے گی میڈیم۔"

وہ اسکے نزدیک ہوا اور اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھام لیا۔

"کبھی نہیں" میں تمھیں کبھی نہیں چھوڑوگا وریشہ۔" اسنے نرمی سے اسے چھوا وریشہ حیران بھی تھی اور تشکر بھری نظریں بھی تھیں جیسے وہ خوش بھی ہو اور یقین بھی نہ ارہا ہو۔

شاذ اسکے چہرے پر جھکا اور۔اسے اپنی محبت کے جوش سے روشناس کرا رہا تھا وریشہ بنا احتجاج کے بیٹھی تھی اسکے کانپتے ہاتھوں کو شاذ نے تھام لیا اور جب اسکا جوش جنون میں بدلنے لگا وہ کسمسا اٹھی شاذ نے گھیرہ سانس بھر کر اس سے دور ہونا مناسب سمجھا۔۔

وہ اسکی جانب مسکرا کر دیکھنے لگا

مگر تمھیں میری ایک بات سو فیصد ماننی ہو گی

جس میں میں کوئی کمپرومائز نہیں کروں گا" وہ بولا

اور اسکے بالوں کے بل کھولنے لگا

وریشہ منتظر تھی وہ کیا بات منوانا چاہتا ہے

تم اپنے باپ بھائیوں سے کبھی نہیں ملو گی یہاں تمھارا

رشتہ ان سے ختم ہو جاتا ہے میں تمھیں کبھی

اجازت نہیں دوں گا انکے پاس جانے کی یہ ان

سے ملنے کی تم میرے لیے ان سے تعلقات ختم کرو گی

اور۔۔۔ میری محبت چاہت میں کبھی کمی نہیں

پاؤں گی"

وہ مسکرا کر بولا وریشہ کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں

وہ کیا بول رہا تھا

وہ اپنے باپ بھائیوں کو چھوڑ دے اپنے ڈیڈی کو عادر

بھائی اشعر بھائی ارسلان بھیا باصم بھائی

انکو چھوڑ دے جنھوں نے بچپن سے کسی آبگینے کی طرح

اسکو سمبھال کر رکھا اس سے محبت کی۔۔۔

وہ چھوڑ دے انھیں

شاذ نے ایکدم سر اٹھا کر اسکی خاموشی پر اسکی

صورت دیکھی

یہ میرا آخری فیصلہ ہے وریشہ اور یہ تمھیں

نہ چاہتے ہوئے بھی ماننا ہی پڑے گا"

شاذ سمجھ گیا تھا وہ حیران ہے مگر شاذ کو کوئی

حیرانگی نہیں تھی

جب عباس نے خودکشی کی تھی تو وریشہ کے جیسے ہی

اسکی آنکھوں میں بھی حیرانگی تھی خوف تھا۔۔۔

بے یقینی تھی۔۔ لیکن۔۔ کیا ہوا وقت نے کیا کیا

سب ٹھیک کر دیا تو وریشہ کو بھی ماننی پڑے گی یہ

بات

وہ اسے اگنور کر کے اپنی من مانیوں پر اتر گیا وریشہ۔۔ اپنا

دھیان اسپر سے ہٹانا چاہتی تھی مگر نہ وہ اسکے

مظبوط وجود کو خود پر سے ہٹا سکی اور نہ ہی اسنے۔ اپنے

دھیان کو دوسری طرف کیا کیونکہ شاید آغا

شاذ باخوبی جانتا تھا کہ اسے اپنی جانب متوجہ

کیسے کرنا ہے اور وہ اسکا سارا دھیان بس چند

سکینڈز میں اپنی جانب موڑ گیا تھا

کہ وریشہ اسکے پہلو میں سب بھول گئ

عادر کی دیکھ بھال اور اسکے سارے کام وہ خود سے کر رہی تھی جبکہ عادر کے نخرے آسمانوں کو چھو رہے تھے اب گھر کے سب لوگ اس سے بہت اچھے سے بولتے تھے۔

اسے خوشی تھی کہ وہ سب اسکے ساتھ کتنا اچھے ہیں اور۔۔ بس عادر ہی اکڑا ہوا تھا تو ایک دن وہ بھی ٹھیک ہو جائے گا وہ اسی امید میں اپنی محبت کی آنچ وقتاً فوقتاً اس پر پڑنے دیتی تھی۔

عادر بھی اسکی جانب متوجہ رہنے لگا تھا اول تو وہ تمام وقت اسکے ساتھ ہوتی اسکے کام کرتی اسکے کمرے میں چلتی پھیرتی۔۔ جو رہتی تھی۔ہاں سونے کے لیے وہ عادر کا پہلو نہیں چنتی تھی۔وہ صوفے پر سوتی تھی

عادر کو غصہ تو آتا تھا مگر بولا کچھ نہیں فلحال اسکا ایک بازو اور ٹانگ جو اس قابل نہیں تھی کہ وہ لوگوں کو مزاہ چکھا سکے۔

عادر کا دوست آیا ہوا تھا

حرم اس پورشن میں نہیں تھی وہ عادر کی طبعیت پوچھنے آیا تھا

حرم جو رائل بلیو کلر کے ریشمی لباس میں تھی۔۔

اندر آئی اور اسکے سامنے

ری فریشمنٹ سرو کی

جبکہ عادر کے دوست نے حرم کو بڑی گھیری نظروں سے دیکھا تھا وہ لگ بھی خوبصورت رہی تھی

پھر لائیٹ براؤن سا شیڈ ہونٹوں پر لگا ہوا تھا وہ اور بھی خوبصورت بنا رہا تھا اسے۔۔ عادر نے ضبط سے

حرم کو دیکھا جو مسکرا کر ری فریشمنٹ رکھ کر کھڑی ہوئی

آپکو کچھ چاہیے لا دوں"

وہ پوچھنے لگی

فلحال تم جاؤ یہاں سے ضرورت ہو گی تو میں کہہ دوں گا" وہ ضبط سے بولا تو حرم نے سر ہلایا اور باہر نکل گئ اسکے دوست نے دور تک۔ اسے جاتے دیکھا تھا

او بھائ یہ کون تھی"

وہ سوال کرنے لگا

میری بیوی" عادر نے اسے گھور کر دیکھا جبکہ اسکے منہ سے چائے کا فوارہ نکلا عادر نے ناگواری سے اسکیطرف دیکھا حرم باہر لون میں تھی اسکے دوست نے پھر سے پلٹ کر دیکھا

ی۔۔یہ تمھاری بیوی ہے"

وہ بے یقین تھا

کیوں کیا ہو گیا"

عادر سنجیدگی سے پوچھنے لگا

مطلب تیرے جیسے آدھے جنگلی انسان کو اتنی

خوبصورت اور نرم بیوی کیسے مل گئ اور تو نے شادی

کب کی۔مطلب ہم لوگوں کو پتہ نہیں چلا"

وہ پوچھنے لگا

فلحال تم یہ چائے پیو اور نکلو یہاں سے مجھے ریسٹ کرنا

ہے"

وہ بولا تو لہجہ اجنبی تھا

جبکہ اسکے دوست کو سمجھ اگئ تھی کہ عادر جیلسی فیل

کر رہا ہے وہ اپنی ہنسی روکتا چائے پینے لگا

چائے تو کافی اچھی بنائی ہے مجھے یقین ہے کھانا بھی اچھا
ہی بناتی ہوں گی میں

تم نہ یہاں سے نو دو گیارہ ہو جاؤ ورنہ تمھارا سر
اسی کپ سے پھاڑ دوں گا میں"

وہ بھڑک کر بولا

اسکے دوست نے اسے مزید جلانا مناسب سمجھا
پہلی بار عادر صاحب جل بھن رہے تھے

او کے یار پھر ملیں گے اپنا خیال رکھنا
کوئی ضرورت نہیں مجھے تم جیسے چھچھورے انسان سے ملنے
کی"

وہ سرد لہجے میں بولا تو وہ شانے آچکا گیا

وہ باہر نکلتا کہ حرم پھر سے اگئ
دروازے پر ہی رک گئ اسے دیکھ کر

ارے آپ جا رہے ہیں کھانا کھا کر جاتے"

حرم بولی

نہیں بھابھی تھنکیو سو مچ چائے اچھی بنی تھی بائے داوے"

وہ اسکی تعریف کر گیا

تھنکیو" حرم مسکرائے

نہیں ایکچلی تعریف تو مجھے آپکی کرنی چاہیے آپ

بہت پیاری بھی ہیں اور اخلاق بھی اچھا ہے ورنہ

آپکے میاں کی بد اخلاقی تو دنیا بھر میں مشہور ہے"

وہ جان بوجھ کر پیچھے مڑ کر عادر کے سرخ ہوتے

چہرے کو دیکھنے لگا حرم ہنس دی

نہیں ایسا نہیں ہے ابھی طبعیت نہیں ٹھیک شاید"

وہ بولی

ٹھیک ہے میں چلتا ہوں وہ کہہ کر وہاں سے چلا

گیا جبکہ حرم اندر آگئ

اوپس چائے بھی نہیں پی پوری"

وہ سر نفی میں ہلاتی سامان اٹھانے لگی آج تو بال بھی

کھلے تھے

سر پر دوپٹہ کیوں نہیں ہے تمھارے"

وہ گھور کر بولا

سر پر ہی تھا وہ گیر گیا شاید"

تو دوبارہ نہیں رکھنا ہوتا" وہ غصے سے بولا

ایکچلی

شیٹ آپ حرم"

عادر بھڑکا

نہیں عادر میں میرے سر پر تھا ڈھلک گیا

ہو گا"

وہ اپنی صفائی دینے لگی

بس بکواس مت کرو تمھاری آوارہ گردیاں یہاں نہیں

چلیں گی کہ میرے دوستوں پر اپنے رنگ دیکھا کر

اب انھیں پٹانے کی کوشش کرو۔۔ سمجھی ہو تم تو

بہتر ہے جب میرے دوست آئیں تو یہاں

مت آیا کرو۔اپنی آوارہ مزاجی کو کنٹرول کرو اب

بیوی بن گئ

چٹاخ"

کھینچ کر لگنے والے تھپڑ پر وہ حیران رہ گیا اور حرم کا

چہرہ سرخ آنسوں سے تر تھا اسکا چہرہ

میں

۔۔۔میں آوارہ ہوں میں نے۔۔۔آوارہ گردی کی ہے

آوارہ گردی۔

شرم ارہی ہے آپکو۔۔آپکی محبت کے علاوہ میرے

دل میں کچھ بھی نہیں ہے یہ۔۔یہ میں نے

آپکے لیے پہنا تھا آپکے دوست کے لیے نہیں۔عادر

" وہ چیخی

میں میں آوارہ ہوں آپکے دوستوں۔۔۔میری

طرف سے بھاڑ میں جائیں آپکے دوست

میں نے صرف ایک مرد سے پیار کیا ہے اور

وہ صرف اور صرف عادر خانزادہ ہے اگر مجھے جان

سے بھی مار دیں گے تب بھی میری مردہ روح آپکا نام

لے گی اور آپ مجھے آوارہ کہہ رہے ہیں وہ وقت وہ

بات صرف ایک دھوکا تھی میں نے ایک بار بھی

کسی سے بات نہیں کی کسی سے تعلقات نہیں بنائے

وہ صرف اپکو دیکھانے کے لیے تھا اور ہزار بار کہہ چکی ہوں کہ وہ صرف اور صرف چچی نے بدلا لینے کے لئے کیا تھا مجھے فرق بھی نہیں ہے ان چیزوں سے ۔اور آپ نے مجھے صرف آوارہ کہہ دیا

ٹھیک ہے عادر میں یہاں نہیں آؤں گی بلکہ آپکے کمرے میں کبھی نہیں اور گی کوئ قید خانہ ہے تو مجھے بتادیں میں وہاں قید ہو جاؤ گی"

وہ آنسو صاف کرتی وہاں سے چلی گئ۔۔

جبکہ عادر سن سا رہ گیا

وہ روتی ہوئی وہاں آئ اور اسنے اپنا لباس تبدیل کیا بال بندھے لیپسٹک صاف کی اور کمرے کو تالا لگا لیا وہ کبھی نہیں جائے گی باہر وہ کبھی نہیں جائے گی کیسے وہ

اسے آوارہ کہہ گیا اتنے آرام سے وہ سمجھتا کیوں نہیں

اسکی محبت کو اسکی محبت کو سمجھنا یہ اعتبار کرنا

اتنا مشکل تھا کیا وہ بھی ہار گئ تھی عادر مان کر ہی نہیں

دے گا وہ کسی اور کے لیے تیار ہوتی کیسے اسنے اتنے آرام سے

اسے آوارہ کہہ دیا یہ کیسی بات تھی

اسنے اپنے آنسو صاف کیے اور سوچ لیا تھا وہ اب

اس کمرے سے باہر نہیں نکلے گی

---

www.BestUrduBook.com

تم آخر کب جاؤ گے شاذ سے ملنے مجھے وریشہ

ازیت میں چاہیے وہ سمجھتی کیا ہے خود کو کیسے وہ

خوش رہ سکتی ہے اور شاذ شاذ پورا پورا اسکے حق

میں اتر گیا ہے۔۔۔ تم کچھ کرتے کیوں نہیں"

وہ غصے سے بولی

فائز سوچ میں پڑ گیا

سارے حالات دیکھ کر ہی میں کوئی قدم اٹھاؤ گا

تم مجھے صرف ایک بات بتاؤ تم وریشہ میں

انٹرسٹیڈ ہو یہ نہیں"

وہ اسکی صورت دیکھنے لگی

وریشہ کے لیے سر کے بل چل کر میں یہاں آیا

ہوں تمھارے لیے تھوڑا آیا ہوں"

وہ ہنسا۔

جبکہ ثنا کو لگا بے عزتی سے اسکا چہرہ سرخ ہو رہا

ہے اور بھی نفرت میں اضافہ ہو گیا تھا۔

میں کچھ کرتا ہوں تم بھڑکنا بند کرو"

فائز شانے اچکا کر وہاں سے اٹھ گیا جبکہ ثنا کے گھر سے فائز کو نکلتے اسکی ماں نے حیرانگی سے دیکھا تھا وہ جانتی تھی کہ یہ شاذ کا بہترین دوست ہے لیکن ثنا کے پاس کیوں آیا تھا وہ جانتی تھی ثنا ٹک کر نہیں بیٹھے گی انھیں ثنا کی فکر ہوئی کہ وہ کیا کر رہی تھی یہ"

تانیہ طاہر ناولز

شاذ ابھی ابھی اپنے کام سے واپس لوٹا تھا اور وریشہ اس سے بے حد شرما رہی تھی۔۔۔اسکے سامنے انے کے بجائے شاذ کی گاڑیوں کو گھر میں داخل ہوتے دیکھ وہ بھاگ کر لون میں نکل گئ

پریشانی سے دل دھڑک رہا تھا

شاذ نے اسے بھاگتے ہوئے دیکھ لیا تھا آج اسنے سرخ لباس پہنا تھا اور شاذ اسی طرح اپنے سوٹ میں تھا

اسنے اپنا کوٹ اتارا اور ہاتھ پر کوٹ ڈال کر وہ اندر اسکے پیچھے لون کے پیچھے آیا اور پیچھے سے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال لیا

وریشہ نے مسکرا کر اسکیطرف دیکھا

تمھارا موبائل کہاں ہے تم مجھے کام کے دوران میسیج ہی نہیں کرتی"

وہ شکوہ کرنے لگا نہ جانے اتنا مس کیوں کرنے لگا تھا اسے

وریشہ مسکرائی اور اسنے شاذ کی بریڈز پر ہاتھ رکھا

آپ کے اتنے امیر ہونے کا کیا فائدہ آپ ایک

موبائل نہیں دلا سکتے"

وہ منہ بسور کر بولی

جبکہ شاذ کھل کر ہنسا

نائیس ٹونٹ"

وہ اسکی پیشانی روز کیطرح پیار کر گیا

اور وریشہ کو بہت خوشی ہوتی تھی جب وہ دیکھتی تھی کہ وہ

اسکی پیشانی پر پیار کرتا ہے

آپکی خدمت میں سبھی ابھی موبائل حاضر ہو

جائے گا"

وہ اسکا گال تھپتھپا کر بولا

اور دونوں اندر آگئے تبھی شاذ کا موبائل بجنے لگا

فائز کی کال ایک عرصے بعد دیکھ کر وہ حیران ہوا

[9/4, 7:04 PM] Tania Tahir: کچے گڑھے

تانیہ طاہر

قسط نمبر34

فائز کی کال دیکھ کر وہ حیران ہو گیا تھا اسنے کال پک کی اور وریشہ کو حصار میں لیے ہی اندر والے حصے میں داخل ہوا۔

تانیہ طاہر ناولز

وہ فائز سے حال چال پوچھ رہا تھا وریشہ کو لے کر صوفے پر بیٹھ گیا۔۔اسکے ریشمی بالوں میں انگلیاں چلانے لگا جبکہ وریشہ ویسے ہی شرمائے ہوئی سی اسکے سینے سے لگی چپ چاپ اسے بات کرتا ہوا دیکھ رہی تھی

دیکھا جاتا تو وقت بہت جلدی بدل گیا تھا

کتنی تیزی سے وقت میں تبدیلی آئی تھی کہ کچھ عرصے پہلے تک وہ ایک دوسرے کے لیے کتنے اجنبی تھی اور آج وہ اسکی پناہوں میں کتنی مطمئین اور خوش تھی ایسے جیسے اب وہ محفوظ پناہوں میں ہو۔۔

دل میں خوشی ہی الگ تھی وہ مسکرا کر اسکی شرٹ کے بٹن سے کھیلنے لگی

شاذ کی بے ساختہ اسکی جانب توجہ چلی گئ

اوکے ٹھیک ہے پھر تم آفس اجانا میں اڈریس دے دوں گا" وہ وریشہ کو گھیری نظروں سے دیکھتا بولا

گھر" شاید وہاں سے پوچھا گیا تھا گھر کا۔۔

گھر پر میں نہیں ہوتا۔۔۔ میں اپنے گھر نہیں ہوتا تبھی تمھیں آفس بلا رہا ہوں"

شاذ کو اسکی یہ بات پسند نہیں تھی کہ اسکا کوئ دوست یہ صرف جان کاری والے بھی ذاتی گھر میں داخل ہوں اور خاص بات یہ کہ جب وریشہ اسکی بیوی وہ موتی جسے وہ دنیا سے چھپا کر خود میں سمولے وہ جب گھر پر تھی تو وہ کسی کو بھی کیوں بلاتا۔

اوکے میں انتظار کروں گا تمھارا وہ بولا تو دوسری ظرف سے ابھی کوئ بات ہوتی کہ فون بند ہو گیا

وریشہ نے شاذ کی طرف دیکھا وہ مسکرا دیا

کون تھا"

وہ پوچھنے لگی

فائز"

شاذ نے بتایا وریشہ نے سر ہلا دیا

گھر آنے کی بات کر رہا تھا مگر میں نے آفس بلا لیا

وہ بولا تو وریشہ نے کچھ خاص ریسپونس نہیں دیا

اور اسکے ریسپونس کو شاذ نے نوٹ کیا تھا

شاید اسے لگا کہ عام لڑکیوں کیطرح وہ احتجاج کرے گی کہ وہ اسے کیوں قید کر رہا ہے دنیا سے ملنے کیوں نہیں دیتا مگر وریشہ نے ایک لفظ بھی مخالفت کا نہیں نکالا اور مسکرا کر اسکے اسی بٹن کو دیکھنے جسے وہ انگلی سے کھیل رہی تھی

شاذ نے گھیرہ سانس بھرا اور اسے خود کی گزشتہ باتیں یاد آگئیں کیسے اسنے وریشہ کو ہمیشہ ٹونٹ کیا تھا

اور آج وہ اسکی بیوی بن کر اسکی محبت بھرے حصار میں کیسے قید تھی۔

اور خوش تھی

اسے خوشی ہوئی تھی کہ وریشہ نے اس بات پر بھی کوئی اختلاف نہیں کیا تھا وہ پرفیکٹ بیوی مٹیریل تھی اور کسی بھی مرد کی خواہش بن سکتی تھی شاذ خاموشی سے اسے خود میں سمیٹے بیٹھا تھا اسے اچھا لگ رہا تھا اسکا یوں اسکے پاس بیٹھنا

شاذ" وہ اچانک بولی

ہمم"

شاذ نے بھی اسکیطرف دیکھا

عادر بھیا کی طبعیت نہیں ٹھیک کیا ہم ملنے چل سکتے ہیں ان سے"

وریشہ کو یاد آیا تو بولی جبکہ وہ بھول گئی تھی شاید شاذ نے اسے کیا کہا تھا

شاذ نے سنجیدگی سے اسکیطرف دیکھا

میں نے تمھیں کہا تھا کہ تمھارا اب ان لوگوں سے کوئی تعلق واسطہ نہیں اور الٹا تم مجھے کہہ رہی ہو کہ ہم چلیں تمھارے اس دوٹکے کے بھائی کی طبعیت پوچھنے آغا شاذ کبھی نہیں جائے گا" اسنے کہا تو وریشہ اسکے حصار سے نکلی

شاذ آپ آپ بات چیت کر کے یہ معملہ ختم نہیں کر سکتے کیا"

وہ آہستگی سے بولی تھی

وریشہ میں غصہ نہیں کرنا چاہتا تم اس موضوع سے دور رہو"

مگر م۔۔ میں کیسے دور رہو وہ میرے ڈیڈی ہیں میں اپنے ڈیڈی کے بنا کیسے رہو گی"

تو تم میرے بنا رہ لینا تو اب تم مجھے چن لو یہ اپنے
اس ڈیڈی کو"

وہ بنا کچھ کہے بولا

شاذ آپ کیسی باتیں کر رہیں ہیں سب ٹھیک بھی تو ہو سکتا
ہے"

اوکے سب ٹھیک ہو جائے گا میں تمھیں بتاتا ہوں
کیسے ٹھیک کرنا ہے میرے بھائی کو دوبارہ زندہ کر دوں
مجھے تمھارے بھائیوں سے اختلاف کوئی نہیں رہے گا"

وہ بھڑک کے بولا

وریشہ اسکی جانب دیکھنے لگی

یہ ممکن نہیں ہے اور آپ انکی مغفرت کے لیے
دعا کریں وہ تو فوت ہو گئے ہیں جو زندہ ہیں انکو تو تکلیف
نہ دیں"

تکلیف نہ دوں وریشہ تم اپنے حواسوں میں ہو میں
تکلیف دے رہا ہوں کسی کو تکلیف نہیں دی میں نے
آج تک اور تم تمھارا خاندان اور تمھارے باپ بھائی
نے میری فیملی کو جتنی بڑی تکلیف سے تم لوگوں نے دو
چار کیا ہے اسکا تم لوگ چاہ کر بھی بھگتنا اتار
نہیں سکتے اور میں بلکل معافی کا خواہ نہیں ہوں نہ
میں کروں گا۔۔۔اور تمھیں بھی میرے ساتھ رہنا ہو گا
ہر صورت میں"

وہ اسے غصے سے کہہ رہا تھا وریشہ جبکہ سر جھکا گئ
ہم اپنے گھر والوں کے بنا نہیں رہ سکتا اور وہاں حرم آپی
بھی تو خوش ہیں پھر پھر کیا مسلہ ہے"

وہ بولی

میرا کسی حرم سے صلح تعلق نہیں ہے میری
زندگی میں آنے والی پہلی لڑکی بیوی کی حیثیت سے تم ہو

شنا منگیتر تھی لیکن میں نے پھر بھی تمھاری صلح

حرکات نہیں کی"

وہ نہ چاہتے ہوئے بھی طنز کر گیا

کک۔۔کیسی حرکات"

وہ اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی

مراد کے کس طرح پیچھے پیچھے تم رہتی تھی وہ تمھارا ہاتھ

پکڑتا تھا تم نے کبھی نہیں روکا ایکبار بھی نہیں سوچا کہ وہ

تمھارا نہ محرم ہے"

وہ بول گیا

جبکہ وریشہ چپ ہو گئ۔۔۔

اسکی خاموشی اور جواب نہ دینے پر شاذ

۔۔بے چین سا ہوا ایسے خواہش مند ہوا کہ وہ جواب دے مگر وریشہ جواب دیے بنا ہی وہاں سے کچھ دیر بعد اٹھ گئ

کہاں جا رہی ہو" وہ بولا تھا

کھانا نہیں کھائیں گے کیا"

اسنے سوال کیا تو شاذ نے پھر سے طویل سانس بھال کیا

میرا مطلب وہ نہیں تھا"

وہ اپنی صفائی دینے لگا

ہم جہاں جہاں غلط تھے ہم وہاں وہاں اپنی غلطی کو مانیں گے شاذ بھلے اپ ہم پر طنز کریں یہ نہیں ہم اپنی بھول اور کوتاہی کو جانتے ہیں"

وہ ہلکا سا مسکرا کر کچن میں چلی گئ

شاذ کو خود پر غصہ آیا بھلا کیا ضرورت تھی بکواس کرنے کی

وہ اٹھ کر شرمندہ سا اپنے روم میں چلا گیا اسکے پیچھے جانے کی زرا ہمت تو نہیں تھی

وہ فریش ہوا اور باہر نکلا تو وہ ٹیبل پر پلیٹیں رکھ رہی تھی

شاذ کو شرمندگی ہوئی تھی کہ آخر کیا ضرورت تھی فضول بکواس کرنے کی

وہ چلتا ہوا اسکے نزدیک آگیا وریشہ کی آنکھوں میں نمی دیکھ کر اسکا دل کٹ کر رہ گیا

اور وہ بے چین سا ہوتا اسکا ہاتھ کھینچ کر سینے سے لگا گیا

ایم سوری میں کچھ کہنا نہیں چاہتا تھا"

ہم بدکردار یہ آوارہ نہیں ہیں شاذ" وہ بھی شاید یہ ہی سوچ رہی تھی بولی اور اسکی شرٹ زور سے پکڑ کر وہ سہمی سہمی سی لگی تھی

شاذ نے گھیرہ سانس بھرا وہ اسے اتنا وتنا بھی کچھ نہیں کہہ سکتا تھا اسے کچھ کہنا ہی غلط تھا۔

اسنے خاموشی سے اسکے سر پر ہاتھ رکھا

اوکے ایم سوری میری غلطی ہے"

وہ اپنی غلطی مان گیا

ہاں آپکی غلطی ہے ایسی باتیں کوئی اپنی بیوی سے کرتا ہے"

وہ منہ بنا کر بولی

بلکل تمیز نہیں ہے اج کل کے شہریوں کو بیویاں تو بے حد حاس معدہ لے کر بیٹھی ہیں اپنے اندر غلطیاں تو ساری کی ساری شوہروں کی ہوتی ہیں"

وہ خود بھی بولا تو وریشہ زور و شور سے سر ہلانے لگی

بھال وہ غلط تو نہیں کہہ رہا تھا

اور شاذ اپنی ہنسی روک گیا

چلو اب بیٹھ کر کھانا کھاؤ چلو اتنے دنوں میں

میں نے تمھیں کھانا لگانا سیکھا دیا تمھارے باپ

بھائیوں کی طرح پھوڑ تو نہیں تھا میں کہ تمھیں کچھ

بھی نہیں آتا"

وہ گہرہ سانس بھرتا بیٹھ گیا

جی نہیں انھوں نے بھی بہت کچھ کرنا سیکھایا تھا۔۔ بلکہ

سب کچھ وہیں سے ہی سیکھا ہے"

وہ حمایت لینے لگی

چلو کسی ایک چیز کا نام بتا دو جو تمھیں بیسٹ آتی ہو

جلدی"

وہ کھانا چھوڑ کر اسکا خوبصورت چہرہ دیکھنے لگا

وریشہ سوچ میں چلی گئ وہ سوچتی ہوئی بھی بہت

پیاری لگ رہی تھی۔

شاذ اپنی ہنسی روکے چپ چاپ بیٹھا رہا

اسکو دیکھ رہا تھا جو سوچ میں تھی

ہم۔۔۔ ہمیں بہت کچھ آتا ہے"

وہ ناراضگی سے بولی جیسے وہ اسکا مذاق بنا رہا ہو

بتاؤ بتاؤ کیا آتا ہے ایسا تمھیں"

شاذ ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھے پوچھنے لگا کہ کیا آتا ہے وہ

بتائے

ہمیں ہمیں آتا ہے۔۔۔" وہ کنفیوز ہونے لگی

ہمیں"

جی تمھیں کیا اتا ہے۔"

پڑھنا" جیسے اسے یاد اگیا

وہ تو میں بھی پڑھ لیتا ہوں"

شاذ نے شانے اچکائے

جی نہیں ہمیشہ مجھ سے بعد میں ہی نمبر آتا تھا آپکا"

وہ فخر سے ہنسی روکتی بولی

اوہ واؤ تم طنز بہت اچھے مارتی ہو لڑکی"

وہ تالی بجا کر کھانا کھانے لگا

تمھیں میں گھر پر کوک رکھ دوں گا کھانا بنانا سیکھو

اوکے"

وہ آرڈرز دینے لگا جبکہ۔۔وریشہ نے سر ہلا دیا شاذ

مسکرا دیا جبکہ دونوں کھانا کھانے لگے

شاذ کو اچانک ایک بات یاد آئی تھی۔۔۔

اسنے وریشہ کیطرف دیکھا جو کھانا کھا رہی تھی

وہ مجھے تم سے کچھ پوچھنا ہے۔۔بٹ کنٹرول یور ایموشنز

اور۔۔۔مجھے ٹھیک طرح اگر تم جواب دے سکو"

وہ بولا تو وریشہ کچھ پریشانی سے اسے دیکھنے لگی نہ جانے

کیا سوال کرنے والا تھا

وہ دیکھ رہی تھی

تانیہ طاہر ناولز

میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ تمھارے پاس

اس رات کا کوئی ثبوت نہیں صرف اسکے کہ تم

نے میرا پرفیوم سمل کیا تھا"

وہ نرمی سے بولا کہ وہ کسی بات کا گھیرہ اثر نہ لے جائے

۔

وریشہ نے کانٹا پلیٹ میں ہی چھوڑ دیا

شاذ نے اسکا بے ساختہ کانپتا ہاتھ تھام لیا

وریشہ جب تک تم مجھے ٹھیک سے نہیں بتاؤ گی

میں تمھارا مجرم تمھارے سامنے نہیں لاپاؤں گا"

وہ بولا تو وریشہ نے سر ہلایا

ہماری شرٹ پر جو س گیر گیا تھا۔۔۔ ہماری

شرٹ گندی ہو گئ تب ہم ثنا کے ساتھ تھے اور

ثنا کے ساتھ آپکے دوست بھی تھے

شاذ ایکدم چونک کر وریشہ کو دیکھنے لگا

کون دوست"

وہ پوچھنے لگا

وہ فائز شاید"

وریشہ یاد کرتے بولی

شاذ نے سانس بھال کیا فائز۔۔ ایسا ویسا

انسان نہیں تھا

تبھی وہ آگے سننے لگا

پھر ہم واشروم فریش ہونے گئے مگر وہاں بہت

اندھیرہ تھا

اور اندھیرے کی وجہ سے ہم ہم ڈر بھی رہے تھے"

اسکی آنکھیں بھیگنے لگی

بتاؤ پھر"

شاذ اسے حوصلہ دینے لگا

ہم ایک کلاس کے قریب سے جانے ہی لگے تھے

کہ کسی نے ہمیں اندر کھینچ لیا اور۔۔اور وہ خوشبو وہی تھی

جب آپ وہاں آئے تھے۔

وہ وہی خوشبو تھی بلکل ایک جیسی خوشبو تھی ہمیں یاد ہے

تبھی تبھی ہم اتنی بڑی غلط فہمی کا شکار ہو گئے تھے"

وہ رونے لگی تو شاذ نے آج اسے چپ نہیں کرایا اسے خود

سنبھالنا چاہیے تھا نہ اسکے باپ بھائی اسے

چھپا سکتے تھے اگر وہ اپنے مجرم تک پہنچنا چاہتی تھی

اور نہ شاذ خود۔

تو اسے ہمت کرنی ہی تھی

ہمیں کھینچ کر اندر لے گیا وہ۔۔۔

"اور اور اسنے

وہ جیسے اسی لمحے میں پہنچ گئ

ہمارے بازو نوچ کر شرٹ سے جدا کر دیے اور ہمارے

بازوں کو سختی سے اپنی انگلیوں میں جکڑ لیا"

وہ تڑپ سی گئ

شاذ اٹھ کر اسکے نزدیک آگیا

وہ ہمارے چہرے پر جھکنا چاہتا تھا وہ ہماری گردن پر

جھکا اسنے ہماری شرٹ پھاڑنے کی کوشش کی اور"

وہ کانوں پر ہاتھ رکھ گئ شاذ نے جلدی سے اسے خود میں

سمیٹ لیا۔

اسکے آنسو صاف کیے

اسے خود میں سمیٹ کر وہ بے حد چاہت سے

اسکا بازو سہلا رہا تھا

کچھ نہیں ہوتا۔۔کچھ بھی نہیں ہوتا میں دیکھ لوں گا تم سے

وعدہ ہے میرا اوریشہ میں اس شخص کے ہاتھ تن

سے جدا کر دوں گا جس نے تمھیں چھوا۔۔تھا"

وہ غصے اور ضبط کی کیفیت سے گزر رہا تھا

وریشہ کے آنسو صاف کیے دونوں کا ہی کھانے کا

اب دل نہیں تھا

وریشہ چپ ہو گئ جیسے گھیری سوچ میں

اور وہ اس سوچ میں تھی کہ کیا وہ اس شرٹ

کے ٹکڑے کے بارے میں شاذ کو بتائے یہ نہیں وہ

ڈر جاتی تھی جیسے یہ معمہ کھولے

گا تو اسے بہت تکلیف ہو گی اسنے شاذ کیطرف دیکھا

ہم ہمارے پاس ہمارے پاس ایک چیز اور ہے

وہ وہ ہم نے کسی کو دی نہیں تھی"

وہ سر جھکائے بولی

شاذ چونک گیا

کیا" اسنے جلدی سے بولا تو وریشہ نے اسے ہمت کر

کے بتانے کا فیصلہ کر لیا

ہمارے ہاتھ میں اس کھچا تانی پر شرٹ کا ایک

ٹکڑا گیا تھا

اور شرٹ کا ٹکڑا وہ ہماری مٹھی میں ہی رہ گیا نہ جانے کسی نے دیکھا یہ نہیں یہ توجہ نہیں دی مگر ہم ہوش میں آئے تو وہ ٹکڑا ہماری مٹھی میں یوں ہی قید تھا اور پھر سب سے ہم نے چھپا لیا"

وہ سر جھکائے بولی

کہاں ہے وہ شرٹ کا ٹکڑا اریشہ تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا تمھارے پاس اتنا بڑا ثبوت تھا پھر بھی"

وہ ایکدم سیدھا ہوا تھا

ہم ڈر گئے تھے شاذ" وہ پریشانی سے بولی

بتاؤ مجھے کہاں ہے وہ ٹکڑا"

وہ سنجیدگی سے استفسار کرنے لگا

وہ وہ ہمارے گھر ہے"

وہ بتا گی

یو" شاذ غصے سے کھولنے لگا اسنے قسم کھائی تھی کہ وہ ان لوگوں سے کبھی نہیں ملے گا اور اس لڑکی کے کام چیک کرو کہ وہ ثبوت چھپا کر وہیں آئی تھی

اب کون لائے گا وہاں سے"

وہ بھڑکا بھڑکا سا لگا

ڈانٹ کیوں رہے ہیں"

وہ نم لہجے میں بولی

ڈانٹ نہیں رہا میری جان تمھارے پاس اتنا بڑا ثبوت تھا کہ تم نے کسی کو بتایا ہی نہیں"

وہ بولا تو اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھام لیا

ڈر لگتا ہے ہمیں شاذ اس ذکر سے اس ذکر پر ہمارا دل بیٹھتا ہے ہم سوچتے ہیں ہماری زندگی میں یہ موڑ آیا ہی کیوں"

وہ سر جھکا گئ

شاید تمھیں میرا ہونا تھا"

وہ مسکرایا اسکو ریلکس کرنے کی کوشش کرنے لگا۔

وریشہ اسکیطرف دیکھنے لگی۔۔

آپکو غصہ نہیں آتا کہ ہم نے کتنا بڑا گناہ کیا آپ پر بہتان لگا دیا"

وہ شرمندگی سے بولی

معلوم نہیں مگر مجھے تمھارا الزام بس اچھا لگ گیا ہے جو اختلاف تھا وہ الگ تھا لیکن تم میری

بیوی ہو اور ایک دن بھی تمھیں میری محبت اور

چاہت کی کمی محسوس نہیں ہو گی

اور اس بہتان کو میں نہیں سمجھتا بہتان"

وہ اسکا گال پیار سے تھپتھپا گیا

وریشہ کچھ نارمل ہو رہی تھی

کچھ دیر دونوں کے درمیان خاموشی رہی

کھنا کھاؤ"

شاذ نے کہا تو وہ سر ہلا کر اسکا حکم مانتی چمچ پلیٹ

میں چلانے لگی

شاذ نے اسکیطرف دیکھا

اور خود اپنی چمچ سے اسکا نوالا بنا کر اسکے منہ میں ڈالا تو

وریشہ کھانے لگی

اب تمھارے گھر جا کر لائے گا کون میں حرم آپی سے کہتا ہوں"

اسے یاد آیا تو بولا

پلیز نہیں"

وہ رو کے گئ

سب جان جائیں گے ایک بار پھر شروع ہو جائے گا سب اور ہمارا دم گھٹتا ہے ہم چلے جاتے ہیں لا دیتے ہیں اپکو"

وہ چوری چوری اسے دیکھتی بولی

ناجائز فائدہ اٹھا رہی وہ تم میری نرمی کا"

وہ گھیرا سانس بھر کر سر نفی میں ہلانے لگا

نہیں ہم اٹھا نہیں رہے یہ تو مجبوری ہے ہم آپکو ثبوت نہیں دیں گے تو آپ ڈھونڈو گے کیسے"

وہ بولی جبکہ شاذ اسکی چالاکی سمجھ رہا تھا

بولا کچھ نہیں

کیا ہم چلے جائیں شاذ"

وہ نرمی سے ایسے بولی تھی کہ کوئی بھی ہاں کہہ دے اسکو۔۔

شاذ نے گھیرہ سانس بھرا

ٹھیک ہے مگر حرم آپی کو روک دینا کہیں یہ

بات سنہ نکلے میں تمھیں کہہ رہا ہوں وریشہ اور

یہ میں نے آخری بار تمھیں بھیج رہا ہوں آج کے بعد

نہیں ہو گا"

وہ بولا لہجے زرا کڑک تھا

وہ۔۔۔" وریشہ کچھ بولنا چاہتی تھی

اگر آپ بھی چل لیں"

وہ آہستگی سے بولی جبکہ شاذ نے کھانا چھوڑ دیا

تمھارے باپ بھائی اس قابل نہیں ہیں میں انکی

دہلیز چڑھوں"

وہ آنکھیں نکال کر گرایا۔

جبکہ وریشہ چپ ہو گئی۔

اسکے بعد دونوں نے کچھ نہیں بولا اور کھانا کھانے کے

بعد وہ اٹھ گیا

میں سٹڈی میں ہوں تم چاہو تو جا کر سو جاؤ"

وہ بولا جبکہ وریشہ نے وقت دیکھا

رات کے ساڑھے بارہ کا وقت تھا

اسے فکر ستانے لگی شاذ ناراض ہو چکا ہے

وہ شاذ کے کمرے میں اداسی سے آگئی جبکہ

اسکا سیل فون بیڈ پر پڑا تھا

وریشہ کے کمرے میں آتے ہی سیل فون بجنے لگا

ثنا کی کال تھی وریشہ نے اپنی شدید عقلمندی کا ثبوت دیتے فون اٹھا لیا

اسلام علیکم ثنا کیسی ہو"

وہ اس سے ایسے بولی جیسے کوئی بات ہی نہ ہو اور دوسری طرف ثنا تو سر سے پاؤں تک جھلس گئ

تمھاری ہمت کیسے ہوئی فون اٹھانے کی"

ثنا دھاڑی جبکہ وریشہ کو احساس ہوا کہ معملات کیا ہیں

میں تمھیں اچھے سے جانتی ہوں تم دو ٹکے کی لڑکی ہو تم دوسرے کے منگیتر پر ڈورے ڈال کر اسے اپنا کر لیا

نہ جانے اتنی نیچ کیسے ہو وریشہ اتنا بڑا گند تو کوئی دوست کسی دوست کے ساتھ نہیں کرتی جتنا تم کرتی ہو"

وریشہ ایسے سر جھکا گئ جیسے شنا سامنے کھڑی ہو اور اسے سنا رہی ہو

شاذ کو دو فون ورنہ میں تمھارا سر بھی پھاڑ دوں گی اور آئندہ ہمت مت کرنا اسکا فون اٹھانے کی

وہ بولی تو وریشہ اتنا سب سننے کے بعد شاذ کے پاس فون لے گئ اسنے دروازہ بجایا اور نم لہجے سے شاذ کو دیکھنے لگی

وہ شنا کا فون ہے سوری ہم نے اٹھا لیا"

وہ بولی اور شاذ کے ہاتھ میں فون دے کر وہ باہر نکلتی کہ شاذ نے اسکی کلائ پکڑ لی

ہاں بولو" وہ بولا انداز بے حد سخت تھا در حقیقت وہ وریشہ سے چھپانا نہیں چاہتا تھا کہ وہ اکیلے میں

شنا سے بات کر رہا ھے وہ اسکی بیوی تھی اور پورا حق رکھتی تھی کہ وہ اسکی ساری بات جانے

شنا اسکے سخت لہجے پر سٹپٹا گئ۔۔

[9/6, 8:11 PM] Tania Tahir: کچے گڑھے

تانیہ طاہر ناول

قسط35

وہ میں یہ کہہ رہی تھی کہ چچی کی طبعیت نہیں ٹھیک تم کچھ دیر کے لیے اسکتے ہو" وہ بولی تو اب لہجے میں تمیز تھی اور بہت عزت سے بولی تھی شاذ ایکدم جگہ چھوڑ کر اٹھا۔۔۔

کیا ہوا ہے مما کو"

وریشہ بھی زرا پریشانی سے دیکھنے لگی

مجھے نہیں پتہ میں جب آئی تو وہ بے ہوش تھیں

اور اب میں ڈاکٹر پر سے لائی ہوں انھیں"

ثنا نے کہا تو لہجہ سپاٹ ہو گیا

مگر بابا نے مجھے کیوں نہیں بتایا میں آتا ہوں بس

تھوڑی دیر رو کو" وہ عجلت میں فون بند کر کے وہاں سے

بھاگنے لگا تھا وریشہ نے ہاتھ پکڑ لیا

کیا ہوا ہے"

وہ پوچھنے لگی

مما کی طبعیت ٹھیک نہیں ہے نہ جانے کیا ہوا

ہے انھیں مجھے جانا ہو گا تم ایسا کرو تم روم میں جاؤ سو

جاؤ میں کچھ دیر تک ملوں گا اور گھبرانا مت باہر

گارڈ ہے یہاں کوئی نہیں آئے گا"

وہ بولا اور وہاں سے بنا وریشہ کی سنے چلا گیا جبکہ وہ اسے بتانا چاہتی تھی کہ وہ اسے بھی ساتھ لے جائے اکیلے گھر میں اسکے بنا وہ ڈر جائے گی مگر وہ اتنی تیزی میں تھا کہ سنے بنا ہی چلا گیا اور وریشہ سٹڈی میں ہی کھڑی رہ گئی اسنے خاموش نظروں سے رات کے دوسرے پہر میں اسکی گاڑی کو بے تابی سے نکلتے دیکھا تھا وہ بلکل ایسی لڑکی نہیں تھی کہ وہ اسکی ماں سے جل اٹھتی بلکہ وہ تو اسکی احسان مند تھی کہ اسنے اسکی ہر چیز کو اگنور کر کے اپنے پاس رکھا اپنی محبت کے سائے میں رکھا مگر دل عجیب اداسی کا شکار ہو گیا تھا تبھی وہ۔۔ کمرے میں جانے کے بجائے وہ وہیں رہ گئی اور وہ وہیں اسکی خوشبو کے حصار میں وہ اسکی چیئر پر بیٹھ گئی اسنے ساری سٹڈی کی لائٹس اون کر دیں تھیں اور اسنے کسی

احساس کے تحت سٹڈی کو لاک کیا اور وہ وہاں سے ایک کتاب اٹھا کر پڑھنے لگی نہ جانے پڑھتے پڑھتے کب اسکی آنکھ لگ گئ۔

تانیہ طاہر ناولز

وہ گھر ایا تو اسے تقریبا بیس منٹ لگے تھے بابا گھر پر نہیں تھے اپنے کسی دوست کے ساتھ شہر سے باہر تھے وہ عجلت میں اپنی ماں کے کمرے میں داخل ہوا تو مما لیٹی ہوئی تھیں ثنا انکے پاس کھڑی تھی۔

وہ جلدی سے ان تک پہنچا

کیا ہوا مما آپکو"

وہ جلدی سے بولا تو اسکی ماں نے اسکا ہاتھ جھٹک دیا

ثنا مسکرا اٹھی۔

درحقیقت چچی کو کچھ نہیں ہوا تھا اور ثنا سے ہر رات کاٹنا بے حد مشکل تھا وہ کیسے وریشہ اور شاذ کو ایک گھر میں برداشت کرتی تبھی اسنے چچی کو تھوڑا سا ڈرامہ کرنے کا کہا اور اپنے جال میں پھنسالیا۔

اور چچی بھی ڈرامہ بھرپور کر رہیں تھیں

وریشہ سے نفرت اسے بہت آگے لے آئی تھی کہ اب وہ کچھ نہیں دیکھ رہی تھی صرف وریشہ کی بربادیاں اور شاذ کو اپنا کرنا چاہتی تھی اور اسنے۔۔بہت زبردست پلین بنالیا تھا یہ

وہ ماں کے سرہانے بیٹھ گیا تھا اور ثنا آہستگی سے باہر نکل گئی شاذ باتیں کرنا چاہ رہا تھا مگر چچی مان کر ہی نہیں دے رہی تھی اور دوسری طرف ثنا نے فون گھمایا

ہاں تو تم پہنچ گئے" وہ پوچھنے لگی

میں اسکے گھروں ہوں" دوسری طرف سے جواب ملا ثنا مسکرا اٹھی آج ان سب کھیلوں کا اختتام ہو جاتا تبھی وہ خوشی سے جھوم سی گئ

آج جب وریشہ کی عزت لٹ جائے گی اور شاذ کے سامنے ایک پٹی پیسٹی وریشہ آئے گی تو کوئ مرد اتنا بھی محبت میں ڈوبا نہیں ہوتا کہ اسے اپنے ساتھ رکھتا وہ اسے چھوڑ دیتا اور ثنا سے شادی کر لیتا یہ سنہ بھی کرتا تو ثنا اس سے کر لیتی سارا پلین سیٹ پی تھا

وہ مسکرا کر کمرے میں اگئ شاذ اپنی ماں کا ہاتھ تھامے بیٹھا تھا

مما آپ اسے قبول کر لیں وہ ان لوگوں سے تعلقات نہیں رکھے گی میرا آپ سے وعدہ ہے"

وہ بولا تو چچی نے اسکیطرف دیکھا

میں اپنے بیٹے کی موت نہیں بھول نہیں سکتی شاذ بس ایک لڑکی کی وجہ سے اپنے بھائی کی موت بھول گئے"

وہ غصے سے بولیں تو شاذ ضبط سے دیکھنے لگا

ایسا بھی نہیں ہے میں بھول جاؤں تو موت میرے سامنے کھڑی ہو جائے آپکو یقین نہیں آتا تو چلیں میرے ساتھ رہیں ایک دن بھی وہ اس گھر سے قدم باہر نہیں نکالے گی مگر آپ یوں نہ کہیں وہ لڑکی"

وہ رک گیا جبکہ ثنا پیچھے مٹھیاں بھینچے کھڑی تھی

میں اسکی محبت سے دستبردار نہیں ہو سکتا مما اور اسکے لئے میں آپ کے سامنے شرمندہ ہوں"

وہ بولا اور شنا کا بس نہیں چلا کہ اسکو ایک کھینچ کر تھپڑ مار دے کہ آخر کیا تھا وریشہ میں جو شنا میں نہیں تھا کیوں کیوں صرف وریشہ کا بخار تھا ہر مرد کو مر جانا چاہیے تھا وریشہ کو

وہ نخوت سے دیکھ کر چہرہ موڑ گئ۔

اور چچی نے اسکیطرف دیکھا۔

تو ماں سے دستبردار ہو جاؤ"

وہ بولیں سختی سے۔۔

کیا ہو گیا ہے مما پلیز یار"

وہ عاجز سا آیا

اس لڑکی کا کیا کروں جو تمھارے نام پر بیٹھی ہے جس سے وعدہ کیا ہے اسکا کیا کروں میں" وہ غصے سے پوچھنے لگی

میں جب چیخ رہا تھا کہ شادی نہیں کروں گا تو اسی لڑکی کے لیے چیخ رہا تھا کہ جو کمینٹمینٹ ہے وہ نہ ٹوٹے پھر جب آپ لوگوں نے زبردستی شادی کر دی تو اب کیا پرو بلم ہے میں خوش ہوں اپنی بیوی کے ساتھ اور مجھے یقین ہے ثنا کو ایک اچھا مرد ملے گا"

اسنے کہا۔۔۔

لیکن مجھے صرف تم چاہیے ہو شاذ ساری زندگی۔۔۔

میری تمھارے نام پر گزر گئی روز میں دن کا پہلا خیال تم آخری احساس تم تم نے نفرت سے جھٹکا کبھی نرم لہجے میں بات تک نہیں کی میں نے سب سہا کیونکہ مجھے تم چاہیے تھے میں نے تم سے محبت کی تمھارے نام سے محبت کی جب پوری دنیا نے تم پر یقین نہیں کیا میں نے یقین کیا اور تم تم چار دن اس لڑکی کے ساتھ گزارے اسکی محبت میں اتنے بے

حال ہو گئے کہ بھول گئے تمھارے ارد گرد بھی لوگ تھے

وجود تھا میرا میرا اوجود تھا مگر نہیں نہ یہاں

کسی نے احساس کیا میرے دل کا میری محبت کا

تو مجھے بھی کسی کا احساس نہیں کرنا میرا احساس بھی

تم لوگوں کی سرد مہری کے آگے ختم وہ گیا مگر تم

نے کیا گندا صلہ دیا مجھے۔۔۔سب کل ختم کر دیا

اس ایک وریشہ کے آگے تم بھول گئے ہم سب کو تم

اسے لے گئے یہاں بھولوں مت شاذ تمھاری شادی

صرف اور صرف بدلے کے لیے کی گئ محبتوں کے لیے

نہیں صرف بدلا لینا تھا عباس بھائ کا تمھارا

اور میرا ۔۔

جب جب میں نے اسکو دیکھا صرف اور صرف

اسنے مجھے نیچا دیکھایا اپنے گھر بلایا اور اپنی مالیت اور

اپنی برتری کا احساس دلاتے مجھے کمتر ثابت کیا

میرے لیے کپڑے لے کر یہ ثابت کرتی رہی کہ میں اتنی حیثیت کی لائق نہیں کہ میں ایک چیز بھی اپنے لیے لے سکوں پھر میری سب سے سب سے قیمتی چیز اسنے مجھ سے چھین مجھ سے چھین لی شاذ ۔۔۔اور تم ایک نمبر دو غلے انسان تم ایک رات اس لڑکی جو ناپاک ہے اسکے ساتھ گزار کر یہ سمجھ رہے ہو کہ تمھیں اس سے محبت ہے یہ صرف اٹریکشن ہے جس دن وہ تمھیں چھوڑ کر بھاگ جائے گی تمھیں زلیل کرے اس دن اس دن تمھیں احساس ہو گا ان سب باتوں کا"

وہ ایک سانس بولے گئ۔۔شاذ کو چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔

چچی بھی ثنا کے حق میں تھی گویا وہ بلکل ٹھیک بول رہی ہو۔

شاذ وہاں سے اٹھ کر چلا گیا

ہاں یہ سب تو سچ تھا جو وہ بول رہی تھی سب سچ تھا مگر اس دل کا کیا کرتا جو اسکی صورت دیکھے بغیر ایک لمحے بھی اس سے اب دور نہیں رہ سکتا تھا کیسے رہتا وہ اسکا ہو چکا تھا اسکا اور شاذ کسی اور کا ہو ہی نہیں سکتا تھا۔

شاذ باہر آیا تو چچی نے ثنا کو بھی باہر بھیج دیا ثنا آنسو صاف کرتی وہاں اسکے پاس آ گئ

میں اکیلا رہنا چاہتا ہوں جاؤ یہاں سے اور کوشش کیا کرو اپنی بھڑاس ماں کے سامنے مت نکالا کرو انکی طبعیت ٹھیک نہیں خاص کر تب جب بابا گھر نہ ہوں"

وہ بولا تو لہجہ سنجیدہ تھا۔

شاذ"

اسنے اسکے شانے پر ہاتھ رکھا مگر شاذ نے ہاتھ ہٹا دیا

میں کسی اور کا ہو چکا ہوں اور یہ بات تو تم باخوبی جانتی ہو کہ میں اس سے محبت کرتا میری شادی اگر وریشہ سے نہ ہوتی تو میں ضرور تمھارے ساتھ ہوئ کمینٹمنٹ کو پورا کرتا مگر اب نہیں اب میں اسے افورڈ نہیں کر سکتا نہ میں عباس بھائ کا بدلا بھولا ہوں اور نہ میں بھولوں گا محبت نے مجھ پر بہتان کی تکلیف کو بھال دیا مگر عباس بھائ کو نہیں بھولا سکتا

اور میں تم سے یہاں ہاتھ جوڑ کر"

وہ اسکے آگے ہاتھ جوڑ گیا

ہاتھ جوڑ کر معافی مانگتا ہوں کہ میں تم سے زندگی میں کبھی بھی شادی نہیں کروں گا تو تم بھی کسی اور لڑکے سے

شادی کر کے اپنی زندگی کے اندر سے یہ تکلیفیں ختم کر لو

۔۔اور ہاں تمھیں تو بتانا بھول گیا ابھی آج رات ہی مجھے

فائز کی کال آئی تھی یاد ہو گا تمھیں میرا بہت اچھا

دوست تھا"

وہ مسکرایا شاید ماحول کی کثافت کو کم کرنا چاہا تھا

شنا نے بھی کوشش کی خود کو نارمل کرنے کی اپنے آنسو

صاف کرتی ہلکا سا مسکرائی

ہاں اسکی اکل آئی تھی وہ ملنے آنا چاہ رہا تھا گھر کا کہہ رہا

تھا مگر میں نے آفس میں بلا لیا۔

گھر پر وریشہ ہوتی ہے بس اسی لیے"

ہمم" شنا نے ہنکارہ بھرا

میرے خیال سے فائز اچھا لڑکا ہے"

شاذ نے اسکیطرف دیکھا۔

شنانے پھاڑ کھانے والی نظروں سے اسکی
جانب دیکھا

میرے لیے تم بیسٹ ہو اور مجھے یقین ہے کہ تم میرے
ہو گے ایک نہ ایک دن تم کتنا ہی مجھ سے دور بھاگو
شاذ تمھیں ایک دن میرا ہی ہونا ہے وریشہ کے
خواب کا بلبلا بہت بہت جلد ٹوٹنے والا ہے اور مجھے
یقین ہے کہ یہ ٹوٹے گا اور پھر مجھے بہتر نہیں
بہترین مل جائے گا"

وہ مسکرائی شاذ نے زرا غصے سے اسکیطرف دیکھا
اور میں بھی تمھیں یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ
میرے لیے جو ٹھیک تھا وہ میری قسمت میں
خود ہی آگیا اب جو تمھارے لیے ٹھیک ہے وہ خود آ
جائے گا"

وہ اسے باور کراتا وہاں سے اپنی ماں کے پاس چلا گیا جبکہ شنا۔۔۔ گھیرے گھیرے سانس بھرنے لگی

کاش کاش آج وریشہ مر جائے"

اسنے دل میں نفرت سے سوچا۔۔ ۔۔

-

تانیہ طاہر ناولز

گھر بڑا تھا گھر نہیں محل ہی تھا وہ حد کا شکار ہو گیا فائز اس وقت بلیک پینٹ بلیک شرٹ اور چہرے پر ماسک بلیک ہی لگائے وہ وہاں سے اندر داخل ہونے کے لیے ارد گرد دیکھ رہا تھا وہاں گارڈ کھڑے تھے مگر دو کھڑے رہے تھے اور ایک الرٹ کھڑا تھا اسنے دوسری طرف ایک چیز پھینک کر ماری جھاڑیوں میں آواز پیدا ہوتے

ہی وہ گارڈ وہاں چلا گیا یہ جاننے کے وہاں کون ہے اور یہی موقع پا کر فائز نے دو انگھتے گارڈز کو یوں ہی چھوڑے اندر کی راہ لے لی

اندر وہ داخل ہوا تو ملگجا سا اندھیرا تھا جیسے رات کے پھیر کوئی ایک دو بلب ہی جل رہے تھے

تانیہ طاہر ناولز

فائز مسکراتا ہوا اندر داخل ہوا اور ہر کمرے میں دیکھنے لگا اسنے ایک کے بعد ایک کمرے کو چیک کیا اور اسے ایک کمرے میں وریشہ کا شبہ سا ہوا وہ وریشہ کا ہی روم تھا۔

www.BestUrduBook.com

وہ اندر آگیا اس کمرے میں بھی اندھیرا تھا واشروم میں بھی روشنی نہیں تھی

یعنی وہ یہاں نہیں تھی وہ پھر آگے چلنے لگا چلتا ہوا وہ
سٹڈی کے پاس سے دو بار گزرا مگر وریشہ پورے
گھر میں کہیں بھی نہیں ملی اسنے پریشانی سے
ادھر ادھر دیکھا اگر شاذ کے گارڈز کی نظر اسپر پر
جاتی تو وہ بنا کچھ دیکھے سوال کیا یہ سوچے سمجھے وہ
اسے گولیوں سے بھون دیتے تبھی وہ پریشان ہو گیا تھا ثنا
نے صرف بتایا تھا کہ وہاں وریشہ تنہا ہے شاذ
نہیں ہے تو کیا وریشہ بھی یہاں نہیں تھی وہ سمجھ
نہیں پایا اور ایک بار پھر سے وہم سمجھ کر وہ دوبارہ اسکی
تلاش میں نکل پڑا اور اچانک اسکی نظر
سٹڈی پر گئی جہاں سے لائیٹس باہر نکل رہی تھی یعنی وہ
یہاں کھڑا ہو کر ہی ہزار بار سوچ چکا تھا کہ اب کیا
کرے اور وہاں اسکے پیچھے ہی تھی وہ مسکرا کر اس سٹڈی

کے نزدیک آیا اور اسنے دروازہ کھولنے کی کوشش کی تو دروازہ لاک تھا

"شیٹ"

اسنے غصے سے جھنجھلا کر ہتھیلی پر مکہ مارا اور۔۔دروازے کو گھورنے لگا اگر سٹڈی میں جانے کا کوئی راستہ تھا تو وہ گارڈز کی وجہ سے نہیں جا سکتا تھا اب کسی ڈویوائیڈر سے اسے سٹڈی کی چابی ڈھونڈنی ہو گی اور یقیناً یہ چابیاں اسے شاذ کے روم سے ملے گی وہ دبے پاؤں شاذ کے کمرے میں آگیا۔

دوسری طرف مما کے سونے کے بعد اسنے گھڑی میں وقت دیکھا تو رات کے پورے تین بج

رہے تھے نہ جانے کیوں اسے گھبراہٹ سی ہوئی

وریشہ کیطرف سے۔

تم یہاں موجود ہو" ثنا سے اس سے پوچھا

ثنا نے اسکیطرف دیکھا تم کہیں جانے والے ہو"

وہ پوچھنے لگی

وریشہ گھر میں اکیلی ہے تم مما کے پاس رو کو

میں ایک نظر اسے دیکھ لوں صبح اجاؤں گا"

شاذ چچی تمھاری ماں ہیں میری نہیں جیسے تم اپنی زمہ

داری سے جان چھڑا کر جارہے ہو ویسے میں بھی

جا سکتی ہوں کیونکہ چچی صرف میری چچی ہیں نہ

ساس اور نہ ہی ماں جو میں یہاں انکی خدمت

میں بیٹھی رہو اور انکا بیٹا اپنی بیوی کی خدمت

گزاروں میں لگ جائے"

وہ کڑوے لہجے میں بولی

یہ ہی" وہ پھنکارا

یہ ہی فرق ہے تم میں اور وریشہ میں اگر میرا اس سے کوئی تعلق نہ بھی ہوتا اور تب بھی میں اسکو کہتا کہ وہ یہاں بیٹھی رہے تو ایک لفظ بھی کہے بنا مجھے۔۔یہاں بیٹھی رہتی یہاں تک کے تب تک نہ اٹھتی جب تک میں نہ کہتا تم یہاں میری ماں پر ڈیوٹی دینے کی ضرورت نہیں ہے تم جا سکتی ہو"

وہ اکھڑے ہوئے لہجے میں بولا جبکہ ثنا نے اسکی جانب دیکھا۔

ہاں سب اچھائیاں اس میں نظر آئیں گی مجھ میں نہیں" وہ چیختے چیختے رکی تھیں کیونکہ چچی سوئی ہوئیں تھیں۔

میں نے کہا ہے چلی جاؤ یہاں سے مزید مجھ سے کوئی بات مت کرنا یہ میرا گھر ہے اور یہاں میری بیوی آ کر رہ لے گی اور اسکے ساتھ میں بھی اب تم جا سکتی وہ"

ایسے کیسے بیوی والے ہو گئے ہو تم ہاں کیسے ہو گئے ہو تمھاری زندگی میں یہ حیثیت اور یہ مقام میرا ہے شاذ اور میں یہ لے کر رہوں گی"

فلحال تو نکل جاو میری نظروں سے دور ہو جاؤ تم"

وہ شدید غصے کا شکار تھا تبھی اسے ہاتھ پکڑ کر باہر نکال دیا ثنا کا چہرہ لہو چھلکانے لگا

اور شاذ نے ماں کے روم کو لوک کر دیا وہ ثنا کو دیکھے بنا وہاں سے چلا گیا

اور گارڈ کو آرڈرز دے دیے تھے کہ وہ کسی کی نہ سنے اور نہ ہی ماں کے کمرے کے پاس سے ہٹے۔

ثنا اس بے عزتی کے احساس کی وجہ سے اپنے آنسوں نہ روک پائی اور وہ روتی ہوئی دوسرے روم میں چلی گئی جبکہ شاذ نے گاڑی گھر کی راہ پر ڈال لی اسکی گاڑی کے پیچھے تین اور گاڑیاں تھیں جو اسکی سکیورٹی اور حفاظت کے لیے تھیں

اسے بیس منٹ ہی لگے تھے واپس گھر پہنچتے۔

اور جیسے ہی اسنے گھر کے اندر قدم رکھا اجنبی سا احساس ہوا تھا۔

وہ وریشہ کے روم کی جانب بڑھ گیا سٹڈی پر توجہ ہی نہ دی کہ سٹڈی کا دروازہ کھولا ہے مگر لائیٹس بند ہے

وہ وریشہ کا روم کا دروازہ کھول کر اندر دیکھنے لگا وہ اندر نہیں تھی

تبھی وہ پلٹے اور سٹڈی کا دروازہ کھولا دیکھا

وہ اس طرف چلنے لگا دوسری طرف۔۔۔۔

فائز جس نے سٹڈی کا دروازہ بڑی محنت مشقت سے

کھولا تھا اور وہ بلآخر کھل ہی گیا تھا جیسے ہی اندر

داخل ہوا تو اسے لگا گویا چاند پوری آب و تاب سے اپنی

چاندنی چاروں اور پھیلائے محو خواب ہے وہ سٹپٹا ہی

گیا۔

اسے یہ ارد گرد کی روشنی بے فضول اور بے فائدہ لگی

اسکا چہرہ تو اندھیرے میں بھی چمک سکتا تھا وہ

روشنیاں بجھا گیا

انداز کھویا کھویا تھا اگر شاذ اسے حاصل کر چکا تھا تو

شاذ دنیا کا خوش قسمت ترین مرد تھا جو یہ حور

اسکے پہلو میں تھی مگر اب جبکہ فائز اسکے

سامنے کھڑا تھا وہ مرد جس نے اسے سب سے

پہلے چھوا اسکا حق زیادہ تھا وریشہ پر وہ سوچتے ہوئے

وریشہ کے گال کیطرف ہاتھ بڑھاتا کہ کسی کے مظبوط ہاتھ

نے پیچھے سے ہی اسکی گدی جکڑ لی

اور اسکی گردن میں بازوں سختی سے حائل کر لیا

وہ شاذ ہی تھا فائز بنا گھبرائے خود سے اسکو

چھڑانے لگا

کون ہو تم یہاں کیا کر رہے ہو میری بیوی تک کیسے

پہنچے"

وہ چیخا۔

جبکہ فائز بنا کچھ بولے صرف اتنا چاہتا تھا کہ

اسکا ماسک نہ اترے شاذ نے اسکا ماسک کو اترنا

چاہا بے وقوفی یہ ہوئی کہ لائٹس اسنے بھی نہیں کھولی

اور اسنے بس یہ دیکھا وریشہ پر کوئی مرد جھکا کھڑا ہے اور وہ اپنے سے باہر ہوتا اس تک پہنچ گیا۔

جبکہ فائز نے اسکے پیٹ میں کہنی ماری شاذ ایکدم دور ہوا اور وریشہ کی آنکھ کھل گئی اندھیرے میں دو انسانوں کو ایک دوسرے میں گتھم گتھا ہوتے دیکھ ۔۔وہ ڈر کر کھڑی ہو گئی فائز نے اسے ایک ہاتھ پر گن چلادی گولی کی آواز اس سناٹے میں پھیلی تو گارڈز کے اندر دوڑنے کی آواز آنے لگی یہ موقع بلکل ٹھیک تھا شاذ گھائل پڑا تھا جبکہ دوسری طرف وریشہ کی چیخ نکل گئی شاذ اس سے پہلے دوبارہ فائز کو پکڑتا فائز نے اسکے اسی زخم پر اپنا جوتا دے کر مارا

۔۔فائز وریشہ تک فورا پہنچا اور وریشہ کے کچھ سمجھنے سے پہلے ہی اسکے کان میں وہ جھکا

تم میری ہو"

بس یہ آواز وریشہ کو سنائی دی۔۔۔ تھی شاذ اسکیطرف بڑھ رہا تھا مگر زخم کی تکلیف کے سبب دھندلا کر دیا اور وریشہ ساکت کھڑی رہ گئ

فائز مسکراتا ہوا کھڑکی سے گود گیا

گارڈز چونکے گولی کی آواز کی وجہ سے۔۔۔۔ سب اندرا گئے تھے موقع اچھا تھا فائز وہاں سے فرار ہو گیا۔۔

وریشہ میں ایک پرسنٹ بھی ہلنے کی ہمت نہیں تھی

[9/8, 4:34 PM] Tania Tahir: کچے گڑھے

تانیہ طاہر ناول

قسط36

گارڈز نے شاذ کو پکڑا مگر اسے اپنی پرواہ نہیں تھی اگر وہ جو بھی تھا اسکے زخم پر لات مار کر دور نہیں کرتا تو وہ کبھی

اسے سنہ چھوڑتا اسے وریشہ کی فکر تھی جو بے دم سی کھڑی تھی۔۔اسکی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گیر رہے تھے اور وہ دیوار کو گھور رہی تھی۔

اسکے کان کے قریب آیا تھا وہ وہ احساس دوبارہ اسکے وجود میں اٹھا تھا گارڈز نے جھک کر شاذ کو اٹھایا اور شاذ نے سب کو دور دھکیلا مگر گارڈز نے اسے نہیں چھوڑا سنہ جانے شاہ زیب کو کس نے کال کر دی تھی

اور بس لمحوں میں دیکھتے ہی دیکھتے شاذ کے لیے سنہ جانے کتنے لوگ کھڑے ہو گئے تھے وہ انکی پارٹی کا لیڈر تھا اور وہ ان کے لیے بہت اہم تھا کچھ اسکو ہوتا تو سنہ جانے کتنا بڑا بڑا نقصان ہوتا۔

تبھی وہ شاذ کے آگے پیچھے ہو گئے تھے

شاذ نے بے ہوش ہونے سے پہلے وریشہ کو بس اسی جگہ سن کھڑے ساکت دیکھا تھا وہ بے ہوش نہیں ہونا چاہتا تھا وہ اتنا کمزور نہیں تھا کہ ایک گولی لگتے ہی اسکی جان پر بن جاتی نہیں ۔۔۔ مگر نہ جانے کیا ہو رہا تھا کہ وہ بے ہوشی میں جانے لگا وہ خود کو ہوش میں رکھنا چاہتا تھا مگر وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔

جبکہ اسکے دل میں جیسے کچھ چھب گیا تھا۔

وریشہ کے پاس سے سب جا چکے تھے وہ وہیں کھڑی رہ گئ

تم میری ہو" یہ الفاظ لہجہ وہ کون تھا وہ پھر آ گیا تھا

وہ۔۔۔ وہ تھا کون وہ کیوں آیا تھا

کتنے سارے سوال تھے جو اسکے دل میں تھے اسے لگا اسکا دم گھٹ رہا ہے وہ نہیں کھڑی ہو پا رہی تبھی وہ بیٹھتی چلی گئ

دل کی خوف زدہ دھڑکنیں کانوں میں گونجنے لگیں

شش۔۔۔شاذ" وہ کانپتے لہجے میں اسے پکار رہی تھی

شا۔۔شاذ ہم۔۔۔ہمیں ہمیں ڈر لگ رہا ہے"

وہ تڑپ کر اسے پکار رہی تھی اور اگر وہ ہوش و حواس میں ہوتا تو اسے تڑپنا نہ پڑتا وہ اڑ کر اس تک پہنچ جاتا مگر افسوس وہ اس وقت اسکے پاس نہیں تھا وریشہ کی آنکھوں سے مسلسل انسو بہنے لگے وہ وہیں سمٹتی چلی گئ وہ شاذ کو پکار رہی تھی مگر وہ سن نہیں رہا تھا۔

اسکا اوپریٹ ہوا تھا یہ چھوٹا سا اوپریٹ تھا مگر ہوا تھا وہ ہوش میں نہیں تھا اور شاہزیب نے اسکی بیسٹ سے بیسٹ ٹریٹمنٹ کرائی تھی پارٹی کو جیسے جیسے خبر ہو رہی تھی وہ سب ہاسپیٹل پہنچ رہے تھے وہ لوگ شاذ کے ہوش میں آنے کے منتظر تھے اوپریشن ہونے کے بعد وہ منتظر تھے کہ وہ ہوش میں آئے۔

تقریبا دن نکل گیا تھا جب اسے ہوش آیا اور ہوش آتے ہی وہ ایکدم اٹھ کر بیٹھ گیا

اسکی آنکھیں سرخ ہو رہیں تھیں بازو پر تکلیف ایسی ہوئی جیسے کوئی چھری سے اسکا وجود کاٹ رہا ہو وہ بے چینی سے اپنا ہاتھ اپنے زخم پر رکھ گیا

نرس نے اسے دوبارہ لیٹنے کے لیے کہا

نہیں۔۔

شاہزیب"

وہ ایکدم چیخا شاہزیب باہر ہی تھا شاہزیب جلدی سے اندر آیا اور شاذ کو دیکھا

وریشہ کہاں ہے کیا وہ یہاں ہے"

وہ سوال کر رہا تھا۔

سر میم تو گھر پر ہیں"

شاہ زیب نے بتایا

یو اڈیٹ"

وہ دھاڑا اور اپنے اوپر سے اے سی بلنکیٹ ہٹا کر وہ جلدی سے بھاگتا ہوا وہاں سے نکلا

سر سر آپکے ہاتھ پر تکلیف ہے"

اسکے پیچھے شاہ زیب اور نرسیز بھی دوڑیں

سر زخم ابھی گھیرہ ہے میں میم کو بلا لیتا ہوں"

شاہزیب نے اسے پکڑانا چاہا مگر اسنے پھاڑ کھانے والی نظروں سے دیکھا۔

شیٹ آپ"

وہ انگلی اٹھا کر بولا اور شاہ زیب کا ہاتھ اپنے ہاتھ پر سے ہٹایا اور گاڑی میں بیٹھ گیا

جبکہ درد کا احساس ختم ہو گیا تھا اور کیسے نہ ہوتا جب یہ علم ہوا کہ وہ اکیلی ہے وریشہ بلکل تنہا ہے گھر پر اگر اسکی مدہوشی میں اسکے ساتھ کچھ ہو گیا ہو تو وہ اندر تک ہلا ہوا تھا اور فکر تھی دھن تھی تو وریشہ کی تھی وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا کے ہاتھ سے خون بہنے لگا اسکے زخم کے سٹیچیز کھل گئے تھے اور خون تیزی سے سفید شرٹ کو سرخ کر رہا تھا

اسکا ہاتھ اٹھنے کے قابل بھی نہیں تھا اسنے ایک نظر بازو کی جانب دیکھا جو کانپ رہا تھا وہ ایک بھرپور مرد تھا اور اسکا ہاتھ کانپ رہا تھا اسے سخت نفرت سی محسوس ہوئی تھی خود سے

اسنے ہمت کر کے سیدھے ہاتھ سے ڈرائیونگ سٹارٹ کی خون کے ٹپکے گاڑی میں گرنے لگے شاہزیب اور گارڈز پیچھے پیچھے تھے اسکے الگ گاڑی میں اسکی گاڑی کافی رش ڈرائیونگ کر رہی تھی وہ لمحوں میں وریشہ کے پاس پہنچ جانا چاہتا تھا اور ہوا بھی ایسے ہی وہ تقریبا بیس منٹ میں اپنے گھر پر تھا اور وہ اندر داخل ہوا تو شاہزیب نے اسکی شرٹ کو مکمل خون سے تر دیکھا وہ حواسوں میں نہیں لگ رہا تھا قدم ڈگمگائے ہوئے تھے وہ اندر آیا

"وریشہ

وہ چلایا وریشہ کو لگا اسنے اسکی آواز پہلی بار سنی ہے وہ اس سٹڈی میں ہی تھی

وہ وہیں سے دوڑتی ہوئی نکلی اور بھاگتی ہوئی اسکے سینے میں سما گئی

شاذ شاذ ہمیں لے جائیں یہاں سے ہمیں نہیں رہنا وہ۔۔۔وہ وہی تھا وہ۔۔اسکی آواز ہم ہم نے سچ سچ میں یہاں آواز کہیں سنی ہے وہ کوئی بہت قریب ہے ہمارے ہم ہم بہت ڈرے ہوئے ہیں وہ پھر آجائے گا وہ ہمیں چھوئے گا وہ کہہ کر گیا ہے ہم انکے ہیں ہم ہمیں چھپا لیں شاذ ہمیں لگ رہا ہے ہمارا دم گھٹ جائے گا ہمیں بچا لیں ہم۔۔ہم آپکے علاوہ کسی کے نہیں ہیں پلیز پلیز"

وہ اسکے سینے میں منہ چھپائے ایک سانس بولے رہی تھی شاذ نے اسی ٹوٹے ہوئے ہاتھ سے اسکے گرد

حصار باندھ لیا اور اسکے روتے تڑپتے وجود پر اپنے بازو کے حصار کی گراہ سخت کر کے جیسے خون اسکی انکھوں میں اتر آیا تھا۔۔ اسنے وریشہ کی پیشانی پر پیار کیا اور اسکی سوجھی سوجھی آنکھوں میں دیکھتے ہلکا سا مسکرا دیا

بس اتنی سی بات پر اتنا رو لیا"

وہ چاہت سے سوال کرنے لگا

شاذ۔۔" اچانک وریشہ ہوش میں ائی تھی نگاہیں شاذ کے خون آلودہ کپڑوں پر گئیں تو منہ پر ہاتھ رکھے وہ دور ہو گئ

شاذ کو اس وقت یہ بازو بہت سخت برا لگا تھا۔

جبکہ وریشہ کی آنکھوں میں پھر سے پانی تیرنے لگا

پلیز وریشہ فور گاڈ ایٹ رونا مت میں تنگ آگیا

ہوں تمھارے اس رونے دھونے سے میری

خدمت کرو فلحال دیکھو کتنا خون نکل گیا ہے"

وہ زرا مدھم لہجے میں بولا اسکی طبعیت جو خراب ہو

رہی تھی

ہم ہم کیا کریں"

وہ اسی سے پوچھنے لگی

شاذ کی آنکھیں پھر سے بند ہو رہیں تھیں اور پھر

سے وریشہ کا چہرہ دھندلا ہو رہا تھا

بس۔۔۔۔" وہ رکا

ان آنکھوں کو صاف کر لو"

وہ بولا اور سر پیچھے ڈال گیا مزید اس میں بولنے کی ہمت نہیں تھی وہ ہوش میں تھا مگر آنکھیں کھولنے اور دیکھنے کی ہمت نہیں تھی

شاذ" وریشہ نے اسکا گال تھپتھپایا

میم ہم احبائیں پلیز"

شاہزیب زرا غصے سے بول رہا تھا

کیونکہ شاذ اپنی طبعیت کا خود زمہ دار تھا اتنا روکنے کے باوجود ضد کر کے گھر لوٹ آیا تھا

اب آپ نے ہسپتال چلنا ہے یہ نہیں"

شاہزیب نے پوچھا لہجہ غصیلی تھا شاذ نیم بے ہوشی میں بھی مسکرا دیا

یہاں سے کہیں نہیں جاؤں گا"

وہ بولا اور پھر سے آنکھیں بند کر کے گھیری چپ میں چلا گیا

دوسری طرف وریشہ پریشانی سے انگلیاں چٹخانے لگی

"آپ ڈاکٹر کو یہیں بلا لیں"

وہ شاہزیب سے بولی

"جی میم اب ایسا ہی کرنا ہے"

وہ بولا اور ڈاکٹر کو کال کرنے لگا شاذ نے بہت مشکل سے آنکھ کھول کر اسکا پریشان چہرہ دیکھا اور اسے اپنے پاس بلا لیا

وریشہ نے صاف انکار کر دیا شاہزیب یہیں کھڑا تھا اور اتنی حالت کی خرابی میں بھی اسے کیا

سوجھ رہا تھا جبکہ وریشہ پریشانی سے اب دوبارہ رونے کے لیے بے چین تھی

اس دن کے بعد حرم کمرے سے نہیں نکلی جو باقی سب گھر والوں کو اسکے ہاتھ کے کھانوں کی عادت پڑ گئی تھی وہ سب اسے بہت مس کر رہے تھے دوسری طرف عادر بھی اب ٹھیک ہو رہا تھا وہ خود حرم کا سامنا نہیں کر رہا تھا نورین حرم کو کھانا دے دیتی اور حرم کمرے میں بند رہتی

"تم نے حرم کو کچھ کہا ہے"

یہ ڈیڈ تھے انھوں نے سوال کیا

"میں کیوں کہوں گا میرا اور اسکا ایسا کوئی تعلق نہیں"

وہ بگڑ کر بولا

عادر بس کر دو اب یہ سب تمھاری بہن اپنے گھر میں خوش ہے اور یہ تم دیکھ کر آئے ہو اور باصم نے بھی بتایا ہے اور تم انکی بیٹی کے ساتھ یہ سلوک کرو اب میری غیرت گوارہ نہیں کرتی میں نے ماضی میں جو کیا آج تک "

انکی آنکھیں بھیگ گئیں

آج تک اسکا بوجھ یہ سب سہہ رہے ہے اور کیا بتاؤ میں تم لوگوں کو کتنی تکلیف ہے اس دل میں اپنی بہن کو کھونے کی اور بے قصور کے جان دے دینے کی میری وجہ سے دو جانیں چلی گئیں اور کیا کیا تھا انھوں نے بس محبت وہی محبت جو میں اپنے بیٹوں سے کرتا ہوں وہی محبت جو میں اپنی بیٹی سے کرتا ہوں اپنی بہن سے نہیں کر پایا۔

میں نہیں چاہتا کوئی اور یہاں دم گھوٹ گھوٹ کر مر جائے تو تمھارا اعافیت اسی میں ہے کہ تم اس لڑکی کے ساتھ اپنا رویہ بلکل نارمل رکھو ورنہ "

وہ رک گئے

ورنہ " وہ چیلینجینگ نظروں سے انھیں دیکھنے لگا میں تمھاری اس سے طلاق کرادوں گا تاکہ وہ لڑکی سکون کی زندگی اپنے ماں باپ کے ساتھ یہ تم سے بہتر لڑکے کے ساتھ گزار سکے اور جو کچھ بھی اسنے تمھارے ساتھ کیا وہ اوضح ہے ان کے گھر والوں نے ہم لوگوں سے بدلے کے لئے کیا جب وہ بچی تم سے محبت کرتی ہے اور تم اس سے کرتے ہو تو کس آنا کی جنگ میں دوڑ رہے وہ عادر "

باپ کی بات پر وہ انھیں گھور رہا تھا جبکہ اسکے

باپ کو فرق نہیں پڑتا تھا

مجھ سے بہتر کوئی مرد نہیں اسکے لیے یہ کان کھول کر

وہ بھی سن لے اور آپ سب بھی"

وہ دھاڑا اور ٹیبل پر ہاتھ مارتا چلا گیا

لیکن مجھے بھی ایسا نہیں لگتا کہ تم حرم کے لیے

بہتر ہو"

یہ اشعر تھا۔

کیا بکواس کر رہے ہو تم"

عادر بل کھا کر پلٹا

وہی جو آپ سن رہے ہیں بھیا بھابھی بہت اچھی ہیں

ہم سب کا خیال رکھتی ہیں اور جس طرح آپ نے

انھیں ٹیز کیا ہے اور وہ نارضگی سے کمرے میں

بند ہیں ہمیں نہیں لگتا آپ انھیں ریزرو کرتے ہیں"

یہ باصم تھا

عادر حیران رہ گیا

باصم یہ بات تم کہہ رہے ہو مجھے"

عادر نے شاکڈ کی سی کیفیت میں پوچھا

جی میں ہی کہہ رہا ہے۔۔اور سب جائز پر ہیں اچھا

بھلا انکے ہاتھ کا ٹسیٹی کھانا ملتا تھا آپکی وجہ سے

اب نورین کے ہاتھ کا کھانا پڑتا ہے"

ارسلان نے گھورا تو عادر نفی میں سر ہلاتا وہاں سے

چلا گیا اپنے پورشن میں یہ ان سب کی کایا

پلٹ کب ہوئی تھی وہ نہیں جانتا تاج مگر عجیب

ہی ہوئی تھی جبکہ اسکے پیچھے وہ سب منہ پر ہاتھ رکھے ہنسنے

لگے یہ ان سب کا پلین تھا جو کہ حقیقت بھی تھی اور اس پلین میں حرم بھی شامل تھی حرم کو روتے ہوئے ڈیڈ نے دیکھ لیا تھا اور اسکے بعد تینوں بیٹوں اور حرم کے ساتھ پلین ترتیب دیا اور وہ یہ ہی تھا کہ طلاق کا مطالبہ ہو گا حرم ڈری ہوئی تھی کہ وہ دے ہی نہ دے مگر ڈیڈ نے اشعر ارسلان بلکہ باصم نے بھی کہا تھا وہ کبھی اسے طلاق نہیں دے گا

تبھی حرم کو کچھ تسلی ہوئی اور پلین کا حصہ بن گئ

میں نے تمھارے لیے لڑکی فائنل کر دی ہے اب بس تاریخ فائنل ہو جائے اسکے بعد شادی کی تیاریاں شروع کروں گھر میں رونق لگے تاکہ یہ مایوسی ختم ہو"

ڈیڈ بولے تو اشعر نے نفی کی میں نے آپ سے کہا ہے جب تک وریشہ فائنل نہیں کرے گی میری طرف سے ہاں نہیں ہے"

وہ بولا ارے ہاں وریشہ سے رابطہ نہیں ہوا کوئی_

ڈیڈ بولے تو اچانک اشعر کا سیل فون بجنے لگا اور اشعر کے نمبر پر شاہزیب کی کال تھی اشعر نے اٹھائی اور اسے شاہزیب نے بتایا کہ شاذ کے گولی لگی ہے اشعر ایکدم اپنی جگہ سے اٹھا اور پریشانی سے بولا کب کیسے" اسکو دیکھ کر سب کھڑے ہو گئے جبکہ اشعر واقعی پریشان دیکھ رہا تھا پیچھے سے حرم بھی عادر کے جاتے ہی وہاں اگئی تھی۔

سب اشعر کی طرف دیکھ رہے تھے۔

ٹھیک ہے میں ابھی آتا ہوں"

اشعر نے کہہ کر فون بند کر دیا ڈیڈ کیطرف دیکھا

ڈیڈ شاذ کو گولی لگی ہے کل رات " اسنے کہا توسب ہی

پریشان ہو گئے حرم نے منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔

اب سیاست میں ایک آدھ گولی تو کہانی ہی پڑتی

ہے " ارسلان نے شانے آچکا

فضول مت بولو اور تیاری کرو سب اسکی عیادت

کے لیے جائیں گے "

انھوں نے کہا توسب نے سر ہلا دیا اور۔

حرم انکی جانب دیکھنے لگی

بیٹا آپکا بھائی ہے آپکو کسی کی اجازت کی ضرورت

نہیں آپ ہمارے ساتھ چلو گی "

ڈیڈ شاید اسکی آنکھوں کا مفہوم سمجھ گئے تھے بولے تو حرم

نے سر ہلا دیا

دس منٹ میں سب پہنچو"

وہ بول کر اپنے روم میں چلے گئے لباس تبدیل کرنے جبکہ باقی سب بھی

میں زرا عادر بھائی کو اطلاع دے آؤ"

باصم نے کہا اور باہر کی جانب نکل گیا

حرم پلٹ گئی تھی۔

وہ پریشان سی ہوا ٹھی تبھی پی ٹی سی ایل کی جانب بڑھی اور اپنے گھر پر کال کرنے لگی۔

کہ وہاں کسی کو پتہ تھا تو اسے کیوں نہیں بتایا گیا اسکی ماں نے فون اٹھایا تو حرم نے بتایا اور وہ لوگ بھی ایکدم پریشان ہو گئے

اور اسطرح بات سب میں پھیل گئی۔

وہ سب شاذ کی طبعیت پوچھنے کے لیے اب جا رہے تھے

۔

اسکو ہوش آیا تو وریشہ اسپر کچھ پڑھ کر پھونک رہی تھی

سفید دوپٹے سے روشن چہرہ اور بھی پر نور اور دلچسپ

لگ رہا تھا اسے بازو ہلانے میں تکلیف ہوئی تبھی اسے

اگنور کر کے اسنے پھر سے وریشہ کی جانب دیکھا

اور وریشہ دوسری بار پھونک مارتی کے شاذ کو مسکراتا

ہوا دیکھ کر۔۔۔ایکدم اسکے پاس آئی

"آپ ٹھیک ہیں شاذ"

وہ سوال کر رہی تھی

"بلکل

اسنے کہا اب بھی مسکرا رہا تھا جیسے اسے بلکل اس

تکلیف سے فرق نہ پڑ رہا ہو۔

وریشہ کی آنکھیں ڈبڈبانے لگی

اوہ پلیز وریشہ اب یہ مت کہنا یہ سب

میری وجہ سے ہوا ہے آپ مجھے چھوڑ دیں اور سیکینڈ

اوپشن فوراً اشنا کو دے دیتی ہو"

وہ زرا گھور کر بولا

اسکا آپ پر حق بنتا ہے"

وہ اسکا ہاتھ اپنے نرم ہاتھوں میں لے گئ

اور میری بیوی کا کیا حق بنتا ہے کہ وہ شوہر کو ٹوکرے

میں رکھ کر سیل پر لگا دے"

وہ گھورنے لگا

ہم نے ایسا نہیں کہا" وہ زرا خفیف سی ہوئی

مطلب تمھارا یہ ہی تھا کچھ ہو جاتا ہے فورا اٹھا کر

سیل کا ٹیگ لگا دیتی ہو انسان نہیں لگتا میں تمھیں"

وہ غصے سے بولا یہ مصنوعی غصہ تھا تاکہ وہ زرا حواسوں

میں رہے۔

وریشہ چپ ہو گئ

تمھیں میری خدمت کرنی چاہیے فلسفے جھاڑنے

کے بجائے"

حد کرتے ہیں ہم کچھ نہیں بولے اپنی مرضی سے باتیں

بنا رہے ہیں"

وریشہ بھی ناراضگی سے بولی

میں نہیں بنا رہا بہت اچھے سے جانتا ہوں تمھیں

"

وہ گھیری نظروں سے اسے دیکھنے لگا

ہمیشہ تو آپ نے ہمیں صرف ڈانٹا ہے پھر کیسے جانتے ہیں آپ"

وہ بولی تو شاذ نے اپنا دوسرا ہاتھ بلند کیا اور اسکی تھکی تھکی آنکھوں کے باعث اسکا سر اپنے سینے پر رکھ لیا

وریشہ کو لگا یہاں دنیا جہان کا سکون موجود ہے۔

وہ یوں ہی اسکی دھڑکنوں کو گننے لگیں جو بہت تیزی سے دھڑک رہی تھی

شاذ کیا ہمارا دل بھی اتنی تیزی سے دھڑکتا ہے" وہ سر اٹھا کر اسے دیکھنے لگی

ہاں میرے قریب آنے پر تمھارا دل کار گو کی سپیڈ سے بھاگتا ہے"

وہ ہنس پڑا جبکہ وریشہ نے ہلکا سا ہنس کر اسکے

سینے پر ہی چپت لگا دی

وہ کچھ دیر یوں ہی لیٹی رہی۔

تمھیں ڈر تو نہیں لگ رہا"

شاذ کو اگر فکر تھی تو شاید بس ان لفظوں کی تھی جو وہ اپنے

حواس کھو کر اسے کہہ رہی تھی

آپ قریب ہوں گے تو ڈر نہیں لگے گا"

وہ سچ بتا گئی

ایم سوری وریشہ میں چلا گیا اور"

شاذ" وہ پہلی بار اسکے اتنا نزدیک آئی تھی اسکی

آنکھوں میں اپنی بوجھل آنکھیں ڈال دیں اور اسکے لبوں

پر اپنا ہاتھ رکھ دیا گویا بولنے سے باز رکھا ہو

آپ مانے یہ نہ مانیں ہماری وجہ سے آپکو اتنا بڑا نقصان ہوا ہے۔

آپ اتنی تکلیف سے گزر رہے ہیں اور آپ ہم سے ہی معذرت کر رہے ہیں سچ بتائیں تو ہم بہت شرمندہ ہیں آپ کو اپنی زندگی میں زبردستی شامل کر کے ہم نے آپکے لیے مشکلات بڑھا دی ہیں"

وہ رونے کے لیے بے تاب تھی۔

شاذ نے زرا عاجز اکر اسکو دوبارہ اپنے پہلو میں کھینچ لیا

تم سوئی نہیں

وہ سوال کرنے لگا

ہم نے سیریس بات کی تھی"

وریشہ کو برا لگا۔

سن لی نہ میں نے اب میرا موڈ نہیں اس

موضوع پر بات کرنے کا

مگر اب ہم کیا کریں گے"

وریشہ اسکے بازو پر سر رکھے اسکی جانب دیکھ رہی

تھی

سوئیں گے فلحال لیکن اگر تم کسی اور چیز کی خواہشمند ہو تو"

شاذ" وریشہ سٹپٹا کر کروٹ موڑ گئی جبکہ کمرے

میں شاذ کا قہقہہ گونجا

اچھا بھئی یہ لیمپ تو آف کرو"

وہ بولا تو وریشہ نے لیمپ آف کر دیا وہ تو سوئی ہی نہیں تھی

جبکہ شاذ دوائیوں کی وجہ سے غنودگی میں بار بار

جا رہا تھا

اسنے بند کیا شاذ نے اسکی پیشانی پر پیار کیا اور

اپنے حصار میں

لے کر اسکی آنکھیں بند کر دیں

ایسا معلوم ہوا گویا جلتی آنکھیں پہلی بار بند ہوئیں

ہوں

وہ ہلکا سا مسکرا دی

میں جب تک زندہ ہوں یہاں کوئی تمھیں نقصان

نہیں پہنچا سکتا۔۔۔

اور اب زندگی میں کبھی تمھیں تنہا نہیں چھوڑوں گا"

وہ آنکھیں بند کیے بولا

[9/12, 4:33 PM] Tania Tahir: کچے گڑھے

تانیہ طاہر ناول

قسط37

شاذ کا احساس وریشہ کے لیے کسی قیمتی چھاؤ کیطرح تھا آج سے پہلے اسنے اتنی پر سکون نیند نہیں لی تھی وہ بہت گھیری نیند سوئ تھی شاذ تو اب بھی سو رہا تھا

جبکہ وریشہ اٹھی اور تھوڑا فریش ہو کر اسنے کپڑے دیکھے اور انھیں تبدیل کرنے کا سوچا۔

تبھی اچانک اسے خیال آیا کہ کل رات کیا ہوا تھا کل رات شاید بہت بڑی تھی اگر شاذ اسے اسی طرح اپنے بازوؤں میں بے فکر محسوس نہ کراتا تو وہ شاید ساری زندگی اس خوف اور ٹروما سے باہر نہ نکل پاتی

مگر احساس ہو رہا تھا اسے جیسے یہ آواز سنی ہوئی ہو جانی پہچانی آواز ہو مگر فلحال وہ سوچنا نہیں چاہتی تھی اگر وہ سوچتی تو وہ ضرور پریشان ہو جاتی اور شاذ بھی اسکی وجہ سے اس گلٹ میں جاتا کہ وریشہ کو اسنے تنہا چھوڑ دیا تھا

آج اسنے اسکے لیے تھوڑا سا تیار ہونے کا سوچا اور وہ سوچ چکی تھی اب بنا چھپائے وہ شاذ کو وہ شرٹ کا ٹکڑا دے دے گی اور وہ پر سکون سی ہوتی تیار ہونے لگی اسنے ڈارک گرین کلر کا ڈریس پہنا تھا کام دار تھا کچھ سٹائلش بھی تھا یہ عام وریشہ کے لباس سے مختلف ہوتا تھا یہ لانگ شرٹ تھی جس کا گلہ کافی گھیرہ تھا آگے پیچھے سے۔

وریشہ تھوڑا گھبرائی کہ یہ گلا مگر پھر نظر انداز کر کے اسنے اپنے بال کھولے اور بالوں کو ایسے ہی کھلا چھوڑ کر

اسنے اپنے چمکتے چہرے پر بس لیپسٹک لگائی تھی وہ اتنے میں ہی نکھری ہوئی اور بلا کی حسین لگ رہی تھی دوپٹہ گردن میں لگا کر ایک بالوں کی لٹ کان کے پیچھے کر کے اسنے نیچے جانے کا سوچا اور سوچا کہ شاذ کے اٹھنے سے پہلے وہ آج چائے بنا ہی لے اسنے چائے بنائی اور چائے بنانے ایسا تھا جیسے بہت مشکل سوال کو حل کرنا اسکا ہاتھ بھی ایک بار جلا تھا مگر اب دل کو ایسا لگنے لگا تھا جیسے محبت سی ہو گئی ہے اس سے۔

تبھی اسے کچھ محسوس نہیں ہوا اور وہ۔

بلآخر اسکے لیے چائے بنا چکی تھی پھر اسنے تھوڑے سے ٹاسٹ بنائے اور ٹرے میں لگا کر اوپر جانے لگی کہ اچانک گھر میں بہت سارے مہمانوں کو داخل ہوتے دیکھا اسنے مڑ کر دیکھا

اسکے ڈیڈی اور سارے بھائی تھے اور حرم بھی تھی

ڈیڈی"

وہ اچانک بولی اور جلدی سے ٹیبل پر ٹرے رکھ کر دوڑتی ہوئی باپ کی بانہوں میں سما گئی وہ خوش تھی بہت زیادہ۔

اسنے انھیں زور سے گلے سے لگالیا

تانیہ طاہر ناولز

جبکہ وہ بہت خوش ہوئے تھے اسے دیکھ کر

وہ کتنی پیاری لگ رہی تھی

وہ مسکرائے

بیٹ پیاری لگ رہی ہو میری بیٹی بہت ہی پیاری لگ رہی ہے"

انکی آنکھیں بھیگ سی گئیں

ہمیں آپ بہت یاد آرہے تھے ڈیڈی شکر ہے آپ آ
گئے"

وہ شرما سی گئی سب مسکرا رہے تھے وہ سب اپنی بہن کو
خوش دیکھ کر کافی خوش تھے جبکہ حرم نے خفگی سے
بس ایک نظر عادر کو دیکھا تھا اسکی بہن کتنا
خوش تھی اور وہ اسے کیسے اگنور کیے ہوئے تھا۔

تو تم ہم لوگوں سے ملنے کیوں نہیں آئی"

وہ سوال کرنے لگے

ہم ناراض تھے اپ سب سے آپ لوگوں نے تو ہمیں
دیکھا بھی نہیں پلٹ کر"

وہ اداسی سے بولی

جبکہ وہ سب سے ملی اور سب بھائیوں نے اسے پیار
کیا

وہ بہت خوش اور نازاں تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اسے بہت محبتیں دیں تھیں

اور وہ ان محبتوں کو پا کر خود کو بہت خوش قسمت سمجھتی تھی۔

میں ناراض ہوں اصل تم سے تم نے زحمت نہیں کی کہ بھائی کی طبعیت پوچھنے احباتی"

عادر ناراضگی سے بولا

وریشہ پریشان ہو گئ

سوری بھیا"

تانیہ طاہر ناولز
www.BestUrduBook.com

وہ منہ بسور کر بولی بھلہ وہ اس سے کیسے ناراض رہتا

مسکرا کر اسکے سر پر ہاتھ رکھ گیا

ابھی وہ سب کھڑے ہی تھے اور وریشہ ان سب کو بیٹھنے کا کہتی ہی کہ اتنی دیر میں شاذ کی فیملی بھی اگئ

بہت سارے لوگوں نے یہ گھر پہلی بار دیکھا۔

تھا۔

"شاذ۔۔۔شاذ کہاں ہے میرا بچہ کہاں ہے"

اسکی ماں اندر تڑپتی ہوئی آئیں تھیں پیچھے شنا اسکے والد اور

تایا تائی اور حرم کی بڑی بہن بھی تھی

میرا بچہ کہاں ہے تو نے تو نے میرے بچے کو

مروانے کی کوشش کی ہے تو ہی منحوس ہے میرا

ایک بچہ تم لوگوں کی وجہ سے مر گیا

"دوسرے کو بھی ختم کرنا چاہتے ہو"

وہ چیختی ہوئی وریشہ کی جانب بڑھیں کہ اسکے بھائی

آگے اگئے

"کیا کر رہی ہیں آپ شاذ کی بیوی ہے شاید یہ۔"

اشعر بولا۔

ہاں تو میں نہیں مانتی اسکو اپنے بیٹے کی بیوی یہ خوش ہوتی ہے میرا سکون برباد ہوتا ہے اسے میں جان سے مار دوں گی میرا بچہ کہاں ہے مار دیا تو نے اسے "

وہ چیخی۔

وریشہ اپنے بھائیوں کے پیچھے سے ہٹی اور جلدی سے اوپر بھاگ گئ

یہاں کچھ ٹھیک نہیں ہوتا اگر شاذ نہیں اٹھتا اسے سب نے دیکھا تھا ثنا کے تن بدن میں آگ لگ گئ تھی وہ جلدی کمرے میں گھس گئ تھی

" شاذ شاذ نیچے "

وہ جلدی سے اسے جھنجھوڑنے لگی

" آہ آرام سے یار میرا ہاتھ "

وہ درد سے چیخا

اوپس سوری" وہ شرمندہ ہو گئ

کیا ہوا ہے"

وہ پوچھنے لگا

وہ نیچے سب آئیں ہیں" وہ بتانے لگی

سب کون"

شاذ نے پوچھا

وہ آپکی فیملی اور میری فیملی"

وہ بتانے لگی

تمھاری کیوں آئی ہے"

وہ زرا غصے میں لگا

ہم تو نہیں جانتے"

تانیہ طاہر ناولز
www.BestUrduBook.com

شاذ کو شدید غصہ چڑھا تھا اسنے سائیڈ پر سے سیل فون اٹھایا اور شاہزیب کو کال کی

"کہاں ہو تم"

"سر ابھی ابھی آیا ہوں آپکے گیسٹ آئے ہیں"

وہ بتانے لگا ٹھیک ہے تم ایسا کرو سب کو نیچے بیٹھاو کسی کو اوپر مت آنے دینا میں خود نیچے آؤ گا"

"مگر آپکے سٹیچیز" شاہزیب فکر سے بولا

جبکہ شاذ نے فون بند کر دیا

"میری شرٹ دو" اسکا رویہ بہت سڑیٹ اور اکھڑا ہوا تھا حقیقت تو یہ تھی وہ نہیں چاہتا تھا کسی کو یہ پتہ بھی چلے تبھی وہ زرا غصے میں تھا

وہ اٹھا اور وریشہ کو وہاں چھوڑ کر اپنی شرٹ کے بٹن بند کر کے وہ اٹھ کر نیچے آگیا

اسکو نیچے آنے میں شاہزیب نے ہیلپ کی تھی وہ وریشہ کی فیملی کو شدید اگنور کرتا اپنی پریشان ماں اور پریشان کھڑے باپ کے پاس آگیا

وریشہ پیچھے ہی نیچے اتری تھی ان سب نے وریشہ کیطرف دیکھا اور چپ ہو گئے شاذ بیٹھ گیا

اسکی ماں رونے لگی

"ماں کچھ نہیں ہوا یار"

وہ عاجز آیا اب رونے والی تو کوئی بات نہیں تھی کچھ نہیں ہوا کا کیا مطلب ہے یہ منحوس لڑکی جب سے تمھاری زندگی میں آئی ہے تب سے نقصان ہو رہا ہے"

وہ بولیں عادر نے بھڑک کر باپ کو دیکھا جبکہ ارسلان اور باصم کا بھی یہ ہی حال تھا

جبکہ اشعر کچھ بولنا چاہتا تھا کہ شاذ مسکرا دیا

مما در حقیقت میری بیوی بہت خوش قسمت ہے اسکے میری زندگی میں آنے سے میری قسمت پلٹ گئ"

وہ بولا جبکہ شاذ کی فیملی تو سڑ ہی گئ تھی سوائے تایا تائی اور شاذ کے والد ہے

جبکہ دوسری طرف وریشہ کی فیملی مسکرا دی تھی

وریشہ خود بھی مسکرا دی

جاؤ زرافر یشمنٹ کا ارینجمنٹ کرو" وہ وریشہ سے حق سے بولا تھا جبکہ ثنا کو لگ رہا تھا وہ سانس بھی

نہیں لے پائے گی شاذ نے اب ان سب کیطرف

دیکھا

کس لیے آئیں ہیں آپ لوگ "

وہ بے مروتی سے بولا

بیٹا آپ کی طبعیت کی خبر ملی تو پریشانی ہو گئے تھے تبھی

طبعیت پوچھنے آئے ہیں "

ڈیڈی بنا برا مانے بولے جبکہ بیٹے ضبط سے بیٹھے تھے

اس چیز کی ضرورت نہیں تھی کہ آپ لوگ

بلاوجہ زحمت کرتے بہتر ہو گا یہاں سے چلے

جائیں "

وہ بولا اور یشہ وہیں رک گئ

شاذ" وہ بے ساختہ بولی تھی اور شاذ نے جس طرح اسکیطرف دیکھا وہ اس سے آگے کوئ بھی لفظ نہیں بول سکی

میں نے تمھیں کہا ہے فریشمنٹ کا انتظام کرو اماں کے لیے بنا میٹھے کی چائے بنانا"

وہ بولا اور دوبارہ ان سب کیطرف دیکھا

جا سکتے ہیں آپ لوگ"

وہ پھر سے بے مروتی سے بولا

ہم تم سے نہیں اپنی بہن سے ملنے آئے ہیں اور اگر تمیز سے بات کر رہے ہیں اور عزت دے رہے ہیں تو عزت کو ایکسیپٹ کرو نہ کہ سر پر چڑھو"

مسٹر عادر آغا شاذ سے بات کر رہے ہو جسے ایک لمحہ لگے گا

تمھیں یہاں سے اٹھا کر جیل پہنچاتے تو زبان کو لگام دو

میں اپنی بیوی کی وجہ سے بھی تمھارا لحاظ نہیں کروگا" وہ

پھنکارہ

ٹھیک ہے ہم چلتے ہیں"

آنکھوں میں نمی لیے وریشہ کچن کے دروازے میں

کھڑی تھی جب کہ اشعر نے اٹھتے ہوئے کہا

ڈیڈی بھی بولے

کس لیے یہ کہے گا تو جائیں گے اور مجھے دھمکی دے رہا

ہے کہ یہ آغا شاذ جس کے پاس کچھ نہیں تھا"

آج میرے پاس سب کچھ ہے زبان کو لگام دو ورنہ

تمھاری گدی سے زبان کھینچ لوں گا زخمی شیر شاید زیادہ

خطرناک ہوتا ہے بھولو مت عادر خانزدہ"

وہ دھاڑا۔

جبکہ جھٹکے سے اٹھا تھا

شاذ" اسکے والد نے اسے روکنا چاہا جبکہ شاذ نے

توجہ نہیں دی

ہم چلتے ہیں" باصم نے بھائی کو روکا دوسری

طرف عادر نے دانت پیس لیے اپنا آپ

چھڑایا اور شاذ کے سامنے آگیا۔

تمھاری بہن بھی میری بیوی ہے شاذ عزت دو گے تو

عزت ملے گی۔ورنہ اچھا نہیں ہو گا"

مجھے غرض نہیں نہ فرق پڑتا بے غیرت سمجھو

یہ کچھ بھی وہ تمھاری بیوی ہے جیسے مرضی رکھو میں نے

اپنی بیوی کو پانی مرضی سے رکھا ہوا ہے تمھارے جیسے دو

ٹکے کے انسان کے خوف سے نہیں کہ وہ میری بہن

کے اٹھا کچھ کرتا ہے یہ نہیں"

وہ آنکھیں نکال کر بولا جبکہ عادر لاجواب ہو گیا

اور اسے کھٹکتا کہ شاذ دو قدم دور ہو گیا

وہ اب بچہ نہیں رہا تھا جو اسکی باتوں میں آ۔

جاتا

جبکہ وہ سب ویسے ہی چلے گئے

شاید اپنی بہن کی وجہ سے چپ ہوئے تھے۔

وہ سب چلے گئے ثنا اب تک ایک لفظ بھی نہیں

بولی تھی اور شاذ نے پلٹ کر ماں کیطرف دیکھا اور وہ

مسکرایا انکے پاس آگیا اسنے وریشہ کیطرف نہیں

دیکھا تھا جبکہ وریشہ اپنے آنسو پیتی کچن میں سے نہ

جانے آپ ی مرضی سے ہی کچھ نہ کچھ کرنے لگی

اسکی ماں رونے لگی تھی

بیٹا ان لوگوں سے تعلق ختم کر دو میرے بچے"

اسکی ماں بولی

اب بس کرو تم"

اسکے والد اپنی بیوی پر بھڑکے

بچوں کیطرح رویہ رکھا ہوا ہے اور بچوں کی طرح ہی

تمھارے بیٹے نے

ان لوگوں نے عباس کو نہیں کہا تھا کہ خود کشی کر

لے"

بابا یہ بات آپ نہ کریں ان لوگوں کی حمایت

مت کیجیے گا میرے سامنے"

شاذ ہتھے سے اکھڑا

تو انکی بیٹی کو کیوں رکھا ہوا ہے بیٹا وہ بھی تو خانزدای ہے

چھوڑ دو اسے بھی اس لڑکی کے سامنے اس کے گھر

والوں کو بے عزت کر کے تم چاہ رہے ہو وہ مسکرا

مسکرا کر تمھارے گھر والوں کو عزت دے"

وہ بھڑکے

ہاں کیوں لے قصور ان لوگوں کا ہے اور اب وریشہ کو

میرے ساتھ رہنا ہے تو یہ برداشت کرنا ہو گا کہ وہ

ان سے الگ رہے"

شاذ نے حتمی بات کی

میں تو کہتی ہوں بیٹا طلاق دو اسکے منہ پر کھینچ۔ کر مارو

طلاق کے کاغذات تا کہ ہمارے لیے آسانی ہو"

چلو تم تو میرے ساتھ گھر واپس تمھیں

تمھیں یہاں آنے کی ضرورت نہیں تمھارا بیٹا بلکل

ٹھیک ہے اور کچھ زیادہ ہی ٹھیک لگ رہا ہے"

وہ غصے سے بولے تھے

شاذ کچھ نہ بولا

آپ لوگ کیوں جا رہے ہیں کھانا کھا کر جایئے گا

"

شاذ نے کہا

مجھے نہیں کھانا جب تم باپ کے سامنے کسی کی
عزت نہیں کر سکتے تو میری بھی نہیں کر سکتے

بیٹے کی موت بھول گئیں ہیں شاید آپ

ہاں میں بھول گیا ہوں کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ تم
خوش رہو یہ سلگنی نہ رکھو"

وہ بھڑکے

شاذ کچھ نہیں بولا۔

کیوں پڑ گئے ہو پیچھے شاذ کچھ غلط بھی ہو سکتا ہے"

بابا مجھے میرے فیصلے سے کوئی نہیں ہٹائے گا آپ بھی نہیں"

اسنے کہا اور چپ ہو گیا

وریشہ تب تک چائے لے آئی اور اسنے سب کے سامنے رکھی اسکے چہرے پر کوئی بھی اثرات نہیں تھے

جبکہ شاذ کی ماں اسے دیکھ رہی تھی۔

وریشہ نے انکو چائے دی تو انھوں نے چائے دور پھینک دی

تمھارے ہاتھ سے کھاؤں میں تمھارے اور یہ اتنا بناؤ سنگھار کس لیے کیا ہے تم نے"

وہ وریشہ کے بال ایکدم نوچنے لگی

یہ سب ثنا نے سیکھایا پڑھایا تھا ثنا مسکرا کر

دیکھنے لگی جبکہ شاذ آگے بڑھتا اسکی طرف کہ

اسکے والد بڑھے اور اپنی بیوی کو بہو سے الگ کیا۔

شاذ بے چینی سے رکا ہوا تھا وہاں

وریشہ سہمی سہمی نظروں سے شاذ کو دیکھتی چپ

چاپ کھڑی تھی جبکہ شاذ شرمندگی سے

ادھر ادھر دیکھنے لگا

تم پاگل ہو گئی ہو"

وہ چیخے

مجھے اسکی شکل نہیں دیکھنی میرے بیٹے کی لاش

نظر آتی ہے مجھے جب اسے دیکھتی ہوں"

وہ بولیں

اور دوبارہ وریشہ کی جانب بڑھنے لگیں کہ شاذ کے والد انھیں گھسیٹتے ہوئے وہاں سے لے گئے

کہ تم اس قابل نہیں ہو۔

کہ یہاں رہو

وریشہ ایک نظر شاذ کو دیکھ کر وہاں سے چلی گئی اور ثنا وہاں جان بوجھ کر روک گئی تھی اس سارے معاملے میں وہ بہت خوش اور مطمئین تھی اسی لیے۔ سب اسے لے جانا سب بھول گئے تھے شاذ نے ثنا کیطرف دیکھا

تم نے نہیں جانا"

وہ پوچھنے لگا

گھر سے نکالو گے"

وہ مسکرائی جبکہ شاذ بنا کچھ کہے خود بھی وہاں سے چلا گیا

وہ گھر لوٹے تو عادر کو بے حد غصہ تھا ارسلان اور باصم کو بھی جبکہ اشعر اور اسکے والدین ڈسکس کر رہے تھے کہ وریشہ خوش تھی وہاں

خاک خوش تھی وہاں وہ آدمی اسے اپنی گھوری میں کیسے رکھے ہوئے ہے"

عادر غصے سے بولا

اور تم نے تو جیسے اپنی بیوی کو بڑا خوش رکھا ہوا ہے۔

جب تم اپنی بیوی کو خوش رکھو تب لوگوں کو بتانا کے بیویوں کو رکھا کیسے جاتا ہے"

حرم بھی وہیں کھڑی تھی انکے ڈیڈی بولے عادر کا چہرہ سرخ ہو گیا

آج یہ بھی قصہ میں ختم کر ہی دوں بہت چھیتی بنتی جا رہی ہے یہ میرے گھر والوں کی"

وہ مٹھیاں بھینچتا حرم کی جانب بڑھا اور اسکی کلائی جکڑتے ہوئے اسنے حرم کو گھسیٹ کر اپنے ساتھ لے جانے کی کوشش کی ہے ارسلان اور باصم بیچ میں آ گئے

ہم جانتے ہیں یہ آپکی بیوی ہے مگر ہم نے انھیں اپنی بہن کیطرح سمجھا ہے اور آپ انکے ساتھ ایسا رویہ نہیں رکھ سکتے۔

وہ بولے حرم کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئ عادر نے جبکہ یہ منظر دیکھ لیا تھا شدید غصے سے ہاتھ چھوڑ دیا

اگر یہ ہی بات ہے اور تم لوگ اب میرے بھائیوں سے زیادہ سالے بننے والے ہو تو ٹھیک ہے مجھے بھی قسم ہے یہ عورت میرے ساتھ اگر نہ چلی تو کھڑے کھڑے اسے چھوڑ کر قصہ ختم کر دوں گا۔

حرم نے سٹپٹا کر ان دونوں کیطرف دیکھا وہ یہ تو نہیں چاہتی تھی وہ تو اپنا آپ منوانا چاہتی تھی بلکہ سب ان دونوں کی زندگیوں میں سکون دیکھنا چاہتے تھے حرم نے جلدی سے اسکا ہاتھ تھام لیا جبکہ عادر نے جن نظروں سے اپنے بھائیوں کو دیکھا تھا۔

www.BestUrduBook.com

ان میں واضح تھی یہ بات میں چاہوں۔ گا یہ ہاتھ ویسے ہی میرے ہاتھ میں آئے گا۔

اور وہ حرم کی جانب دیکھے بنا وہاں سے اپنے پورشن میں اگیا جبکہ۔

حرم پیچھے پیچھے سر جھکائے چل رہی تھی

سب نے ان دونوں کو دیکھا تھا

وہ لوگ تو چاہتے ہیں یہ تھے وہ فقط ایک دوسرے

کو قبول کریں اور حالات نارمل ہوں

دیکھو زرا اوریشہ کو یہ بتانا ہی بھول گیا میں تو کہ

تمھارے لیے لڑکی پسند کی ہے"

ڈیڈی نے سر پر ہاتھ مارا

میرے خیال سے اپکا سائیکو داماد اسے آنے نہیں

دے گا"

باصم سکون سے لیٹ گیا صوفے پر اور بولا

تمیز سے بات کرو داماد ہے وہ ہمارا اور مجھے یقین ہے وہ

ہمارے گھر آئے گا ہم لوگوں سے دل صاف کر لے گا۔

دل تو البتہ صاف نہیں ہوتا ہاں وریشہ کی محبت

میں شاید اجائے

لیکن میں تمھارا رشتہ تو اب ٹال نہیں سکتا تبھی

میں ان لوگوں کو ہاں کہہ رہا ہوں"

ڈیڈی بولے تو اشعر شانے آچکا کر چلا گیا

باصم دیکھو زرا ہاں کرنے کا نیا انداز سیریسلی یار اب

ڈیڈی اگر ہم سے رشتے کی بات کریں گے ہم بھی یوں ہی

لاپرواہی سے شانے آچکا کر کہہ جائیں گے اتنی دیر کیوں

کر رہے ہیں ڈیڈی بس ہاں کریں"

ارسلان ہنستا ہوا بولا جبکہ اشعر نے اسکے سر پر

کوشن مارا تھا۔

اور وہاں سے چلا گیا باصم اور اسکا قہقہہ نکلا تھا۔

حرم اسکے پیچھے پیچھے آئی تھی

مگر بولی کچھ نہیں عادر کچھ بولنے کے لیے منہ ہی کھولتا کے حرم بنا کچھ کہے واشروم میں چلی گئ

حالانکہ اسے فریش ہونے کی ضرورت نہیں تھی

مگر عادر کو شاید رویہ دیکھانا چاہ رہی تھی

عادر بالوں میں ہاتھ پھیر کر۔۔۔گویا صبر آزما رہا تھا

اسنے اپنی وارڈروب کھولی اور اپنی شرٹس ٹی شرٹس نکال کر پھینکنے لگا

اس میں سے ایک بلیک لی اور حرم جب باہر نکلی غصے سے اسے دیکھ اسی رویے سے وہ اسکے پاس سے گزر کر

ڈریسنگ روم میں چلا گیا

حرم نے گھڑی میں وقت دیکھا

یہ بس ابھی کچھ دیر میں عصر کی نماز ہو جاتی

کھانا تو بنا ہی نہیں تھا اور شاید ان لوگوں کا آفس جانے کا بھی ارادہ نہیں تھا تبھی اسنے کھانا بنانے کا سوچا اور وہاں سے دوبارہ چلی گئ جبکہ عادر باہر نکلا تو اسنے الماری کے کپڑے ویسے ہی بکھرے دیکھے حرم کے اٹیٹیوڈ پر شدید طوفانی غصہ اٹھا تھا ۔اسکے اندر

وہ باہر نکلا اور خود بھی دوسرے پورشن کیطرف چل دیا وہ جب آیا وہاں تو لاونج میں باصم اور ارسلان حرم سے ہی بات کر رہے تھے کہ شکر ہے وہ اب گھر کا کھانا خود بنائے گی۔

جبکہ حرم مسکرا رہی تھی۔

عادر کے تو آگ لگی ہوئ تھی حرم اسے کس بات کا رویہ دے رہی تھی ساری غلطیاں تو اسکی تھیں پھر بھی۔

[9/13, 6:16 PM] Tania Tahir: کچے گڑھے

تانیہ طاہر

قسط نمبر 38

وہ دونوں علیحدہ علیحدہ سوئے تھے ثنا کی نظر ان دونوں پر تھی مگر دونوں کا ہی دھیان ثنا کی جانب نہیں تھا۔

شاذ وریشہ کی فکر میں تھا کیونکہ اسکی ماں نے اسکے ساتھ اچھا رویہ نہیں رکھا تھا اور وریشہ وہ بس یہ سوچ رہی تھی وہ کیسے اپنے گھر والوں کی بنا رہ سکتی ہے شاذ ان لوگوں سے کتنی نفرت کرتا ہے یہاں تک کے وہ جو اس سے محبت کرتا ہے اس سے بھی کہیں گنا زیادہ نفرت وہ اسکے گھر والوں سے کرتا ہے تو کیا وہ ساری زندگی شاذ کے ساتھ کے لیے اپنے ڈیڈی کو چھوڑ دے گی اپنے بھائیوں کو چھوڑ دے گی

وہ انھیں سوچوں میں سوائے رونے اور پریشان ہونے کے کچھ نہیں کر پا رہی تھی وہ اتنا روئی تھی کہ آنکھیں سوجھ گئیں تھیں

اسے دوپہر ہو گئی تھی اسے لگ رہا تھا شاذ اسکے پاس آئے گا مگر وہ نہیں آیا تبھی وہ بالوں کیچر سے باندھ کر آنسو صاف کرتی ہوئی وہاں سے باہر آئی

تو نیچے کچن میں کھٹ پٹ کا احساس ہوا

وہاں کون تھا کیا شاذ جا چکا تھا جب سے وہ آئی تھی یہاں شاذ نے تو سب کو وہاں سے نکال دیا تھا یہاں تک کے کوئی فیمیل بھی نہیں تھی وہاں۔۔۔۔

تو اب یہاں کون ہے وہ وہاں نیچے اترنے لگی اور نیچے اتر کر وہ جیسے ہی کچن میں آئی شاذ کو چیئر پر بیٹھے دیکھا

ثنا اسکے آگے ناشتہ رکھ رہی تھی یہ دیسی ناشتہ تھا پراٹھے اور انڈے کے ساتھ چائے تھی ثنا کے لیے بھی پلیٹ بنی ہوئی تھی

شاذ اور ثنا کو اس طرح دیکھ کر نہ جانے کیوں وریشہ کی آنکھیں بھیگ گئیں وہ دیکھتی رہی ثنا نے اچانک اسکیطرف دیکھا مسکراتی نظریں جتاتی نظریں۔۔۔وہ وریشہ کی تیزی سے بھیگتی آنکھوں میں بہت سکون سے دیکھ کر نظر پھیر گئ۔

جبکہ شاذ نے بھی نگاہ اٹھائی وریشہ کو یوں ہی کھڑا دیکھ بھیگی آنکھوں سے وہ اپنی جگہ سے اٹھا

تم اٹھ گئ

میں ابھی تمھارے پاس ہی آنے والا تھا ثنا نے ناشتہ بنایا ہے۔۔

چلو آؤ ناشتہ کرو پھر مجھے کام پر بھی جانا ہے"

وہ بولا ثنا کو تو جیسے دھچکا لگا تھا

اسنے بلکل یہ ناشتہ وریشہ کے لیے نہیں بنایا اور وہ

کیوں بنائے گی اس مہرانی کے لیے

وریشہ کی آنکھوں سے آنسوں گیرنے لگے

شاذ نے گھیرہ سانس بھرا وہ سمجھ گیا تھا کہ

وریشہ کیا سوچ رہی ہے

اسکے لبوں پر مسکراہٹ آگئ

اسکی توجہ بلکل بھی ثنا کیطرف نہیں تھی۔

وہ جانے لگی

"وریشہ"

شاذ اسکے پیچھے لپکا جبکہ وریشہ نے بنا کچھ بھی کہے۔

اپنے کمرے کی راہ لی تھی

شنا ان دونوں کے بیچ خود کو جیسے فنا لتو محسوس کر رہی تھی

شاذ اسکے پیچھے بھاگا تھا اسے کبھی کسی بھی انسان کی اتنی پرواہ نہیں رہی تھی وہ تو توجہ بھی نہیں دیتا تھا کہ کوئ اسکے بارے میں کیا سوچتا ہے کیا نہیں وہ اپنی من مرضی اور من مانی کرنے والا شخص آج اس لڑکی کے پیچھے کیسے دوڑا تھا

وہ دونوں ایک کمرے میں چلے گئے تھے

شنا دور ہوتی تھی تب اسے اس قسم کی حد نہیں ہوتی تھی جو اس وقت کھڑے کھڑے ہوئے تھی کہ وہ بس یہ سوچ رہی تھی کہ وریشہ میں آگ لگا دے۔۔

جبکہ اسنے وہ ناشتہ اور پلیٹیں دیوار میں کھینچ کر ماری اسکا تنفس بہت تیزی سے چل رہا تھا

بس بہت ہو گئ تھی۔

شاذ نے اسے اپنی بیوی کی نوکرانی سمجھا تھا جو اسکے پاس ناشتہ لے جانے والا تھا اور وریشہ اسکی چیز پر کیسے حق سے اسے دیکھ رہی تھی اور وہ بھی تو اسکو حق دیتا اسکے پیچھے لپکا تھا وہ جیسے مرنے کو تھی

اسنے فائز کو فون ملایا اور اس سے بات کرنے لگی

دوسری طرف وریشہ کمرے میں گئی اور بیڈ پر بیٹھ کر وہ اپنے دونوں ہاتھ چہرے پر رکھ کر رو رہی تھی

شاذ اسکے پاس گیا اور اسکے سامنے بیٹھ گیا

نہ جانے کیوں اسے اچھا لگا تھا وریشہ کی جیلسی

شاید وہ اس سے اتنی محبت کرتا تھا کہ وہ چاہتا تھا کہ وریشہ بھی اسکے لیے وہ ہی جزبات محسوس کرے جو وہ اسکے لیے کرتا تھا

اور جب جب وہ مراد کے ساتھ ہوتی تھی تو وہ کتنا جھلس جاتا تھا

اسنے اسکے چہرے پر سے ہاتھ ہٹایا اور ریشہ کا چہرہ

آنسو سے تر اور سرخ ہو رہا تھا

کیوں رو رہی ہو اتنا میں تمھارے پاس ہی ناشتہ لے کر

آنے والا تھا سیریسلی"

وہ اسکے آنسو صاف کرنے لگا

جبکہ وریشہ نے غصے سے ہاتھ جھٹک دیا

رات کو کیوں نہیں آئے"

وہ اسکی جانب دیکھنے لگی ہاں پہلی بار ہی اسکے اندر اتنا

غصہ آیا تھا

اوہ تو تم مجھے رات میں مس کر رہی تھی"

وہ مسکرایا گھیری نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔

جبکہ وریشہ میں جھجک تو اسکیطرف سے تھی ہی وہ

نگاہ پھیر گئ

ہم نے آپ سے بات نہیں کرنی آپ جائیں جا

کر پراٹھا کھائیں بہت اچھا بناتی ہیں ثنا"

وہ سر جھٹک کر بولی

لیکن مجھے تو جلے ہوئے ٹوسس

اور زرا کچا انڈا اور پانی جیسا جو سس زیادہ پسند ہے"

وہ مسکرا کر اسے دیکھتا اسے خود سے قریب کرنے لگا

شاذ ہمیں غصہ ارہا ہے اگر ہمیں کھانا بنانا آتا ہوتا تو ہم

روز بناتے"

وہ غصے سے بولی

اچھا یار میں کون سا اکیلے اسکے ساتھ ڈیٹ مار رہا

تھا ایوی غصہ ہو رہی ہو"

وہ اصل مدعے پر آیا۔

ہم تو نہیں جل رہے جائیں آپ انھیں کے پاس
آپکی منگیتر تھیں وہ ہم کون ہوتے ہیں آپکی زندگی میں
دخل دینے والے ہم نے تو جان بوجھ کر زبردستی آپ
سے شادی کی ہے"

وہ غصے سے بول رہی تھی اور شاذ کو اتنی معصوم لگ رہی تھی کہ
وہ ہنس دیا اور وریشہ جل کر وہاں سے اٹھ کر جانے لگی
کہ شاذ نے اسکی کلائی پکڑ کر کھینچ لیا۔

جبکہ وریشہ ایکدم سٹپٹا کر اسکی طرف دیکھنے لگی
تم جانتی ہو تم کون ہو تمھاری میری زندگی میں کیا
اہمیت ہے پھر بھی کیسے نخرے دیکھا رہی ہو رات
تمھارے پاس نہ آنے کی وجہ صرف اتنی تھی کہ
میں شرمندہ تھا مجھے اچھا نہیں لگا تھا مما کا
تمھارے ساتھ رویہ مگر میں جانتا ہوں یہ
سب شناکا سیکھایا پڑھیا گیا ہے میں اس لڑکی

کے ساتھ برا رویہ نہیں رکھنا چاہتا تبھی یہ صرف سر پر سوار ہو رہی ہے اور جب تک یہ ہماری زندگی میں رہے گی ماں تمھارے ساتھ ایسے ہی رہے گی

میں بہت افسوس میں تھا تبھی تمھارے پاس نہیں آیا مگر پھر میں تمھارے لیے ایک رومانٹک ناشتہ بنانے گیا تو وہ ناشتہ پہلے بنا رہی تھی"

وہ مسکرا کر اسکے گال پر چٹکی لے گیا وریشہ نے اسکیطرف دیکھا جبکہ شاذ نے ایک ونک دی تھی اسے۔

تو میں نے سوچا چلو کام آسان ہو گیا ناشتہ تمھارے علاوہ کسی اور کے ساتھ تھوڑی کرنا تھا تو تم انسکیور

کبھی سنہ ہونا شاذ سر سے پاؤں تک تمھارا ہے پہلے دن سے تمھیں قبول کیا ہے میں نے

" وہ اسکے چہرے پر جھکا مدھم مدھم اپنی محبت کا احساس دلانے لگا وریشہ کو یقین آگیا تھا ہاں وہ جیلس ہوئی تھی ثنا کو دیکھ کر مگر اس وقت وہ اسکی محبت میں بھیگتی یہ مان گئی تھی کہ شاذ بس اسی کا ہے اسنے بھی بھلی نظروں سے شاذ کی طرف دیکھا

۔

اور شرما سی گئی شاذ بھی مسکرا رہا تھا

اب اگر سرکار کا غصہ اتر گیا ہو تو ناشتہ کر لیں مجھے بہت سخت بھوک ہے"

وہ بول کر اسکی پیشانی پر پھر سے پیار کر گیا

جبکہ وریشہ نے سر ہلایا۔

اور شاذ نے اسے چھوڑ دیا

چلو فریش ہو جاؤ کیوں آنکھیں سوجھالی ہیں تم

نے"

وہ اسے زرا گھور کر دیکھنے لگا

ہمیں آپ سے ایک بات کرنی تھی اسی وجہ سے ہمیں

زیادہ رونا آرہا ہے"

وہ سر جھکا گئ

اوکے بتاؤ کیا بات ہے"

آپ پہلے کہیں کہ مانیں گے"

وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر بولا۔

اب مجھے تم سے خطرہ ہے نہ جانے پیار پیار

سے کیا کیا منوالو"

وہ ہلکا سا مسکرائی جبکہ شاذ اسکی مسکراہٹ کو چھو

گیا وریشہ تو گھوم ہی گئی تھی جبکہ۔۔

شاذ ہنس دیا اور۔۔۔اسکے ہاتھ پکڑ لیے

ہاں بولو کیا منوانا ہے تم نے مجھ سے" وہ اسے سن رہا تھا

شاذ ہم ہم کیا کبھی اپنے ڈیڈی سے نہیں ملیں گے کیا کوئی

راستہ نہیں نکل سکتا"

وہ جھجھکتے ہوئے بولی جبکہ شاذ کا مسکراتا چہرہ بلکل

سپاٹ ہو گیا

وریشہ میری بات غور سے سنو میں بس ایک

بار تمھیں یہ بات کہوں گا بار بار نہیں۔

میرا تمھارے خاندان سے کوئی تعلق نہیں ہے اور

نہ میں تمھیں وہاں جانے دوں گا بس میری

محبت میری چاہت میں خود پر تم پر قربان ہو

جاؤں گا مگر ایک لمحے کے لیے بھی یہ بات مت سوچنا کہ میں تمھیں انکے ساتھ تعلقات رکھنے دوں گا

مگر کیوں شاذ ہم اپنے ڈیڈی کے بنا نہیں رہ سکتے" وہ بولی۔

تو میرے بنا رہ لو"

وہ پٹ سے بولا جبکہ وریشہ کی آنکھیں پھر سے بھیگنے لگیں

میں نے کہا نہ میں موڈ خراب نہیں کرنا چاہتا اپنا چلو نیچے ناشتہ کرتے ہیں"

اسنے کہا اور وہ وہاں سے اسکا ہاتھ پکڑ کر نیچے اگیا

وہ کچن میں آئے تو ناشتہ اور پلیٹیں ٹوٹی ہوئی زمین پر پڑیں تھیں

دونوں چپ ہو گئے

شاذ نے شاہزیب کو کال کی اور ایک لڑکے کو جو کہ باہر ہی کسی ملازم کا بیٹا تھا اسے اندر یہ سب سمیٹنے کے لیے بلا لیا جبکہ اسے بہت اچھا لگا تھا وریشہ نے سر پر دوپٹہ لیا اور بلکل شاذ کی اوٹ میں ہو گئ

شاذ مسکرا دیا

وریشہ پر فخر سا محسوس ہوا وریشہ شاذ کو مسکراتا ہوا دیکھ رہی تھی۔

جبکہ شاذ اسکے لیے ناشتہ بنانے لگا

ابھی وہ اس سے کچھ بولتا کہ اسکا سیل فون بجنے لگا

تم یہ لو اور ہاتھ مت جلانا"

وہ بولا اور سیل فون اٹھا لیا اور وریشہ اسکا بنایا گیا انڈا پین میں الٹنے لگی تھی

فائز کی کال تھی وہ آج ملنے کی بات کر رہا تھا جبکہ شاذ نے ایک نظر وریشہ کو اور پھر شنا کی موجودگی کو سوچا شاید شنا کے دماغ کا رخ بھی پلٹے تبھی اسنے اسے آنے کا کہہ دیا

اسے ابھی تھوڑی دیر تک جانا تھا اور اسے کم از کم بھی پانچ گھنٹے لگ جاتے واپس لوٹنے میں اسنے فائز کو وہی وقت دیا جب وہ گھر میں ہوتا اور فون بند کر دیا وریشہ کو پیچھے سے پکڑ کر وہ ٹھوڑی اسکے شانے پر رکھ گیا

تم میرا سکون ہو وہ سکون جسے میں نے بہت عرصے تک چاہا ہے"

وہ آہستگی سے اسکے بال کان پر سے ہٹاتا بولا وریشہ گھبرا سی گئ

شاذیہ گیر جائے گا وہ بچہ بھی جا چکا تھا سب صاف کر کے۔

نہیں گیرے گا اچھا سنو فائز آئے گا آج میں

شاہزیب سے کہو گا تمھیں کسی کوکک کا ارینج کر دیں اور

دوسری بات تم تب تک روم سے باہر مت نکلنا

جب تک میں گھر نہ لوٹ آؤ اور نہ ہی تم

شنا سے کوئی بھی بات کرو گی"

وہ اسکا چہرہ پکڑ تا اسے سمجھا رہا تھا

جی"

وریشہ نے بات مان لی تو شاذ نے چاہت سے

اسکی پیشانی پر پیار کیا اور اسے ہٹا کر اسنے ناشتہ

پلیٹوں میں ڈالا اور دونوں نے سکون سے ناشتہ کیا

وریشہ اسکی جانب دیکھ رہی تھی وہ ہر معاملے میں

پرفیکٹ تھا کاش کاش ڈیڈی ایسا نہ کرتے تو کتنا

اچھا ہوتا وہ کتنی اچھی اور پر سکون زندگی رہتی اور۔

شاذ اپنی بات سے کبھی نہ ہٹتا

مجھے یاد آیا۔

تم اپنے فادر کے گھر چلی جاؤ"

وہ بولا وریشہ نے جھٹکے سے اسکی جانب دیکھا گویا

یقین نہ آیا ہو

صرف وہ ثبوت لینے کے لیے۔"

وہ اپنی بات کی آگے سے ڈیٹیل دینے لگا

وریشہ خاموشی سے سر ہلا گئ

www.BestUrduBook.com

میں یہ سلسلہ ختم کرنا چاہتا ہوں تبھی کہہ رہا

ہوں تم وہاں جا کر وہ لے آؤ"

شاذ نے کہا تو وریشہ نے سر ہلا دیا

کیا ہم آپ کے جانے کے بعد چلی جاؤں گھر

میں اکیلی کیا کروں گی"

وہ بولی تو شاذ نے سر ہلا دیا

وہ بھی بس شنا کی وجہ سے مطمئین نہیں تھا تبھی

اجازت دی تھی اور اگر ثبوت وہاں نہ ہوتا تو شاید

شاذ اسے کبھی جانے نہ دیتا

ٹھیک ہے میں جب کہوں تو واپس لوٹ آنا"

اسنے کہا تو وریشہ مان گئ وہ خوش دیکھائی دینے لگی

شاذ نے اسکو زرا گھور کر دیکھا

ساری زندگی انھیں لوگوں میں رہی ہو اور اب وہاں

جانے کے لیے چہرہ کھل اٹھا"

وہ ناگواری سے بول رہا تھا

نہیں ایسا نہیں ہے شاید لڑکی ایک لمہہ بھی اجنبیوں

میں گزارے تو واپس لوٹنے پر اتنا ہی خوش ہوتی ہے"

وہ ہلکی آواز میں بولی

میں تمھارے لیے اجنبی نہیں ہوں"

وہ اسکی جانب جھکا وریشہ ہنسنے لگی جبکہ شاذ گھورتا

ہوا اٹھا اسے جلد جانا تھا اور کافی دیر ہو گئ تھیں

دونوں فریش ہونے چلے گئے

شاذ اپنے روم میں تھا جبکہ وریشہ یہ سوچ رہی تھی

اگر شنایہ منظر دیکھے تو وہ پھر سے شاذ کو اپنی

طرف مائل کرنے کی کوشش کرے گی تبھی وہ اسپر

یہ واضح کرنا چاہتی تھی انکی ازدواجی زندگی بہت سمجھی ہے

تبھی وہ اپنا سامان لے کر شاذ کے روم میں اگئ اب

وہ یہاں ہی رہنے والی تھی شاذ فریش ہو کر باہر نکلا تو

مسکرا دیا

میری بیوی کے ارادے کچھ اچھے نہیں"

وہ اسکے پاس آنے لگا

ج۔۔جی نہیں"

وہ کھڑی ہو گئ

بس ہم نے سوچا شنا کچھ غلط نہ سوچے تبھی آپکے
پاس آ گئے آپکو کسی چیز کی ضرورت بھی تو ہو سکتی
ہے"

اسنے کہا تو شاذ کا قہقہہ نکلا وہ گھبرائے ہوئ تھی یہ
بات کرتے ہوئے

جاؤ فریش ہو جاؤ میں امیر بچپن سے نہیں
تھا مجھے اپنا کام کرنے کی عادت ہے"

اسنے اسکا گال تھپتھپایا اور وریشہ مسکرا کر خود بھی
فریش ہوئ ڈریس چینج کیا اور وہ بھی شاذ کے
ساتھ ہی ریڈی ہونے لگی شاذ مسلسل اسکے ساتھ
چھیڑ خانی کر رہا تھا

جب وہ تیار ہو گئ تو وہ اسکی تیاری برباد ہونے کو بے

قابو سا ہوتا اسکے چہرے پر جھک گیا جبکہ

وریشہ نے احتجاج سے دور کیا

اور خفگی سے دوبارہ لیپسٹک لگائ۔۔۔

شاذ نے اسے رات کی واضح دھمکی دی تھی جس پر وہ

سرخ سی رہ گئ

اور شاذ نے وریشہ کو ایک فون دیا

میرا نمبر ہے اس میں تم کال پک کر لینا"

وہ بولا اور اسکا ہاتھ پکڑ کر یہ دیکھے بنا کہ گھر میں کوئ

اور بھی موجود ہے وہ دونوں وہاں سے نکل گئے جبکہ ثنا

منتظر تھی کہ اب شاذ جائے اور وہ وریشہ کو مزاہ

چکھائے اسے یاد دلائے کے اسکی چیز پر وہ کیسے خوش ہو

سکتی تھی مگر شاذ الریڈی الرٹ تھا وہ اسے ساتھ لے گیا تھا شنا کا وجود آگ کی طرح جھلسنے لگا تھا۔

وہ واپس ارہی تھی گھر میں سب اسکو دیکھ کر حیران اور حونک تھے کیونکہ کسی کو یقین جو نہیں تھا کہ وہ آئے گی اور شاذ اسے آنے دے گا وہ سب بہت حیران تھے

وہ سب سے خوشی سے ملی تھی ڈیڈی سے شکوے کی خواہش تھی اسکے دل میں مگر۔۔ نہیں اسنے کوئ شکوہ نہیں کیا کیوں کے اسنے اپنے باپ کو ایسے دیکھا ہی نہیں تھا اور وہ اپنے باپ سے کبھی بد گمان نہیں ہو سکتی تھی وہ ایک اچھا اور خوبصورت وقت ساتھ گزار کر آئ تھی ان سب کے ساتھ شاذ کی کال آئ تھی

ڈیڈی نے اشعر بھائی کے رشتے اور شادی کے بارے میں بتایا اسے بہت خوشی ہوئی تھی اشعر بھائی کی شادی کی لیکن دل اداس ہو گیا نہ جانے شاذ آج کے بعد اسے یہاں آنے دیتا یہ نہیں کیسے وہ آتی یہاں۔

اپنے بھائی کی خوشیوں میں کیسے شامل ہوتی لیکن اسنے کسی سے بات نہیں کی وہ اپنے گھر والوں کو اداس نہیں کرنا چاہتی تھی تبھی اسنے وہاں یہ بات نہیں کی کہ وہ آخری بار یہاں آئی ہے اسنے وہ شرٹ کا ٹکڑا اٹھایا اور وہ جیسے بہت پیچھے چلی گئ

دل پر عجیب اداسی چھا گئ آنکھیں نم ہوتی کہ شاذ کا فون آ گیا

وہ مسکرا دی

اسکی خوشی تو یہ شخص تھا پھر اداسی کیسی

اسنے اسے ہر حال میں قبول کیا تھا جیسی وہ تھی

بس ویسے ہی قبول کیا تھا

اور وہ اپنی قسمت پر جتنا شکر ادا کرتی کم ہی تھا

وہ واپس آئی اور۔

گھر میں داخل ہوئے تو شاذ نہیں تھا وہ

سیدھا اپنے کمرے میں جانے لگی کہ ثنا کی

آواز پر رک گئی پلٹ کر اسے دیکھنے لگی

بہت بے غیرت نکلی تم تو عاشق ہزار بنا کر

عزت گواہ کر بھی خوش قسمت تم ہو اور میں"

وہ چیخی

وریشہ نے ڈر کر ٹائم دیکھا شاذ نے کہا تھا وہ اجائے

گا تبھی وہ جلدی آئی تھی

میرا ہے شاذ یہ بات اپنے دماغ میں بیٹھا کر
رکھو ور شیہ تم کسی کو بھی اپنا بنا سکتی ہو مگر شاذ کو
میرے جیتے جی نہیں اپنا کر سکتی"

وہ اسکی طرف بڑھی

نہیں ہم نے آپ سے نہیں چھینا شنا شاید شاذ
ہماری قسمت میں تھا اگر وہ تمھاری قسمت میں
ہوتے تو ہمیں کبھی نہ ملتے"

بھاڑ میں گئ قسمت کا کہا کوئ بھی چیز قسمت سے
نہیں ملتی ہے مجھے وہ چاہیے میں اسے پا کر رہوں گی"

وہ اسے وارن کرنے لگی وریشہ چپ رہی

میں جانتی ہوں تم گندی ہو استعمال کیا ہے تمھیں
کسی غیر نے اور تم تم دو ٹکے کی لڑکی تم یہ بات بھول گئ
ہو تو میں تمھیں اچھے سے یاد دلاتی ہوں"

وہ اسکی جانب آتی کہ۔

شاذ نے اسکا ہاتھ جکڑ لیا

غصے سے ثنا کو دیکھنے لگا۔

گیٹ آؤٹ کبھی میں سارے لحاظ بھول جاؤں

"ثنا

اسنے سخت تیوروں میں کہا جبکہ ثنا نے اسے نم آنکھوں سے دیکھا

تم اس گندی نیچ لڑکی کے لیے میرے ساتھ یہ سب کر رہے ہو شاذ میرا قصور کیا ہے"

وہ چیخنے لگی

تمھارا قصور تمھاری یہ بد دماغی ہے جس سے مجھے سخت نفرت ہے سمجھی ہو تم ایک بار تمھیں بتا رہا ہوں تو

تمھیں سمجھ نہیں آتی میں تم سے شادی نہیں کروں گا

آج سب کو یہ ہزار سال بعد"

وہ بھی چلایا ٹنا

بلاوجہ ان دونوں کے پیچھے لگی ہوئی تھی اور وہ لحاظ کر کر کے

تھک چکا تھا اب لیکن اب جو اس پر راز فاش

ہونے والا تھا وہ بہت کچھ بدل دینے والا تھا۔

تانیہ طاہر ناولز

[9/16, 5:01 PM] Tania Tahir: کچے گڑھے

www.BestUrduBook.com

تانیہ طاہر

قسط نمبر 39

ثنا اسے نم آنکھوں سے دیکھنے لگی

تم تم اتنا اسکی محبت میں گرفتار ہو گئے ہو کہ مجھ سے اسکی بات کر رہے ہو" وہ بولی

میں تمھیں خود سے آزاد کرنا چاہتا ہوں صرف تم اپنی زندگی بارش نا میری زندگی سیٹل ہے"

اس نے مجھ سے تمھیں چھینا ہے"

شنا چیخی

تانیہ طاہر ناولز

چلو مان لیتے ہیں اس نے تم سے مجھے چھین لیا مگر اب کیا اب کچھ نہیں بدل سکتا کیوں کہ میں وریشہ سے بے حد محبت کرتا ہوں میں اپنی بیوی سے بہت محبت کرتا ہوں یہاں تک کے میں اسکے علاوہ کسی کیطرف نہیں دیکھ سکتا

اور تم جانتی ہو میری محبت آج کی نہیں ہے یہ بوڑھی محبت ہے ثنا اور یہ عمر رسیدہ محبتیں کبھی ختم نہیں ہوتی تو بہتر ہے تم اپنی زندگی میں آگے بڑھو"

نہیں نہیں بڑھوں گی یہ ناپاک ہے میں تو پاک صاف ہوں پھر اسے ہی کیوں چنا ہے تم نے"

وہ اسے پیچھے دھکیلتی بولی۔

ثنا تم اپنی سینس میں نہیں ہو تم گھر جاؤ اپنے میں شاہزیب سے کہتا ہوں"

وہ زبردستی اسے نہ چاہتے ہوئے بھی اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے لے کر وہاں سے باہر نکلا جبکہ ثنا بری طرح رونے لگی تھی دوسری طرف وہ وریشہ بھی گلٹ اور شرمندگی سے نظریں اٹھا نہیں پا رہی تھی ثنا اس سے واقعی محبت کرتی تھی اور وہ ان دونوں کے بیچ میں آ گئی تھی۔

شاہزیب سے کہہ کر اسنے اسکے گھر بھیجنے کا کہا

تھا وہ اندر آیا تو وریشہ بیٹھی تھی صوفے پر اسکے

چہرے کے رنگ آڑے ہوئے تھے جبکہ اسکی

آنکھیں رونے کو تڑپ رہیں تھیں شاذا اسکے پاس

گیا اسکا زخم بھی اب کچھ بہتر ہونے لگا تھا اور

اسکے ہاتھ پکڑ کر اسکی پیشانی وہ بہت چاہت سے

چھوا تھا

"ریلکس ٹیک اٹ ایزی"

وہ اسے سمجھانے لگا

"نہیں میں نے بہت غلط کیا ہے میں میں

آپ دونوں کے بیچ میں آگئی ہوں میں نے بنا سوچے

سمجھے سب کر دیا شاذا وہ ٹھیک کہہ رہی ہے میں

پاک نہیں تھی آپکے لیے وہ پاک ہے آپ اس

سے شادی کر لیں"

وہ اسکا ہاتھ پکڑتی ایکدم بولی

تم پہلی بیوی ہو جو اپنے شوہر کی اپنی ہی دوست سے شادی کرانا چاہتی ہے وہ بھی وہ دوست جو کہ تم سے جلتی ہے حسد کرتی ہے شروع دن سے"

وہ زرا ناگواری سے بولا تھا

لیکن شاذ میں پھر بھی بیچ میں آئی ہوں آپکے اور اسکے"

اسکی آنکھ سے آنسو پھسلا

وریشہ تم میری بیوی ہو اور میں تمھارا شوہر میں مزید اس سے زیادہ کچھ نہیں جانتا اور تم بھی نہ کوشش کرو کہ میں اس سے زیادہ کچھ بھی جانوں"

وہ بولا اور سنجیدگی سے کہہ کر اسے وہاں سے جانے لگا کہ

اچانک کچھ یاد آنے پر رکا

شاید تم اپنے گھر کچھ لینے گئی تھی"

وہ بولا تو وریشہ نے اپنی مٹھیاں جو زور سے بند کی ہوئیں تھیں اور بھی زور سے بند کر لیں

شاذ اسی کیطرف دیکھ رہا تھا۔

کچھ پوچھ رہا ہوں تم سے" اسکا لہجہ بے حد سخت تھا۔

وریشہ نے اپنی مٹھی اسکے آگے کھول دی۔۔

شاذ نے وہ شرٹ کا لپیٹا ہوا ٹکڑا دیکھا اور وہ جہاں تھا وہیں کا وہیں رہ گیا

یہ فائز کے شرٹ کا ٹکڑا تھا اور وہ اس کو ہر صورت میں جانتا تھا اسنے ایک دن اسکے ہاتھ سے کپڑا چھین لیا

وہ اس کپڑے کو غور سے دیکھ رہا تھا۔

اچانک جیسے بہت سی گرھائیں کھل گئیں تھیں اسکے آگے اسکے سامنے ایک فلم چل پڑی تھی۔

ثنا اور فائز کا اس دن ایک ساتھ رہنا پھر وریشہ کی شرٹ کا خراب ہونا فائز کا اچانک پارٹی میں سے غائب ہو جانا اور اسکے بعد مین گیٹ سے اندر آنا ثنا کا اسپر یقین کرنا۔

شاذ کے تیور بدل گے تھے اسکی پیشانی پر کئی لکیریں امڈ آئیں یہاں تک کہ اسنے مٹھیاں بھینچ لیں وریشہ اٹھ کھڑی ہوئی

اسے شاذ کے تاثرات بتا رہے تھے جیسے وہ جانتا ہو اس شرٹ کے بارے میں اور وریشہ سے جو بھول ہوئی تھی شاذ اسکی وجہ بھی جانتا تھا اس دن فائز اور شاذ ایک ساتھ تیار ہوئے تھے اور فائز نے

اسکا پرفیوم یوز کیا تھا جس سے وریشہ کو مگالتا ہوا تھا کہ وہ شاذ ہی تھا جس نے اسکے ساتھ یہ سب کیا تھا تہہ در تہہ اسکے دماغ سے جیسے پردے ہٹنے لگے تھے۔

اور اسکے بعد فائز یہاں سے بھاگ گیا تھا تاکہ شک اسپر جائے ہی نہ اور نہ شاذ فائز کے بارے میں کچھ سوچے۔

آپ آپ جانتے ہیں" وہ سوال کرنے لگی۔

شاذ نے وریشہ کیطرف دیکھا اور اچانک کھینچ کر اسے سینے میں جکڑ لیا

دیکھا جاتا تو ہاں وہ ہی اسکا قصوروار تھا وہ ہی اسکا ملزم تھا اسی کی وجہ سے یہ سب وریشہ کے ساتھ ہوا تھا

ایم سوری ایم سوری وریشہ" وہ اسے سختی سے پکڑے کھڑا تھا جبکہ وریشہ کچھ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ وہ ایسا کیوں کر رہا ہے آپ آپ جانتے ہیں نہ یہ شرٹ کس کی ہے"

وریشہ کی پیشانی پر خود پسینے کی بوندیں سی بن گئیں جبکہ شاذ نے اسکی پیشانی پر عادت کے مطابق پیار کیا اور اس سینے سے لگا لیا۔

پلیز ہمیں بتائیں یہ کس کی ہے" وہ نفی کرتی خود سے اسکو چھوڑنے لگی جبکہ شاذ چاہتا نہیں تھا اسے بتانا کہ یہ شرٹ کس کی ہے۔

تم ریلکس ہو جاؤ اب میں دیکھ لوں گا سب کچھ سب سمجھ آ گئی ہے مجھے" وہ اسے سمجھانے لگا

نہیں شاذ آپ بتائیں ہمیں کس نے کیا ہے یہ سب"

وہ ضد پر اتر گئی۔

وریشہ" وہ گھیرہ سانس لیتے اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھام گیا جبکہ وریشہ کا تنفس اچھا خاصا تیز تھا اور گال آنسوں سے تر تھے۔

تم اس بارے میں زندگی بھر کے لیے بھول جاؤ بھول جاؤ تمھاری زندگی میں کچھ ہوا بھی تھا ایسا" گال تھپتھپا کر وہ اسکے پاس سے جانے لگا جبکہ وریشہ شاذ کی اس حرکت پر دل ہی دل میں اس سے بدظن ہو گئی تھی وہ نم آنکھوں سے اسے خود سے دور جاتا ہوا دیکھتی رہی تھی۔

تانیہ طاہر ناولز
www.BestUrduBook.com

اور شاذ اس قدر بھڑکا ہوا تھا کہ ایک پرسنٹ بھی وہ مزید یہاں رکتا تو شاید چیخ چلا کر۔۔کچھ برا ہی کر جاتا وہ اس وقت اسکی آنکھوں سے نظریں چرا کر وہاں سے تیزی سے باہر نکل گیا جبکہ وریشہ کو لگ

رہا تھا وہ کچھ چھپا رہا ہے کیا وہ ہی شامل تھا یہ
پھر کوئی ایسا جسے وہ جانتا ہو چھپانے کا مقصد کیا
تھا کیا اسے اسپر یقین نہیں تھا کیا وہ نہیں
چاہتا تھا وہ جتنی بڑی اذیت میں ہے دن رات
گزارتی ہے اس اذیت سے وہ باہر نکلے بدگمانی کی فضا
چاروں اور پھیل گئی تھی شاذ جا چکا تھا وریشہ کچھ دیر
وہاں کھڑی سوچتی رہی اعتبار ہی نہیں تھا تو کیسی
محبت تھی جب تکلیف ہی کم نہیں کر سکا وہ تو کیسی
محبت تھی۔

وہ وہاں سے خود ہی چلتی ہوئی باہر نکلی وہاں اسکے لیے اسکے
حکم کے مطابق ایک ایک گارڈ حاضر تھا
شاہزیب نے اسکیطرف دیکھا وہ گاڑی کے پاس جا
کر کھڑی ہو گئی

ہمیں اپنے ڈیڈی کے پاس جانا ہے"

وہ نم لہجے میں بولی تھی۔

شاہزیب کچھ جانتا جو نہیں تھا تبھی اسکے کہنے پر وہ اسکے لیے گاڑی کا دروازہ کھول گیا اور وریشہ گاڑی میں بیٹھ کر اس سے دور جانے لگی

وہ اس سے دور جا رہی تھی شاید ثنا کی بدعا لگی تھی ہاں اسی کی بدعا تھی اسنے اسپر ظلم بھی تو بے حد لیا تھا شاذ کو اس سے چھین لیا تھا

وہ ان دونوں کے بیچ میں نہیں آنا چاہتی تھی تبھی خاموشی سے نکل گئی تھی اور شاذ کو بھی تو اسپر اعتبار نہیں تھا آنکھیں بند کرتے کئی آنسو اسکے آنکھ سے نکل کر گال سے لڑھک گئے

ایک طوفان کی زد میں تھا وہ اسپر سارے حالات جو کھل گئے تھے اسکا بس نہیں چل رہا تھا وہ سب تباہ و برباد کر دے فائز اور ثنا کو ایک جگہ اکٹھا کر کے وہ آگ ہی لگا دے ایک لڑکی کی عزت پر ہاتھ ڈال کر اسکو ذہنی محتاج کرنے کی کوشش کرنا اور اسکے بعد شادی کے بعد فائز جانتا تھا اسکی شادی کس سے ہوئی اسکے باوجود بھی وہ یہاں آیا اور اسنے وریشہ کو دوبارہ سے چھونے کی کوشش کی اور اسے کہہ کر جانا کہ وہ اسکی ہے شاذ آگ کیطرح جھلس رہا تھا وہ سب سے پہلے ثنا کے گھر پہنچا تھا تقریبا بیس منٹ ڈرائیو کے بعد وہ ثنا کے پاس پہنچا اور سیدھا وہ بنا کسی کی سنے ثنا کے کمرے میں پہنچ گیا پیچھے تائی بھی دوڑی دوڑی چلی آئیں کیونکہ شاذ کے ارادے کچھ نیک نہیں لگ رہے تھے وہ جس

طرح دروازے توڑتا گھر میں داخل ہوا تھا وہ گھبرا گئیں تھیں اور بیٹی کی فکر کی وجہ سے وہ اسکے پیچھے ہوئیں شاذشنا کے کے کمرے میں دروازے کو لات مار کر داخل ہوا شنا بیڈ پر بیٹھی تھی آگے آنے والے حالات کے بارے میں سوچ رہی اور ابھی اسکی فائز سے بات ہوئی تھی جس نے بتایا تھا کہ وہ آج رات کچھ ایسا کرے گا کہ شاذ اور وریشہ ایک دوسرے سے بہت دور ہو جائیں گے اور شنا کچھ مطمئین سی ہوئی تھی کہ شاذ کو سامنے دیکھ کر کھڑی ہو گئ پیچھے اسکی ماں بھی تھی جو بھکلائی ہوئی تھی۔

شاذ نے بنا سوال کے اسکا سیل فون اٹھایا اور اسکے سیل فون کو چیک کرنے لگا

کیا کر رہے ہو تم" شنا غصے سے بولی۔

جبکہ اپنا موبائل اس سے چھینے کی کوشش کی کہ شاذ نے اسکا ہاتھ غصے سے جھٹک دیا

بیچ میں مت آنا ورنہ میں بھول جاؤں گا کہ تم میری رشتے میں بھی کچھ لگتی ہو" وہ دھاڑا

شاذ بیٹا ہوا کیا ہے مجھے بتاؤ کیا کیا ہے اس نے " تائی جان آگے بڑھیں وہ مرد تھا اگر وہ شنا پر ہاتھ اٹھا دیتا تو کیا بچتا انکی بیٹی کا اور انھیں یقین تھا شنا نے ہی کچھ کیا ہو گا۔

تبھی وہ اس سے پوچھ رہیں تھیں

اسنے اپنے موبائل سے اور شنا کے موبائل سے فائز کا نمبر ٹریس کیا وہ صرف کنفرم کرنا چاہتا تھا کہ تم فائز سے رابطے میں ہے یہ نہیں اسنے شنا کا موبائل زمین پر کھینچ کر مارا اور اچانک اسکی گردن اپنی سخت اپنی مظبوط گرفت میں جکڑ لی

ایکدم جہاں ثنا کے رنگ فق ہوئے وہیں تائی جان آگے بڑھیں اور شاذ سے ثنا کی گردن چھڑانے کی کوشش کرنے لگی۔۔

تم جانتی تھی نہ کہ وریشہ کی عزت پر وار فائز نے کیا ہے تم یہ بات جانتی تھی اسی دن سے جانتی تھی آس دن سے وریشہ کے ساتھ جو ہوا تھا تم شامل تھی فائز کے ساتھ" وہ حلق کے بل چلا رہا تھا ثنا کا بھانڈا کھل چکا تھا اسکی ماں بیٹی کو حیرانگی سے دیکھنے لگی۔

جبکہ ثنا کے چہرے پر ایک رنگ آرہا تھا ایک جارہا تھا جیسے وہ کچھ بولنے قابل نہ رہی ہو اور شاذ اسکی گردن ایسے دبائے کھڑا تھا جیسے جو کچھ اسنے اور فائز نے وریشہ اور اسکے ساتھ کیا جان بوجھ کر وہ انکو جان سے مار دے گا۔

۔۔تمھیں میں نے کچ۔۔۔""

بس" وہ اسکی گردن چھوڑتا انگلی اٹھاتا بولا جیسے اپنا ہاتھ روکا ہو پیچھے ثنا کی ماں اپنی آنسو روک رہی تھی اسکی بیٹی ایک لڑکی ہو کر کسی بھی لڑکی کی عزت پر کیسے ہاتھ ڈلوا سکتی تھی انھیں یقین نہیں ارہا تھا کہ اس میں سے انسانیت بلکل ہی ختم ہو جائے گی وہ جانتی تھی وہ وریشہ سے نفرت کرتی ہے مگر وہ نفرت میں اتنا آگے نکل گئ تھی۔

تم نے مجھ پر بھروسہ اس لیے کیا کیوں کہ تم باخوبی جانتی تھی کہ یہ کام میں نے نہیں فائز نے کیا ہے اور فائز کی وجہ سے جب مجھ پر الزام لگا تو تم اس وجہ کو بھی جان گئ تھی کہ مجھ پر الزام کیوں آیا اور تم نے میری ہمدردی سمیٹنے کے لیے میرے قریب ہونے کے لیے اس راز کو چھپا کر رکھا اور دوبئ سے فائز

کو تم نے یہاں بلوایا تا کہ وریشہ اور مجھے دور کر سکو تم اتنا نیچ ہو گئ ہو اتنا گیر گئ ہو اور یہ تصور کرتی ہو کہ میں تم سے شادی میں تم پر۔"

شاذ شاذ بیٹا چھوڑ دو اسکو چھوڑ دو اس نے اپنی حیثیت اپنا آپ خود ہی گیرہ دیا ہے بیٹے کسی گیرے ہوئے انسان کو کچھ کہہ کر تم اپنا وقت ہی ضائع کرو گے۔۔ اور اور میں تمھیں بتا رہی ہوں تمھاری ماں کو ورگلانے والی بھی میری یہ ہی بیٹی تھی اسی نے ہی اسکا دماغ وریشہ کیطرف سے ایسا بھلا دیا ہے کہ وہ وریشہ کو کبھی قبول نہیں کر پائے گی"

وہ اپنی بیٹی کی غلطیاں بتانے لگیں تھیں رونے لگیں تھیں جب کہ شاذ اپنے ہی ہاتھوں میں موجود سانپ کو آج دیکھ رہا تھا۔

ہاں ثنا کو اسنے بس رشتوں کے حساب سے پی ناپا ٹولہ تھا بس رشتوں میں اگر وہ اسکی کزن تھی تو اسنے اسے کزن کی حیثیت دی تھی اگر وہ اسکی منگیتر تھی تو منگیتر کی حیثیت دی تھی۔ہاں اگر وہ اسکی بیوی بن جاتی تو وہ کسی اور کیطرف کبھی نہ دیکھتا ہاں وہ کسی کیطرف نہ دیکھتا بھلے وریشہ اسکے دل میں یوں ہی دفن ہو جاتی وہ اپنی بیوی اور اپنے رشتوں کو ہی اہمیت دیتا شاید کبھی یاد بھی نہ رکھتا کہ وریشہ کوئ تھی بھی مگر حقیقت اسکے برعکس تھی جب وہ اسکا نصیب تھا ہی نہیں تو وہ کس طرح اسکی زندگی برباد کر کے اسے حاصل کرنا چاہ رہی تھی شاذ سرخ نظروں سے ثنا اسکو ایسے دیکھ رہا تھا کہ کاٹ کر کھا جائے گا۔

جبکہ اسے تائ سے بھی چیڑ چیڑ ہو رہی تھی مگر وہ ایک لفظ بھی بول نہیں پایا کہیں رشتوں کا لحاظ کر لیا

جاتا ہے شاید یہ پھر یہ کہا جا سکتا تھا ہاں

ثنا واقعی ایک لڑکی تھی اور وہ ثنا کو اس سے زیادہ اور

کیا کہہ سکتا تھا کہ وہ سکڑی سمٹی مجرموں کیطرح

ایکطرف کھڑی تھی شاذ نے ارد گرد کا سامان اٹھا

کر پٹخ دیا۔

وہ باہر نکلتا کہ ثنا کی آواز پر رک گیا۔

تانیہ طاہر ناولز

تم سے محبت ہے مجھے شاذ اتنی محبت اتنی محبت ہے

کہ میں نے کچھ نہیں دیکھا میں نے مدد کی فائز کی

وریشہ کے ساتھ یہ سب کرنے کے لیے کیونکہ

www.BestUrduBook.com

تمھاری آنکھیں اس پر ٹکی تھیں تو اسی کی ہو کر رہ جاتی

تھیں آج بھی تم نے نفرت کو قائم رکھا تو واہ کس

طرح قائم رکھا کس اصول سے قائم رکھا کہ

وریشہ کو پھر بچا لیا اور سارے رشتے ناتے تڑوا

دیے۔

" وہ اسکا گریبان جکڑ گئ

شیٹ آپ "

وہ دھاڑا

مجھے تم سے سخت نفرت ہے اور آج ابھی اور اسی وقت ہوئ ہے یہ نفرت مجھے تم سے اور میں شکر ادا کرتا ہوں اپنے رب کا کہ تمھاری جیسی سائیکو مینٹیلٹی کی عورت میری بیوی نہیں ورنہ شاید یہ رشتہ نبھانے کے لیے مجھے کس حد تک گرنا پڑتا "

وہ اسے خود سے دور دھکیل کر وہاں سے جانے لگا

نہیں نہیں شاذ میری محبت پر یقین کرو مجھ سے نفرت نہ کرو میں نے تم سے محبت کی ہے میں نے حدیں پار کیں ہیں میں نہ کیا کیا

نہیں کیا وہ داغدار ہو گئ میں پاک تھی پھر بھی تم نے اسے چن شاذ تم یہ ظلم نہیں کر سکتے مجھ پر"

وہ اسکے پیچھے دوڑی جبکہ اسکی ماں وہیں بیٹھی رونے لگی انکی بیٹی کیا ہو گئ تھی وہ ایک نارمل انسان نہیں رہی تھی

۔

یہ تو اسے وریشہ سے نفرت زیادہ تھی یہ شاذ سے محبت وہ اسکے قدموں میں رکھ گئ تھی مگر نہ شاذ کبھی اسکا تھا اور نہ ہی کبھی اسنے اسکا ہونا تھا۔

وہ وہاں سے باہر نکلا اور باہر نکلتے ہی اسنے فائز کو کال کی۔۔۔۔

مگر نہیں فائز کو ایسے قابو نہیں کرنا تھا فائز کو وہ اپنی اتھارٹی کے استعمال سے اٹھوائے گا

اسنے شاہزیب کو کال کی اور اسے اس بندے کا اڈریس اور بات سمجھا کر وہ اپنے آفس کی جانب

چلا گیا یہ جانے بنا کہ کوئی بد گمان ہو کر جا چکا تھا اس سے۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ گھر آئی تو رو رہی تھی سب اسکے رونے پر پریشان ہو اٹھے تھے۔

وریشہ ان سب کو سب کچھ بتا گئی تھی کہ شاذ سب جان گیا ہے وہ جانتا ہے اس شخص کو مگر وہ کسی اور کو بتانا نہیں چاہ رہا۔

پہلے تو سب حیران رہ گئے کہ وہ شخص شاذ نہیں تھا پھر خوشی بھی ہوئی کہ ایک مخلص شخص انکی بہن کے لیے چنا تھا مگر وہ بات کیوں نہیں راہ تھا وریشہ

بہت اداس تھی جبکہ عادر نے نوٹ کیا تھا کہ حرم وریشہ کا بہت خیال رکھے ہوئے ہے۔

اسکی بہت حاس کر رہی ہے اسنے ایکدم ہی سب کو سنبھال لیا تھا اور وہ اس سے پیار سے بات کر رہی تھی کہ وریشہ جیسے تسلی میں آجائے

اور جب سب وریشہ کے آگے پیچھے اسکی فکر میں تھے تو وہ ان سب سے لیے چائے پانی کھانے کا انتظام کس طرح بھاگ بھاگ کر کر رہی تھی۔

اسکا خیال تو واقعی اس گھر میں آنے کے بعد کسی نے نہیں رکھا تھا وہ بس یہ بتانا چاہ رہی تھی عادر کو کہ وہ اسکے لیے ہر لمہہ مخلص رہی ہے۔۔

اور عادر کو اس بات کا احاس ہونے کے ساتھ ساتھ۔۔اب اسکا خیال بھی ستانے لگا تھا وریشہ

کی وجہ سے سب گھر والے پریشان ہو گئے تھے اور

وریشہ ہمیشہ ہی بچوں کیطرح ری ایکٹ کرتی تھی

عادر خود بھی پریشان تھا مگر پہلی بار اپنی بیوی کا خیال

بھی آیا کہ وہ گرمی اور اوپر نیچے کے بے شمار چکر کی پرواہ کیے

بنا وہ کس طرح انکی پروا میں پھر رہی تھی۔

عادر باہر نکلا اور اسکے پاس کچن میں آگیا۔

حرم نے اپنی لڑائی کی پروا نہیں کی تھی

آپ بیٹھ جائیں اور پلیز پریشان مت ہوئیں گا

نہ غصہ۔۔۔ شاذ کی کوئی نہ کوئی ریزن ہو گی وہ تبھی

ایسا کر رہا ہے وریشہ بچی ہے شاید سمجھ نہیں پا رہی"

وہ فکر میں تھی کہ وہ اسے ڈانٹے گا۔

عادر نے گھیرہ سانس بھرا۔۔۔۔

[9/17, 12:49 PM] Tania Tahir: کچے گڑھے

تانیہ طاہر ناول

قسط40

آخری قسط

وہ میں کہہ رہا تھا کہ تمہیں پسینہ ارہا ہے تم خود بھی کچھ کھا پی لو"

وہ بولا جبکہ حرم کے ہاتھ سے چائے کا کپ چھوٹ گیا وہ حیرانگی سے عادر کو دیکھ رہی تھی جبکہ عادر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

وہ مسکرا اٹھی اسے یقین تھا ایک نہ ایک دن اس پہاڑ میں دراڑ ضرور آئے گی اسکی آنکھیں بھیگ گئیں اور اسکی آنکھیں بھیگنے کے ساتھ چھلک

اٹھیں وہ کس طرح شکر ادا کرتی اپنے رب کا وہ سر جھکائے آنسو بہا رہی تھی عادر اسی کیطرف دیکھنے لگا

رونے کا مقصد" وہ اب بھی اپنی آنا کو بیچ میں رکھے بول رہا تھا۔

ن۔۔۔ نہیں بس یقین نہیں ارہا کہ میرا سفر اتنی جلدی تمام ہو جائے گا۔۔م۔۔۔مجھے لگا تھا شاید زندگی بھر کبھی کچھ نہیں کر پاؤں گی"

وہ سر جھکائے کھڑی تھی مجرموں کیطرح۔

جبکہ اچانک عادر نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالا اور اسے بلکل اپنے نزدیک کھینچ لیا اور ایسے کھینچا کہ اسکی بازوں کی مظبوط گرفت میں ایکدم وہ زرا سٹپٹا اٹھی۔

تمھیں ایسا لگ رہا ہے میرا نرم لفظ تمھاری معافی ہے تو ایسا نہیں ہے میں نے تمھارے لیے ایک سخت

سزا منتخب کی ہوئی ہے حرم عادر خانزادہ اور تم ضرور اس سزا کو سہنے کی محتمل نہیں ہو تو اپنے آپ کو تیار رکھو اور یہ آنسو بعد کے لیے اٹھا کر رکھو"

وہ تپتے لہجے میں اسکے کان کے قریب کہتا وہاں اسے چھوڑ کر چلا گیا جبکہ حرم کا دل بری طرح دھڑک رہا تھا وہ اپنے دل پر ہاتھ رکھے زور سے شیلف کو تھام گئی جبکہ عادر نے پیچھے مڑ کر اسکی جانب دیکھا تھا۔

اسکی بات سے ہی اس کی یہ حالت تھی وہ سزا پا کر کہاں جاتی وہ ہلکی سی مسکراہٹ اسپر اچھلتا وہاں سے دوبارہ وریشہ کے روم میں چلا گیا۔

اگر کوئی کہتا کہ وہ بھول گیا تھا وہ لمحے جو اسکو۔۔ حرم نے دیے تو ایسا نہیں تھا اسے سب یاد تھا مگر شاید کچھ رشتے ایسے ہوتے ہیں کہ آپ انکے بنا رہ

نہیں سکتے اور آپ کو اتنا اختیار شاید دیا ہی نہیں جاتا کہ آپ انھیں تکلیف میں رکھیں یہ تمام عمر آپ انھیں تکلیف نہیں دے سکتے۔

یہ تو آپ کے دل میں انکے لئے محبت اتنی ہوتی ہے کہ آپ تکلیف سہہ کر بھی کوئ خوشی حاصل نہیں کر سکتے یہ پھر آپ اتنے مجبور ہو جاتے ہیں کہ خود ہی تھک جاتے ہیں۔

تانیہ طاہر ناولز

اور سب سے اہم وجہ اسکا دل تھا جس سے وہ روز حرم کو دیکھ کر نگاہ چراتا تھا اگر اسکا دل اسکے لیے نرم

www.BestUrduBook.com

تھا۔

تو تھا۔

اور وہ اسے بیوقوف سمجھ کر اسکی غلطی کو نظر انداز کر کے اپنی محبت کو اہمیت دینا چاہتا تھا کیونکہ اسکی بہن بھی خوش تھی۔

اور حرم اسکے لیے جو کچھ کر رہی تھی اور اسکے گھر والوں کے لیے تو شاید عزت کی حقدار وہ بھی تھی ہاں جب جب عادر کو وہ تلخ یادیں آتی تو حرم خود ان تلخ یادوں کو خود پر عادر کے رویے کے لیے خود کو تیار رکھتی۔

وہ اس تلخ بات کو خود سے نکال نہیں سکتا تھا۔

وہ یہ ہی سوچتا ہوا اوپر آگیا

اور وریشہ کو دیکھ کر اسے شاذ پر شدید غصہ آنے لگا

ہاں البتہ ایک طرح اسکے دماغ سے شاذ کا امیج کلئیر ہو گیا تھا مگر آنا اپنی اپنی جگہ موجود تھی وہ گر تو نہیں سکتی تھی۔۔۔۔ آخر کو وہ بھی خانزادہ تھا اگر اسکے مقابل مشہور معروف سیاستدان تھا تو۔

اب میں وریشہ کو تب ہی بھیجوں گا جب آغا شاذ صاحب یہاں خود آئیں گے"

وہ بولا تو سب نے اسکیطرف دیکھا

تم تو ہر وقت بات بڑھانے کے چکر میں رہا کرو"

اشعر خفگی سے بولا۔

بات نہیں بڑھا رہا اتنا بتا رہا ہوں کہ ہماری بہن کیا

اہمیت ہے اس میں"

شیٹ آپ عادر" اشعر پریشان تھا تبھی اسے

ڈپٹ گیا۔

دوسری طرف عادر شانے آچکا گیا

اس طرح اس نواب زادہ کی قسم بھی ٹوٹ جائے

گی جو اسنے کھائی ہے کہ وہ ہمارے گھر نہیں آئے گا اور

یہ بات طے ہے کہ وریشہ یہاں سے کہیں نہیں

جائے گی میں بھی دیکھتا ہوں کیسے رہے گا"

وہ جیسے اسکی دکھتی رگ سمجھ گیا تھا تبھی کہا اور مسکرانے لگا

جبکہ سب اسکے مخالف تھے مگر اسنے تو فیصلہ کر دیا تھا اور وریشہ کے معاملے میں عادر کی بات کو زیادہ اہمیت دی جاتی تھی۔

تانیہ طاہر ناولز

اسنے آنکھیں کھولیں تو خود کو ایک اندھیرے کمرے میں پایا وہ ادھر ادھر دیکھتا اندھیرے میں خود کی ہی شناخت نہیں کر پا رہا تھا آخری بار اسے یہ یاد تھا کہ وہ شاذ کیطرف جانے کے لیے بلکل تیار تھا اور وہ آج وریشہ کے ساتھ وہ سب کر جاتا جس کے بعد کوئی شوہر اپنی بیوی کو اپنے پاس نہ رکھے تو شاذ کیا چیز تھا۔ تبھی اسنے یہ فیصلہ

کیا اور وہاں سے اٹھ کر وہ باہر نکلتا کہ کسی نے اسکے منہ پر رومال رکھ کر اسے بے ہوش کر دیا اور اب اسے ہوش آیا اٹھا

"کون ہے کون ہے کون لایا ہے مجھے یہاں"

وہ بھڑک کر بولا۔

"تمھارا باپ"

تانیہ طاہر ناولز

شاذ کی آواز تھی وہ حیرانگی سے اسکی آواز سن رہا تھا

"شاذ تم"

www.BestUrduBook.com

فائز پہچان گیا

ہاں میں

آستین کے سانپ وہ آج میں نے پکڑ ہی لیا مسٹر فائز تم نے ایک سیاستدان کی بیوی پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی تو تمھیں کیا لگ رہا ہے تمھارے ہاتھ میں

انکے مقام پر چھوڑ دوں گا ویسے کیسے سوچ لیا یہ سب تم نے اور مجھ پر جب میں کچھ نہیں تھا تب بھی مجھ پر تمھارا حق نہیں بنتا تھا میرے کردار کو اپنے اس گندے تلے داغدار کرتے"

ایک کھینچ کر مکہ اسکے منہ پر پڑا تھا اور بلکل شناکیطرح فائز کے بھی رنگ فق ہو گئے۔

"ش۔۔شاذ تم

وہ کچھ کہتا کہ اندھیرے میں ہی شاذ نے کئی لگاتار تھپڑ اسکے منہ پر جڑ دیے

بیوی ہے وہ میری بیوی۔۔۔اور تمھارے ہاتھوں کو وجود سے جدا کر دوں گا ان آنکھوں کو نوچ لوں گا کبھی ان میں روشنی پڑنے نہیں دوں گا اگر جو تم نے اسکی طرف نگاہ اٹھا کر بھی دیکھا تو"

وہ اندھیرے میں ہی اسے بری طرح پیٹ رہا تھا

میں میں تمھارا دوست ہوں میں تمھارا دوست

ہوں شاذ" وہ ایکدم بولا

تم تمھارے جیسے سانپوں کو کون دوست کہتا ہے تھوکتا ہوں

میں تم پر اور تمھاری دوستی پر"

وہ واقعی اسپر تھوک گیا

ایسے دوست بنانے سے بہتر تھا ساری زندگی

دوستی جیسے رشتے کو سمجھنے سے محروم رہتا

درحقیقت وریشہ نے صحیح پہچانا تھا میں ہی وجہ

تھا اسکی عزت اگر اس دن لٹ جاتی تو

شاید میں کبھی خود کو معاف نہ کرپاتا کتنے بڑے

چال باز نکلے تم"

وہ اسے پیٹنے لگا اور چند ہی دیر میں اسنے اسے بلکل آدھ مواد کر دیا یہاں تک کے اسکے ہاتھ بھی کھول دیے فائز بھی اسپر ہاتھ اٹھا رہا تھا مگر وہ اسے مار نہیں پا رہا تھا کیونکہ شاذ کے اندر جو آگ تھی وہ اسے سب دیکھ رہی تھی اور فائز کو لگ رہا تھا یہ اندھیرا اسے اندھا کر دے گا

وہ بری طرح پیٹ کر اسکے دونوں ہاتھ تھام گیا

اب میں تمھیں بتاؤ گا عورت کی عزت کیسے کرتے ہیں اور جب مرد جیسے اللہ نے عورت کا محافظ بنایا ہے اسی مرد کے ہاتھ جب اس عورت کی عزت لوٹنے کے لیے بڑھیں تو ان ہاتھوں کا انجام کیا ہونا چاہیے"

اچانک سے ہر طرف روشنی پھیل گئ اور فائز کا منہ شاذ نے دیکھا اسکا منہ خونم خون تھا وہ بے حال سا تھا

شاذ مجھے معاف کر دو مجھے چھوڑ دو"

وہ بولا اسکے منہ پر سے خون کی لکیر بہہ رہی تھی شاذ کو پرواہ ہی کب تھی تمھاری جرت کیسے ہوئ کہ تم میری وریشہ کو اپنا کہہ کر جاؤ میرے گھر میں سالے تیری اتنی اوقات" وہ اسکی زبان باہر کھینچ دینا چاہتا تھا فائز کو لگا اسکی زبان حلق سے باہر نکل گئ ہو۔

وہ شاذ سے معافیاں مانگنے لگا تھا۔

جبکہ شاذ بلکل بھی رعایت دینے کے موڈ میں نہیں تھا جبکہ شاہزیب یہ سب کچھ ویڈیو میں ریکارڈ کر رہا تھا شاذ کے کہنے پر ہی۔

شاذ نے زبردستی فائز کے دونوں ہاتھ ٹیبل پر رکھے اور اسنے ایک ہتھوڑی اٹھالی

فائز چلانے لگا اپنا آپ اس سے چھڑوانے لگا تبھی شاذ کے ایک اشارے پر اسکے آدمی آئے اور انھوں نے فائز کے ہاتھوں کو زبردستی ٹیبل پر رکھا فائز چیخ رہا تھا اور شاذ نے بنا لحاظ کے اسکے ہاتھ پر ہتھوڑی سے کئی وار کیے کہ اسکے ہاتھوں کی ہڈیاں واضح ٹوٹتی ہوئی سنائی دے رہیں تھی اور اسکی جان لیوا چیخوں سے کوئی بھی کانپ جاتا مگر آغا شاذ اس وقت وریشہ کی محبت اور دیوانگی میں ایک لمحے کے لیے کچھ بھی سوچنا نہیں چاہتا تھا جب وہ مطمئین ہو گیا تو اسنے فائز کو تڑپتا ہوا چھوڑ دیا۔

وہ شاہزیب کے ہاتھ سے اپنا موبائل کھینچ کر فائز کو اپنے آدمیوں کے حوالے کر کے وہاں سے باہر نکلنے ہی لگا تھا کہ رکا

تمھیں اندازا ہونا چاہیے تھا فائز آغا شاذ کے مظبوط بازوں کا۔۔۔۔ میں اپنی محبت کے آگے اس دو ٹکے کی دوستی کو یوں ہی توڑ موڑ کر پھینک سکتا ہوں تم نے اپنے پاؤں پر خود کلہاڑی ماری یہ جانتے ہوئے کہ میں کیا ہوں

۔

تانیہ طاہر ناولز

وہ گھر لوٹا تھا اور جب خالی گھر نے منہ چھڑیا تو اسنے وریشہ کے نمبر پر کال کی مگر وہ اسکا فون اٹھانے کے لیے تیار نہیں تھی اسے غصہ آیا کہ وہ پورے گھر میں کہیں پر نہیں تھی۔

بلڈی فولیش وومن" وہ بھڑک کر اپنا موبائل صوفے پر پھینک گیا۔

وہ کہاں گئی تھی فون نہیں اٹھا رہی تھی اب اسے تھوڑا تو

ٹرسٹ کرنا چاہیے تھا۔

بلاوجہ اس سے بدظن ہو کر گھر سے نکل جانے کا کی

کیا تک تھا۔

وہ غصے سے سوچ رہا تھا۔

جبکہ اچانک شاہزیب اندر آیا تو شاذ اسے

گھورنے لگا

وریشہ کہاں ہے"

شاذ کے علاوہ اگر وریشہ کی زمہ داری چھوڑی ہے تو وہ

شازیب ہی تھا۔

سر وہ تو اپنے گھر چلی گئیں انھوں نے کہا انھیں

گھر جانا ہے" وہ بولا تو دل کیا کہ کھینچ کر شاہزیب کا

منہ توڑ کر اسکے ہاتھ میں پکڑا دے

وہ سر جھٹک گیا

سر فائز کا کیا کرنا ہے" وہ پوچھنے لگا

لوٹ مار کا کیس بنا کر اسے اندر کروادو"

وہ چیڑ کر کہتا اٹھا اور فریش ہونے چلا گیا

اسکے لیے وہ کیا کیا کرتا پھیر رہا تھا سب سے پڑتا پھیر رہا تھا اور محترمہ خود ہی بدگمان ہو کر فرار ہو گئیں تھیں

وہ فریش ہو کر باہر نکلا تو یہ حال تھا گھر کاٹ کھانے کو دوڑنے لگا تبھی اسنے اپنے گھر جانے کا سوچ اور سب کچھ جو جیسے تھا ویسے ہی چھوڑ کر وہ اپنے گھر آ گیا

۔

جب وہ گھر آیا تو اسکے ماں باپ آج دونوں تھے وہ دونوں سے ملا اور اسکی ماں نے اسکے لئے کھانا لگایا تو وہ کھانا

نہیں کھایا تھا نہ جانے کیا عادت ہو گئی تھی
اسے اپنے ہاتھوں سے کھلانے کی جیسے ہی لقمہ منہ
میں جاتا ہے وہ منہ اٹھا کر ہی سامنے آجاتی۔

وہ کھانا چھوڑ کر بیٹھ گیا کچھ نہیں بولا تھا مگر اپنی ماں
کے رویے میں تبدیلی محسوس ہوئی تھی وریشہ کی
وجہ سے پوچھ نہیں پایا تھا البتہ۔

کچھ دیر بعد جب اسنے اپنی کیفیت پر کنٹرول پایا تو ماں
باپ کیطرف متوجہ ہوا
آپ چپ چپ ہیں ایک بار بھی نہیں کہا وریشہ
کو چھوڑ کر شنا سے شادی کر لوں"

وہ مسکرا کر اپنی ماں سے پوچھنے لگا

کیونکہ تمھاری ماں ایک کل کی آئی بچی کے ہاتھوں سے جو کھیل رہی تھی اپنے دماغ کا استعمال جو بند کر دیا تھا تو آج آنکھوں پر سے پردے ہٹ چکے ہیں محترمہ کے"

اسکے والد بولے تو شاذ کو اندازہ ہو گیا کہ خبر یہاں تک پہنچ گئی ہے

مجھے نہیں پتہ تھا شاذ ایسی نکلے گی میں غلط نہیں ہوں میں اپنے بیٹے کا نقصان زندگی میں کبھی نہیں بھولوں گی"

وہ بولیں تو شاذ نے آگے بڑھ کر ماں کو سینے سے لگا لیا

میں بھی کبھی نہیں بھولوں گا عباس بھائی میرے دل میں ہیں ماں اور انکی موت مجھے ایک ایک دن بھلے وہ دن میرے وریشہ کے ساتھ خوشگواریت میں گزریں بھلے اس حقیقت کو میں مان ہی کیوں نہ لوں کہ ان لوگوں نے نہیں مارا عباس بھائی کو

پھر بھی میں ان لوگوں کا قصور ختم نہیں کر سکتا اور نہ ہی انکے قصور کو ختم کر کے ان سے تعلقات بحال کروں گا میری ساری زندگی میں آنا کی جنگ یوں ہی جاری رہے گی مگر وریشہ نہیں

وریشہ نہیں مما وہ بہت معصوم ہے اور جو کچھ ہوا مجھے ایسا لگتا ہے ہاں وہ ٹھیک سمجھی میں ہی تو قصوروار تھا میرا دوست میری منگیتر اسکے لیے یہ سب جال بن رہے تھے

تو قصور میرا ہی تھا نہ۔"

تانیہ طاہر ناولز
www.BestUrduBook.com

وہ بولا۔

جبکہ اسکی ماں نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا

میں اپنی تربیت پر ہمیشہ نازاں رہوں گی کہ عورت کی عزت تمھارے دل میں اتنی ہے کہ تم ہر رشتے کو

نبھا سکتے ہو تم ہر رشتے کی قدر جانتے ہو کبھی کسی بھی رشتے کو اس رشتے سے نیچے مت سمجھنا میں شاید تمھارے لیے تمھاری بیوی کو قبول کر لوں مگر اسکے خاندان کو نہیں کروں گی شاذ" وہ بولیں تو شاذ ہنس دیے جبکہ اسکے والد بھی سب آپکا یہ بیٹا ساری زندگی اس بات کا احسان مند رہے گا مما"

وہ انکا ہاتھ چوم گیا جبکہ وہ بھی اسکے لیے مسکرا گئیں تھیں۔

میں چاہتی ہوں تم خوش رہو اور بس خوشیاں تمھارے آنگن میں کھلکھلاتی رہیں اور اپنی محترمہ بیوی سے کہو یہاں میرے ساتھ اکر رہے اور تم بھی تاکہ میرے پوتا پوتی میرے گھر میں ہوں"

وہ زرا ناراضگی سے بولیں تو وہ ہنس دیا

اوکے جیسا آپکا حکم۔" وہ بولا

کہا ہے ویسے وہ تمھارے ساتھ نہیں آئی۔"

وہ پوچھنے لگیں

آدھے دماغ کی بھوہے آپکی اسکا دماغ ٹھکانے پر نہیں ہے

ٹھکانے پر لگا کر اپکے پاس ہی لے کر آؤں گا" وہ مسکرا کر کہتا

اٹھ گیا

ہے کہاں"

تانیہ طاہر ناولز

وہ پوچھنے لگیں جبکہ اسکی مسکراہٹ پر لب بھی مسکرا

دیے تھے۔

دوسری طرف شاذا نھیں بتانا نہیں چاہتا

تھا کہ وہ اپنے دشمنوں کے گھر جا رہا ہے وہ انکے

نزدیک اس بات کی اہمیت ختم نہیں کرنا

چاہتا تھا۔

تبھی وہ گھر کا کہہ کر وہاں سے چلا گیا۔

جبکہ گاڑی دشمنوں کے مقام خانزادہ ہاؤس پر تھی

وہ کچھ ہی دیر میں خانزادہ ہاؤس پہنچ گیا تھا اسنے

زہر کا گھونٹ بھرا تھا یہ وریشہ کے لیے وہ اندر

داخل ہوا ارادہ بس اتنا تھا کہ وہ وریشہ کو لے کر وہاں

سے فورا چلا جائے گا

وہ اندر آیا تو سب سے پہلے حرم کی نظر اسپر گئی تھی

کیونکہ وہ صبح سے ہی کچن میں تھی

اسکے ہاتھوں سے برتن چھوٹ گئے

وہ شاذ کو دیکھنے لگی

تو آپ یہاں بس کام کرتی ہیں خانزادوں کے ہاتھ پاؤں

ٹوٹے ہوئے ہیں"

وہ تیکھے تیروں سے اونچی آواز میں بولا اوپر شاذ کی آواز اوپر گئ تھی وریشہ کھڑی ہوئ اور بھاگ کر وہ نیچے آئ تھی جبکہ اسکے پیچھے اسکے بھائ بھی

ن۔۔۔ نہیں میں اپنی خوشی سے بنا رہی تھی تم تم آؤ بیٹھو" حرم کو اول تو یقین نہیں آ یا پھر ایکدم برتن اٹھا کر اس سے بولی

بیٹھنے نہیں آیا اپنی بیوی کو لینے آیا ہوں"

وہ بولا اور پیچھے مڑا وریشہ پیچھے ہی تھی جو رو کر بے حال ہو چکی تھی۔

شاذ نے گہرا سانس بھرا۔۔۔

وہ اسی کیطرف دیکھ رہا تھا جبکہ اشعر ڈیڈی ارسلان اور باصم بھی اسکی آمد پر بے حد خوش ہوئے تھے۔

شاذ آؤ بیٹا بیٹھو ارے ہمارے گھر ہمارا داماد آیا ہے

اس سے بڑھ کر اور کیا خوشی کی بات ہو گی"

وہ بے حد خوش نظر آرہے تھے عادر بھی اگیا تھا

تو سالے صاحب تشریف لے ہی آئے"

عادر نے طنز اچھالا۔

لگتا تو نہیں خانزادے اتنے گئے گزرے ہیں کہ گھر

میں ملازمائیں نہیں"

وہ بھی طنز اچھال گیا

عادر پہلی بار لاجواب ہوا تھا اسنے حرم کیطرف

دیکھا میں نے بتایا ہے میں خود سے بنا رہی تھی"

ہاں خود سے سب اتنا سب کر رہیں ہیں اتنے بیچارے

خانزادے ہیں میں یہاں ملازمیں رکھوادوں گا آپکو کام

نہیں کرنا پڑے گا"

وہ ہلکی سی مسکراہٹ سے عادر کی جان سلگتا بولا جبکہ باقی سب بھی شرمندہ ہو گئے عادر کا چہرہ سرخ ہو گیا کیونکہ اسے زہر لگا تھا یہ شاذ کا طنز اب یہ انکی لاپرواہی تھی ایک لڑکی پورے دن سے انکی خدمات میں جو لگی تھی

وریشہ چپ کھڑی تھی

اینی ویز مجھے جانا ہے چلو" وہ وریشہ سے بولا تو وریشہ نے باپ کیطرف دیکھا۔

بیٹا کھانا تو کھا لیتے"

مجھ پر حرام تھی مسٹر خانزادہ یہاں کی زمین کی مٹی بھی کہ میرے جوتے پر پڑتی اب اس میں میری بدقسمتی ہے یہ آپکی خوش قسمتی کہ آپکی بیٹی نے میری یہ حرام شدہ قسم بھی توڑ دی میں نہ رہ سکتا آپکی

بیٹی کے بنا اور سنہ ہی اسے اپنے بنا رہنے دوں گا تو مجھ سے

زیادہ نرمی مت برتیے"

وہ کہتے ہی وریشہ کا ہاتھ تھامتا وہ اسے لے کر نکلتا

چلا گیا جبکہ وہ سب اسے دیکھتے رہ گئے تھے شاید

یہ جنگ وہ کبھی ختم نہ کرتا اور یہ جنگ اسکے

اور خانزادوں کے درمیاں یوں ہی برقرار رہنی تھی۔

تانیہ طاہر ناولز

ہمیں آپکے ساتھ نہیں جانا"

وہ منہ بنا کر بولی۔

شاذ نے گاڑی روکی اور اسکی جانب متوجہ ہو گیا

سنجیدگی اور سرد مہری جاتی رہی

عجیب لڑکی ہو پوری دنیا کے آگے تمھاری محبت کا ڈھنڈورا پیٹتا ہوں اور ایک تم ہو نخرہ ہی نہیں اترتا تمھارا"

وہ اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے سیٹ سے اٹھا کر اپنی سیٹ پر کھینچ چکا تھا

شش۔۔۔ شاذ یہ روڈ ہے اپکا بیڈ روم نہیں" وہ ادھر ادھر دیکھتی بولی

تقریبا روڈ پر کوئی نہیں تھا۔

مجھے پروا نہیں کسی کی بھی نہیں تمھاری محبت نے ایک سیاستدان کو اتنا دیوانہ بنا دیا کہ وہ اپنی زندگی کا ایک قیمتی دن بنا کچھ سوچے سمجھے ختم کر چکا تھا اسے پرواہ نہیں ملک میں اسکی جماعت میں اسکے دشمنوں میں کیا ہو رہا ہے پرواہ تھی تو اپنی بیوی کی اپنی محبت کی اسکی ناراضگی کی اسکی آبرو کی عزت کی آنا

کی" وہ چاہت سے اسکے گال پر اپنی انگلی کے پور چلاتا بول رہا تھا جبکہ وریشہ کی سانسیں تیز ہونے لگیں تھیں۔

وہ اسکی آنکھوں میں دیکھ نہیں پا رہی تھیں اسکی شرٹ کو مظبوطی سے جکڑے بیٹھی تھی وہ اسی پر ۔

جبکہ دوسری طرف شاذ اسے ایسے دیکھ رہا تھا جیسے وہ اس دنیا کی سب سے قیمتی چیز ہے اور وہ اسے جتنا دیکھے گا وہ اتنی حسین ہو جائے گی۔

یہ جائز رشتوں کی قدر و قیمت تھی جس نے اسے اسکی اصل محبت سے ملا دیا تھا۔

جبکہ وریشہ کو لگا اس سے پہلے وہ اسکو اپنی محبت اور چاہت کا ہوئ جان لیوا ثبوت دیتا تبھی وریشہ نے اسے دور کیا اور صبح کے بارے میں سوال کیا

شاذ نے گھیرہ سانس بھرا اور اسے موبائل کی ویڈیو دیکھانے لگا

وریشہ کی چیخ نکل گئ تھی فائز کی حالت دیکھ کر۔

جبکہ شاذ نے خود سے ثنا کے بارے میں نہیں بتایا کچھ اسکی عادت بھی نہیں تھی ایسی اور جتنی ثنا کی قدر وریشہ کی نظر میں رہ گئ تھی اتنی ہی رہ جاتی کسی کو گیرانے کا کوئ تو نہیں تھا یہ اسکی سوچ تھی

وریشہ کی آنکھیں ایکدم بھر اگئیں

جبکہ وہ خود سے بے ساختہ اسکے سینے سے لگ گئ

۔

جبکہ شاذ نے اسے بہت چاہت سے سمیٹ لیا تھا اتنی چاہت سے کہ وہ اسے کبھی خود سے جدا نہیں کرے گا

تمھارا محافظ بہت مظبوط ہے اللہ نے اسے مظبوط ہاتھ دیے ہیں وہ تمھیں کبھی نقصان نہیں پہنچائے گا"

وہ اسکے کان میں آہستگی سے بولا تھا

تھنکیو تھنکیو"

وہ بولی

آ آ ایسے نہیں گھر چلتے ہیں اور ایک شاندار سا تھنکس میرے لیے تیار رکھو"

وہ اسکے چہرے پر جھکتا اسے احساس دلاتا بولا جبکہ وریشہ مسکرادی۔

اسنے نہیں پوچھا تھا کہ وہ اس سے محبت کرتی ہے یہ نہیں۔۔بس وہ خوش تھا اپنی محبت میں اور وریشہ بھی تو اظہار سے گھبرا اٹھتی تھی بس اسے خود کو سونپ کر ظاہر کر دیتی تھی کہ وہ بھی اسکی محبت میں یوں ہی دیوانی ہے مگر بس بیوقوف ہے تو اسے کون سا اس سے بات سے فرق ہڑتا ہے خوشیوں نے انکی پیشانی ویسے ہی چومی تھی جیسے شاذ عادت کے مطابق چومتا تھا۔

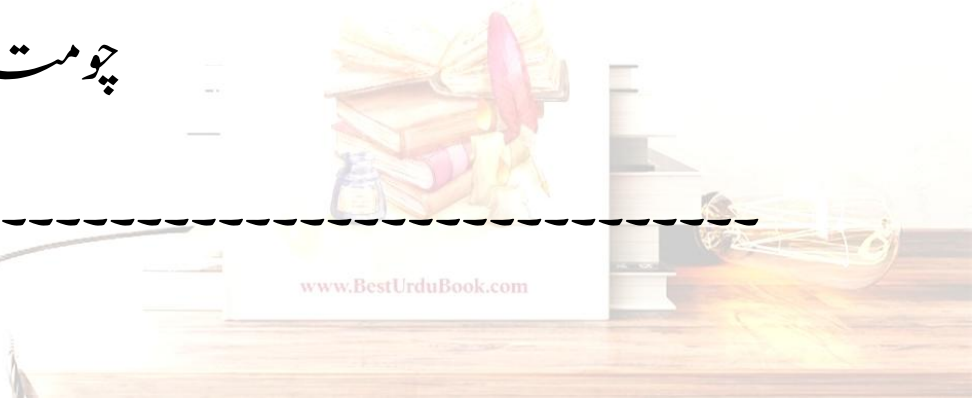

حرم کے چہرے پر مسکراہٹ ہی الگ تھی سب نے کہہ دیا تھا وہ گھر کے کسی کام کو ہاتھ نہیں لگائے گی شاید شاذ کا آنا اور ان سب کو سنانا بہت برا لگا تھا سب کو۔

تبھی سب نے کہہ دیا تھا وہ کمرے میں آئی تو لائٹس آف تھیں

۔۔۔بے ساختہ عادر نے اسکے گرد اپنے بازوؤں کا احصار باندھ لیا

یہ تو تم خوش اس بات پر ہو کہ تمھارا بھائی یہاں آیا تھا یہ اس بات پر کہ تمھیں میں مل گیا اب اس بات کو کلئیر کر دو تاکہ آگے بات بڑھے"

وہ اسکے کان میں بولا تو حرم نے اسکے انھیں بازوؤں پر اپنے ہاتھ باندھ لیے

بس اس بات پر کہ تھوڑی سی گنجائش نکال لیں میرے لیے" وہ چھڑائے ہوئے لہجے میں بولی

عادر جیسے ہوش میں آیا تھا۔

یعنی محبت غلط نہیں تھی عادرہاں میں لوگوں کی باتوں

میں آئی یہ ساری میری غلطی تھی"

وہ اسکے سینے سے لگی رونے لگی

جبکہ عادر چپ ہو گیا

اسنے بے ساختہ اسکی پیشانی پر پیار کیا تھا

حرم کے لیے یہ منظر بے یقینی کا ہی تھا

وہ رودی بری طرح

میں آپکی احسان مند رہو گی کبھی آپکو شکایت کا موقع

نہیں دوں گی جیسے کہیں گے ویسے رہوں گی"

وہ بولی رہی تھی

شششش" وہ بیچ میں ہی ٹوک گیا

بس میری ہو کر رہو"

وہ بولا تو حرم اسکے سینے میں سما گئ۔

عادر نے چاہت سے اسکے چہرے کو اس اندھیرے اور ہلکی چنار کی روشنی میں ہی اپنے محبت بھرے لمس سے منور کر دیا تھا

حرم اسکی محبت پا کر جیسے سرخرو ہو گئی تھی اسکی غلطی آج بھی ویسی ہی تھی اور وہ اس غلطی پر سخت پشتار ہی تھی اور اسے ہر ممکن طریقے سے آگے بھی سدھارے گی۔

تانیہ طاہر ناولز

عادر نے چند ہی لمحوں میں اپنی ڈوبی ہوئی دیوانگی کا احساس دلانا شروع کیا تو حرم جیسے بے قرار سی ہو اٹھی

www.BestUrduBook.com

"عادر"

شششش

آج کچھ نہیں"

وہ جیسے برسوں سے اسکے لیے ترسا تھا کیسے آج اسے خود سے دور کرتا حرم نے بھی خود سپردگی سے اسے اپنا آپ سونپ دیا۔

محبت کا نشان جیسے اس حسین چاندنی میں جیسے گنگنانے لگا تھا جس کی مدھر آواز بس وہ دونوں ہی سن پا رہے تھے

ختم شد۔۔۔۔۔۔۔۔۔